پاک و ہند میں پہلی مرتبہ عربی سے اردو میں منتقل کی گئی ہے

تاریخ الیعقوبی

اوّل

تالیف

أحمد بن أبی یعقوب بن جعفر بن وھب ابن واضح

ترجمہ

مولانا اختر فتحپوری

نفیس اکیڈمی
اردو بازار، کراچی

فہرست عنوانات

(جلد اوّل)

حرفے چند

تاریخ یعقوبی اور اس کے مصنف

اسلامی تاریخ وہ روح پرور موضوع ہے' جس کو ضبط تحریر میں لانے کے اسلام دورِ اول ہی میں آغاز ہو گیا تھا اور اب تک یہ سلسلہ جاری ہے' آئندہ بھی جاری رہے گا۔ سب سے پہلے اس موضوع پر عربی میں کتابیں لکھی گئیں اور پھر مختلف زبانوں میں ان کے تراجم کا سلسلہ چلا۔ بعد ازاں انگریزی اور اردو میں کتابیں لکھی گئیں۔ علاوہ ازیں چینی' جاپانی' فرانسیسی' روسی' فارسی' ترکی' ہندی' بنگلہ' مرہٹی' سندھی' بلوچی' پشتو' پنجابی' غرض دنیا کی بے شمار ملکی اور علاقائی زبانوں میں اسلامی تاریخ پر لکھا گیا۔ اس کی ابتدا مسلمانوں نے کی تھی۔ لیکن اس کے بعد ہر مذہب کے اہل علم نے اس موضوع پر طبع آزمائی کی اور حقیقت یہ ہے کہ جس نے جو کچھ لکھا' اپنی تحقیق کے مطابق خوب لکھا۔ کسی نے نبی ﷺ کی سیرت طیبہ کی وضاحت کی' کسی نے اسلام کے جنگ و جہاد کے گوشوں کو اجاگر کیا' کسی نے اس کے اصلاحی اور اخلاقی نقطہ نظر کی صراحت کی' کسی نے اس کے معلمانہ حصوں کو موضوع فکر ٹھہرایا' کسی نے حدیث رسول (ﷺ) کے راویوں کی تفصیلات بیان کیں اور کسی نے اسلام اور مسلمانوں کے اندر تبلیغ کو ہدف بحث قرار دیا۔

پھر کسی مصنف نے اس کے کسی پہلو کی تعریف کی' کسی پر ناقدانہ نگاہ ڈالی اور کسی کی تنقیص و تردید کی۔ ہر شخص کا اپنا اسلوب بیان' اپنا مطالعہ' اپنی سوچ اور اپنا نہج کلام ہے۔ جس نے کسی بات کی تنقیص یا تردید کی ہے' اگر غور کیا جائے تو اس نے بھی اس کی حیثیت کا اقرار کیا ہے اور اس کے وجود کی اثر آفرینیوں کو مانا ہے۔ جو شخص' جس کا ذکر کرتا ہے' اگرچہ کسی حیثیت سے کرتا ہے' وہ دراصل اس کے وجود اور اس کے اثرات کی شہادت دیتا ہے۔

اگر کسی چیز میں کوئی جان یا وزن نہ ہو تو اس کے متعلق لکھنے کی کیا ضرورت ہے۔ بے جان اور بے وزن چیز کو کوئی معقول آدمی لائق اعتنا نہیں ٹھہراتا۔ اسلامی تاریخ چوں کہ انتہائی جان دار اور موثر موضوع ہے' اس لیے اس پر ہر پہلو سے لکھا جائے گا اور لکھا جاتا ہے۔

اس موضوع کی بے شمار کتابوں میں سے اس وقت ہم صرف ایک کتاب کا چند الفاظ میں تعارف کرانا چاہتے ہیں اور وہ کتاب ہے "تاریخ الیعقوبی"۔ اس کتاب کے مصنف کا نام احمد ہے اور ان کا سلسلۂ نسب یہ ہے۔ احمد بن ابی یعقوب بن جعفر بن وہب بن واضح الکاتب العباسی معروف بہ یعقوبی!

یہ عباسی دور کے مصنف تھے جو اپنے عہد کے معروف عرب مورخ اور جغرافیہ دان تھے۔ ان کے والد خلیفہ منصور عباسی کے ایک آزاد کردہ غلام واضح کی اولاد سے تھے اور اسی وجہ سے خاندان عباسی کہلاتا تھا۔ یہ اس خاندان کی وہ نسبت تھی' جسے اصطلاح میں "نسبت ولا" کہا جاتا ہے اور اس اصطلاح کا اطلاق غلام پر ہوتا ہے۔

آل طاہر کے زوال کے بعد یعقوبی مصر چلے گئے تھے۔ وہاں انھوں نے ۲۷۸ھ (۸۹۱ء) میں "کتاب البلدان" لکھی جو جغرافیے کی کتاب ہے۔ کتاب البلدان انھوں نے مختلف کتابوں کے مطالعے اور متعدد سیاحوں سے معلومات حاصل کر کے قلم بند کی۔ اسے وہ بغداد اور سامرا کے بیان سے شروع کرتے ہیں اور پھر ایران' توران اور شمالی افغانستان سے متعلق تفصیلات بیان کرتے چلے جاتے ہیں۔ علاوہ ازیں کوفہ اور مغربی عرب کے بارے میں بھی اس میں معلومات درج ہیں۔ فتوح البلدان کے جس حصے میں ہندوستان' چین اور بوزنطی مملکت کے متعلق بیان کیا گیا تھا' وہ حصہ ضائع ہو گیا ہے۔

واقعات کے بیان میں یعقوبی محتاط مصنف ہیں۔ وہ جو کچھ لکھتے ہیں اختصار مگر جامعیت کے ساتھ لکھتے ہیں۔ اس اعتبار سے تاریخ یعقوبی ان کی ایک اہم کتاب ہے اور بے شمار معلومات پر محیط ہے۔ انھوں نے ۲۸۴ھ (۸۹۷ء) میں وفات پائی۔

تاریخ الیعقوبی جو اس وقت ہمارے زیر مطالعہ ہے' دو جلدوں میں منقسم ہے اور دوسری جلد پہلی جلد سے ضخامت میں تقریباً دو گنا زیادہ ہے۔

پہلی جلد کا آغاز حضرت آدم علیہ السلام سے ہوتا ہے۔ اس کے بعد حضرت مسیح علیہ السلام تک انبیائے بنی اسرائیل کا ذکر چلتا ہے۔ حضرت مسیح کے حواریوں کا تذکرہ بھی کتاب میں موجود ہے۔ بعد ازاں سریانی بادشاہوں' پھر موصل اور نینوی کے حکمرانوں اور پھر شاہان بابل کا تذکرہ ہے۔ اس کے بعد ہندوستانیوں' یونانیوں اور شمالی علاقوں کی قوموں کا ذکر کیا گیا ہے۔

کتاب کی دوسری جلد نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت سے شروع ہوتی ہے اور اس میں ۲۵۹ھ (۸۷۲ء) تک کی اسلامی تاریخ مرقوم ہے۔

مصنف کو نجوم و کواکب سے بھی شغف ہے وہ جس حکومت کے زمانے کا تذکرہ کرتے ہیں اس کے آغاز میں بروج و کواکب کا بھی نقشہ کھینچتے ہیں۔

مندرجات و مضامین کے اعتبار سے کتاب بے حد دلچسپ اور بہت سے معلومات پر مشتمل ہے۔ مصنف کا کمال یہ ہے کہ انھوں نے صاف ستھرے انداز اور سادہ اسلوب میں اپنے زمانے تک کی پوری تاریخ منضبط کر دی ہے۔

مصنف یعقوبی وسیع النظر مورخ ہیں جو اپنے عہد کے تمام ملکوں کے حالات سے آگاہ ہیں۔ ان کے مذہبی اور معاشرتی معاملات کا بھی انھیں علم ہے۔ ہندوستان کے بارے میں جس میں موجودہ جغرافیے کے اعتبار سے پاکستان اور بنگلہ دیش بھی شامل ہیں' وہ لکھتے ہیں کہ یہ برہمنوں کا ملک ہے اور یہی لوگ اس کے اصل حکمران ہیں۔ یہ لوگ بت پرست ہیں اور اس طویل و عریض ملک کے مختلف گوشوں میں پھیلے ہوئے ہیں۔ اگرچہ برہمنوں کے علاوہ بھی لوگ یہاں آباد ہیں' مگر ان کا دعویٰ ہے کہ سب سے معزز یہی لوگ ہیں باقی سب لوگ ان کے مقابلے میں' ہیچ اور پسماندہ ہیں۔

یعقوبی تحقیق کے مطابق شاہان ہند میں پہلا بادشاہ جس کی ہر بات کو تسلیم کیا جاتا تھا' برہمن تھا اور اسی نے اس نواح میں سب سے پہلے نجوم کے بارے میں اظہار خیال کیا۔

ہند کے علاوہ کتاب میں وہ سندھ کا ذکر بھی کرتے ہیں۔

کتاب کا یہ باب برصغیر کے قارئین کے لیے خاص طور سے نہایت دلچسپ ہے۔

ملوک ہند سے متصل اہل یونان کا تذکرہ ہے۔ ابتدا میں یونانی حکما وفلاسفہ کے بارے میں خاصی تفصیلات دی گئی ہیں اور اس موضوع سے متعلق ان کی خدمات کا ذکر کیا گیا ہے مثلاً طب' ریاضی' افلاک ونجوم' طلسمات وآلات وغیرہ کے سلسلے میں ان کی کاوشوں کو اجاگر کیا گیا ہے اور موضوع پر جس یونانی فلسفی اور حکیم نے جو کچھ تحریر کیا اور جس انداز سے کیا' اس کی وضاحت کی گئی ہے۔ حکما یونان نے متعدد امراض کا ذکر کیا ہے اور بتایا ہے کہ بچوں' جوانوں' بوڑھوں اور عورتوں کو کس قسم کی بیماریاں لاحق ہوتی ہیں اور کس عمر اور کس موسم میں کون کون سی بیماریاں ان پر حملہ آور ہوتی ہیں۔ کسی کو بخار ہو گیا' کوئی پیٹ کی کسی تکلیف میں مبتلا ہو گیا' کسی کو کان' آنکھ دانت اور ناک وغیرہ کے مرض نے گھیر لیا۔

کتاب کے اس باب میں اس موضوع کے تمام پہلوؤں کو معرض تحریر میں لایا گیا ہے۔ اس کے ساتھ میں بقراط' فیثاغورس' افلاطون اور سقراط وغیرہ یونانی حکما وفلاسفہ کی علمی سرگرمیوں کو ضبط کتابت میں لایا گیا ہے۔ نیز مختلف موضوعات سے متعلق بعض حکما وفلاسفہ کے باہمی مباحث کا ذکر بھی کیا گیا ہے۔ اس باب کے مطالعے میں یونانی فلسفیوں کی پوری علمی تگ وتاز نظر وبو کے زاویوں میں آجاتی ہے۔

اس کے بعد یونانی اور رومی ملوک کا ذکر آتا ہے۔ مصنف کا بیان ہے کہ اہل یونان کے بادشاہ یونان بن یافث بن نوح کی اولاد سے تھے۔ انہی کی اولاد میں سکندر بادشاہ تھا' جسے ذوالقرنین کہا جاتا ہے۔ اس کی ماں کا نام ومفیدا تھا اور اس کا استاذ ارسطاطالیس حکیم تھا۔ مصنف کا بیان ہے کہ اسکندر نہایت تیز ذہن' عالی فکر اور جاہ وجلال کا بادشاہ تھا۔ اس کے برسر اقتدار آنے سے قبل یونان کے بادشاہ اپنے آپ کو کم زور سمجھتے تھے اور بابل کے بادشاہوں کے جو فارس سے تعلق رکھتے تھے' باج گزار تھے۔ لیکن جب یونان کی زمام اقتدار اسکندر کے ہاتھ میں آئی تو اس نے فارس کے بادشاہ کو خط لکھا کہ وہ اس کی ماتحتی قبول کرے لیکن اس نے اسکندر کے اس حکم کو ماننے سے انکار کر دیا' جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ اسکندر نے بابل پر حملہ کر دیا۔ اس وقت بابل کا بادشاہ دارا بن دارا تھا۔ وہ اسکندر کے مقابلے میں آیا تو میدان جنگ میں مارا گیا۔ اسکندر نے اس کے ملک پر قبضہ کر لیا اور اس کی بیٹی سے شادی کر

لی۔ بعدازاں اس نے فارس کے رؤسا و امرا کو قتل کر دیا اور تمام علاقے پر قابض ہو گیا۔
فارس و بابل کو فتح کرنے کے بعد اس نے ہندوستان کا رخ کیا۔ وہاں کے بادشاہ کو بھی اس
نے لڑائی میں قتل کر دیا۔ پھر وہ بابل کی طرف لوٹا اور وفات پا گیا۔

اسکندر کی وفات اور اس کی تجہیز و تکفین کا واقعہ بڑا دلچسپ ہے۔ مرتے وقت اس
نے اپنی ماں کو جو وصیت کی' وہ بھی لائق مطالعہ ہے۔ اس کے بعد یونان پر جن لوگوں نے علم
اقتدار لہرایا' ان کا مختصر الفاظ میں تذکرہ کیا گیا ہے۔

اسکندر کے بعد بطلیموس بادشاہ ہوا جو بہت بڑا حکیم اور عالم تھا۔ اس کے بعد
فیلفورس نے عنان حکومت ہاتھ میں لی۔ وہ نہایت جابر اور سخت مزاج بادشاہ تھا۔ بعدازاں
ہورمیوطوب اول کا دور بادشاہت آتا ہے۔ پھر فیلوبطور کو بادشاہ بنایا گیا۔ اس کے بعد
فیفانس بادشاہ ہوا' پھر فیلوبطور ثانی نے تاج شاہی سر پر رکھا۔ بعدازاں ہورسیطوب ثانی کا
عہد حکومت آتا ہے اور اس کی موت کے ساتھ ہی یونان بن یافث بن نوح کی اولاد کا دور
بادشاہت ختم ہو جاتا ہے۔

اب بادشاہت روم کی اولاد میں منتقل ہو جاتی ہے اور اس کا پہلا بادشاہ روم بن
سماحیر بن ہوبا بن علقا بن عیصو بن اسحاق بن ابراہیم ہے۔ یہ رومیہ سلطنت کہلاتی ہے۔
یونانی سلطنت تو ختم ہو جاتی ہے لیکن علم و حکمت ان میں باقی رہتی ہے۔ حکومت رومیہ کا پہلا
بادشاہ فہا ساطق ہے جسے جالینوس اصغر کہا جاتا ہے۔ اس خاندان میں یکے بعد دیگرے
اغطس' طباریس' جالیس' قلووی' اسفیانوس وغیرہ بہت سے بادشاہ ہوئے۔ اسفیانوس
کے بیٹے طلموس نے بیت المقدس کا محاصرہ کر لیا تھا' جو چار مہینے جاری رہا تھا۔ بیت المقدس
کے باشندوں پر یہ نہایت اذیت کا وقت تھا۔ اس اثنا میں وہاں کے لوگ بھوک کی شدت
سے اپنے بچوں کو کھانے لگے تھے اور بہت سے لوگ بھوکے مر گئے تھے۔

کتاب کے اس باب کے واقعات نہایت دردناک ہیں۔

پھر یہ سلطنت روم کے ملوک متنصرہ کے قبضے میں آ جاتی ہے' اسے سلطنت نصرانیہ
کہا جاتا ہے۔ اس کا پہلا بادشاہ قسطنطین تھا۔ اس حکومت کے زمانے میں بھی بہت سے

حیران کن واقعات ظہور میں آئے۔ اس کے ذکر میں مصنف نے بتایا ہے کہ اسے نصرانیہ سلطنت کیوں کہا جاتا ہے۔ اس کا دوسرا بادشاہ بولیانوس اور دوسرا دسیوس تھا۔ قرآن مجید میں جو اصحاب کہف کا واقعہ بیان فرمایا گیا ہے' وہ اسی نصرانی بادشاہ (دسیوس) کے زمانے میں ظہور میں آیا تھا۔

مصنف یعقوبی نے لکھا ہے کہ اصحاب کہف یعنی جو افراد پہاڑ کے غار میں چھپ گئے تھے' ان کے نام یہ تھے: مکسلمینا' مراطوس' شاہ بونبوش' نطرنوش' دواس' نوالس' کنفرطو سوطر۔ ان کتے کا نام قطمیر تھا اور کتے کے نگران کا نام تھا ملیخا

مصنف نے یہ واقعہ اگرچہ مختصر الفاظ میں لکھا ہے' مگر اس اختصار میں پورا واقعہ آ گیا ہے۔

اس کے بعد ''ملوک فارس'' کا باب آتا ہے' جس میں فارس یعنی ایران کے بادشاہوں کا ذکر کیا گیا ہے۔ ان بادشاہوں میں فارس کی پہلی مملکت کے شیومرث' طہمورث' جم شاذ' زوطہماسب' کیخسرو' کیقباد' کیکاؤس وغیرہ حکمران شامل ہیں

پھر اس کی دوسری مملکت کا ذکر ہے' اس میں سابور بن اردشیر' بہرام بن مہرمز' بہرام بن بہرام' ہرمز بن فرسی' یزدجرد' فیروز' انوشروان وغیرہ متعدد بادشاہ شامل ہیں۔ ان کی جنگی سرگرمیوں کا تذکرہ بھی کیا گیا ہے۔ کتاب کے دیگر ابواب کی طرح یہ باب بھی بہت سی معلومات کا احاطہ کیے ہوئے ہے۔

بعد ازاں ملوک چین اور بلاد چین وغیرہ کے بارے میں واقعات معرض تحریر میں لائے گئے ہیں۔ اس نواح کے دریاؤں اور جزیروں کا ذکر کیا گیا ہے۔ وہاں کے لوگوں کے تہواروں' ان کی عادات و اطوار اور تہذیب و ثقافت کی نشان دہی کی گئی ہے۔ اس علاقے کے بعض ان دریاؤں کے بارے میں یہ بتایا گیا ہے کہ ان میں پانی کی مقدار کم ہے۔ یہ بھی بتایا گیا ہے کہ کون سے دریا کی حد کس دریا سے منسلک ہے' بعض کے حدود اربعہ کی طرف اشارے کیے گئے ہیں۔

کتاب کے اس حصے میں ملوک مصر اور حکام قبطیہ کا تذکرہ بھی کیا گیا ہے۔ بربر'

حبشہ' سوڈان' مملکت بجہ' ملوک یمن' ملوک شام' ملوک حیرہ' جنگ کندہ وحضرموت کی بھی مناسب الفاظ اور دلچسپ وسادہ انداز میں وضاحت کی گئی ہے۔

حضرت اسماعیل علیہ السلام کی اولاد اور اس کے مختلف قبائل وانساب کا ذکر بھی کتاب میں موجود ہے۔

پھر عربوں کے مذاہب' ان کے حکام وامراء' ان کے سالانہ میلوں' ان کی تجارتی منڈیوں' ان کے بازاروں' ان کے شاعروں اور ان کے ادیبوں کا تذکرہ کیا گیا ہے۔ عربوں کی عادات واطوار' ان کی تہذیب وثقافت اور ان کے میل جول کے طور طریقے نہایت خوب صورت الفاظ میں حوالہ قرطاس کیے گئے ہیں۔

یہ کتاب کی پہلی جلد ہے جو مذکورہ بالا عنوانات پر مشتمل ہے۔ ہر ملک اور ہر دور کے واقعات اس نہج سے بیان کیے گئے ہیں کہ قاری محسوس کرتا ہے کہ وہ تمام واقعات و حالات اس کے سامنے وقوع پذیر ہو رہے ہیں اور وہ ہر واقعہ اپنی آنکھوں سے دیکھ رہا ہے۔

اب آیئے کتاب کی دوسری جلد کی طرف۔۔۔! یہ جلد نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت سے شروع ہوتی ہے اور اس میں آپؐ کی تاریخ ولادت' آپ کے بچپن اور عہد شباب کے وہ تمام اہم واقعات بیان کردیے گئے ہیں' جن سے کسی نہ کسی نوعیت سے آپ کا تعلق رہا ہے۔ پھر آپؐ کی بعثت نزول قرآن کا آغاز' واقعہ معراج' ہجرت حبشہ' ہجرت مدینہ نماز اور روزے کی فرضیت کا حکم' واقعہ بدر' واقعہ احد' واقعہ خندق' صلح حدیبیہ' واقعہ خیبر' فتح مکہ' جنگ حنین' غزوہ موتہ' وہ غزوات جن میں قتال ہیں ہوا' سرایا وجیوش کے امراء' آنحضرت کی خدمت میں وفود عرب کی حاضری' وہ مکتوبات جو آپ نے دنیا کے مختلف ملوک ورؤسا کے نام تحریر فرمائے اور انھیں قبول اسلام کی دعوت دی' ازواج مطہرات' آپ کے مواعظ ونصائح اور اخلاقی تعلیمات' حجۃ الوداع اور آپ کی وفات تک کے تمام واقعات معرض بیان میں آ گئے ہیں۔

یہ واقعات جو نہایت حسن وخوبی سے تحریر کیے گئے ہیں۔ عربی کتاب کے سوا سو صفحات پر مشتمل ہیں۔

اس کے بعد خلافت ابوبکر رضی اللہ عنہ اور ان کے عہد میں پیش آنے والے واقعات کا تذکرہ ہے۔ پھر خلافت عمر فاروق رضی اللہ عنہ اور ان کی فتوحات کا ذکر کیا گیا ہے۔ حضرت عمر فاروق کے بعد حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کا دور آتا ہے۔ ان کی شہادت کے بعد حضرت علی رضی اللہ عنہ کی خلافت کا ذکر ہے۔ خلفائے اربعہ کا تذکرہ عربی کتاب کے کم و بیش نوے (۹۰) صفحات پر محیط ہے۔

اس سے آگے حضرت حسن رضی اللہ عنہ کی خلافت کا ذکر کر کے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کا دور خلافت شروع ہو جاتا ہے۔ ان کی وفات کے بعد یزید کی حکومت آ جاتی ہے اسی میں حضرت حسین رضی اللہ عنہ کی شہادت کا المیہ پیش آتا ہے۔ بعد ازاں بنوامیہ کے حکمرانوں کی تفصیل بیان کی گئی ہے۔

۱۳۲ھ سے اسلامی حکومت کی باگ ڈور عباسی خاندان کے ہاتھ میں آ جاتی ہے۔ مصنف نے اس خاندان کے اٹھارہ حکمرانوں کا ذکر کیا ہے۔ ان کے دور کا اٹھارھواں عباسی حکمران احمد المعتمد علی اللہ تھا۔ جو ۱۴ رجب ۲۵۶ھ کو مسند حکومت پر متمکن ہوا۔

کتاب میں واقعات سنین وار بیان کئے گئے ہیں اور مصنف نے ۲۵۹ھ تک کے حالات قلم بند کیے ہیں۔

کتاب کے اردو ترجمے کی ضرورت محسوس کی جا رہی تھی۔ یہ فریضہ مشہور مترجم و عالم مولانا اختر فتح پوری نے انجام دیا ہے۔ اردو ترجمے کی زبان صاف اور رواں دواں ہے۔ ترجمہ کر کے فاضل مترجم نے اسلامی تاریخ کی بھی خدمت انجام دی ہے اور اردو زبان و ادب میں قابل ذکر اضافہ کیا ہے۔ کتاب کا مطالعہ قارئین کے لیے نہایت مفید ثابت ہوگا۔

محمد اسحاق بھٹی
اسلامیہ کالونی ساندہ۔ لاہور

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اور اللہ تعالیٰ نے جو چیزیں پیدا کیں ان میں سے حضرت آدم علیہ السلام کو جنت کے سوا کوئی چیز اچھی نہ لگی اور جب حضرت آدم علیہ السلام نے نعمائے جنت کو دیکھا تو کہنے لگے، کاش کوئی ہمیشگی کا راستہ ہو؟ اور جب ابلیس نے آپ سے یہ بات سُنی تو اس نے بھی اس کا لالچ کیا اور رویا، اور حضرت آدمؑ اور حوّاؑ نے اُسے روتے ہوئے دیکھا تو وہ دونوں اُس سے پوچھنے لگے، تجھے کونسی بات رُلا رہی ہے؟ وہ کہنے لگا اس لیے کہ تم دونوں اس سے جُدا ہونے والے ہو، اور تمہارے رب نے تم دونوں کو اس درخت سے صرف اس لیے روکا ہے کہ تم دونوں فرشتے بن جاؤ گے یا ہمیشہ رہنے والوں میں سے ہو جاؤ گے اور اس نے دونوں سے قسم کھا کر کہا کہ میں تم دونوں کا خیر خواہ ہوں۔

اور حضرت آدمؑ اور حوّاؑ کا لباس نوری کپڑوں کا تھا پس جب دونوں نے درخت کو چکھا تو ان کی شرمگاہیں ظاہر ہو گئیں، اہل کتاب کا خیال ہے کہ جنت میں داخل ہونے سے قبل، زمین میں حضرت آدمؑ کا قیام تین ساعت تھا اور وہ اور حوّاؑ، درخت کا پھل کھانے اور شرمگاہوں کے نمایاں ہو جانے سے قبل آسودگی اور عزت کے ساتھ

تین ساعت رہے اور جب حضرت آدمؑ کی شرمگاہ نمایاں ہوئی تو آپ نے درخت کا ایک پتّا لیا اور اسے اپنے نفس پر رکھا پھر چلّائے، اے میرے رب میں ننگا ہوں اور جس درخت سے آپ نے مجھے روکا تھا میں نے اس کا پھل کھا لیا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا اُسی زمین کی طرف واپس چلا جا۔ جس سے تجھے پیدا کیا گیا ہے بلاشبہ میں تیرے لیے اور تیری اولاد کے لیے آسمان کے پرندوں اور سمندروں کی مچھلیوں کو مسخر کرنے والا ہوں۔

اور اہل کتاب کے قول کے مطابق اللہ تعالیٰ نے حضرت آدمؑ اور حوّا کو اس جگہ سے جہاں وہ تھے، جمعہ کے روز نویں گھنٹے میں نکال دیا اور دونوں زمین کی طرف اُتر آئے اور وہ غمگین اور گریہ کناں تھے اور جبال ارض میں سے جو پہاڑ جنت کے نزدیک ترین تھا اس پر ان دونوں کا ہبوط ہوا اور وہ پہاڑ ملک ہند میں ہے اور بعض لوگوں نے بیان کیا ہے کہ ان کا ہبوط جبل ابی قبیس پر ہوا تھا جو مکہ میں ہے اور حضرت آدمؑ اس پہاڑ کی ایک غار میں اُترے جسے آپ نے مغارۃ الکنز کا نام دیا ہے اور اللہ سے دُعا کی کہ وہ اسے برکت دے۔

اور بعض نے بیان کیا ہے کہ جب حضرت آدمؑ کا ہبوط ہوا تو آپ بہت روئے اور جنت کی مفارقت پر لگاتار غمگین رہے پھر اللہ تعالیٰ نے انہیں الہام کیا یہاں تک کہ آپ نے کہا۔

لا الٰہ الا انت سبحانک، و بحمدک، عملت سوءً وظلمت نفسی، فاغفرلی انک انت الغفور الرحیم۔ پس آدمؑ نے اپنے رب سے کچھ کلمات سیکھے اور اللہ تعالیٰ نے آپ کو معاف کیا اور چن لیا اور جس جنت میں آپ تھے اس سے آپ کے لیے اس نے حجر اسود کو اُتارا اور آپ کو حکم دیا کہ وہ اسے مکہ لے جائیں اور اس کے لیے گھر بنائیں، پس آپ مکہ گئے اور گھر بنایا اور اس کا طواف کیا پھر اس نے

آپ کو حکم دیا کہ وہ اس کے لیے قربانی کریں اور اس سے دُعا کریں اور اس کی تقدیس کریں اور جبریلؑ آپ کے ساتھ گئے حتیٰ کہ آپ عرفات میں ٹھہر گئے تو جبریلؑ نے آپ سے کہا، یہ وہ جگہ ہے جس میں آپ کے رب نے آپ کو اپنے لیے وقوف کرنے کا حکم دیا ہے پھر وہ آپ کو مکّہ لے گئے تو ابلیس آپ کو ملا تو جبریلؑ نے کہا اسے مارو تو آپ نے اُسے سنگریزے مارے پھر ابطح کی طرف گئے تو فرشتوں نے آپ کا استقبال کیا اور آپ سے کہنے لگے اے آدمؑ اپنے حج کو خوش اسلوبی سے ادا کر ہم نے تجھ سے دو ہزار سال قبل اس گھر کا حج کیا ہے۔

اور اللہ تعالیٰ نے حضرت آدمؑ پر گندم اتاری اور اُسے حکم دیا کہ وہ اپنی کوشش سے کھائے پس اس نے ہل چلایا اور بیج بویا پھر اُسے کاٹا، پھر گاہیا پھر پیسا پھر گوندھا پھر روٹی پکائی اور جب وہ فارغ ہوا تو اس کی پیشانی عرق آلود ہوگئی پھر اس نے کھایا اور جب پُر ہوگیا تو اس کے پیٹ میں ثقل ہوگیا تو جبریلؑ آپ کے پاس آئے اور اُسے کشادہ کیا اور جو کچھ پیٹ میں تھا جب وہ باہر نکلا تو آپ نے بدبو پائی اور پوچھا یہ کیا ہے؟ جبریلؑ نے آپ سے کہا۔ گندم کی بُو۔

اور حضرت آدمؑ نے حوّا سے جماع کیا اور وہ حاملہ ہوگئیں اور ایک لڑکے اور ایک لڑکی کو جنم دیا۔ آپ نے لڑکے کا نام قابیل اور لڑکی کا نام لُوبذا رکھا پھر وہ حاملہ ہوئیں اور ایک لڑکے اور ایک لڑکی کو جنم دیا، آپ نے لڑکے کا نام ہابیل اور لڑکی کا نام اقلیم رکھا۔ اور جب آپ کے لڑکے بڑے ہوگئے اور نکاح کی عمر کو پہنچ گئے تو حضرت آدمؑ نے حوّا سے کہا، قابیل کو حکم دے کہ وہ اس اقلیم سے نکاح کرے جو ہابیل کے ساتھ پیدا ہوئی ہے اور ہابیل کو حکم دے کہ وہ اس لُوبذا سے نکاح کرے جو قابیل کے ساتھ پیدا ہوئی ہے

پس قابیل نے اپنی اس بہن کے ساتھ جو اس کے ساتھ پیدا ہوئی تھی اس کے نکاح کرنے پر حسد کیا۔

اور بعض نے بیان کیا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ہابیل کے لیے جنت سے ایک حور اتاری اور اس سے اس کا نکاح کر دیا اور قابیل کے لیے ایک جنیہ (جن عورت) لا کر اس سے اس کا نکاح کر دیا۔ پس قابیل نے حور کی وجہ سے اپنے بھائی کا حسد کیا تو حضرت آدمؑ نے دونوں سے کہا تم دونوں قربانی کرو، سو ہابیل نے اپنی کھیتی کی انجیر کی قربانی کی اور قابیل نے اپنی بھیڑوں میں سے بہترین ذبیحہ اللہ کے لیے قربان کیا، اور اللہ نے ہابیل کی قربانی کو قبول کیا اور قابیل کی قربانی کو قبول نہ کیا پس وہ حسد و مقابلہ میں بڑھ گیا اور شیطان نے اسے اپنے بھائی کا قتل، خوبصورت کر کے دکھایا تو اس نے اسے پتھروں سے کچل کر قتل کر دیا اور اللہ تعالیٰ قابیل پر غضب ناک ہوا اور اس پر لعنت کی اور اسے جبل مقدس سے اتار کر ایک زمین کی طرف منتقل کر دیا جسے نود کہا جاتا تھا۔

اور حضرت آدمؑ اور حوّا طویل زمانے تک ہابیل پر روتے رہے۔ یہاں تک بیان کیا جاتا ہے کہ ان کے آنسوؤں سے نہر کی طرح پانی رواں ہو گیا اور حضرت آدمؑ نے حوّا سے جماع کیا اور وہ حاملہ ہوئیں اور حضرت آدمؑ کے ایک سو تیس سال کا ہو جانے کے بعد اس نے ایک لڑکے کو جنم دیا اور آپ نے اس کا نام شیث رکھا اور وہ حضرت آدمؑ کے بیٹوں میں سے حضرت آدمؑ کے بہت مشابہ تھا پھر حضرت آدمؑ نے شیث کا نکاح کرا دیا اور اس کے ایک سو پینسٹھ سال کا ہونے کے بعد اس کے ہاں لڑکا پیدا ہوا اور اس نے اس کا نام انوش رکھا پھر انوش کے ہاں لڑکا پیدا ہوا اور اس نے اس کا نام قینان رکھا پھر

قینان کے ہاں لڑکا پیدا ہوا اور اس نے اس کا نام مہلائیل رکھا اور یہ حضرت آدمؑ کی زندگی میں اور آپ کے دور میں پیدا ہوئے۔

اور جب حضرت آدمؑ کی وفات کا وقت قریب آیا تو آپ کا بیٹا شیث اور اس کے بیٹے اور اس کے بیٹوں کے بیٹے آپ کے پاس آئے تو آپ نے ان کو برکت کی دعا دی اور شیث کو وصیت کی اور اسے حکم دیا کہ وہ آپ کے جسم کی حفاظت کرے اور جب آپ فوت ہو جائیں تو اسے مغارۃ الکنز میں رکھ دے اور اپنے بیٹوں اور پوتوں کو وصیت کرے اور وہ اپنی وفات کے وقت ایک دوسرے کو وصیت کریں اور جب ان کے پہاڑ سے ان کا ہبوط ہو تو وہ آپ کے جسم کو حیا سے اٹھا کر اسے زمین کے وسط میں رکھ دیں اور آپ نے اپنے بیٹے شیث کو حکم دیا کہ وہ آپ کے بعد ان کے بیٹوں کی خبر گیری کرے اور انہیں اللہ کا تقوےٰ اختیار کرنے اور اچھی طرح عبادت کرنے کا حکم دے اور انہیں قابیل لعین اور اس کے بیٹوں سے میل جول رکھنے سے منع کرے پھر آپ نے اپنے ان بیٹوں کو اور ان کی اولاد اور ان کی عورتوں کو دعا دی۔ پھر آپ ۶ اپریل کو جمعہ کے روز اس ساعت میں وفات پا گئے جس میں آپ کی پیدائش ہوئی تھی اور آپ نے بالاتفاق نو سو تیس سال زندگی پائی۔

شیث بن آدمؑ

حضرت آدمؑ کی وفات کے بعد آپ کے بیٹے شیث کھڑے ہوئے اور آپ اپنی قوم کو اللہ تعالیٰ کا تقوےٰ اختیار کرنے اور نیک عمل کرنے کا حکم دیتے تھے اور وہ اللہ کی تسبیح و تقدیس کرتے تھے اور ان کے

بیٹوں اور ان کی عورتوں کے درمیان عداوت حسد، بغض، تہمت تراشی، افترا پردازی اور وعدہ خلافی کا شائبہ تک نہ تھا اور ان میں سے جب کوئی قسم کھانا چاہتا تو کہتا، خونِ ہابیل کی قسم۔

اور جب شیث کی وفات کا وقت قریب آیا تو اس کے بیٹے اور پوتے اس کے پاس آئے اور وہ انوش، قینان، مھلائیل، یرد اور اخنوخ تھے اور ان کی بیویاں اور بیٹے بھی آئے اور آپ نے ان کو برکت کی دعا دی اور انہیں حکم دیا اور خونِ ہابیل کا حلف دیا کہ ان میں سے کوئی شخص اس مقدس پہاڑ سے نہ اترے اور نہ کوئی اپنے بچوں میں سے کسی کو اس سے اترنے دے اور وہ ملعون قابیل کے بچوں سے میل جول نہ رکھیں اور آپ نے اپنے بیٹے انوش کو وصیت کی اور اسے حکم دیا کہ حضرت آدمؑ کے جسم کا خیال رکھے اور اللہ سے ڈرے اور اپنی قوم کو اللہ تعالیٰ کا تقویٰ اختیار کرنے اور اچھی طرح عبادت کرنے کا حکم دے پھر آپ ۲۷ اگست منگل کے روز تین بجے وفات پا گئے اور آپ کی عمر نو سو بارہ سال تھی۔

انوش بن شیث

اور انوش بن شیث اپنے باپ کے بعد، اپنے باپ اور دادے کی وصیت کی پاسداری کے لیے کھڑا ہوا اور اس نے اچھی طرح اللہ کی عبادت کی اور اپنی قوم کو بھی اچھی طرح عبادت کرنے کا حکم دیا اور اسی کے زمانے میں قابیل ملعون قتل ہوا، اُسے لمک الاعمیٰ نے پتھر مار کر اس کا سر توڑ دیا اور وہ مر گیا اور انوش کے ہاں نوے سال کی عمر میں قینان پیدا ہوا اور جب انوش کی وفات کا وقت قریب آیا تو

اس کے بیٹے اور پوتے اس کے پاس اکٹھے ہوئے، قینان، مہلائیل ایرد اخنوخ اور متوشلح اور ان کی بیویاں اور بیٹے، آپ نے انہیں برکت کی دُعا دی اور انہیں اپنے جبل مقدس سے اُترنے سے منع کیا نیز انہیں اپنے بیٹوں میں سے کسی کو قابیل لعین کے بیٹوں سے ملنے جلنے سے بھی روک دیا اور آپ نے حضرت آدمؑ کے جسم کے متعلق قینان کو وصیت کی اور انہیں اس کے پاس نماز پڑھنے اور اللہ تعالیٰ کی بہت تقدیس کرنے کا حکم دیا اور آپ نے ۳ر اکتوبر کو غروبِ آفتاب کے وقت وفات پائی اور آپ کی عمر نو سو پینسٹھ سال تھی۔

قینان بن انوش

اور قینان بن انوش کھڑا ہوا اور یہ مہربان، متقی اور مقدس شخص تھا اور وہ اپنی قوم میں اطاعت الٰہی کرنے اور اچھی طرح اس کی عبادت کرنے کی خبر گیری کرنے اور حضرت آدم و شیث کی وصیت کی پیروی کرنے کے لیے کھڑا ہوا اور ستر سال کی عمر میں اس کے ہاں مہلائیل پیدا ہوا۔

اور جب اس کی موت کا وقت قریب آیا تو اس کے بیٹے اور پوتے اس کے پاس اکٹھے ہوئے، مہلائیل، یرد، متوشلح، لمک اور ان کی بیویاں اور بیٹے آپ نے ان کو برکت کی دُعا دی اور انہیں خون ہابیل کا حلف دیا کہ ان میں سے کوئی شخص اپنے جبل مقدس سے اُتر کر ملعون قابیل کے بیٹوں کے پاس نہ جائے اور آپ نے مہلائیل کو اپنا وصی مقرر کیا اور اُسے حضرت آدمؑ کے جسم کا خیال رکھنے کا حکم دیا اور قینان فوت ہو گیا،

اس کی عمر نو سو بیس سال تھی۔

مہلائیل بن قینان

پھر قینان کے بعد مہلائیل بن قینان کھڑا ہوا اور وہ اپنی قوم میں اطاعت الٰہی کرنے اور اپنے باپ کی وصیت کی اتباع کے لیے کھڑا ہوا اور پینسٹھ سال کی عمر میں اس کے ہاں برد پیدا ہوا۔

اور جب مہلائیل کی موت کا وقت قریب آیا تو اس نے اپنے بیٹے برد کو وصی مقرر کیا اور اُسے حضرت آدمؑ کے متعلق حکم دیا پھر مہلائیل ۲ر اپریل کو اتوار کے روز تین بجے دن کو وفات پا گیا اور اس کی عمر آٹھ سو پچانوے سال تھی۔

یرد بن مہلائیل

پھر مہلائیل کے بعد یرد کھڑا ہوا اور وہ مومن اور اللہ تعالےٰ کے لیے کامل عمل کرنے والا اور اس کی عبادت کرنے والا تھا اور رات دن بہت نماز پڑھنے والا تھا پس اللہ تعالےٰ نے اس کی عمر میں اضافہ کیا اور باسٹھ سال کی عمر میں اس کے ہاں اخنوخ پیدا ہوا اور چالیس میں پہلا ہزار تکمیل کو آیا۔

اور جب یرد کی عمر میں سے پانچ سو سال گزر گئے تو شیث کے بیٹوں نے باہمی معاہدات و مواثیق کو توڑ دیا اور وہ قابیل کے بیٹوں کی زمین کی طرف جانے لگے اور ان کا پہلا نزول یوں ہوا کہ شیطان نے انسانوں میں دو شیطان بنائے ان میں سے ایک کا نام یوبل اور دوسرے کا توبلقین تھا اور اس نے ان دونوں کو کئی قسم کے گانے اور گیت سکھائے پس یوبل نے مزامیر، ستار، بربط اور بگل بنائے

اور توبلقین نے ڈھول، دف اور چنگ بنائے اور بنو قابیل کی کوئی مصروفیت نہ تھی، اور وہ صرف شیطان کے سامنے ہی ذکر کرتے تھے ــــــ اور وہ گناہ اور حرام اور فسق پر اکٹھے ہوتے تھے اور ان کے عمر رسیدہ مرد اور عورتیں اس بارے میں ان کے جوانوں سے بھی آگے تھے، وہ اکٹھے ہوتے، گانے گاتے، ڈھول بجاتے اور چنگ اور بربط بجاتے اور شور و غل کرتے اور ہنستے، حتیٰ کہ بنو شیث میں سے جو لوگ پہاڑوں پر رہتے تھے انہوں نے ان کی آوازیں سنیں اور ان میں سے ایک سو جوانوں نے اُتر کر بنو قابیل کے پاس جانے پر اتفاق کر لیا کہ وہ دیکھیں کہ یہ آوازیں کیسی ہیں اور جب یرد کو اس بات کی اطلاع ملی تو وہ ان کے پاس آیا اور ان کو خدا کا واسطہ دیا اور انہیں ان کے آباء کی وصیت یاد دلائی اور انہیں خونِ ہابیل کی قسم دی، اور اخنوخ بن یرد نے ان میں کھڑے ہو کر کہا، یاد رکھو تم میں سے جس نے ہمارے باپ یرد کی نافرمانی کی اور ہمارے آباء کے عہود کو توڑا اور ہمارے پہاڑ سے نیچے اُترا ہم اُسے کبھی نہیں چڑھنے دیں گے مگر اُنھوں نے اُترنے کے سوا کوئی بات نہ مانی اور جب وہ اُترے تو اُنھوں نے فواحش کے ارتکاب کے بعد قابیل کی بیٹیوں سے اختلاط کیا۔

اور جب یرد کی موت کا وقت قریب آیا تو اس کے بیٹے اور اس کے بیٹوں کے بیٹے اخنوخ، متوشلح، لمک اور نوحؑ اس کے پاس اکٹھے ہوئے اور اس نے انہیں برکت کی دُعا دی اور انھیں جبل مقدس سے اُترنے سے روکا اور کہا لامحالہ تم نشیبی زمین کی طرف اتر جاؤ گے پس تم میں سے آخر میں کون اُترے گا وہ ہمارے باپ آدم کے جسم کو بھی اتار لے جائے پھر اُسے زمین کے وسط میں رکھے جیسا کہ اس نے ہمیں حکم دیا

ہے اور اس نے اپنے بیٹے اخنوخ کو حکم دیا کہ وہ منارۃ الکنز میں ہمیشہ نماز پڑھتا رہے پھر اس نے جب کہ ماہِ مارچ کی ایک رات گذری تھی، جمعہ کے روز غروب آفتاب کے وقت وفات پائی اور اس کی عمر نو سو باسٹھ سال تھی۔

اخنوخ بن یرد

پھر یرد کے بعد اخنوخ بن یرد کھڑا ہوا اور اس نے عبادت الٰہی کی ذمہ داری لی اور جب اس کی عمر ۶۵ سال ہوئی تو اس کے ہاں متوشلخ پیدا ہوا اور بنو شیث اور ان کی بیویاں اور بیٹے نیچے اُترنے لگے اور اخنوخ کو یہ بات گراں گذری تو اس نے اپنے بیٹوں متوشلخ، لمک اور نوح کو بلایا اور انہیں کہا مجھے اچھی طرح معلوم ہے کہ اللہ تعالےٰ اس اُمت کو ایسا عظیم عذاب دینے والا ہے جس میں نرمی نہ ہوگی۔

اور اخنوخ پہلا شخص ہے جس نے قلم سے لکھا اور وہ ادریس نبی ہے، آپ نے اپنے بیٹوں کو وصیت کی کہ وہ اخلاص سے اللہ کی عبادت کریں اور صدق ویقین کو عمل میں لائیں پھر اللہ تعالےٰ نے تین سو سال کی عمر میں آپ کا رفع کیا۔

متوشلخ بن اخنوخ

پھر متوشلخ بن اخنوخ نے عبادتِ الٰہی اور اس کی اطاعت کی ذمہ داری لی اور جب وہ ۱۸۷ سال کا ہوا تو اس کے ہاں لمک پیدا ہوا، پس اللہ تعالیٰ نے نوحؑ کے زمانے میں اس کی طرف وحی کی اور اُسے

بتایا کہ وہ لوگوں پہ طوفان لانے والا ہے اور اس نے اُسے لکڑی کی کشتی بنانے کا حکم دیا اور جب نوح کے ۴۴۳ سال مکمل ہو گئے تو دوسرا ہزار مکمل ہو گیا اور متوشلح نے جمعرات کے روز ۱۲ ستمبر کو وفات پائی ، اس کی عمر ۹۶۰ سال تھی ۔

لمک بن متوشلح

اور لمک اپنے باپ کے بعد اللہ کی عبادت اور اس کی اطاعت کا ذمہ دار بنا اور ۱۸۲ سال کی عمر میں اس کے ہاں بیٹا پیدا ہوا اور اس کے زمانے میں سرکشوں کی کثرت ہو گئی اور یہ یوں ہوا کہ جب بنو شیث ، قابیل کی لڑکیوں کے جال میں پھنس گئے تو ان سے سرکش لوگ پیدا ہوئے ۔

پھر لمک کی موت کا وقت قریب آیا تو اس نے نوح ، سام ، حام ، یافث اور ان کی بیویوں کو بلایا اور اولادِ شیث میں سے ان کے سوا کوئی شخص پہاڑ پہ نہ رہا تھا وہ بنو قابیل کے پاس آ گئے تھے اور وہ آٹھ نفوس تھے اور طوفان سے قبل ان کے ہاں کوئی اولاد نہ تھی پس اس نے انہیں برکت کی دعا دی پھر رو پڑا اور انہیں کہنے لگا کہ ہماری قوم میں سے ان آٹھ نفوس کے سوا کوئی شخص باقی نہیں رہا ، اور میں اللہ سے دعا کروں گا جس نے آدمؑ اور حواؑ کو اکیلے اکیلے پیدا کیا پھر ان دونوں کو بہت اولاد دی کہ وہ تمہیں اس عذاب سے نجات دے جو اس نے بڑے لوگوں کے لیے تیار کیا ہے اور تمہاری اولاد کو بکثرت بخشے حتیٰ کہ وہ زمین کو بھر دے اور وہ تمہیں ہمارے باپ آدم کی برکت عطا کرے اور تمہاری اولاد کو بادشاہت دے اور میں

وفات پانے والا ہوں اور اے نوح تیرے سوا عذاب پانے والوں میں سے کوئی نہیں بچے گا پس جب میں مرجاؤں تو مجھے اٹھا کر منارۃ الکنز میں رکھ دینا اور جب اللہ چاہے کہ تو کشتی میں سوار ہو تو ہمارے باپ آدمؑ کے جسم کو اُٹھانا اور اُسے اپنے ساتھ لے جانا پھر اُسے کشتی کے بالائی خانے کے وسط میں رکھ دینا پھر تم اور تمہارے بیٹے کشتی کے مشرقی کونے میں رہیں اور تمہاری بیوی اور تمہارے ترکش، کشتی کے مغربی کونے میں رہیں اور آدمؑ کا جسم تمہارے درمیان رہے، نہ تم اپنی عورتوں کے پاس جانا اور نہ تمہاری عورتیں تمہارے پاس آئیں اور نہ تم اُن کے ساتھ کھانا پینا اور نہ کشتی سے باہر نکل جانے تک ان کے قریب جانا، پس جب طوفان ختم جائے اور تم کشتی سے زمین کی طرف جاؤ تو تُو آدم کے جسم کے پاس نماز پڑھنا پھر اپنے سب سے بڑے بیٹے سام کو وصیت کرنا کہ وہ آدمؑ کے جسم کو لے جا کر زمین کے وسط میں رکھ دے اور وہ اپنی اولاد میں سے ایک شخص کو اس کی نگرانی کے لیے مقرر کرے اور وہ زندگی بھر خدا کی خاطر آراستہ رہے کسی عورت سے نکاح نہ کرے اور نہ گھر بنائے اور نہ خونریزی کرے اور نہ چوپاؤں اور پرندوں کی قربانی دے بلاشبہ اللہ تعالیٰ فرشتوں میں سے ایک فرشتہ اس کے ساتھ بھیجنے والا ہے جو اُسے زمین کا وسط بتائے گا اور اس سے موانست کرے گا۔

اور لمک نے ۱۷ مارچ کو اتوار کے روز دن کے نو بجے وفات پائی اور اس کی عمر ۷۷۷ سال تھی۔

نوحؑ

اور اللہ تعالیٰ نے نوحؑ کی طرف اس کے دادا اخنوخ یعنی ادریس نبی

کے زمانے میں قبل اس کے کہ اللہ ادریس کا رفع کرے، وحی کی اور اُسے حکم دیا کہ وہ اپنی قوم کو انتباہ کرے اور انہیں ان گناہوں سے جن کا وہ ارتکاب کرتے ہیں، منع کرے اور انہیں عذاب سے ڈرائے، پس وہ اللہ کی عبادت کرنے اور اپنی قوم کے لیے دُعا کرنے پر قائم رہا اور اس نے عبادت الٰہی کے لیے اور اپنی قوم کے واسطے دُعا کے لیے اپنے آپ کو وقف کر دیا، اس نے پانسو سال تک عورتوں سے نکاح نہ کیا پھر اللہ تعالیٰ نے اُسے وحی کی کہ وہ ہیکل بنت ناموس بن اخنوخ سے نکاح کرے اور اُسے بتایا کہ وہ زمین پر طوفان لانے والا ہے اور اس نے اُسے وہ کشتی بنانے کا بھی حکم دیا جس میں اللہ تعالیٰ نے اُسے اور اس کے اہل کو نجات دی نیز یہ کہ وہ اس کے تین خانے بنائے، نچلا، درمیانہ اور بالائی، اور اس نے اُسے حکم دیا کہ وہ اس کی لمبائی تین سو ہاتھ رکھے جو نوحؑ کے ہاتھ کے مطابق ہو اور اس کی چوڑائی پچاس ہاتھ اور بلندی تیس ہاتھ رکھے اور اس کے دونوں جانب لکڑی کے مچان بنائے، نچلا خانہ چوپاؤں، جنگلی جانوروں اور درندوں کے لیے اور درمیانہ پرندوں کے لیے ہوگا اور بالائی خانہ نوحؑ اور اس کے اہل بیت کے لیے ہوگا اور وہ بالائی خانے میں پانی کے حوض اور باورچی خانہ بنائے اور پانچ سو سال کی عمر میں اس کے ہاں اولاد ہوئی۔

قابیل کے بیٹے اور اولاد شیث میں سے جو لوگ ان کے ساتھ مل چکے تھے جب وہ آپ کو کشتی بناتے دیکھتے تو آپ سے مذاق کرتے جب حضرت نوحؑ کشتی بنانے سے فارغ ہو گئے تو آپ نے انہیں اس میں سوار ہونے کی دعوت دی اور انہیں بتایا کہ اللہ تعالیٰ تمام زمین پر طوفان لانے والا ہے تاکہ اُسے گنہگاروں سے پاک کر دے مگر کسی نے آپ

کی بات نہ مانی پس آپ اور آپ کے بیٹے منارۃ الکنز کی طرف گئے اور انہوں نے حضرت آدمؑ کے جسم کو اٹھایا اور اُسے ۷ ار مارچ کو جمعہ کے روز کشتی کے بالائی خانے کے وسط میں رکھ دیا اور پرندے، درمیانی خانے میں رکھے گئے اور چوپائے اور درندے نچلے خانے میں رکھے گئے اور غروب آفتاب کے وقت انہیں بند کر دیا گیا۔

اور اللہ تعالیٰ نے آسمان سے پانی بھیجا اور زمین کے چشمے پھوڑ دیے اور پانی مقررہ حکم کے مطابق مل گیا اور اس نے سب زمین اور پہاڑوں کو اپنی لپیٹ میں لے لیا اور دنیا تاریک ہو گئی اور شمس و قمر کی روشنی جاتی رہی حتیٰ کہ دن اور رات برابر ہو گئے اور جس وقت اللہ تعالےٰ نے پانی کو بھیجا حساب دانوں کے قول کے مطابق اس وقت سرطان، شمس و قمر، زحل، عطارد، راس زائچہ میں، حوت کے آخری منٹ میں اکٹھے تھے پس چالیس یوم میں آسمان اور زمین کا پانی مل گیا حتیٰ کہ تمام پہاڑوں سے پندرہ ہاتھ اوپر آگیا پھر ٹھہر گیا اور زمین کے تمام خطوں کو پانی نے ڈھانپ لیا اور ان کے اوپر آگیا۔

اور کشتی نے ساری زمین کا چکر لگایا حتیٰ کہ مکہ چلی گئی اور ہفتہ بھر بیت اللہ کے گرد طواف کیا پھر پانچ ماہ کے بعد پانی اُتر گیا اور اس کی ابتداء ۱۷ ار مئی کو ہوئی اور ۱۳ ار اکتوبر تک یہ سلسلہ جاری رہا۔

اور بعض نے بیان کیا ہے کہ حضرت نوحؑ یکم رجب کو کشتی میں سوار ہوئے اور محرم میں وہ جودی پہ ٹھہری اور وہ گنتی کا پہلا مہینہ بن گیا اور یہ موصل کے نواح میں ایک پہاڑ ہے، اللہ تعالیٰ نے آسمان کے پانی کو حکم دیا تو وہ جہاں سے آیا تھا وہیں واپس چلا گیا اور اس نے زمین کو حکم دیا تو اس نے اپنا پانی نگل لیا اور حضرت نوحؑ نے کشتی کے ٹھہرنے کے چار ماہ بعد تک قیام کیا پھر آپ نے ایک کوا چھوڑا تاکہ

آپ پانی کی خبر معلوم کریں تو اس نے مردہ لاشوں کو پانی کے اُوپر تیرتے دیکھا تو وہ ان پر بیٹھ گیا اور واپس نہ آیا پھر آپ نے کبوتری کو چھوڑا تو وہ زیتون کا ایک پتا لائی تو آپ کو معلوم ہو گیا کہ پانی ختم ہو گیا ہے پس آپ ۲۷ مئی کو باہر آئے اور کشتی میں آپ کے دخول و خروج کے درمیان ایک سال دس دن کا عرصہ پایا جاتا ہے اور جب آپ اور آپ کے اہل زمین کی طرف منتقل ہوئے تو انھوں نے ایک شہر تعمیر کیا جس کا نام انھوں نے ثمانین رکھا۔

اور جب حضرت نوحؑ کشتی سے باہر نکلے اور آپ نے لوگوں کی ہڈیاں دیکھیں تو اس بات نے آپ کے غم کو اجاگر کر دیا اور اللہ تعالٰی نے آپ کی طرف وحی کی کہ وہ اس کے بعد ہرگز کبھی زمین پر طوفان نہیں بھیجے گا اور جب حضرت نوحؑ کشتی سے باہر نکلے تو آپ نے اُسے قفل لگا دیا اور کنجی اپنے بیٹے سام کو دے دی پھر حضرت نوحؑ نے زراعت کی اور انگور بوئے اور زمین کو آباد کیا۔

ایک روز حضرت نوحؑ سوئے ہوئے تھے کہ اچانک آپ کا کپڑا کھل گیا اور آپ کے بیٹے حام نے آپ کی شرمگاہ دیکھی اور ہنس پڑا اور اس نے اپنے دونوں بھائیوں سام اور یافث کو اطلاع دی تو وہ دونوں کپڑا لے کر اس کے پاس آئے اور ان کے چہرے دوسری طرف تھے اور اُنھوں نے آپ پر کپڑا ڈال دیا اور جب حضرت نوحؑ نیند سے بیدار ہوئے اور حقیقت سے آگاہ ہوئے تو آپ نے کنعان بن حام کو بددعا دی اور حام کو بددعا نہ دی اور قبط، حبشہ اور ہند اس کے بیٹے ہیں۔

اور حضرت نوحؑ کی اولاد میں سے کنعان پہلا شخص ہے جس نے بنو قابیل کے عمل کی طرف رجوع کیا اور کھیل اور گانے اور گیت اور ڈھول

اور بربط اور جانجھیں بنائیں اور کھیل اور باطل کاموں میں شیطان کی اتباع کی۔

اور حضرت نوح نے زمین کو اپنے بیٹوں کے درمیان تقسیم کیا اور اس نے زمین کے وسط اور حرم اور اس کے اردگرد کے علاقے اور یمن اور حضرموت کو عمان، بحرین، عالج، یبرین، دبار، الدّو اور الدھنا تک کو سام کے لیے مقرر کیا اور ارض مغرب سواحل کو حام کے لیے مقرر کیا۔

پس نوبہ، زنگی اور حبشی، کوش بن حام اور کنعان بن حام کے بیٹے ہیں۔

اور یافث بن نوح، مشرق اور مغرب کے درمیانی علاقے میں اترا اور اس کے ہاں جومر، توبل، ماش، ماشج اور ماجوج پیدا ہوئے، پس صقالبہ، جومر کے اور برجان، توبل کے اور ترک اور خزر، ماش کے اور اشبان، ماشج کے اور یاجوج اور ماجوج، ماجوج کے بیٹے ہیں اور وہ ترکوں کی جہت سے زمین کے مشرق میں ہیں اور صقالبہ اور برجان کی فرودگاہیں رومیوں کی زمین میں، رومیوں سے قبل کی ہیں اور یہ یافث کی اولاد ہیں۔

اور حضرت نوح کشتی سے نکلنے کے بعد ۶۶۰ سال زندہ رہے اور جب حضرت نوحؑ کی وفات کا وقت قریب آیا تو آپ کے تینوں بیٹے سام، حام، یافث اور ان کے بیٹے آپ کے پاس جمع ہوئے تو آپ نے انہیں اللہ کی عبادت کرنے کا حکم دیا اور آپ نے سام کو حکم دیا کہ جب وہ مر جائیں تو وہ کشتی میں داخل ہو جائے اور کسی کو اس کا پتہ نہ چلے اور وہ آدم کے جسم کو نکال لے اور ملکیزدن بن لملک بن سام اس کے ساتھ جائے، بلاشبہ اللہ تعالیٰ نے اُسے اس لیے منتخب کیا ہے کہ وہ مقدس جگہ پر زمین کے وسط میں آدم کے جسم کے ساتھ رہے اور آپ نے اُسے کہا اے سام، کہ جب تم اور ملکیزدن جاؤ گے تو

اللہ تعالیٰ تم دونوں کے ساتھ فرشتوں میں سے ایک فرشتہ راستہ بتانے کو بھیجے گا اور تمہیں زمین کا وسط دکھلائے گا پس کسی کو بتانا نہیں کہ تم کیا کر رہے ہو اور یہ حضرت آدم کی وہ وصیت ہے جو انہوں نے اپنے بیٹوں کو کی اور انھوں نے ایک دوسرے کو یہ وصیت کی حتیٰ کہ یہ تجھ تک پہنچ گئی ہے پس جب تم دونوں اس جگہ تک پہنچو جو فرشتہ تمہیں دکھلائے تو اس میں آدم کے جسم کو رکھ دینا پھر ملکیزدق کو حکم دینا کہ وہ اس سے جدا نہ ہو اور عبادت الٰہی کے سوا اُسے کوئی کام نہ ہوگا اور آپ نے اُسے حکم دیا کہ وہ نہ کسی عورت سے نکاح کرے اور نہ گھر بنائے اور نہ خونریزی کرے اور صرف جنگلی جانوروں کی کھال کے کپڑے پہنے اور بال اور ناخن نہ کٹوائے اور اکیلا بیٹھے اور بکثرت حمد الٰہی کرے پھر آپ منیٰ میں بدھ کے روز وفات پا گئے اور آپ کی عمر ۹۵۰ سال تھی جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے بیان کیا ہے۔

سام بن نوح

اور سام بن نوح نے اپنے باپ کے بعد، اللہ تعالیٰ کی عبادت و اطاعت کی ذمہ داری سنبھالی اور ایک سو دو سال کی عمر میں اس کے ہاں ارفخشد پیدا ہوا پھر اس نے جا کر کشتی کو کھولا اور اپنے بھائیوں اور اپنے اہل سے پوشیدہ طور پر آدم کے جسم کو اتار کر لے گیا اور اپنے بھائیوں یافث اور حام کو بُلا کر انہیں کہنے لگا میرے باپ نے مجھے حکم دیا ہے کہ میں سمندر کے پاس آؤں اور زمین کے بارے میں غور و فکر کروں اور پھر واپس آجاؤں پس تم میرے آنے تک حرکت نہ کرنا اور میرے بیوی بچوں کو بھلائی کی وصیت کرنا۔ اس کے بھائیوں نے

اُسے کہا اللہ کی حفاظت میں چلا جا بلاشبہ تجھے علم ہو گیا ہے کہ زمین ویران ہے اور ہم تیرے بارے میں درندوں سے خوفزدہ ہیں سام نے کہا، اللہ تعالیٰ فرشتوں میں سے ایک فرشتہ بھیجے گا اور میں انشاء اللہ کسی چیز سے خوفزدہ نہ ہوں گا اور سام نے اپنے بیٹے لمک کو بُلا کر اُسے اور اس کی بیوی سے کہا اے وزدق! تم دونوں اپنے بیٹے ملکیزدق کو میرے ساتھ بھیج دو وہ راستے میں مجھے مانوس کرے گا ان دونوں نے اسے کہا، تو سیدھا چلا جا اور سام نے اپنے دونوں بھائیوں اور اپنے اہل و اولاد سے کہا تمہیں معلوم ہے کہ ہمارے باپ نوح نے مجھے حکم دیا تھا کہ میں کشتی کو سربمہر کر دوں اور نہ میں اور نہ کوئی دوسرا شخص اس میں داخل ہو، پس تم میں سے کوئی شخص کشتی کے نزدیک نہ آئے۔

پھر سام روانہ ہوا اور اس کا بیٹا بھی اس کے ساتھ تھا، پس فرشتہ انہیں ملا اور وہ مسلسل ان کے ساتھ رہا حتیٰ کہ وہ ان دونوں کو اس جگہ لے گیا جس میں انہیں آدم کے جسم کو رکھنے کا حکم دیا گیا تھا، کہتے ہیں کہ وہ منارہ کے پاس منیٰ کی مسجد میں ہے اور اہل کتاب کہتے ہیں کہ وہ شام میں ارض مقدس میں ہے۔

پس زمین کھل گئی اور انہوں نے جسم کو اس میں رکھ دیا پھر وہ اس پر بند ہو گئی اور سام نے ملکیزدق بن لمک بن سام سے کہا یہاں بیٹھ جا اور خوب اللہ کی عبادت کر، اللہ تعالیٰ فرشتوں میں سے ایک فرشتہ روزانہ تیرے پاس موانست کے لیے بھیجا کرے گا پھر اس نے اُسے سلام کہا اور وہ اپنے اہل کے پاس واپس آ گیا اور اس کے بیٹے لمک نے اس سے ملکیزدق کے متعلق پوچھا تو اس نے کہا وہ راستے میں مر گیا ہے اور میں نے اُسے دفن کر دیا ہے پس اس کے ماں باپ نے اس کا غم کیا۔

پھر سام کی وفات کا وقت قریب آیا تو اس نے اپنے بیٹے ارفخشد کو وصی مقرر کیا اور سام نے ۷ستمبر کو جمعرات کے روز وفات پائی اور اس کی عمر چھ سو سال تھی۔

ارفخشد بن سام

پھر ارفخشد بن سام نے اللہ کی عبادت اور اطاعت کی ذمہ داری سنبھالی اور ایک سو اٹھاون سال کی عمر میں اس کے ہاں شالح پیدا ہوا اور نوح کی اولاد ملکوں میں پھیل گئی اور ان میں بکثرت سرکش ہو گئے اور کنعان بن حام کے بیٹوں نے فساد کیا اور کھلم کھلا گناہ کیے۔

اور جب ارفخشد کی وفات کا وقت قریب آیا تو اس کے اہل و اولاد اس کے پاس جمع ہوئے اور اس نے انہیں اللہ تعالیٰ کی عبادت کرنے اور گناہوں سے بچنے کی وصیت کی اور اس نے اپنے بیٹے شالح سے کہا میری وصیت کو قبول کر اور میرے بعد اپنے اہل میں اطاعت الٰہی کا عامل بن کر کھڑا ہو جا اور اس نے ۲۳ اپریل کو اتوار کے روز وفات پائی اور اس کی عمر ۴۶۵ سال ہوئی۔

شالح بن ارفخشد

پھر شالح بن ارفخشد نے اپنی قوم میں اطاعت الٰہی کا حکم دینے کی ذمہ داری سنبھالی اور وہ انہیں اس کی نافرمانی سے روکنے لگا اور گنہگاروں کو جو عذاب ہوا وہ انہیں اس سے ڈرانے لگا اور ایک سو تیس سال کی عمر میں اس کے ہاں عابر پیدا ہوا، پھر اس کی وفات کا

وقت قریب آگیا تو اس نے اپنے بیٹے عابر بن شالح کو وصی مقرر کیا اور اُسے حکم دیا کہ وہ قابیل لعین کے بیٹوں کے فعل سے اجتناب اختیار کرے اور اس نے ۲۳ر مارچ کو سوموار کے روز وفات پائی اور اس کی عمر ۴۳۰ سال تھی۔

عابر بن شالح

پھر عابر بن شالح اپنی قوم کو اطاعت الٰہی کی دعوت دینے لگا اور بنو سام بن نوح کو کنعان بن حام کے بیٹوں سے ملنے جلنے سے اشتباہ کرنے لگا جو اپنے آباء کے دین کو بدلنے والا اور معاصی کا ارتکاب کرنے والا تھا اور ۳۴۰ سال کی عمر میں اس کے ہاں اس کا بیٹا فالغ پیدا ہوا تو اس نے اُسے کہا اے میرے بیٹے اجب قابیل لعین کے بیٹوں نے بکثرت اللہ کی نافرمانی کا ارتکاب کیا اور شیث کے بیٹے بھی ان کے ساتھ شامل ہو گئے تو اللہ تعالیٰ نے ان پر عذاب بھیجا پس تو اور تیرے اہل بنی کنعان کی ملت میں داخل نہ ہوں۔

اور عابر نے ۲۳ر اکتوبر کو جمعرات کے روز وفات پائی اور اس کی عمر ۴۰۶ سال تھی اور بعض کا قول ہے کہ ایک سو چونسٹھ سال تھی۔

فالغ بن عابر

پھر عابر کے بعد اس کا بیٹا فالغ لوگوں کی اطاعت الٰہی کی دعوت دینے لگا اور اس کے زمانے میں نوح کے بیٹے بابل میں جمع ہوئے اور یہ واقعہ یوں ہے کہ ماتش بن ارم بن سام بن نوح، ارض بابل کی طرف گیا اور سرکش نمرود اور نبیط پیدا ہوئے اور یہی ابوالنبط ہے اور یہ پہلا شخص ہے جس نے

نہریں نکالیں اور درخت بوئے اور زمین کو آباد کیا اور ان سب کی زبان سریانی تھی اور یہ آدم کی زبان ہے پس جب یہ بابل میں جمع ہوئے تو انہوں نے ایک دوسرے سے کہا ہم ایک عمارت تعمیر کریں گے جس کا نچلا حصہ زمین اور بالائی حصہ آسمان ہوگا اور جب انہوں نے عمارت شروع کی تو کہنے لگے ہم اسے قلعہ بنائیں گے جو ہمیں طوفان سے محفوظ رکھے گا پس اللہ تعالیٰ نے ان کے قلعے کو ڈھا دیا اور ان کی زبانوں کو ۷۲ زبانوں میں تقسیم کر دیا اور وہ اپنی اس جگہ پر ۷۲ فرقوں میں منقسم ہو گئے اور سام کے بیٹوں کی ۱۹ زبانیں تھیں۔ اور حام کے بیٹوں کی سولہ زبانیں تھیں۔ اور سام کے بیٹوں کی ۳۷ زبانیں تھیں اور جب انہوں نے اپنی حالت کو دیکھا تو وہ فالغ بن عابر کے پاس اکٹھے ہوئے تو اس نے انہیں کہا، تمہاری علیحدہ علیحدہ زبانوں کی وجہ سے ایک زمین میں تم نہ سما سکو گے انہوں نے کہا زمین کو ہمارے درمیان تقسیم کر دو پس اس نے ان کو زمین تقسیم کر دی اور یافث بن نوح کے بیٹوں کے حصے میں چین، ہند، سندھ، ترک، خزر تبت، بلغر، دیلم اور ارض خراسان کے ارد گرد کا علاقہ آیا اور اس زمانے میں بنی یافث کا بادشاہ جم شاذ تھا۔ اور ارض مغرب اور فرات کے پرے تک کا علاقہ مسقط الشمس تک حام کے بیٹوں کے حصے میں آیا اور حجاز و یمن اور باقی سام کے بیٹوں کے حصے میں آئی۔

اور تیس سال کی عمر میں اس کے ہاں ارغو پیدا ہوا اور فالغ کی وفات کا وقت قریب آیا تو اس نے اپنے بیٹے ارغو کو وصی مقرر کیا اور فالغ نے ۱۲ ستمبر کو بروز جمعہ وفات پائی اور اس کی عمر ۲۳۹ سال تھی۔

ارغو بن فالغ

پھر ارغو بن فالغ اپنے باپ کے بعد کھڑا ہوا اور زبانیں ۷۲ فرقوں

میں بٹ چکی تھیں، بنو سام کے فرقے تھے اور بنو حام کے ۱۶ فرقے تھے اور اولاد یافث کے ۳۷ فرقے تھے اور اس کے زمانے میں سرکش نمرود بھی تھا جس کا مسکن بابل تھا اور اسی نے محل کی تعمیر کی تھی اور یہ پہلا شخص ہے جس نے تاج بنایا اور اس نے ۶۷ سال بادشاہت کی۔

اور ۳۲ سال کی عمر میں ارغو کے ہاں ساروغ پیدا ہوا اور جب ارغو کی عمر ۳۴ سال ہوئی تو تیسرا ہزار مکمل ہو گیا اور ارغو کی وفات کا وقت قریب آیا تو اس نے اپنے بیٹے ساروغ کو وصیت کی اور ارغو نے ۱۴ اپریل کو بدھ کے روز وفات پائی اور اس کی عمر دو سو سال تھی۔

ساروغ بن ارغو

اور سام کی اولاد میں ساروغ بن ارغو اپنے باپ کی وفات کے بعد کھڑا ہوا اور سرکشوں کی بہتات ہو گئی اور انہوں نے زمین میں سرکشی اختیار کی اور ساروغ کے زمانے میں سب سے پہلے اصنام پرستی ہوئی اور اصنام کا پہلا حال یہ ہے کہ جب لوگوں میں سے کسی کا کوئی عزیز یعنی باپ، بھائی یا بیٹا فوت ہو جاتا تو وہ اس کی شکل کا ایک صنم بنا لیتا اور اس کا وہی نام رکھ دیتا ـــــــ پس جب ان کے بعد کے اخلاف بالغ ہوتے تو انھوں نے خیال کیا اور شیطان نے انہیں بتایا کہ انہیں صرف عبادت کے لیے بنایا گیا ہے تو انہوں نے ان کی عبادت کی پھر اللہ تعالیٰ نے ان کے دین کو پھیلا دیا پس ان میں سے بعض نے اصنام پرستی کی اور بعض نے آفتاب پرستی کی اور بعض نے پرندوں کی پوجا کی اور بعض نے پتھروں کی پوجا کی اور بعض نے درختوں کی پوجا کی اور بعض نے ہوا کی پوجا کی اور شیطان نے ان کو فتنہ میں ڈال دیا اور انہیں گمراہ کیا اور سرکش بنا دیا۔

اور ایک سو تیس سال کی عمر میں اس کے ہاں ناحور پیدا ہوا اور جب ساروغ کی وفات کا وقت قریب آیا تو اس نے اپنے بیٹے ناحور کو وصیت کی اور اُسے اللہ تعالیٰ کی عبادت کرنے کا حکم دیا اور ساروغ نے ۲۷ اگست کو اتوار کے روز وفات پائی اور اس کی عمر ۲۳۰ سال تھی۔

ناحور بن ساروغ

اور ناحور اپنے باپ کے مقام پر تھا پس اس کے زمانے میں اصنام پرستی بکثرت ہو گئی اور اللہ تعالیٰ نے زمین کو حکم دیا تو وہ ان پر شدید بھونچال لائی حتیٰ کہ یہ اصنام گر گئے مگر انہوں نے دوبارہ ان کی جگہ پر بت رکھ دیے۔

اور اس کے زمانے میں جادو، کہانت اور بدشگونی کا ظہور ہوا اور لوگوں نے شیاطین کے لیے اپنے بچوں کو ذبح کیا اور ترازو اور پیمانے بنائے گئے۔

اور ناحور کی عمر ۱۴۸ سال تھی اور اس زمانے کے سرکش عاد بن عوص بن ارم بن سام بن نوح تھے اور یہ ملکوں میں پھیل گئے تھے اور ان کی فرودگاہیں حضرموت کے بالائی علاقوں کے درمیان نجران کی وادیوں تک تھیں پس جب انہوں نے فساد اور نافرمانی کی تو اللہ تعالیٰ نے ہود بن عبداللہ بن رباح بن الخلود بن عاد بن عوص بن ارم بن سام بن نوح کو بھیجا اور اس نے انہیں اللہ کی عبادت کرنے اور اس کی اطاعت کرنے اور محارم سے اجتناب اختیار کرنے کی دعوت دی تو انہوں نے اس کی تکذیب کی، پس اللہ نے تین سال ان سے بارش روک دی تو انہوں نے اپنا وفد بیت الحرام کی طرف بھیجا کہ وہ ان کے لیے بارش کی دعا کرے اور وہ

بیت اللہ کا طواف کرنے لگے اور چالیس صبحیں سعی کرنے لگے۔

پھر ان کے لیے دو بادل بلند ہوئے ایک سفید تھا جس میں بارش اور رحمت تھی اور دوسرا سیاہ تھا جس میں عذاب اور سزا تھی اور انہوں نے ایک آواز سنی جو انہیں پکار رہی تھی کہ ان دونوں میں سے تم جسے چاہو منتخب کرلو انھوں نے کہا ہم نے سیاہ بادل کو منتخب کرلیا ہے پس وہ بادل ان کے سروں پر سے گذرا اور جب وہ شہروں کے قریب آیا تو حضرت ہودؑ نے انہیں کہا اس بادل میں جو تم پر سایہ فگن ہے - عذاب ہے وہ کہنے لگے بلکہ یہ ہم پر بارش برسانے والا بادل ہے پس سیاہ آندھی آئی اور وہ جس چیز کے پاس سے گزرتی اُسے جلا دیتی اور حضرت ہودؑ کے سوا ان میں سے کوئی نہ بچا بیان کیا جاتا ہے کہ لقمان بن عاد نے بھی نجات پائی اور زندہ رہا حتیٰ کہ اس نے سات گدھوں کی عمر پائی۔

اور جب عاد گذر گئے تو بنو ثمود بن جاذر بن ثمود بن ارم بن سام بن نوح ان کے دیار میں منتقل ہو گئے اور ان کے بادشاہ، حجر میں اترا کرتے تھے پس جب اُنہوں نے سرکشی اختیار کی تو اللہ تعالیٰ نے حضرت صالح بن تالیح بن صادوق بن ہود کو ان کی طرف نبی بنا کر بھیجا اور اُنہوں نے آپ سے مطالبہ کیا کہ آپ ان کے پاس کوئی معجزہ لائیں، پس اللہ تعالیٰ نے ان کے لیے زمین سے ناقہ نکالی جس کے ساتھ اس کا بچہ بھی تھا حضرت صالح نے ان سے کہا اس ناقہ کے لیے ایک دن ہے جس میں یہ پانی پر آئے گی اور ایک دن تمہارے لیے ہے پس اسے پانی سے روکنے سے احتیاط کرنا، تو اُنہوں نے آپ کی تکذیب کی اور ان میں سے ایک شخص نے جسے قدار کہا جاتا تھا اُٹھ کر اسے زخمی کر دیا اور اس کی کونچوں پر تلوار ماری اور اس کا بچہ اُونچی زمین سے بلند ہو گیا پھر وہ بلبلایا تو اللہ تعالیٰ نے ان پر عذاب بھیجا اور ان میں سے الذریعہ نام ایک عورت بچی اور عرب لوں

نے قدار کی مثل بیان کی۔

تارخ بن ناحور

اور تارخ بن ناحور، حضرت ابراہیم خلیل اللہ کے باپ ہیں جو سرکش نمرود کے زمانے میں تھے اور نمرود پہلا شخص ہے جس نے آگ کی پوجا کی اور اُسے سجدہ کیا اور یہ واقعہ یوں ہے کہ زمین سے آگ نکلی تو وہ اس کے پاس آیا اور اس نے اُسے سجدہ کیا اور اس سے شیطان نے گفتگو کی اور اس نے اس پر ایک عمارت بنا دی اور اس کے لیے خادم مقرر کر دیا۔

اور اس زمانے میں لوگوں نے علم نجوم میں مشغولیت اختیار کی اور شمس و قمر کے کسوف اور ثابت و سیّار ستاروں کا حساب لگایا اور فلک و بروج کے بارے میں گفتگو کی۔

اور جس شخص نے نمرود کو یہ علم سکھایا اُسے مسطق[1] کہا جاتا ہے اور تارخ جو حضرت ابراہیم کے باپ آزر ہیں، سرکش نمرود کے ساتھ تھے اور نمرود کے منجمین نے حساب لگا کر اُسے بتایا کہ اس کی مملکت میں ایک بچہ پیدا ہوگا، جو اس کے دین پر عیب لگائے گا اور اس کے اصنام کو ڈھا دے گا اور اس کی فوج کو پراگندہ کر دے گا پس جو بچہ اس کی مملکت میں پیدا ہوتا وہ اس کا پیٹ پھاڑ ڈالتا حتیٰ کہ حضرت ابراہیمؑ کی پیدائش ہوئی، پس آپ کے والدین نے آپ کو چھپا دیا اور آپ کے معاملے کو خفیہ رکھا اور وہ آپ کو ایک غار میں لے گئے جہاں کسی کو آپ کے متعلق علم نہ تھا اور آپ کی پیدائش کوثاریا میں ہوئی اور حضرت ابراہیمؑ اس وقت پیدا ہوئے جب

---

[1] اصل میں نقطے کے بغیر ہی لکھا ہوا ہے۔

تارخ کی عمر ۷۰ا سال تھی اور آپ کا باپ تارخ ۲۵۰ سال زندہ رہا۔

ابراہیمؑ

حضرت ابراہیم ، سرکش نمرود کے زمانے میں پروان چڑھے اور جب آپ اس غار سے باہر نکلے جس میں آپ رہائش پذیر تھے تو آپ نے اپنی نگاہ آسمان میں گھمائی اور زہرہ کی طرف دیکھا پس آپ نے ایک روشن ستارہ دیکھا اور کہا یہ میرا رب ہے بلاشبہ اسے علو وارتفاع حاصل ہے پھر ستارہ غائب ہو گیا تو آپ نے فرمایا میرا رب غائب نہیں ہوتا پھر آپ نے ماہتاب کو طلوع کرتے دیکھا تو فرمایا یہ میرا رب ہے وہ بھی غائب ہو گیا تو آپ نے فرمایا اگر میرے رب نے مجھے ہدایت نہ دی ہوتی تو میں ضرور گمراہ لوگوں میں ہو جاتا اور جب دن ہوا اور سورج طلوع ہوا تو آپ نے فرمایا یہ میرا رب ہے یہ زیادہ نور اور روشنی والا ہے اور جب سورج غائب ہو گیا تو آپ نے فرمایا وہ غائب ہو گیا ہے اور میرا رب غائب نہیں ہوتا جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کے واقعہ کو بیان کیا ہے اور جب آپ کی عمر مکمل ہو گئی تو آپ لوگوں کو اصنام کی پرستش کرتے دیکھ کر تعجب کرنے لگے اور کہنے لگے کیا تم اس کی عبادت کرتے ہو جو تم خود گھڑ کر بناتے ہو ، وہ کہتے ، آپ کے باپ نے ہمیں یہ بات سکھائی ہے آپ فرماتے بلاشبہ میرا باپ گمراہ لوگوں میں سے ہے پس آپ کی بات آپ کی قوم میں مشہور ہو گئی اور لوگوں نے اسے بیان کیا اور اللہ تعالیٰ نے آپ کو نبی بنا کر بھیجا اور آپ کے پاس جبریل کو بھیجا اور اس نے آپ کو اپنا دین سکھایا اور آپ اپنی قوم سے کہنے لگے تم جن چیزوں کو شریک بناتے ہو میں ان سے بیزار ہوں۔

اور نمرود کو آپ کے حالات کی اطلاع ملی تو اس نے آپ کی طرف اس بارے میں پیغام بھیجا پھر حضرت ابراہیم ان کے اصنام کو توڑنے لگے اور کہنے لگے اپنے آپ کا دفاع کرو، سو نمرود نے آگ کو شعلہ زن کیا اور آپ کو منجنیق میں رکھ اس میں پھینک دیا تو اللہ تعالیٰ نے اس کی طرف وحی کی کہ تو حضرت ابراہیمؑ پر ٹھنڈی ہو جا اور سلامتی کا باعث بن جا، پس آپ آگ کے درمیان بیٹھ گئے وہ آپ کو ضرر نہ دیتی تھی۔ نمرود نے کہا جو شخص معبود بنائے اسے چاہیے کہ وہ اسے حضرت ابراہیم کے معبود کی طرح بنائے، پس حضرت لوطؑ بھی آپ کے ساتھ ایمان لائے اور حضرت لوطؑ آپ کے بھائی خاران بن تارخ کے بیٹے تھے۔

اور اللہ تعالیٰ نے حضرت ابراہیمؑ کو حکم دیا کہ وہ بلادِ نمرود سے نکل کر ارضِ مقدسہ شام کی طرف چلے جائیں پس حضرت ابراہیم اور آپ کی بیوی سارہ جو آپ کے چچا خاران بن ناحور کی بیٹی تھی اور حضرت لوطؑ بن خاران وہاں مہاجر بن کر نکلے جہاں اللہ نے آپ کو حکم دیا تھا اور وہ ارضِ فلسطین میں اُترے اور آپ کا اور حضرت لوطؑ کا مال بکثرت ہو گیا۔ حضرت ابراہیمؑ نے حضرت لوطؑ سے کہا۔ بلاشبہ اللہ تعالیٰ نے ہمارے مال و مویشی کو بڑھا دیا ہے، پس آپ ہم سے نقل مکانی کر کے سدوم اور عمورہ کے شہروں میں اس جگہ کے نزدیک اُترے جس میں حضرت ابراہیمؑ رہتے تھے پس جب حضرت لوطؑ سدوم اور عمورہ کے شہروں کی طرف گئے اور وہاں اُترے تو اس نواح کا بادشاہ آپ کے پاس آیا اور اس نے آپ سے جنگ کی اور آپ کا مال چھین لیا اور حضرت ابراہیم چلے گئے حتیٰ کہ آپ نے اس کے مال کو چھڑا لیا۔

اور اللہ تعالیٰ نے حضرت ابراہیمؑ کو مالی وسعت عطا فرمائی تو آپ نے کہا اے میرے رب میں مال کو کیا کروں میرا کوئی بیٹا نہیں ہے

پس اللہ تعالیٰ نے آپ کی طرف وحی کی کہ میں تیرے بیٹوں کو کثرت بخشوں گا حتیٰ کہ وہ ستاروں کی تعداد کی مانند ہو جائیں گے۔

اور حضرت سارہؑ کی ایک لونڈی تھی جسے ہاجرہ کہا جاتا تھا آپ نے اسے حضرت ابراہیمؑ کو بخش دیا آپ نے اس سے جماع کیا تو وہ حاملہ ہو گئی اور اس نے حضرت اسماعیلؑ کو جنم دیا اور ان دنوں حضرت ابراہیمؑ ۸۶ سال کے تھے اور اللہ تعالےٰ نے فرمایا میں تیرے بیٹوں کو کثرت بخشوں گا اور ان میں بادشاہت قائم کروں گا جو زمانوں تک ان میں قائم رہے گی حتیٰ کہ کسی کو ان کی تعداد بھی معلوم نہ ہو گی۔

پس جب ہاجرہ نے بچہ جنا تو سارہ نے غیرت کھائی اور کہنے لگی اسے اور اس کے بیٹے کو مجھ سے دُور نکال دو تو آپ نے اسے نکال دیا اور حضرت اسماعیلؑ اس کے ساتھ تھے حتیٰ کہ آپ دونوں کو مکہ لے آئے اور انہیں بیت الحرام کے پاس اتارا اور ان سے علیحدہ ہو گئے ہاجرہؓ نے آپ سے کہا آپ ہمیں کس کے سہارے چھوڑے جاتے ہیں؟ آپ نے فرمایا اس گھر کے رب کے سہارے پر، اور آپ نے کہا ـــــ اے اللہ میں نے اپنے بیٹے کو وادیِ غیر ذی زرع میں تیرے حُرمت والے گھر کے پاس آباد کر دیا ہے۔

اور ہاجرہؓ کے پاس جو پانی تھا وہ ختم ہو گیا اور حضرت اسماعیل کو سخت پیاس لگی اور حضرت ہاجرہؓ پانی کی تلاش میں نکلی پھر صفا کی طرف گئی تو اس کے نزدیک اس نے ایک پرندے کو کھڑے دیکھا پھر واپس آ گئی کیا دیکھتی ہے کہ وہ پرندہ اپنے پاؤں سے زمین کھود رہا ہے پس پانی نکل آیا اور اس نے اسے جمع کر لیا تاکہ وہ ضائع نہ ہو جائے اور یہی وہ چاہ زمزم ہے۔

اور حضرت لوطؑ کی قوم نے گناہ کیے وہ لوگوں میں سے مردوں کے

پاس آتے تھے اور یہ واقعہ یوں ہے کہ ابلیس ملعون انہیں ایک امرد جوان کی صورت میں نظر آیا پھر اس نے انہیں حکم دیا کہ وہ اس سے نکاح کریں پس انہوں نے اس بات کو پسند کیا حتیٰ کہ انہوں نے عورتوں سے نکاح کرنا ترک کر دیا اور مردوں سے نکاح کرنے کی طرف متوجہ ہو گئے، حضرت لوطؑ نے انہیں منع کیا مگر وہ باز نہ آئے اور احکام میں ظلم کرنے لگے حتیٰ کہ ظلم میں وہ ضرب المثل بن گئے اور لوگ کہنے لگے اُجور من حکم سدوم۔ سدوم کے فیصلے سے بھی زیادہ ظالم اور ان میں سے جب کوئی شخص کسی سے برائی کرتا اور وہ اُسے مارتا تو وہ اسے کہتا میں نے تجھ سے جو فعل کیا ہے اس کی اُجرت مجھے دو اور ان کے دو حاکم تھے جنہیں شفری اور شفرونی کہا جاتا تھا وہ دونوں ظالمانہ فیصلے کیا کرتے تھے۔

اور جب حضرت لوطؑ کی قوم کی کارستانی اور ظلم بڑھ گیا تو اللہ تعالےٰ نے ان کی ہلاکت کے لیے فرشتے بھیجے اور وہ حضرت ابراہیمؑ کے پاس آئے اور آپ مہمانوں کی مہمان نوازی کیا کرتے تھے اور کھانا تیار کیا کرتے تھے پس جب وہ آپ کے پاس آئے تو آپ نے بھنا ہوا بچھڑا ان کے قریب کیا اور جب آپ نے انہیں دیکھا کہ وہ نہیں کھاتے تو آپ نے ان کو نہ پہچانا پس انہوں نے آپ کو اپنا تعارف کرایا اور کہنے لگے ہم اس بستی کے باشندوں کو ہلاک کرنے کے لیے تیرے رب کے پیامبر ہیں ان کی مراد سدوم بستی تھی جس میں حضرت لُوط کی قوم رہتی تھی، حضرت ابراہیمؑ نے ان سے کہا، اس میں حضرت لُوط بھی ہیں انہوں نے کہا جو لوگ اس میں موجود ہیں ہم انہیں خوب جانتے ہیں ہم بالضرور ان کو اور ان کے اہل کو نجات دیں گے مگر بیوی ان کی نہ بچ سکے گی۔

اور حضرت ابراہیم کی بیوی سارہ کھڑی تھی، وہ ان کی بات سے متعجب ہوئی تو انھوں نے اسے اسحٰق کی بشارت دی اس نے کہا کیا میں بچہ جنوں

گی حالانکہ میں بڑھیا ہوں اور میرا خاوند بہت بوڑھا ہے؟ اور حضرت ابراہیمؑ ایک سو سال کے تھے اور وہ نوے سال کی تھی اور جب حضرت لوطؑ کے پاس آئے اور آپ کی بیوی نے انہیں دیکھا تو اس نے اپنی قوم کو اطلاع دے دی اور وہ حضرت لوطؑ کے پاس آئے اور کہنے لگے اپنے مہمانوں کو ہمارے سپرد کر دو، آپ نے فرمایا میرے مہمانوں کے بارے میں مجھے رسوا نہ کرو پس جب انہوں نے زیادتی کی تو جبریلؑ نے انہیں روک دیا اور انہیں اندھا کر دیا اور وہ آپ سے کہنے لگے ہم انہیں ہلاک کرنے والے ہیں آپ نے پوچھا کب، انہوں نے کہا، صبح کو آپ نے فرمایا تم انہیں صبح تک مہلت دیتے ہو؟ جبریلؑ نے کہا کیا صبح قریب نہیں؟ پس جب سحر ہوئی تو جبریلؑ نے آپ سے کہا باہر نکل جائیے پھر اس نے ان پر بستی کو الٹ دیا اور بیان کیا جاتا ہے کہ ان پر آگ نازل ہوئی اور ان میں سے کوئی شخص نہ بچا اور حضرت لوطؑ کی بیوی بھی ان میں شامل تھی وہ مسخ ہو کر نمک بن گئی اور ان کی خبر دینے والا بھی نہ بچا۔

اور اللہ تعالےٰ نے حضرت ابراہیمؑ کو اسحٰق بن سارہ عطا فرمایا جس سے لوگ حیرت زدہ ہو گئے اور کہنے لگے ایک سو سالہ بوڑھا اور نوے سالہ بڑھیا، اسحاقؑ، حضرت ابراہیمؑ کے بہت مشابہ تھے۔

اور حضرت ابراہیم، ہر وقت حضرت اسماعیل اور ان کی والدہ کی ملاقات کیا کرتے تھے اور حضرت اسماعیل بالغ ہو کر مرد بن گئے پھر آپ نے جرہم کی ایک عورت سے نکاح کیا اور حضرت ابراہیم نے ایک بار آپ کی ملاقات کی مگر آپ سے ملاقات نہ ہو سکی اور ان کی والدہ فوت ہو چکی تھیں، آپ نے ان کی بیوی سے گفتگو کی اور آپ کو اس کی عقل پسند نہ آئی اور آپ نے اس سے حضرت اسماعیلؑ کے متعلق دریافت کیا تو وہ کہنے لگی وہ گھاس میں ہیں آپ نے فرمایا جب وہ آئیں تو انہیں کہنا اپنے دروازے کی چوکھٹ تبدیل کر لیں

اور جب حضرت اسماعیلؑ اپنی گھاس سے واپس آئے تو آپ کی بیوی نے آپ سے کہا، یہاں ایک بوڑھا آیا تھا جو آپ کے بارے میں پوچھتا تھا حضرت اسماعیلؑ نے کہا اس نے تجھے کیا کہا ہے؟ اس نے جواب دیا اس نے مجھے کہا ہے کہ انہیں کہنا کہ وہ اپنے دروازے کی چوکھٹ تبدیل کرلیں آپ نے فرمایا تو آزاد ہے اور آپ نے اُسے طلاق دے دی اور الجیفاء بنت مضاض الجرہمیۃ سے نکاح کر لیا تو حضرت ابراہیمؑ ایک سال بعد دوبارہ ان کے پاس آئے اور حضرت اسماعیل کے گھر پر کھڑے ہو گئے اور آپ نے انہیں موجود نہ پایا اور آپ نے ان کی بیوی کو دیکھا اور پوچھا تمہارا کیا حال ہے؟ وہ کہنے لگی خیریت سے ہیں آپ نے فرمایا ایسے ہی رہو آپ کا خاوند کہاں ہے؟ اس نے کہا وہ موجود نہیں ہیں اُتریئے، آپ نے فرمایا میرے لیے اترنا ممکن نہیں ہے اس نے کہا اپنا سر مجھے دیجیے میں اُسے بوسہ دوں اور آپ نے ایسے ہی کیا اور فرمایا جب آپ کا خاوند آئے تو اُسے سلام کہنا اور اُسے یہ بھی کہنا کہ اپنے دروازے کی چوکھٹ کو مضبوطی سے پکڑے رکھے اور جب آپ واپس چلے گئے تو حضرت اسماعیلؑ آ گئے تو آپ کی بیوی نے حضرت ابراہیمؑ کا واقعہ بتایا تو آپ ان کے پاؤں کی جگہ پر گر کر اُسے چومنے لگے۔

پھر اللہ تعالےٰ نے حضرت ابراہیم کو حکم دیا کہ وہ کعبہ کو تعمیر کریں اور اس کی بنیادوں کو اُٹھائیں اور لوگوں میں حج کا اعلان کریں اور انہیں ان کے مناسک بتائیں، پس حضرت ابراہیمؑ اور حضرت اسماعیلؑ نے بنیادیں بنائیں حتیٰ کہ حجر اسود کے مقام تک پہنچ گئے تو ابوقبیس نے حضرت ابراہیمؑ کو پکارا کہ آپ کے لیے میرے پاس ایک امانت ہے اور اس نے آپ کو حجر اسود عطا کیا اور آپ نے اُسے رکھا اور حضرت ابراہیمؑ نے لوگوں میں حج کا اعلان کیا اور یوم الترویہ کو جبریلؑ نے آپ سے کہا پانی سے سیراب ہو، پس اُسے الترویہ کا نام دیا گیا پھر آپ منیٰ آئے تو اس نے آپ سے

کہا یہاں رات بسر کرو پھر آپ عرفات آئے اور وہاں آپ نے سفید پتھروں سے مسجد تعمیر کی پھر وہاں ظہر و عصر کی نماز پڑھائی پھر وہ آپ کو عرفات لے گیا اور آپ سے کہنے لگا یہ عرفات ہے اسے پہچان لو پس اس کا نام عرفات رکھا گیا۔

پھر وہ آپ کو عرفات سے واپس لایا اور جب آپ المأزمین کے سامنے آئے تو اس نے آپ سے کہا قریب ہو، سو اس کا نام مزدلفہ رکھا گیا۔ اور اس نے آپ سے کہا دو نمازوں کو جمع کر لو پس اس کا نام جمع رکھا گیا اور آپ المشعر کی طرف آئے تو آپ کو نیند آگئی تو اللہ نے آپ کو اپنے بیٹے کے ذبح کرنے کا حکم دیا، حضرت اسماعیلؑ اور حضرت اسحٰق کے بارے میں روایت میں اختلاف ہے کچھ لوگ کہتے ہیں کہ ذبیح حضرت اسمٰعیل ہیں کیونکہ آپ ہی نے اس کا گھر بنایا اور حضرت اسحٰق شام میں تھے اور کچھ لوگ کہتے ہیں کہ ذبیح حضرت اسحٰق ہیں اس لیے کہ آپ نے اُسے اور اس کے ساتھ اس کی ماں کو بھی نکالا اور اس وقت وہ لڑکے تھے اور حضرت اسماعیل مرد تھے اور ان کے ہاں اولاد بھی تھی۔

اور دونوں کے بارے میں بکثرت روایات ہیں اور لوگوں کا بھی دونوں کے بارے میں اختلاف ہے اور جب حضرت ابراہیمؑ نے صبح کی تو منیٰ کی طرف گئے اور لڑکے سے کہا مجھے بیت اللہ کی زیارت کراؤ اور آپ نے اپنے بیٹے سے کہا مجھے اللہ تعالےٰ نے تجھے ذبح کرنے کا حکم دیا ہے اس نے کہا اے میرے باپ جو آپ کو حکم دیا ہے اسے بجا لائیے سو آپ نے چھری پکڑی اور اُسے جمرۃ العقبہ پر لٹایا اور اس کے نیچے گدھے کی دو بالیاں رکھیں پھر آپ نے اس کے حلق پر چھری رکھی اور اس کے چہرے کو اپنے سے پھیر دیا اور جبریلؑ نے چھری کو اُلٹ دیا اور حضرت ابراہیمؑ نے دیکھا کہ چھری اُلٹی ہوئی ہے آپ نے تین بار ایسے کیا پھر آواز دی گئی اے ابراہیمؑ

آپ نے خواب کو سچ کر دکھایا ہے۔

اور جبریلؑ نے لڑکے کو پکڑا اور ثبیر کی چوٹی سے مینڈھا اُترا اور اُسے آپ کے نیچے رکھ دیا اور آپ نے اُسے ذبح کر دیا، اہل کتاب کہتے ہیں کہ وہ حضرت اسحٰقؑ تھے اور آپ نے ان سے یہ فعل، شام میں امورتین کے جنگل میں کیا اور جب حضرت ابراہیمؑ اپنے حج سے فارغ ہوئے اور کوچ کرنا چاہا تو آپ نے اپنے بیٹے حضرت اسماعیلؑ کو بیت الحرام کے پاس قیام کرنے کا حکم دیا نیز یہ کہ وہ لوگوں کے حج اور ان کے مناسک کے لیے تکبیر کہے اور آپ نے اُسے کہا بلاشبہ اللہ تعالیٰ اس کی تعداد کو بڑھانے والا اور اس کی نسل کو بارآور کرنے والا ہے اور اس کی اولاد کو خیر و برکت دینے والا ہے۔

اور حضرت سارہؓ شام کی طرف ان کی واپسی کے وقت وفات پا گئیں اور حضرت ابراہیمؑ نے قطورہ سے نکاح کیا اور اس نے آپ کے بہت سے بیٹوں کو جنم دیا اور وہ زمرن، یقشن، مدن، مدین، یشباق اور شوح ہیں، اور حضرت ابراہیمؑ وفات پا گئے اور آپ کی وفات ۱۰ اگست کو منگل کے روز ہوئی۔ اور آپ کی عمر ۱۹۵ سال تھی۔

اسحٰق بن ابراہیمؑ

اور جب حضرت ابراہیم شام میں وفات پا گئے تو آپ کے بعد حضرت اسحٰقؑ کھڑے ہوئے اور آپ نے رفقا بنت بتوئیل سے نکاح کیا اور اُسے حمل ہو گیا اور اس کا حمل بوجھل ہو گیا اور اللہ تعالیٰ نے حضرت اسحٰقؑ کی طرف وحی کی کہ میں اس کے پیٹ سے دو قومیں اور دو اُمتیں پیدا کرنے والا ہوں اور میں سب سے چھوٹے کو، سب سے بڑے سے بڑا بنا دوں گا۔

پس رفقاء نے عیصو اور یعقوب کو توأم جنم دیا اور عیصو پہلے نکلا اور یعقوب اس کے بعد نکلا اور اس کی ایڑی، عیصو کی ایڑی کے ساتھ تھی اور اُسے یعقوب کا نام دیا گیا۔

اور جس روز حضرت اسحٰقؑ کے بیٹا ہوا، آپ کی عمر ساٹھ سال تھی اور حضرت اسحٰقؑ، عیصو سے محبت کرتے تھے اور رفقا یعقوب سے محبت کرتی تھی اور حضرت اسحٰقؑ نے وادی جارر میں رہائش اختیار کی اور آپ کی نظر کھو چکی تھی آپ نے اپنے بیٹے عیصو سے کہا، اپنی تلوار، کمان لو اور باہر جا کر میرے لیے شکار کرو کہ میں اسے کھاؤں اور اپنے مرنے سے پہلے تجھے برکت دوں اور اس کی ماں رفقاء نے یہ بات سن لی اور وہ یعقوب سے کہنے لگی اپنے باپ کے لیے کھانا تیار کر اور بھیڑوں کی طرف جا اور بکری کے دو یک سالہ بچے پکڑ کر کھانا پکا اور اُسے اپنے باپ کے پاس لے جا تاکہ تجھے برکت حاصل ہو اس نے کہا مجھے ان کی لعنت کا خوف ہے، وہ کہنے لگی اگر وہ تجھے لعنت کریں تو تیری لعنت مجھ پہ ہو گی پس یعقوب گئے اور بکری کے دو یک سالہ بچے پکڑے اور انہیں ذبح کیا اور پکایا اور انہیں اپنے باپ کے پاس لے گئے۔

اور عیصو کے ہاتھوں پہ بال تھے اسو یعقوب نے بکری کے دونوں بچوں کی کھال لے لی اور اُسے اپنے دونوں بازوؤں پر رکھا اور جب اس نے کھانے کو اپنے باپ کے نزدیک کیا تو اس نے کہا آواز تو یعقوب کی ہے اور ہاتھ عیصو کے ہیں پھر اس نے اُسے برکت دی اور اس کے لیے دعا کی اور اُسے کہا کہ تو اپنے بھائیوں کا سردار ہو جا۔

اور عیصو اپنا شکار لے کر آیا تو حضرت اسحٰقؑ نے اُسے کہا مجھے کس نے کھانا پیش کیا ہے، میں نے اُسے برکت دی ہے اور وہ مبارک ہو گا اس نے کہا میرے بھائی یعقوب نے مجھ سے دھوکا کیا ہے حضرت

اسحٰق نے اُسے کہا میں نے اُسے تجھ پر اور اس کے بھائیوں پر سردار مقرر کیا ہے پھر آپ نے اُسے دُعا دی اور فرمایا تو بلند زمین پر اُترے گا۔

اور حضرت اسحٰقؑ نے یعقوب کو حران کی طرف جانے کا حکم دیا اور وہ حضرت ابراہیم کے بھائی لابان بن بتوئیل بن ناحور کے پاس رہے گا اور حضرت اسحٰق کو عیصو کے بارے میں ڈر پیدا ہوا اور آپ نے اُسے حکم دیا کہ وہ کنعانیوں کی عورتوں سے نکاح نہ کرے پس وہ اپنے ماموں لابان کے پاس حران چلا گیا اور حضرت اسحاق کی عمر ۱۸۵ سال تھی۔

یعقوبؑ بن اسحٰقؑ

پھر حضرت اسحٰق نے یعقوب سے کہا، اللہ تعالیٰ نے تجھے نبی بنایا ہے اور تیرے بیٹوں کو انبیاء بنایا ہے اور مجھے خیر و برکت دی ہے اور آپ نے اُسے الفدان کی طرف روانگی کا حکم دیا اور یہ شام میں ایک جگہ ہے پس وہ الفدان کی طرف روانہ ہوگیا۔ اور جب وہ اس میں داخل ہوا تو اس نے ایک عورت کو دیکھا جس کے ساتھ کنوئیں پر بکریاں تھیں اور وہ اپنی بکریوں کو پانی پلانا چاہتی تھی اور کنوئیں کے سر پر ایک پتھر تھا جسے متعدد اشخاص اُٹھا سکتے تھے اس نے اس عورت سے پوچھا وہ کون ہے؟ اس نے کہا میں دختر لابان ہوں اور لابان حضرت یعقوب کا ماموں تھا اور یعقوب نے پتھر کو ہٹا دیا اور اس کی بکریوں کو پانی پلا دیا اور اپنے ماموں کے پاس چلا گیا تو اس نے اس سے اس کا نکاح کر دیا، یعقوب نے کہا کہ میرے لیے تو اس کی بہن راحیل تھی اس نے کہا یہ سب سے بڑی ہے اور میں راحیل کے ساتھ بھی تیرا نکاح کر دوں گا پس اس نے ان دونوں سے نکاح کیا۔

اور وہ پہلے لیاؔ کو لایا اور اس نے روبیل، شمعون، لاوی، یہوذا، یشاجر زبولون اور ایک لونڈی کو جنم دیا جسے دینا کہا جاتا ہے پھر اس کے ماموں نے اپنی دوسری بیٹی کا بھی اس سے نکاح کر دیا اور وہ راحیل تھی اور اس نے بچہ جننے میں دیر کر دی حتیٰ کہ اسے یہ بات گراں گزری پھر اللہ تعالیٰ نے اُسے یوسف اور بنیامین عطا فرمائے۔

اور یعقوب نے لیا کی لونڈی زلفا سے جماع کیا اور اس نے اس سے کاذ، آشر اور نفتالی کو جنم دیا اور اس نے راحیل کی چھوکری سے جماع کیا اور اس نے دان کو جنم دیا اور کچھ لوگوں نے بیان کیا ہے کہ یعقوب نے لیاؔ سے قبل راحیل سے نکاح کیا ہے اور اہل کتاب کا قول ہے کہ آپ نے ایک ہی وقت میں دونوں سے نکاح کیا ہے پس راحیل فوت ہو گئی اور لیا باقی رہ گئی۔

اور حضرت یوسف، حضرت یعقوب کو سب بیٹوں سے محبوب تر تھے کیونکہ آپ سب سے خوبرو تھے اور آپ کی ماں بھی آپ کو اپنی سب بیویوں سے محبوب تر تھی، پس اس کے باعث آپ کے بھائیوں نے آپ سے حسد کیا اور انھوں نے اُسے ان کے ساتھ نکال دیا اور ان کے واقعہ کو اللہ تعالےٰ نے اپنی کتاب عزیز میں بیان کیا ہے حتیٰ کہ آپ کو فروخت کیا گیا اور غلام بنائے گئے اور چالیس سال اپنے باپ سے غائب رہے پھر اللہ نے آپ کو ان کے پاس واپس کیا اور انہیں حضرت یوسف کو مصر میں اکٹھا کر دیا جیسا کہ اللہ تعالےٰ نے اپنی کتاب میں بیان کیا ہے۔

اور مصر میں حضرت یوسفؑ کے ہاں متعدد لڑکے پیدا ہوئے اور حضرت یعقوبؑ نے ۱۷ سال مصر میں قیام کیا اور جب آپ کی وفات کا وقت قریب آیا تو آپ نے اپنے بیٹے یوسف کو وصیت کی کہ وہ آپ کو

مصر میں دفن نہ کریں اور آپ نے ۱۴۰ سال کی عمر میں وفات پائی۔

پسرانِ یعقوب

حضرت یعقوبؑ کے بارہ بیٹے تھے ، روبیل ، شمعون ، لاوی ، یہوذا ، یشاجر ، زبولون ، یوسف ، بنیامین ، کاذ ، آشر ، دان ، نفتالی ، یہ پسران یعقوبؑ ہیں اور یہی بنی اسرائیل ہیں اور یہی اسباط ہیں۔

اور روبیل کے بیٹے ، خنوج ، فلو ، حصران اور کرمی ہیں۔

اور شمعون کے بیٹے ، نموئیل ، یا مین اور شاودل ہیں۔

اور لاوی کے بیٹے ، جرشون ، قہث اور مراری ہیں۔

اور یہوذا کے بیٹے ، عار ، اذنان ، شیلا ، فارص اور زارح ہیں۔

اور یشاجر کے بیٹے ، تولع ، فوّا ، یوب اور شمرون ہیں۔

اور آشر کے بیٹے ، یمنا ، اشوا ، اشوی ، بریعا اور سارخ ہیں۔

اور زبولون کے بیٹے ، سارد ، ایلون اور یحلائیل ہیں۔

اور حضرت یوسفؑ کے بیٹے افرائیم اور منشا مصر میں تھے۔

اور بنیامین کے بیٹے ، بالع ، بحر ، اشبال ، نعمان ، اوخی ، فعیم ، حفیم اور ارد ہیں۔

اور کاذ کے بیٹے ، صفیان ، شونی ، اصبون ، عاری اور اردوی اور ارایلی ہیں۔

اور نفتالی کے بیٹے ، یحصیل ، غونی ، یصر اور شالیم ہیں۔

یہ پسرانِ یعقوب ہیں اور اس کے بیٹوں کے بیٹے ہیں جو مصر میں حضرت یوسفؑ کے پاس حضرت یوسفؑ کے دونوں بیٹوں کے ساتھ اکٹھے ہوئے جو مصر میں پیدا ہوئے تھے اور آپ نے انہیں زمین دی

اور فرمایا کاشتکاری کرو اور جو پیدا ہو اس کا خمس فرعون کے لیے ہوگا۔

اور جب حضرت یعقوب کی وفات کا وقت قریب آیا تو آپ نے اپنے بیٹوں اور پوتوں کو جمع کیا اور انہیں برکت دی اور انہیں دعا دی اور ان میں سے ہر ایک سے بات کی اور حضرت یوسف کو اپنی تلوار اور کمان عطا فرمائی۔

اور حضرت یوسفؑ نے اپنے دونوں بیٹوں منشا اور افرائیم کو آپ کے نزدیک کیا اور منشا کو آپ کے دائیں اور افرائیم کو آپ کے بائیں کیا اس لیے کہ منشاء بڑا تھا، پس آپ نے اپنا دایاں ہاتھ افرائیم پر اُلٹ دیا اور حضرت یوسفؑ کو وصیت کی کہ وہ آپ کو اُٹھا کر حضرت ابراہیمؑ اور حضرت اسحٰقؑ کی قبر کے پہلو میں دفن کریں۔

اور جب حضرت یعقوبؑ وفات پا گئے تو وہ ستر دن آپ پر روتے رہے پھر حضرت یوسفؑ نے آپ کو اُٹھایا اور آپ کے ساتھ مصری جوانوں کو نکالا اور آپ کو ارضِ فلسطین کی طرف لے گئے اور آپ کو حضرت ابراہیمؑ اور حضرت اسحٰقؑ کی قبر کے پہلو میں دفن کر دیا۔

اور جب وہ حضرت یعقوبؑ کے دفن سے فارغ ہوئے تو آپ نے اپنے بھائیوں سے فرمایا میرے ساتھ سرزمین مصر کی طرف واپس چلو تو وہ آپ سے کہنے لگے، آپ کے باپ یعقوبؑ نے آپ کو ہماری خطا کے معاف کرنے کی وصیت کی ہے آپ نے فرمایا مجھ سے خوف نہ کھاؤ میں اللہ سے ڈرتا ہوں پس ان کے دل مطمئن ہو گئے اور وہ سرزمین مصر کی طرف واپس آ گئے اور وہیں قیام پذیر ہو گئے۔

اور حضرت یوسفؑ مصر میں مدت تک زندہ رہے پھر آپ کی وفات کا وقت قریب آ گیا تو آپ نے بنی اسرائیل کو جمع کیا اور فرمایا، کچھ عرصے کے بعد تمہیں مصر سے نکال دیا جائے گا اور یہ اس وقت ہوگا جب اللہ تعالےٰ لاوی بن یعقوبؑ کی اولاد میں سے موسیٰ بن عمران نام ایک شخص کو مبعوث

فرمائے گا اور عنقریب اللہ تعالیٰ تم کو یاد کرے گا اور تمہیں رفعت بخشے گا پس تم میرے بدن کو اس زمین سے نکا لنا اور میرے آباءؑ کی قبور کے پاس مجھے دفن کر دینا۔

اور حضرت یوسفؑ نے ۱۱۰ سال کی عمر میں وفات پائی اور آپ کو ایک حجری تابوت میں رکھا گیا اور اُسے نیل میں رکھا گیا۔ اور اس زمانے میں حضرت ایوب نبی ابن اُموص بن زارح بن رعوئیل بن عیصو بن اسحٰق بن ابراہیم بھی موجود تھے۔ اور وہ بہت مال دار تھے پس اللہ تعالیٰ نے ان کی ایک خطا سے ابتلا میں ڈالا اور انہوں نے اللہ کا شکر کیا اور صبر کیا پھر اللہ تعالےٰ نے ان سے مصیبت کو دُور کر دیا اور ان کے مال کو انہیں واپس کر دیا اور انہیں دوچند دیا۔

موسیٰؑ بن عمران

اور حضرت موسیٰ بن عمران بن قہث بن لادی بن یعقوب، سرکش فرعون ولید بن مصعب کے زمانے میں مصر میں پیدا ہوئے اور بیان کیا جاتا ہے کہ اس کا نام ظلمی تھا اور بنی اسرائیل اس وقت مصر میں حضرت یوسفؑ کے زمانے سے غلامی کی حالت میں تھے۔

اور فرعون کے ساحروں اور کاہنوں نے اسے کہا کہ اس وقت بنی اسرائیل میں ایک لڑکا پیدا ہوگا جو تیری بادشاہت کو خراب کر دے گا اور اس کے ذریعے تیری ہلاکت ہوگی اور فرعون نے طویل زمانے تک سلامتی کے ساتھ مصر پر حکومت کی تھی حتیٰ کہ اس نے کہا کہ میں تمہارا سب سے بڑا رب ہوں پس فرعون کے حکم سے بنی اسرائیل کی تمام حاملہ عورتوں پر محافظ مقرر کر دیے گئے اور ان میں سے جو عورت بچہ جنتی تھی اس کے بچے کو

قتل کر دیا جاتا تھا اور جب حضرت موسیٰ کی ماں کو درد زہ آیا تو دایہ نے اُسے کہا میں تجھ پر پردہ ڈالوں گی اور جب اس نے محافظوں سے کہا کہ اس کے اندر سے صرف خون نکلا ہے۔

اور اللہ تعالےٰ نے حضرت موسیٰ کی ماں کی طرف وحی کی کہ ایک تابوت بنا پھر اسے اس میں رکھ دے اور اسے رات کو نکال کر نیل مصر میں پھینک دے تو اس نے ایسے ہی کیا اور ہوا نے اُسے دھکیل کر ساحل پر پھینک دیا اور اُسے فرعون کی بیوی نے دیکھ لیا اس نے اس کے نزدیک آکر اُسے پکڑ لیا اور جب اس نے تابوت کو کھولا اور حضرت موسیٰ کو دیکھا تو اس کے دل میں آپ کی محبت پیدا ہو گئی اور اس نے فرعون سے کہا ہم اسے بیٹا بنا لیں گے اور اس نے اس کے لیے دُودھ پلانے والی کو تلاش کیا اور آپ نے دُودھ پلانے والیوں کا دُودھ نہ پیا حتیٰ کہ آپ کی ماں آ گئی اور آپ نے اس کا دُودھ پیا اور آپ خوبصورت جوان بنے اور بہت جلدی بالغ ہو گئے جتنے وقت میں بچے بالغ نہیں ہوتے۔

اور حضرت یوسفؑ نے بنی اسرائیل سے فرمایا تھا کہ تم مسلسل عذاب میں رہو گے حتیٰ کہ لاوی بن یعقوب کی اولاد میں سے ایک گھنگھریالے بالوں والا جوان آئے گا جسے موسیٰ بن عمران کہا جائے گا اور جب بنی اسرائیل کا معاملہ طویل ہو گیا تو انھوں نے چیخ پکار کی اور اپنے ایک شیخ کے پاس آئے تو اس نے انہیں کہا گ یا تم اس عذاب میں ہو اسی دوران میں اچانک حضرت موسیٰؑ نے انہیں دیکھا پس جب شیخ نے آپ کو دیکھا تو اس نے آپ کو علامت سے پہچان لیا اور اس نے آپ سے پوچھا آپ کا نام کیا ہے؟ آپ نے کہا موسیٰ، اس نے پوچھا کس کے بیٹے ہو؟ آپ نے کہا عمران کا بیٹا ہوں، پس وہ اور سب لوگ کھڑے ہو گئے اور انھوں نے آپ کے ہاتھ پاؤں کو بوسہ دیا اور آپ نے انھیں اپنا مددگار بنا لیا۔

اور ایک روز آپ مصر کے ایک شہر میں داخل ہوئے تو اچانک آپ نے دیکھا کہ آپ کے پیروکاروں میں سے ایک شخص آلِ فرعون کے ایک شخص سے جھگڑ رہا ہے۔ موسٰے علیہ السلام نے اُسے مکا مارا اور اُسے قتل کر دیا اور فرعون اور آلِ فرعون آپ کے بارے میں چوکنے ہو گئے اور اُنھوں نے آپ کو قتل کرنا چاہا اور جب آپ کو اس بات کا علم ہوا تو آپ اکیلے ہی سیدھے باہر نکل گئے حتیٰ کہ مدین کی طرف روانہ ہو گئے اور آپ نے اپنے آپ کو حضرت شعیب بن نویب بن عیا بن مدین بن ابراہیم کا اس شرط پہ مزدور بنا دیا کہ وہ اپنی دونوں بیٹیوں میں سے ایک کا نکاح آپ سے کر دیں۔

اور جب موسیٰ علیہ السلام نے وہ مدت پوری کر لی تو اپنی بیوی کو لے کر بیت المقدس روانہ ہو گئے جیسا کہ اللہ تعالےٰ نے آپ کے واقعہ کو اپنی کتاب عزیز میں بیان کیا ہے، اسی دوران میں کہ حضرت موسیٰ اپنے راستے پر چلتے جا رہے تھے آپ نے آگ دیکھی اور اس کی طرف چل پڑے اور اپنے اہل کو پیچھے چھوڑ دیا اور جب آپ اس کے نزدیک ہوئے تو کیا دیکھتے ہیں کہ ایک درخت نیچے سے اوپر تک آگ سے بھڑک رہا ہے پس جب آپ اس کے نزدیک ہوئے تو آپ کا دل ہچکچایا اور ڈرا اور اس کا خوف بڑھ گیا تو اللہ تعالیٰ نے آپ کو پکارا اے موسیٰ آگے بڑھ اور خوف نہ کھا تو پُر امن لوگوں میں سے ہے تو آپ کا خوف دُور ہو گیا۔ اور اس نے آپ کو اپنا عصا پھینکنے کا حکم دیا تو آپ نے اُسے پھینک دیا، کیا دیکھتے ہیں کہ وہ تیزی کی طرح سانپ بن گیا ہے، سو اللہ تعالیٰ نے آپ کو اُسے پکڑنے کا حکم دیا تو وہ عصا بن گیا۔

اور اللہ تعالےٰ نے آپ کو فرعون کی طرف بھیجا اور حکم دیا کہ آپ اس کے پاس جائیں اور اُسے اللہ کی عبادت کی طرف دعوت دیں، حضرت

موسیٰ کے دل میں یہ بڑی بات بن گئی اللہ تعالیٰ نے فرمایا میں تجھے اپنے بندوں میں سے ایک بندے کی طرف جانے کا حکم دیتا ہوں جس نے میری نعمت کی ناشکری کی ہے اور میری تدبیر سے بے خوف ہوگیا ہے اور اس نے خیال کیا ہے کہ وہ مجھے جانتا ہی نہیں ہے اور میں اپنی عزت کی قسم کھاتا ہوں کہ اگر وہ عدل وحجت نہ ہوتی جسے میں نے اپنے اور اپنی مخلوق کے درمیان رکھا ہے تو میں اُسے جبار کی گرفت کی طرح پکڑتا جس کے غضب سے زمین و آسمان غضب میں آجاتے ہیں آپ نے کہا اے اللہ میرے بازو کو میرے بھائی ہارون کے ذریعے مضبوط کر اور میں نے ان کا ایک آدمی قتل کیا ہے مجھے خدشہ ہے کہ وہ مجھے قتل کر دیں گے ، اللہ تعالےٰ نے آپ سے فرمایا میں نے ایسے ہی کر دیا ہے تم اور تمہارا بھائی میرے نشانات کے ساتھ جاؤ اور بنی اسرائیل کو نکالو یہ میرا وقت ان کو غلامی سے نکالنے کا ہے پس حضرت موسےٰ نے اپنی بیوی کو اس کے باپ کے پاس واپس بھیج دیا اور آپ اور آپ کا بھائی ہارون ، فرعون کے پاس گئے اور جو کچھ اللہ تعالیٰ نے آپ کو دے کر بھیجا تھا اُسے بتایا اور آپ نے بنی اسرائیل کو آگاہ کیا تو ان کو بہت خوشی ہوئی اور انہیں معلوم ہوگیا کہ حضرت یوسف نے ان سے دُرست کہا تھا۔

پھر وہ فرعون کے دروازے کی طرف گئے ، اور آپ اُون کا کوٹ پہنے ہوئے تھے اور آپ کی کمر میں چھال کی رسی تھی اور ہاتھ میں عصا تھا ، آپ کو داخل ہونے سے روک دیا گیا تو آپ نے عصا دروازے پر مارا اور دروازے کھُل گئے پھر آپ اندر داخل ہوئے اور فرعون سے کہا میں رب العالمین کا رسول ہوں اس نے مجھے تمہارے پاس بھیجا ہے کہ تم اس پر ایمان لاؤ اور بنی اسرائیل کو میرے ساتھ بھیجو ، فرعون نے اسے بڑی بات سمجھا اور اس نے آپ سے کہا کوئی نشان لاؤ جس سے

ہم آپ کے صدق کو معلوم کریں ، آپ نے اپنا عصا پھینکا تو وہ ایک عظیم اژدہا بن گیا جس نے اپنا منہ کھولا ہوا تھا اور وہ فرعون کی طرف لپکا تو اس نے حضرت موسٰے سے کہا کہ وہ اسے اس سے ایک طرف کر دیں پھر آپ نے اپنا ہاتھ اپنے گریبان میں ڈالا اور اُسے برص کی بیماری کے بغیر سفید حالت میں باہر نکالا۔

اور فرعون نے آپ کی تصدیق کرنی چاہی تو ہامان نے اس سے کہا اے بادشاہ کیا آپ کے غلاموں میں کوئی ایسا شخص نہیں جو اس کی مانند کام کرسکے؟ سو اس نے تمام ممالک سے ساحروں کو بلایا اور انہیں حضرت موسیٰ کے واقعہ کی اطلاع دی گئی اور وہ ایک وقت تک قیام کر کے گائے کے چمڑوں کی کھوکھلی رسیاں اور کھوکھلے عصا بناتے رہے اور انہیں مزین کرتے رہے اور ان میں پارہ ڈالتے رہے پھر انہوں نے ان جگہوں کو گرم کیا جن میں انہوں نے رسیوں اور ڈنڈوں کو پھینکنا چاہا پھر فرعون بیٹھ گیا اور اس نے آپ کو بلایا اور ساحروں نے اپنی رسیاں اور اپنے عصا پھینکے اور جب پارہ گرم ہو گیا تو وہ حرکت کرنے لگا اور رسیاں اور عصا چلنے لگے اور حضرت موسیٰ نے اپنا عصا پھینکا اور وہ ان سب کو کھا گیا حتیٰ کہ کوئی چیز بھی باقی نہ رہی اور ساحر رک گئے اور فرعون نے ان میں سے کچھ کو قتل کر دیا۔

اور اللہ تعالیٰ نے موسیٰ علیہ السلام کو نشانات کے ساتھ فرعون کے ساتھ بھیجا ۔ عصا ، پھر اس ہاتھ کے ساتھ جو آپ کے گریبان سے سفید ہو کر نکلا پھر ٹڈیوں ، جوؤں ، مینڈکوں ، خون اور پہلوٹھوں کی موت کے ساتھ ،

اور جب مسلسل یہ عذاب ان پر آیا تو فرعون نے آپ سے کہا اگر آپ اس عذاب کو ہم سے دُور کر دیں ہم ایمان لے آئیں گے اور بنی اسرائیل کو آپ کے ساتھ بھیج دیں گے ، سو اللہ تعالیٰ نے ان سے عذاب دُور کر دیا اور وہ ایمان نہ لائے۔

اور اللہ تعالےٰ نے حضرت موسیٰ کو حکم دیا کہ وہ بنی اسرائیل کو نکال

لے جائے اور جب انہوں نے خروج کا ارادہ کیا تو آپ نے اپنے ساتھ لے جانے کے لیے حضرت یوسف بن یعقوب کے جسم کا مطالبہ کیا جیسا کہ حضرت یوسف نے بنی اسرائیل کو وصیت کی تھی پس شارح بنت آشر بن یعقوب آپ کے پاس آئی اور کہنے لگی آپ میری زندگی کی ضمانت دیں تاکہ میں آپ کو اس کے متعلق بتاؤں ؟ آپ نے اُسے اُس کی ضمانت دی تو وہ آپ کو نیل کے ایک مقام پر لے گئی اور آپ سے کہنے لگی وہ اس جگہ پر ہے پس حضرت موسےٰ نے سونے کے چار پترے لیے اور ایک میں گدھ کی شکل بنائی اور دوسرے میں درندے کی اور تیسرے میں انسان کی اور چوتھے میں بیل کی ، اور ہر پترے میں اللہ تعالیٰ کا اسم اعظم لکھا اور انہیں پانی میں پھینک دیا ، پس وہ حجری تابوت جس میں حضرت یوسف کا جسم تھا تیر پڑا اور حضرت موسیٰ کے ہاتھ میں ایک پترا باقی رہ گیا جس میں بیل کی شکل تھی آپ نے وہ شارح بنت آشر کو دے دیا اور تابوت کو اُٹھا لیا۔

اور حضرت موسیٰ بنی اسرائیل کے ساتھ واپس لوٹے اور وہ چھ لاکھ بالغ انسان تھے اور فرعون اور اس کی افواج نے آپ کا تعاقب کیا تو اللہ تعالےٰ نے ان سب کو غرق کر دیا اور وہ ایک کروڑ گھڑ سوار تھے اور بعض کا قول ہے کہ جبریل اُترے اور فرعون اور اس کے اصحاب ان کے پیچھے داخل ہونے کی کوشش کر رہے تھے اور جونہی جبریل اُترے فرعون کے ایک گھوڑے نے بھی خوف نہ کھایا اور جبریل کے نیچے ایک بچھڑا تھا اور فرعون کے نیچے ایک طویل دُم گھوڑا تھا پس جبریل دریا میں داخل ہو گئے۔ اور فرعون کے گھوڑے نے جبریل کے بچھڑے کی طرف دیکھا اور وہ اس کے پیچھے دریا میں داخل ہو گیا اور اس کے اصحاب نے اس کی پیروی کی اور وہ سب کے سب غرق ہو گئے یعنی فرعون اور اس کے سب اصحاب اور سمندر ان پر بند ہو گیا اور حضرت موسیٰ التیہ کی طرف چلے گئے۔

اور بنی اسرائیل اُسے برانگیختہ کرنے لگے تاکہ وہ ارضِ مقدس میں داخل ہو جائے سو اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ کی طرف وحی کی کہ وہ زمین ان پہ چالیس سال تک حرام کر دی گئی ہے پس وہ الیتیہ میں قیام پذیر ہو گئے اور انہیں سخت پیاس لگی تو اللہ تعالےٰ نے حضرت موسیٰ کی طرف وحی کی کہ وہ اپنے عصا کو پتھر پہ ماریں اور حضرت موسیٰ غضب ناک ہو کر کھڑے ہوئے اور پتھر کو مارا اور اس سے بارہ چشمے پھوٹ پڑے ہر قبیلے کے لیے چشمہ تھا جس سے وہ پانی پیتے تھے اور اللہ تعالےٰ نے حضرت موسیٰ کی طرف وحی کی کہ تو نے میری تقدیس کرنے سے پہلے پتھر کو مارا ہے اور میرا نام نہیں لیا اور تو بھی الیتیہ سے باہر نہ نکلنا اور اس نے آپ کو حکم دیا کہ وہ اس میں قبۃ الزمانؔ[1] لگائیں اور اس میں ہیکل بنائیں اور ہیکل میں تابوت سکینہ رکھیں اور حضرت ہارون اس ہیکل کے کاہن ہوں گے جس میں ان کے سوا کوئی دوسرا شخص داخل نہ ہو گا پس آپ نے بنی اسرائیل کی عورتوں کا کاتا ہوا سوت جمع کیا اور اُسے بُنا گیا اور آپ نے زیورات کو جمع کیا اور ایک خیمہ بنایا جس کا طول ایک سو ہاتھ تھا اور اس کے سامنے ہیکل تھا اور ہیکل کے سامنے تابوت سکینہ تھا۔

اور آپ نے مصر سے اپنے خروج کے دوسرے سال یہ کام کیا اور اس میں سونے کا ایک دستر خوان رکھا اور خیمے کے لیے سونے کی گھنٹیاں بنائیں اور خیمے میں جواہرات ٹانکے اور اس میں دُھونی دینے کے لیے ایک سونے کی انگیٹھی بنائی اور اس میں سونے کا ایک مینار بنایا جس میں جواہرات ٹنکے ہوئے تھے اور حضرت ہارونؑ واحد شخص تھے جو خیمے

---

[1] قبۃ الزمان، یہود کے نزدیک ایک خیمہ ہے جس میں وہ تابوتِ عہد پوشیدہ کرتے تھے (مترجم)

میں داخل ہوتے تھے اور اللہ تعالیٰ کی تقدیس کرتے تھے اور حضرت موسیٰ پردے میں تھے اور باقی ماندہ بنی اسرائیل خیمے میں تھے۔

اور ایک بدلی خیمے کو ڈھانکے رہتی تھی اور اس سے ہٹتی نہ تھی اور اللہ تعالیٰ نے انہیں حکم دیا کہ وہ اپنی قربانیاں دیں اور اس نے حضرت موسیٰ سے کہا، بنی اسرائیل سے کہہ دیجیے کہ وہ اس گائے بکری کی قربانی دیں جو عیوب سے پاک ہو اور قربانی کی چربی مذبح پر رکھ دیں اور اسی طرح اس پر خون چھڑکیں اور جو قربانی ہو وہ خاص طور پر بنی اسرائیل کے لیے حلال ہوگی اور دوسروں پر حرام ہوگی اور ان میں سے جو شخص گناہ کرے وہ مذبح کے پاس گائے یا بکری یا کبوتر کے دو بچوں کے برابر قربانی کرے۔

سو اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ کی طرف وحی کی کہ وہ دس آیات کو زمرد کی دو تختیوں پر لکھیں اور آپ نے امر الٰہی کے مطابق انہیں لکھا اور وہ دس آیات یہ ہیں:

اللہ تعالیٰ نے فرمایا ـــــ میں وہ رب ہوں جس نے تجھے غلامی کے گھر سے نکالا ہے اور میرے سوا تیرا کوئی دوسرا معبود نہیں ہے اور آسمان کے اوپر اور زمین کے نیچے تو کوئی مجھ سے مشابہت رکھنے والی تصویر اور بُت نہ بنانا اور نہ اُسے سجدہ کرنا اور نہ اس کی پرستش کرنا، اس لیے کہ میں رب اور غالب بادشاہ ہوں جو آباء کے قرضے بیٹوں کی طرف سے ادا کرنے والا ہوں تہائی چوتھائی پر مجھ سے بغض رکھنے والے پر میری ملامت ہوگی اور میں اپنے محب کے لیے نعمتوں کو تیار کروں گا اور میری وصیت کو یاد کرنے والا میرے کروڑوں محبوں اور میری وصیت کے یاد کرنے والوں میں سے ہوگا۔

اللہ کے نام کی جھوٹی قسم نہ کھانا اس لیے کہ اللہ تعالیٰ اپنے نام کی جھوٹی قسم کھانے والے کو پاک نہیں کرتا اور سبت کے دن کے دن کو

یاد کرنا کہ تو اُسے پاک کرے اور چھ دن کام کر اور اپنے سب کاموں میں وسعت اختیار کر اور ساتواں دن رب کا سبت ہے جو تیرا معبود ہے اس میں تو اور تیرا بیٹا اور تیری بیٹی اور تیرا غلام اور تیری لونڈی اور تیرے اونٹ اور تیرے بہائم اور تیری بستی میں ٹھہرنے والا کام نہ کریں اس لیے کہ اللہ تعالےٰ نے زمین و آسمان اور ستاروں اور جو کچھ آسمان میں ہے اُسے چھ دنوں میں پیدا کیا ہے یہی وجہ ہے کہ اللہ تعالےٰ نے ساتویں دن کو برکت دی ہے اور اسے پاک کیا ہے اور اپنے ماں باپ کی عزت کرنا کہ اس زمین میں تیری زندگی لمبی ہو جو تیرے معبود رب نے تجھے دی ہے اور قتل نہ کر اور زنا نہ کر اور چوری نہ کر، اور اپنے ساتھی کے خلاف جھوٹی گواہی نہ دے اور اپنے دوست کے گھر اور اپنے دوست کی بیوی اور اس کے غلام اور اس کی لونڈی اور اس کے بیل اور اس کے گدھے کی خواہش نہ کر اور نہ اپنے دوست کے مال میں سے کسی چیز کی خواہش کر۔

اور حضرت موسیٰ طورِ سینا پر چڑھے اور چالیس روز قیام کیا اور تورات کو لکھا اور بنی اسرائیل نے اسے تاخیر خیال کیا اور انہوں نے حضرت ہارونؑ سے کہا، حضرت موسیٰ چلے گئے ہیں اور ہمارا خیال ہے کہ وہ واپس نہیں آئیں گے پھر وہ اپنی عورتوں کے زیورات کی طرف گئے اور انھوں نے ان سے کھوکھلا بچھڑا بنایا اور ہوا اس میں داخل ہوتی تھی۔ اللہ تعالےٰ نے حضرت موسیٰ سے فرمایا بنی اسرائیل نے بچھڑا بنا لیا ہے اور مجھے چھوڑ کر اس کی عبادت کی ہے مجھے انہیں ہلاک کرنے دو سو حضرت موسیٰ نے ان کے لیے دُعا کی اور عرض کی اے میرے رب ان میں حضرت ابراہیمؑ، حضرت اسحٰقؑ اور حضرت یعقوبؑ کا خیال رکھنا اور اہلِ مصر کو ان کی مصیبت پر خوش نہ کرنا۔

اور چالیس دن کے بعد حضرت موسیٰ پہاڑ سے اُترے اور جب آپ نے بچھڑے کو دیکھا اور انہیں اس پر جھکے دیکھا تو آپ کو بہت غصہ آیا اور

آپ نے الواح کو پھینک دیا اور انہیں توڑ دیا اور اپنے بھائی حضرت ہارونؑ کا سر پکڑ لیا اور آپ نے بچھڑے کو ڈکارتے دیکھا تو آپ نے اُسے توڑ دیا اور پیس کر اُسے مٹی کی طرح بنا دیا اور اُسے پانی میں اڑا دیا اور آپ نے بنی لاوی سے فرمایا، اپنی تلواریں سونت لو اور بچھڑے کے جن پجاریوں پر تم قابو پاؤ انہیں قتل کر دو، اور بنی لاوی نے اپنی تلواریں سونت لیں اور ایک گھنٹے میں بہت سے لوگوں کو قتل کر دیا اور اللہ تعالےٰ نے انھیں فرمایا جنھوں نے میرے سوا معبود بنایا ہے انھیں تباہ و برباد کر دو۔

اور اللہ تعالےٰ نے حضرت موسیٰؑ کو حکم دیا کہ وہ بنی اسرائیل کا شمار کریں اور ہر قبیلے پر ایک کریم اور فاضل شخص کو مقرر کریں اور ان میں سے بیس سے ساٹھ سال تک کے لوگوں کی تعداد چھ لاکھ تین ہزار پانچسو پچپن تھی جو ہتھیار اٹھا سکتے تھے اور آپ نے خروج مصر سے دو سال کے بعد ان کا شمار کیا اور بنی یہوذا کا سردار نحشون بن عمیناداب تھا اور آپ کے قبیلے کے جو لوگ آپ کے ساتھ تھے ان کی تعداد ۷۴ ہزار چھ سو اشخاص تھی۔

اور بنی یشاجر کا سردار، نشیل بن صوعر تھا اور اس کے ساتھیوں کی تعداد ۵۴ ہزار چار سو اشخاص تھی۔

اور زبلون کے قبیلے کا سردار الیاب بن حیلون تھا اور اس کے ساتھیوں کی تعداد ۵۷ ہزار چار سو اشخاص تھی۔

اور بنی روبیل کے قبیلے کا سردار، الیصور بن شدیاور تھا اور اس کے ساتھیوں کی تعداد ۴۷ ہزار پانچ سو اشخاص تھی۔

اور بنی شمعون کا سردار، شلومیال بن صوری شذای تھا اور اس کے ساتھیوں کی تعداد ۵۹ ہزار تین سو اشخاص تھی۔

اور بنی کاذ کا سردار، السیف بن دعوال تھا اور اس کے ساتھیوں کی تعداد ۴۵ ہزار چھ سو پچاس اشخاص تھی۔

اور بنی افرائیم کا سردار، الیشمع بن عمیھوذ تھا اور اس کے ساتھیوں کی تعداد ۴۰ ہزار پانچ سو اشخاص تھی۔

اور بنی منشا کا سردار جملیال بن فدا صور تھا اور اس کے ساتھیوں کی تعداد ۳۲ ہزار دو سو اشخاص تھی۔

اور بنی بنیامین کا سردار، ابیدان بن جذعونی تھا اور اس کے ساتھیوں کی تعداد ۶۵ ہزار چار سو اشخاص تھی۔

اور بنی دان کا سردار، اخیعازر بن عمیشذای تھا اور اس کے ساتھیوں کی تعداد ۶۲ ہزار سات سو اشخاص تھی۔

اور بنی آشر کا سردار فجیعال بن عکرن تھا اور اس کے ساتھیوں کی تعداد ۴۰ ہزار پانچ سو اشخاص تھی۔

اور نفتالی کے قبیلے کا سردار، اخیرع بن عینان تھا اور اس کے ساتھیوں کی تعداد ۵۳ ہزار چار سو اشخاص تھی۔

اور بنو لاوی، قبۃ الزمان کے خادم اور محافظ تھے وہ ان کے ساتھ داخل نہ ہوئے اور وہ کرامت و پاکیزگی اور قبۃ الزمان کی خدمت اور صفائی سے مخصوص تھے، یہ بنی اسرائیل کی تعداد ہے اور ان کے ہر قبیلے اور آپ کے ساتھ جو قبائل تھے ان کے سردار کا نام ہے جیسا کہ تورات کی چوتھی کتاب میں بیان ہوا ہے۔

اور اللہ تعالےٰ نے حضرت موسیٰ کو حکم دیا کہ وہ بنی اسرائیل کے قبائل کے سرداروں سے کہیں کہ ان میں سے ہر بڑا شخص قربانی دے اور ان میں سے ہر شخص کی قربانی، چاندی کا ایک سو تیس مثقال کا پیالہ اور ستر مثقال چاندی کی چھلنی اور پیالہ بھر تیل سے گندھا ہوا میدہ اور دس مثقال سونے کی خوشبو سے بھرپور شیشی اور بیل اور مینڈھا اور ایک سال کا بکری کا بچہ اور یکسالہ بھیڑ کا بچہ ہوگی اور پوری قربانی، دو بیل، پانچ مینڈھے، پانچ بکری کے بچے

بچے اور بالغ پانچ یک سالہ بچے ہو گی۔

اور اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ کو حکم دیا کہ وہ بنی اسرائیل سے کہیں کہ وہ زرد رنگ کی بے عیب صحیح سالم گائے ذبح کریں پھر اس کا خون لے کر قبۃ الزمان کی رسیوں پر چھڑک دیں پھر اُسے اور اس کے چمڑے کو جلا دیں پھر ایک دوسرا شخص آئے اور وہ راکھ کو جمع کرے اور اُسے ایک جگہ رکھ دے پس جب کوئی شخص پاک ہونا چاہے تو وہ اس میں سے کچھ راکھ پانی میں ڈال دے تو وہ پاک ہو جائے گا۔

اور حضرت موسےٰ اور بنی اسرائیل ایک زمانے تک التیہ میں قیام پذیر رہے اور ان کا کھانا منّ تھا اور منّ دھنیا کے دانوں کی مانند تھا، وہ اُسے چکیوں میں پیس کر اس کی روٹیاں بنا لیتے تھے اور ان کا کھانا ہر چیز سے بہترین ہو جاتا تھا اور وہ رات کو ان پر اُترتا تھا اور وہ اُسے دن کو اکٹھا کر لیتے تھے پس انھوں نے چیخ و پکار کی اور گریہ کیا اور کہنے لگے ہمیں کون گوشت کھلائے گا ؟ کیا تمہیں وہ مچھلی، ککڑی، تربوز، گندنا، پیاز اور لہسن یاد نہیں جو ہم مصر میں کھایا کرتے تھے پس اس بات سے حضرت موسیٰ کے غم میں اضافہ ہو گیا اور وہ کہنے لگے ہمیں گوشت کھلاؤ، حضرت موسیٰ نے کہا اسے اللہ میں بنی اسرائیل پر قدرت نہیں رکھتا سو اللہ تعالیٰ نے آپ کی طرف وحی کی کہ میں تم کو گوشت کھلانے والا ہوں اور اس نے ان کے لیے سلویٰ بھیجا اور اللہ تعالےٰ نے ان کو بتایا کہ وہ انہیں شام کی طرف نکال دینے والا ہے۔ سو حضرت موسیٰ نے یوشع بن نون وغیرہ کو شام میں ارض بنی کنعان کی طرف اس کی خبر لانے کو روانہ کیا تو بنی اسرائیل کہنے لگے، ہم سرکشوں سے جنگ کی سکت نہیں رکھتے۔

اور اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ کو اہل مدین کو سزا دینے کا حکم دیا سو آپ نے بنی اسرائیل میں سے بارہ ہزار جوانوں کو بھیجا جنہوں نے تمام

اہل مدین کو قتل کر دیا اور ان کے ملوک کو بھی قتل کر دیا اور پانچ بادشاہ تھے، اڈی، رقم، صور، حور اور ربع، اور بلعام بن باعور بھی جنگ میں قتل ہو گیا جو نبی تھا، اس نے شاہِ مدین کو مشورہ دیا کہ وہ بنی اسرائیل کی فوج کو خراب کرنے کے لیے عورتیں بھیجے جس سے حضرت موسیٰ ناراض ہو گئے اور اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ کو حکم دیا کہ وہ ان غنائم کو بنی اسرائیل کے درمیان تقسیم کر دیں آپ کو حکم دیا کہ آپ بنی اسرائیل کو شام بھیج دیں تاکہ وہ ان لوگوں سے جو وہاں موجود ہیں جنگ کریں سو آپ نے ایک عظیم فوج روانہ کی اور وہ تھوڑا تھوڑا چلتے اور اُتر پڑتے اور کہتے ہم سرکشوں سے ڈرتے ہیں اور وہ جبل ساعیر پر ٹھہر گئے اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ سے فرمایا، بنی اسرائیل نے میرے حکم کی نافرمانی کی ہے پس وہ کھانے کو قیمتاً خریدیں اور جو ان کے فرمانبردار تھے وہ ان کے فرمانبردار بن جائیں اور یہ واقعہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے اموری بادشاہ سیحون کو قتل کرنے کے بعد ہوا اور آپ نے اس کے علاقے کو مباح کر دیا۔

اور جب التیہ میں ان کے قیام کا چالیسواں سال آیا اور یہ سیناء کا جنگل ہے تو اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ کی طرف وحی کی کہ میں ہارون کو وفات دینے والا ہوں پس تو اُسے پہاڑ پر لے جا، تاکہ میرے فرشتے آ کر اس کی رُوح کو قبض کر لیں، سو حضرت موسیٰ نے اپنے بھائی ہارونؑ کا ہاتھ پکڑا اور جب آپ اس کو پہاڑ پر لے گئے تو آپ کے ساتھ الیعازر بن ہارون کے سوا کوئی نہ تھا، اور جب آپ پہاڑ پر گئے تو کیا دیکھتے ہیں کہ ایک تخت پڑا ہے جس پر کپڑے پڑے ہیں حضرت موسیٰ نے اُس سے کہا اے میرے بھائی کیا یہ وہی پاک کپڑے نہیں جو اللہ تعالیٰ نے تیرے لیے تیار کیے ہیں تاکہ تو اُن میں اس سے ملاقات کرے۔ سو ہارونؑ نے ان کپڑوں کو پہن لیا پھر تخت پہ دراز ہو گیا اور مر گیا اور حضرت نے آپ کا جنازہ پڑھا اور جب

بنی اسرائیل نے حضرت ہارون کو نہ دیکھا تو انہوں نے چیخ و پکار کی اور کہنے لگے، ہارونؑ کہاں ہے؟ حضرت موسیٰ نے انہیں کہا اللہ نے اُسے وفات دے دی ہے پس وہ مضطرب ہو گئے۔

اور حضرت ہارون ان میں محبوب تھے اور ان سے نرمی کرتے تھے پس اللہ تعالےٰ نے انہیں ان کے لیے تخت پر بلند کیا یہاں تک کہ اُنھوں نے آپ کا چہرہ دیکھا اور انہیں معلوم ہو گیا کہ آپ مر چکے ہیں اور اس وقت حضرت ہارونؑ کی عمر ۱۲۳ سال تھی اور آپ کے چار بیٹے تھے، نادب، الیہو، الیعاذر اور اتیمر، نادب اور الیہو آپ کی زندگی میں ہی وفات پا گئے اور الیعازر اور اتیمر باقی رہ گئے۔

اور الیعازر، حضرت ہارون کی جگہ قبۃ الزمان میں برکت دیتا تھا اور حضرت موسیٰ نے یوشع بن نون کو بلایا اور اُسے کہا، بنی اسرائیل کے آگے آگے چل اور اپنے دل کو مضبوط کر، تو بنی اسرائیل کے ساتھ اس ارض بنی کنعان میں داخل ہو گا جس کا اللہ تعالےٰ نے انھیں وارث بنایا ہے اور یہ تورات ہے اسے بنی لاوی کے ان کاہنوں کو دے دو جو تابوت سکینہ کی ذمہ دار ہیں اور اللہ کے مقام کی تعظیم و توقیر کرو اور اس کی ان وصایا کو یاد کرو جنہیں اس نے تورات میں تمہارے لیے بیان کیا ہے اور آپ نے انہیں وصیت کی کہ جو کچھ تورات میں ہے اس کی پیروی کریں اور آپ نے انہیں برکت دی۔

اور اللہ تعالےٰ نے حضرت موسیٰ کی زبان سے بنی اسرائیل کو جو وصایا کیں ان میں یہ بھی ہے کہ آپ نے انہیں کہا اس دن کو یاد کرو جس میں تم اللہ کے سامنے کھڑے ہوئے جب اللہ تعالےٰ نے مجھے کہا کہ اس قوم کو میرے سامنے اکٹھا کر کہ میں انہیں اپنا کلام سناؤں تا کہ وہ اپنے ایام حیات میں مجھ سے ڈریں اور تم پہاڑ کی ترائی میں کھڑے ہوئے اور پہاڑ آسمان کے

وسط تک آگ سے دہک رہا تھا اور اللہ تعالیٰ نے آگ کے اندر سے مجھ سے کلام کیا اور تم نے آواز سنی اور کچھ نہ دیکھا اور اللہ تعالیٰ نے تمہیں دس آیات کے سیکھنے کا حکم دیا اور مجھے تم کو سنن اور فیصلے سکھلانے کا حکم دیا کہ جس زمین میں تم پھرتے ہو اس پر عمل کرو پس اپنے آپ کو یاد کرو اور مرد اور عورت کی مانند بت نہ بناؤ اور نہ زمین پر رینگنے والی چیزوں کی مانند کچھ بناؤ اور نہ سمندری چیزوں کی مانند بناؤ اور اپنے سروں کو آسمان کی طرف نہ اٹھاؤ کہ ستاروں کی عبادت کرو بلاشبہ اللہ تعالیٰ نے قسم کھائی ہے میں ارض مقدسہ میں داخل نہ ہوں گا میں اسی زمین میں مرنے والا ہوں اور میں اُردن کو عبور کرنے کا نہیں، لیکن تم عبور کرکے اس ارض پاک کی طرف جاؤ گے جسے اللہ تعالےٰ نے تمہاری میراث بنایا ہے پس تم اللہ کے پختہ عہد کو نہ بھولو اور اگر تم نے ان بتوں کی عبادت کی جو انسانی ہاتھ لکڑی اور پتھر سے بناتے ہیں اور وہ دیکھتے نہیں اور تم پکارتے ہو اور وہ تمہاری پکار کو سنتے نہیں، بلاشبہ اللہ تعالےٰ جو تم پر مہربان ہے تمہاری آوازوں کو سنتا ہے اور جس شخص نے تمہاری مانند اللہ سے سنا ہے اور تمہاری مانند دیکھا ہے اُسے اللہ کی نافرمانی نہیں کرنی چاہیے، تمہارے دیکھتے دیکھتے اللہ تعالیٰ نے جو کچھ اہل مصر سے کیا وہ تم دیکھ چکے ہو، اللہ ہی وہ رب ہے کوئی اور نہیں جس نے تم کو اپنی آگ دکھائی اور تمہیں اپنی آواز سنائی اور تمہارے آباء سے محبت کی اور تمہاری خاطر ان لوگوں کو ہلاک کیا جو تم سے بہت بڑے اور بہت سخت تھے بلاشبہ اللہ تعالیٰ عنقریب تم کو ارض پاک میں داخل کرے گا اور اُسے تمہاری میراث بنائے گا، پس اس کی ان سنن کو یاد کرو جن کی اس نے تمہیں وصیت کی اور حکم دیا ہے تاکہ وہ تم سے اور تمہارے بعد تمہارے اخلاف سے حسن سلوک کرے اور زمین میں تمہارے ایام کو بڑھا دے اللہ تعالیٰ کی اس وصیت کو

قبول کرو جس کا اس نے تمہیں حکم دیا ہے اور اس سے دائیں بائیں نہ ہو اور ان تمام راستوں پر چلو جن کے متعلق تمہارے رب نے تمہیں وصیت کی ہے تا کہ وہ تم سے حسنِ سلوک کرے۔

اللہ تعالیٰ سے اپنے پورے دل سے اپنی توجہ اور مال سے محبت کرو اور انہیں اپنے بچوں سے بیان کرو اور انہیں پورا کرو اور اپنے گھروں میں ان کی تلاوت کرو اور انہیں اپنی آنکھوں کے درمیان علامت کے طور پر لگا لو اور اپنے گھروں میں انہیں لکھو، بلاشبہ عنقریب اللہ تعالیٰ تم کو بڑی بڑی بستیاں دے گا جنہیں تم نے تعمیر نہیں کیا اور مال سے بھرے ہوئے گھر دے گا جنہیں تم نے نہیں بھرا اور پتھروں سے بنے ہوئے کنوئیں دے گا جنہیں تم نے نہیں کھودا اور انگور اور زیتون دے گا جنہیں تم نے نہیں بویا سو اللہ کو فراموش نہ کرو اور اس سے ڈرو اور اس کے نام کی قسم کھاؤ اور کسی دوسرے معبود کی پیروی نہ کرو۔

اللہ تعالیٰ کے اس غضب سے ڈرو جو روئے زمین سے تم کو فنا کر دے گا اور اللہ تعالیٰ سے خیانت نہ کرو اور اس کے حکم کو قبول کرو اور بھلائی اور صدق سے عمل کرو۔

اس وقت کو یاد کرو جب تم فرعون کے غلام تھے سو اللہ تعالیٰ نے زبردست ہاتھ اور عظیم معجزات سے تم کو نکالا جو فرعون اور اس کے اصحاب کو ہلاکت تک لے آئے اور تم دیکھ رہے تھے۔

بلاشبہ اللہ تعالیٰ تمہیں کہتا ہے کہ میں تمہیں اچھے شہر عطا کروں گا اور تمہیں ان اقوام پر قدرت دوں گا جو تمہارے سامنے موجود ہیں اور میں تمہیں سہر کشوں، جوشیوں، اموریوں، کنعانیوں، فرازیوں، حوبیوں اور زبالبیوں پر فتح دوں گا یہ سات اقوام وہ ہیں جو تمہارے مقابلے میں زیادہ اور سخت ہیں، پس جب اللہ تعالیٰ تم کو ان پر فتح دے تو انہیں مارنا اور

سنگسار کرنا اور ان پر رحم نہ کرنا اور ان سے عہد نہ کرنا اور ان سے اپنی بیٹیوں کا نکاح نہ کرنا تاکہ وہ تمہاری لغزش کا باعث نہ ہوں اور تمہارے بچے مجھ سے برگشتہ ہوجائیں اور میرے سوا کسی معبود کی عبادت کرنے لگیں اور میرا غضب تم پر سخت ہوجائے اور میں جلد تم کو تباہ کردوں لیکن تم ان کے بتوں کو توڑ دو اور ان کی قربان گاہوں کو برباد کردو اور ان کی عبادت گاہوں کو گرادو اور انہیں جلادو، اور اگر تم نے میری وصیت کو سنا اور میرے فیصلوں پر عمل کیا تو میں تمہاری نعمتوں کی اور اس عہد کی جو میں نے تمہارے آباء سے باندھا ہے اس کا پاس کروں گا اور میں تمہیں کثرت بخشوں گا اور تمہاری کھیتیوں اور مویشیوں کو بارآور کروں گا۔

اپنے مالوں میں اللہ تعالےٰ کا حصّہ مقرر کرو اور اس سے یتیموں، بیواؤں، مسکینوں، کمزوروں اور اپنے ساتھ رہنے والے آدمی کی ہمدردی کرو جس کی کوئی کھیتی نہیں ہے۔

جب تم دو آدمیوں کے درمیان فیصلہ کرو تو عدل کرو، اور رشوت نہ لو بلاشبہ رشوت حکام کی آنکھوں کو اندھا کردیتی ہے اور مذبح کے پاس درخت نہ لگاؤ اور عیب دار بیل اور مینڈھے کی قربانی نہ دو اور اس شخص کو قتل کردو جو ان بتوں کو بناتا ہے جن کی اللہ کے سوا پرستش کی جاتی ہے۔ اور جب تمہیں اطلاع ملے کہ کوئی شخص شمس و قمر اور ستاروں یا کسی نوری چیز کو سجدہ کرتا ہے تو اس کی تحقیق کرو اور جب تمہیں اس کی صحت کا علم ہوجائے تو اسے سنگسار کردو حتیٰ کہ وہ مر جائے۔

اور قتل کو واجب کرنے والے احکام میں ایک شخص کی شہادت قبول نہ کرو بلکہ دو یا تین گواہوں کی شہادت کو قبول کرو اور جب واجب القتل شخص کے بارے میں گواہ گواہی دے دیں تو گواہ

ابتدا کریں اور قتل ہونے والے شخص کی طرف ہاتھ بڑھائیں اور جب فیصلہ ان کے لیے مشکل ہو تو علماء اور کہان کی طرف رجوع کریں۔

اور جو غلطی سے کسی شخص کو بلا ارادہ قتل کر دے تو وہ ولی الدم سے بھاگ جائے حتیٰ کہ وہ اُسے پکڑ نہ سکے۔ اور بے گناہ کا خون نہ بہاؤ اور جس شخص نے کسی بے گناہ کو ارادۃً قتل کیا اُسے قتل کیا جائے اور جب تک عالم یا قاضی کے پاس کسی کے خلاف شہادت قائم نہ ہو اُسے قتل نہ کرو اور اگر قاضی کو علم ہو جائے کہ کسی شخص نے جھوٹی گواہی دی ہے تو وہ گواہ کے ساتھ وہ سلوک کرے جو اس نے مشہود علیہ کے متعلق کرنے کا ارادہ کیا تھا اور جان کے بدلے جان اور آنکھ کے بدلے آنکھ اور ہاتھ کے بدلے ہاتھ اور پاؤں کے بدلے پاؤں ہے۔

اور جب تم کسی قوم سے جنگ کا ارادہ کرو اور تم ان کی بستی میں آؤ تو انہیں صلح کی دعوت دو اور اگر وہ تمہاری بات مان لیں تو ان پر ٹیکس لگا دو اور اگر وہ اطاعت نہ کریں تو تمام ہتھیار اُٹھانے والوں کو قتل کر دو اور اس کے درختوں کو خراب نہ کرو۔

اور اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ سے فرمایا، جب تو اپنے دشمن سے لڑنے جائے اور اللہ تجھے ان پر قابو دے دے اور تو قیدیوں میں عورت کو دیکھے اور تو اُسے اپنے لیے پسند کرے تو تو اُسے اپنے گھر میں داخل کر لے اور اس کے سر کو برہنہ کر دے اور اس کے ناخن کاٹ دے اور جن کپڑوں میں اُسے قید کیا گیا تھا اس کے وہ کپڑے اتار دے اور اُسے اپنے گھر میں تین ماہ بٹھا دے کہ وہ اپنے ماں باپ پر روئے پھر اسے جائز کر لے اور اگر مس کرنے کے بعد تو اُسے ناپسند کرے تو اُسے باہر نکال دے اور اُسے فروخت نہ کر، اور اس سے جماع کرنے کے بعد اس کی قیمت نہ لے۔

اور جو بیٹا اپنے باپ کا نافرمان ہو اور اس کی اطاعت نہ کرے اور اس کے

حکم کو نہ مانے تو اس کا باپ اُسے سات شیوخ کی طرف نکال دے اور وہ اُسے سنگسار کریں حتیٰ کہ تم میں سے قباحت اور شر کا خاتمہ ہو جائے اور بنی اسرائیل میں سے اس کے امثال ڈر جائیں۔

اور جب تم میں سے کوئی شخص کوئی گمشدہ چیز پائے جو اپنے مالک سے کھو گئی ہو جیسے دُنبی، بیل یا گدھا تو وہ اُسے مالک کو واپس کر دے اور اگر وہ اُسے نہ ملے تو وہ اُسے اپنے گھر میں روکے رکھے حتیٰ کہ اس کا مالک آ جائے۔

اور رُوئی اور اُون کے بُنے ہوئے کپڑے اکھٹے نہ پہنو اور اپنی چادروں کی اطراف میں دھاگے لگاؤ۔

اور جو شخص اپنی بیوی پر فجور کی تہمت لگائے اور اس کے خلاف اس کی صحت ثابت نہ کر سکے اُسے ایک سو درہم کا تاوان ڈالا جائے اور وہ ہمیشہ اسی کی بیوی رہے اور اگر وہ اس پر سچی تہمت لگائے تو اُسے سنگسار کیا جائے اور جو شخص خاوند والی عورت سے زنا کرتا پایا جائے تو ان دونوں کو قتل کر دیا جائے۔

اور جو شخص، عورت کی مرضی کے خلاف اس پر غالب آ جائے تو اس شخص کو قتل کر دیا جائے۔ اور جو شخص اس لونڈی سے جماع کرے جو اپنے باپ کی گود میں ہے اور اس کی مہر بکارت توڑ دے اور اس سے محبت کرے تو وہ اس کے باپ کو پچاس مثقال چاندی دے اور وہ ہمیشہ اسی کی بیوی رہے اور وہ اسے آزاد نہ کرے۔

اور کسی شخص کے لیے جائز نہیں کہ وہ اس عورت کو چھوئے جسے اس کے باپ نے مس کیا ہے اور نہ اس کی شرمگاہ کی طرف دیکھے اور نہ جُنبی شخص اللہ کی مسجد میں داخل ہو اور سونے چاندی کا سود نہ کھاؤ اور جب تم نذر مانو تو اس کی تکمیل کو مؤخر نہ کرو اور جب تم عہد کرو تو اُسے

پورا کرو اور عہد شکنی نہ کرو بلاشبہ اللہ تعالیٰ اس شخص سے محبت کرتا ہے جو اپنے عہد کو پورا کرتا ہے۔

برص والے سے الگ رہو اور اس سے دور ہو جاؤ اور مزدور کی اجرت نہ روکو اور باپ کو اس کے بیٹے کے گناہ کے بدلے میں اور بیٹے کو اس کے باپ کے گناہ کے بدلے میں نہ پکڑو اور اپنے اموال و ثمرات کی زکوٰۃ تقرب کے لیے عالم کو ادا کرو اور فقراء، بیوگان، یتامیٰ، مساکین اور مسافروں کو دو۔

اور جب تم پاک زمین میں داخل ہو جاؤ تو برابر کے پتھروں سے قدس کے لیے مذبح بناؤ اور بنی اسرائیل کے علماء کہیں کہ ملعون ہے وہ شخص جو اندھے کو راستے سے بھٹکائے۔

ملعون ہے وہ شخص جو مساکین، یتیم اور بیوہ کے فیصلے میں ظلم سے کام لے۔

ملعون ہے وہ شخص جو اپنے باپ کی بیوی سے ہم بستر ہو۔

ملعون ہے وہ شخص جو چوپائے کے ساتھ ہم بستر ہو۔

ملعون ہے وہ شخص جو اپنی ماں اور بہن سے ہم بستر ہو۔

ملعون ہے وہ شخص جو اپنی نانی سے ہم بستر ہو۔

ملعون ہے وہ شخص جو چھپ کر اپنے بھائی کا گوشت کھائے۔

ملعون ہے وہ شخص جو ازراہ ظلم پاک نفس کے قتل میں رشوت لے۔

ملعون ہے ہر وہ شخص جو اللہ کی وصیت پر عمل پیرا نہ ہو۔

پھر حضرت موسیٰ نے ان سے کہا میں نے تمہیں احکام الٰہی پہنچا دیے ہیں اور اس کا حکم تمہیں بتا دیا ہے اس کی پیروی کرو اور اس پر عمل کرو۔ میری عمر ایک سو بیس سال ہو چکی ہے اور میری وفات کا وقت قریب آ گیا ہے اور یہ یوشع بن نون میرے بعد تم میں نگران ہو گا پس اس کی سمع و

اطاعت کرو وہ تم میں حق کے ساتھ فیصلے کرے گا اور اس کی مخالفت اور نافرمانی کرنے والا ملعون ہے۔

حضرت ہارونؑ اور حضرت موسیٰ کی وفات کا درمیانی عرصہ سات ماہ تھا پھر حضرت موسیٰ جبلِ نابون کی طرف گئے اور اللہ تعالیٰ نے آپ سے فرمایا یہ وہ زمین ہے جس کا میں حضرت ابراہیمؑ، حضرت اسحٰقؑ اور حضرت یعقوبؑ کے لیے ضامن ہوا تھا کہ میں اُسے ان کے اخلاف کو دوں گا اور میں نے اُسے تیری آنکھوں سے اُسے دکھا دیا ہے لیکن تو اس میں ہرگز داخل نہ ہوگا پس حضرت موسےٰ اسی جگہ پر وفات پا گئے اور یوشع بن نون نے انہیں دفن کیا اور آپ کی قبر معلوم نہیں ہے۔

موسیٰ علیہ السلام کے بعد بنی اسرائیل کے انبیاء اور ملوک

جب حضرت موسیٰ کی وفات کا وقت قریب آیا تو اللہ تعالےٰ نے آپ کو حکم دیا کہ آپ یوشع بن نون کو قبۃ الزمان کی طرف لے جائیں اور اُسے برکت دیں، یوشع بن نون حضرت یوسف بن یعقوبؑ کی قوم سے تعلق رکھتے تھے اور آپ اپنا ہاتھ اس کے جسم پر رکھیں تاکہ آپ کی برکت اس میں منتقل ہو جائے اور اسے وصیت کریں کہ وہ آپ کے بعد بنی اسرائیل میں کھڑا ہو سو حضرت موسیٰ نے ایسے ہی کیا اور جب حضرت موسیٰ فوت ہو گئے تو یوشع آپ کے بعد بنی اسرائیل میں کھڑے ہو گئے پھر حضرت موسیٰ کی وفات کے ایک دن بعد التیہ سے نکلے اور بعض اہل کتاب کا قول ہے کہ آپ تیس دن کے بعد نکلے اور شام کی طرف چلے گئے اور اس میں عمیلق بن لاود بن سام بن

نوح کی اولاد کے سرکش آدمی تھے اور ان میں سب سے پہلے جو شخص بادشاہ بنا وہ السمیدع بن ہوبر تھا پس وہ سرزمین تہامہ سے بنی اسرائیل کے ساتھ جنگ کرنے کے لیے شام آیا اور یوشع بن نون نے اس کی طرف آدمی بھیجے جنہوں نے اُسے قتل کر دیا پھر اس کے بعد اس کے باپ کے بیٹوں کی جماعت کھڑی ہوئی اور یوشع نے انہیں بھی قتل کر دیا۔

اور یوشع چل کر بلقا پہنچا اور بالق نام ایک شخص سے ملا، اسی کی وجہ سے اسے بلقاء کا نام دیا گیا ہے پس وہ باہر نکل کر اس سے جنگ کرنے لگے اور اس نے ان میں سے ایک شخص کو بھی قتل نہ کیا اور اس نے اس کے بارے میں دریافت کیا تو اسے بتایا گیا کہ اس کے شہر میں ایک منجمہ عورت رہتی ہے جو اپنی فرج سے سورج کا استقبال کرتی ہے پھر حساب لگاتی ہے اور جب وہ فارغ ہوتی ہے تو اس کے سامنے جیالے پیش کیے جاتے ہیں اور جس کی موت کا وقت قریب آگیا ہو وہ اس روز باہر نہیں نکلتا، سو یوشع نے دو رکعت نماز پڑھی پھر دُعا کی کہ اللہ تعالیٰ سورج کو ایک ساعت مؤخر کر دے تو آپ کے لیے ایک ساعت سورج کو مؤخر کر دیا گیا اور اس کا حساب گڑبڑ ہو گیا تو وہ بالق سے کہنے لگی دیکھو جو کچھ وہ تجھ سے مانگتے ہیں انہیں دے دے، میرا حساب گڑبڑ ہو گیا ہے، اس نے کہا اپنے آلہ پر غور کر اور اس سے نکال، بلاشبہ صلح جنگ سے ہی ہو گی، سو اس نے علم کے بغیر جیلوں پر غور کیا کیونکہ معاملہ اس پر مشتبہ ہو گیا تھا پس وہ یوں قتل ہو گئے کہ کوئی قوم اس طرح قتل نہیں ہوئی اور انہوں نے یوشع سے صلح کا مطالبہ کیا تو اس نے کہا جب تک وہ عورت کو اس کے حوالے نہ کریں صلح نہیں ہو گی، بالق نے کہا میں اُسے حوالے نہیں کروں گا، وہ عورت کہنے لگی مجھے اس کے حوالے کر دو تو اس نے اُسے اس کے حوالے کر دیا اور مصالحت کر لی وہ اُسے کہنے لگی، کیا آپ اس کلام میں جو تمہارے آقا پر

نازل ہوا ہے عورتوں کے قتل کا حکم بھی پاتے ہیں؟ آپ نے کہا نہیں وہ کہنے لگی، تو پھر میں آپ کے دین میں داخل ہو چکی ہوں آپ نے کہا کسی دوسرے شہر میں ٹھہر جا اور آپ نے اُسے دوسرے شہر میں اتارا۔

اور جب یوشع بن نون نے بلقا کو فتح کیا تو بنی اسرائیل نے بہت زناکاری کی اور شراب نوشی کی اور عورتوں سے جماع کیا اور بدکاری ان میں بکثرت ہو گئی اور یوشع بن نون پر یہ بات گراں گزری اور آپ نے ان کو اللہ سے ڈرایا اور اس کی سطوت سے خوفزدہ کیا مگر وہ نہ ڈرے، سو اللہ تعالیٰ نے یوشع بن نون کی طرف وحی کی کہ اگر تو چاہے تو میں ان کے دشمن کو ان پر مسلط کر دوں اور اگر تو چاہے تو میں انہیں قحط سے ہلاک کر دوں اور اگر تو چاہے تو فوری موت سے ہلاک کر دوں، آپ نے کہا وہ بنی اسرائیل ہیں اور میں نہیں چاہتا کہ آپ ان پر ان کے دشمن کو مسلط کریں اور نہ وہ قحط سے ہلاک ہوں لیکن فوری موت سے ہلاک ہوں پس ان میں طاعون پڑی اور ایک ہی وقت میں ستر ہزار آدمی مر گئے۔

اور حضرت موسیٰ بن عمران کے بعد بنی اسرائیل میں یوشع کا زمانہ ۲۷ سال تھا۔

پھر یوشع بن نون کے بعد دوشان الکفری حکمران بنا اور وہ ان میں آٹھ سال حکمران رہا پھر دوشان کے بعد کالب کا بھائی عثنایل بن قنز جو یہوذا بن یعقوب کی اولاد سے تھا۔ چالیس سال تک حکمران رہا اور بنی اسرائیل کا ظلم و تکبر بڑھ گیا تو اللہ تعالیٰ نے ان پر موآب کے شہر کی کوشان کو مسلط کر دیا اور جب عثنایل بادشاہ بنا تو اس نے کوشان کو قتل کر دیا اور چالیس سال بادشاہت کی۔

پھر بنی اسرائیل کفر کی طرف پلٹ گئے تو اللہ تعالےٰ نے موآب کے بادشاہ عقلون کو پندرہ سال تک مسلط کر دیا پھر انہوں نے توبہ کی تو اللہ تعالیٰ نے ان کے لیے افرائیم کی اولاد سے ایک شخص بھیجا جسے اہود بن جیرا کہا جاتا تھا، سو موآب کا بادشاہ قتل ہو گیا اور وہ اس کے

دائیں بائیں لڑا کرتا تھا۔ اور انہوں نے اس کا نام ذوالیمینین رکھ دیا اور وہ پہلا شخص ہے جس نے دو دھاری تلواریں بنائیں اور اس سے پہلے وہ گدی دار تھیں اور اسی کے زمانے میں شام میں عمارت بنائی گئی اور اہود کی حکومت کے پندرھویں سال میں چوتھا ہزار مکمل ہوا۔

پھر اہود کے بعد بنی اسرائیل مرتد ہو گئے تو اللہ تعالیٰ نے کنعان کے بادشاہ یابین کو ان پر بیس سال تک مسلط کر دیا اور قبل ازیں بنی اسرائیل پر سحر بن عاذرت بادشاہ بن گیا تھا اور اس نے اہل فلسطین کے چھ سو آدمیوں کو قتل کر دیا پھر اللہ تعالیٰ نے ان پر رحم کیا اور نفتالی کی اولاد میں سے بارق بن ابنیم نام ایک شخص کو ان کی طرف بھیجا اور وہ چالیس سال ان کا بادشاہ رہا۔

پھر بنی اسرائیل کفر کی طرف لوٹے تو اللہ تعالیٰ نے سات سال تک اہل مدین کو ان پر مسلط کر دیا پھر اللہ تعالیٰ نے ان پر رحم کیا اور ان کی طرف منشی کی اولاد میں سے جدعان بن یواس نام ایک شخص کو بھیجا اور وہ ایک صالح شخص تھا اور اسی نے اہل مدین پر شبخون مارا اور ان میں سے دو لاکھ پچاسی ہزار آدمیوں کو قتل کر دیا اور چالیس سال ان کا بادشاہ رہا پھر اس کے بعد اس کا بیٹا ابیملک بن جدعون بادشاہ بنا جو ایک بڑا آدمی تھا اور اس نے اپنے ستر بھائیوں کو قتل کر دیا اور ایک عورت نے اُسے قتل کر دیا اور اُسے شہر کے دروازے کے اوپر سے پتھر مار کر اس کا سر توڑ دیا اور اس کی حکومت تین سال رہی۔

پھر یشاجر کی اولاد میں سے تالع بن فوای بادشاہ بنا اور ۲۳ سال بادشاہ رہا پھر منشی کی اولاد میں سے جلعاد بادشاہ بنا اور اس کے تیس بیٹے اس کے ساتھ تیس بچھڑوں پر سوار ہوتے تھے اس کی بادشاہت ۲۲ سال رہی۔ پھر بنی اسرائیل کفر کی طرف لوٹے تو اللہ تعالیٰ نے ۱۷ سال تک بنی عمون کو ان پر مسلط کر دیا اور اسی کے زمانے میں شام میں صور کا شہر تعمیر ہوا اور اس نے

انہیں دکھ دہ عذاب دیا۔

پھر اللہ تعالیٰ نے ان پر رحم کیا اور اہل جلعاد میں سے یفتیح نام ایک شخص کو ان کے لیے بھیجا اور اس نے بنی اسرائیل میں سے آلِ افرائیم میں سے ۴۲ ہزار آدمیوں کو قتل کر دیا اور وہ منشّی کی اولاد میں سے تھا اور اس کی حکومت چھ سال رہی پھر ابیصان جسے نخشون کہا جاتا تھا ان پر سات سال تک بادشاہ رہا پھر زبولون کی اولاد میں سے ایلان، بیس سال تک ان کا بادشاہ رہا پھر عکران ان پر آٹھ سال بادشاہ رہا پھر الانکساس ان کا بادشاہ رہا اور اس نے انہیں دکھ دہ عذاب دیے اور چالیس سال ان پر نہایت سختی سے مسلط رہا پھر شمون بیس سال ان کا بادشاہ رہا پھر بارہ سال وہ بادشاہ کے بغیر رہے پھر عالی الاحباری چالیس سال ان کا بادشاہ رہا۔

پھر شمویل نبی ان کا بادشاہ بنا اور یہ وہی ہے جس کا ذکر اللہ تعالیٰ نے کیا ہے کہ جب انہوں نے اپنے نبی سے کہا کہ ہمارے لیے بادشاہ بھیج کہ ہم راہِ خدا میں جنگ کریں، سو جب انہوں نے شمویل نبی سے کہا کہ اللہ سے دعا کرو کہ وہ ہمارے لیے بادشاہ بھیجے حتیٰ کہ وہ اپنے دشمن سے جنگ کرے تو اس نے کہا تم وفادار نہیں ہو اور نہ نیک نیت ہو، انہوں نے کہا بے شک، اس نے کہا اللہ تعالیٰ نے طالوت کو تمہارے لیے بادشاہ بنا کر بھیجا ہے اور اس کا نام شاول ہے وہ کہنے لگے قسم بخدا وہ حکومت و نبوت کی اولاد میں سے نہیں ہے اور نہ لاوی اور یہوذا کی اولاد میں سے ہے وہ تو بنیامین کی اولاد میں سے ہے، شمویل نے کہا، تمہیں اللہ کے برخلاف کوئی اختیار حاصل نہیں اور شمویل نے شاول یعنی طالوت کو بلایا اور اسے کہا اللہ نے مجھے حکم دیا ہے کہ میں تجھے بنی اسرائیل پر بادشاہ بنا کر بھیجوں اور اللہ تعالیٰ تجھے حکم دیتا ہے کہ تو عملیق کو سزا دے سو اس نے عملیق اور اس کے تمام مال کو تباہ و برباد کر دیا اور اس کے ہر دل

عورتوں، دُودھ پیتے بچوں میں سے کچھ باقی نہ چھوڑا اور نہ کسی بچھڑے، بکری، اُونٹ اور گدھے کا باقی چھوڑا۔

اور اس نے سب جماعت کو یہی وصیت کی اور ان کی تعداد چار لاکھ جانباز تھی اور شاؤل، عملیق کی طرف آیا اور عملیق کے اصحاب کو قتل کر دیا اور عمالقہ کے بادشاہ اغاغ کو قید کر لیا اور اسے زندہ ہی پکڑ لیا اور اسے باقی رکھا اور وہ گایوں اور بکریوں کے تلف کرنے سے ڈر گئے اور انہوں نے اپنے آپ کو باقی رکھا سو اللہ تعالیٰ نے شمویل کی طرف وحی کی کہ شاؤل نے میری نافرمانی کی ہے اور عملیق کو اور جو کچھ اس نے جمع کیا ہے اُسے تباہ نہیں کیا، شمویل نے شاؤل سے کہا اللہ تعالیٰ تیرے فعل سے ناراض ہو گیا ہے، اور شاؤل نے اغاغ کو بلایا اور کہا سب سے تلخ موت کیا ہے؟ اس نے کہا قتل، سو اس نے اُسے قتل کر دیا پھر شاؤل نے شمویل سے کہا میرے ساتھ چلیئے تاکہ اللہ کے حضور سجدہ کروں تو اس نے انکار کیا اور اس نے شمویل کی چادر پکڑ کر اسے پھاڑ دیا تو شمویل نے کہا تیری حکومت اسی طرح پھٹ جائے گی۔

اور شاؤل سے نصرت جاتی رہی اور اس میں بُری ہوا سما گئی اور وہ مضطرب رہتا تھا اور اس کا رنگ متغیر ہوتا رہتا تھا اس کے اصحاب نے اُسے کہا کاش تجھے بہت کمزور شاعروں میں سے خوش آواز النسانج کے پاس لایا جائے اور وہ تجھے سنائے اور جب یہ بُری ہوا تجھ میں سمائے تو تو ایشیا کی طرف پیغام بھیج کہ اپنے بیٹے داؤد کو میرے پاس بھیج دے سو اس نے اُسے اس کے پاس بھیج دیا اور جب شاؤل کا گلا گھونٹا گیا تو داؤد نے اپنے ہاتھ سے اس کا دامن پکڑ لیا اور اس پہ بات کی اور اس سے بُری ہوا جاتی رہی۔

پھر شاؤل کے وقت میں جو موحد تھے وہ جمع ہوئے اور اس نے ان سے جنگ کی اور وہ ستارہ پرست تھے اور شاؤل اپنی فوج کے ساتھ ان کے مقابلے میں نکلا اور ان میں ایک شخص باہر نکلا جس کا طول پانچ ہاتھ تھا

اور اُسے غلیاث کہا جاتا تھا اور وہی جالوت تھا اس نے کہا میرے مقابلہ میں تم میں سے ایک شخص نکلے، داؤد نے شاول سے کہا میں اس کے مقابلے میں نکلتا ہوں اس نے داؤد سے کہا، جا، رب تیرے ساتھ ہوگا سو اس نے ایک عصا اور پتھروں کے ساتھ کُتے کے مقابلہ میں آیا ہے؟ اس نے اسے کہا کُتے سے بھی سخت تر کے مقابلے میں۔ پھر اس نے اپنے تھیلے سے ایک پتھر لے کر اُسے مارا حتیٰ کہ پتھر جالوت کی پیشانی میں غائب ہوگیا اور وہ گر پڑا۔ داؤد اس کی طرف دوڑ کر گیا اور اپنی تلوار پکڑ کر اس کا سر کاٹ لیا اور لے کر واپس آگیا اور غلیاث کی فوج شکست کھا گئی اور بنی یہوذا کی خوشی میں اضافہ ہوگیا اور شاول غمگین ہوگیا اور داؤد سے حسد کرنے لگا تو اس نے اُسے اپنے پاس سے دھتکار دیا اور اُسے ایک ہزار کا سردار بنایا اور بنی یہوذا کی ایک جگہ پر اُسے جلا وطن کر دیا اور اس نے میخل بنت شاول سے نکاح کر لیا۔

اور شاول، داؤد کو قتل کرنا چاہتا تھا اور وہ اُسے ستارہ پرست حنفاء سے لڑنے کو بھیجتا تھا اور اللہ اُسے فتح دیتا تھا سو اس نے اُسے کسی حیلہ کے بغیر قتل کرنے کا ارادہ کیا تو داؤد بھاگ کر شموئیل نبی کے پاس آگیا اور اُسے شاول کا واقعہ بتایا اور شاول مسلسل داؤد کو قتل کرنے کی کوشش کرتا رہا حتیٰ کہ وہ بھاگ گیا اور وہ جات کے بادشاہ اخیش کے پاس سے گزرا اور جب اس نے اسے دیکھا تو اسے پہچان لیا، داؤد نے اس سے حیلہ کیا تو اس نے اُسے چھوڑ دیا اور وہ سائرع کی طرف آکر وہاں فروکش ہوگیا۔

اور جب شاول کو پتہ چلا کہ وہ اس کے ہاتھ سے نکل گیا ہے تو اس نے برکت دینے والے کاہنوں کو قتل کر دیا اور کہنے لگا تم نے اُسے پہچان لیا ہے اور مجھے نہیں بتایا پھر شاول، داؤد کی تلاش میں نکلا حتیٰ کہ اُسے پالیا اور داؤد غار میں داخل ہوگیا اور جب شاول غار کے پاس آیا تو اپنی حاجت

کے پیسے اترا اور غار میں داخل ہو گیا اور اسے معلوم نہ تھا کہ داؤد غار میں ہے داؤد کھڑا ہوا تو وہ چھپ گیا، اس کے اصحاب نے اسے کہا اسے داؤد اسے قتل کر دے۔ اللہ نے تجھے اس پر قابو دیا ہے، اس نے کہا میں ایسا نہیں کروں گا۔

اور شموئیل نبی فوت ہو گیا اور بنی اسرائیل اکٹھے ہوئے اور انھوں نے اسے بڑی بات خیال کیا اور تیس روز اس پر روتے رہے۔

اور شاول، حنفاء سے جنگ کرنے کو نکلا اور ان کے درمیان گھمسان کا رن پڑا اور انہوں نے بنی اسرائیل کو شکست دی اور ان کے بہت سے آدمی مارے گئے اور داؤد بن ایشا اپنی قوم کے ساتھ جو یہوذا کی اولاد میں سے تھی، عمالیق سے جنگ کیا کرتا تھا اور جب سب بنی اسرائیل شکست کھا کر شاول سے الگ ہو گئے تو وہ اور اس کے بیٹے لڑتے رہے پھر اس نے اپنے اس ساتھی سے جو اس کے ہتھیار اٹھاتا تھا کہا، اپنی تلوار سے لے کر اس سے مجھے قتل کر دے تاکہ مجھے یہ غیر مختون قتل نہ کر دیں اور مجھ سے کھیل کریں مگر اس نے ایسا نہ کیا تو شاول نے اپنی تلوار لی اور اسے کھڑا کیا پھر اپنے آپ کو اس پر ڈال دیا اور مر گیا اور اس نے اپنے تینوں بیٹوں کو بھی قتل کر دیا اور شاول کی حکومت چالیس سال رہی۔

داؤد

جب شاول مر گیا اور وہی طالوت تھا تو داؤد، عملیق کی جنگ سے سقلاغ کی طرف واپس آ گیا اور وہاں اس نے دو دن قیام کیا پھر اسے شاول کی موت کی اطلاع ملی تو وہ اس سے غمگین ہوا اور بے صبری کا اظہار کیا اور داؤد بنی یہوذا کا بادشاہ بن گیا اور داؤد کی متعدد بیویاں تھیں جنہوں نے

اس سے لڑکے جنے تھے اور اس کا سب سے بڑا لڑکا الون تھا اور اس کی ماں شینتوم تھی اور دوسرا دالویا بن اربیجایل تھا اور تیسرا الوشلوم بن موخا اور چوتھا ارنیا بن دحات اور پانچواں سناطیا بن ابیطال اور چھٹا نافان بن اعلا تھا اور یہ چھ، چھ بیویوں میں سے تھے اور میخل بنت شاول نے کوئی بچہ نہیں جنا اور وہ داؤد سے شاول کے اصحاب کی طرف بھاگ گئی۔

اور اسباط کے بنی اسرائیل نے داؤد کو بادشاہ بنانے پر اتفاق کیا اور انھوں نے سات سال بعد اسے بادشاہ بنا لیا۔ اس کی حکومت خاص طور پر بنی یہوذا پر تھی، حتیٰ کہ بنی اسرائیل کے سب اسباط نے اسے بادشاہ بنا لیا۔

اور داؤد، صیون کے شہر میں اترا اور وہی بیت المقدس ہے اور وہاں اس نے ایک گھر بنایا اور عورتوں سے نکاح کیے اور بادشاہ بننے کے بعد اس کے ہاں، سمون، سوباب، نوفان، سلامان، یایار، الیشوس، نافاق یاخیا، الیشماس، السنا[۱] اور الیفلات پیدا ہوئے اور داؤد کے لڑکے بہت ہو گئے اور اس کی حکومت مضبوط ہو گئی اور بنی اسرائیل نے اسے بڑا بنا دیا۔

اور حنفاء نے سنا کہ داؤد بنی اسرائیل کا بادشاہ بن گیا ہے تو وہ اس سے جنگ کرنے کے لیے اکٹھے ہوئے اور داؤد نے ان سے جنگ کی اور ان میں بہت قتل عام کیا حتیٰ کہ انہیں تباہ کر دیا اور جب وہ ان کی جنگ سے فارغ ہوا تو اس نے تابوت سکینہ کو چھکڑے پر لادا اور اسے بیت المقدس کے شہر میں داخل کر دیا اور اس نے بنی اسرائیل کے مردوں اور عورتوں کے لیے کھانا تیار کیا۔

---

[۱] اصل میں یہ نقطے کے بغیر ہی ہے۔

اور اس زمانے میں ناتان نبی تھا سو اللہ تعالیٰ نے ناتان کی طرف وحی کی کہ میرے بندے داؤد سے کہہ دے کہ وہ میرے لیے گھر بنائے میں نے تجھے بنی اسرائیل کا بادشاہ بنایا ہے حالانکہ اس سے پہلے تو بکریوں کے باڑے میں تھا اور تو نے اپنے دشمنوں کو قتل کیا ہے ناتان نبی نے داؤد سے کہا تو داؤد کے دل میں یہ بڑی بات بن گئی اور بیان کیا جاتا ہے کہ ناتان، داؤد کا بیٹا تھا۔

اور داؤد نے حنفاء سے جنگ کی اور انہیں شکست دی اور اہل موآب سے جنگ کی اور انھیں شکست دی اور سوبا کے بادشاہ اددا نزار سے جنگ کی اور اُسے شکست دی اور اس کی ایک ہزار سواری اور سات ہزار گھوڑے قبضے میں لے لیے۔

اور شام اور دمشق کے باشندے اددا نزار کے ساتھ جمع ہوئے تاکہ داؤد سے جنگ کریں تو اس نے ان میں سے ۲۲ ہزار کو قتل کر دیا اور زمین پر قابض ہو گیا اور سب اہل شام اس کے غلام بن گئے، پھر وہ سب داؤد سے جنگ کرنے کے لیے جمع ہوئے تو اس نے اپنے بھانجے یوآب اور اپنے بھائی ابیشاہ کو ان کے مقابلے میں بھیجا پھر داؤد خود باہر نکلا حتیٰ کہ وہ دریائے اُردن کو عبور کر گیا اور اس نے دشمن قوم کے چالیس ہزار آدمیوں کو قتل کر دیا اور دشمن قوم کا سردار اشان بھی قتل ہو گیا پھر اس نے اپنے بھانجے یوآب کو شام کے نزاری علاقے میں بنی عمون سے جنگ کرنے کو بھیجا اور خود بیت المقدس کو واپس آ گیا اور وہ اس کی چھت پہ ٹہلنے کو اُٹھا تو اچانک اس نے اوریا بن حنان الشطی کی بیوی بہ سبا بنت ابہات کی طرف دیکھا اور اس نے اس کے متعلق دریافت کیا تو اس کے حال سے اسے آگاہ کیا گیا اور یہ کہ وہ اوریا بن حنان کی بیوی ہے سو وہ اس کے دل پہ اثر انداز ہو گئی اور اس نے اوریا بن حنان کی

طرف پیغام بھیجا اور اُسے اپنے پاس آنے کی ترغیب دی پھر اس نے اپنے بھانجے یوُاب کو خط لکھا کہ وہ اوریا کو جنگ کرنے کے لیے سواروں کے آگے کرے، سو یوُاب نے اُسے آگے کر دیا اور اس نے جنگ کی اور قتل ہو گیا۔

اور داوُد نے اس کی بیوی کو پیغام بھیجا اور اس سے نکاح کر لیا اور اسے حاملہ کر دیا[1]۔

---

[1] اس تمام واقعہ کو آپ ذرا سینے پر ہاتھ رکھ کر پڑھیں کہ اس میں اللہ تعالےٰ کے ایک برگزیدہ نبی کو نامحرم عورتوں کے دیکھنے کا رسیا بتایا گیا ہے پھر اسی پر اکتفا نہیں کیا بلکہ اس کے خاوند کو مروانے کے لیے اس نے اپنے بھانجے کو خط لکھا کہ اسے سواروں کے آگے کر دے تاکہ وہ قتل ہو جائے اور وہ اس کی بیوی سے نکاح کرے۔ نعوذ باللہ من ھذہ الخرافات۔ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے حضرت داوُد علیہ السلام کے متعلق اعلان فرمایا ہے کہ ہم نے اُسے اپنا خلیفہ مقرر کیا ہے اور وہ اللہ کے حضور جھکنے والا تھا خدا تعالیٰ کے برگزیدہ نبی اس قسم کے نظر باز اور حیلہ ساز نہیں ہوتے یہ سب اسرائیلیات ہیں جن میں ذرا بھر صداقت نہیں۔ خدا تعالیٰ کے نبی معصوم ہوتے ہیں اور وہ احکام الٰہیہ سے سرمو انحراف نہیں کر سکتے، ان کے گرد فرشتوں کا پہرہ ہوتا ہے، ملعون یہودیوں کی روایات میں انبیاء پر بڑے بڑے گھناوُنے الزامات لگائے گئے ہیں۔ افسوس تو اس بات کا ہے کہ مسلمان موُرخین اور مفسرین ان بے سروپا روایات کو کسی تنقید کے بغیر اپنی کتابوں میں درج کرتے چلے جاتے ہیں، اگر انبیاء کی سیرت اسی قسم کی ہو تو ایک اوباش اور نبی میں کیا فرق رہ جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب پہ رحم فرمائے، آمین (مترجم)

اور اللہ تعالیٰ نے اس کے پاس دو فرشتے بھیجے جیسا کہ اس نے اپنی کتاب عزیز میں اسے بیان کیا ہے اور اس نے ناتان نبی کو اس کے پاس بھیجا اور اس نے اُسے کہا اے داؤد، کیا اللہ تعالیٰ نے تجھے حکم نہیں دیا کہ تو فیصلے میں عدل کیا کرے اور حق کے ساتھ فیصلہ کیا کرے اور خواہشات کی پیروی نہ کیا کرے؟ اس نے کہا بیشک، اس نے کہا یہ دو شخص ایک ہی شہر میں رہتے ہیں، ان دونوں میں سے ایک مالدار اور دوسرا محتاج ہے اور مالدار کے پاس بہت سے مویشی اور گائیں ہیں اور محتاج کے پاس صرف ایک بھیڑ کا چھوٹا سا مادہ بچہ ہے جسے اس نے پالا ہے اور وہ اس کے ساتھ اور اس کے بچوں کے ساتھ جوان ہوا ہے اور وہ اس کے کھانے سے کھاتا ہے اور اس کے پیالے سے پیتا ہے اور اس کی گود میں ہوتا ہے اور مال دار شخص کے پاس ایک مہمان آیا اور اس نے اپنی گایوں اور بھیڑوں میں سے کچھ نہ لیا اور محتاج کی بھیڑ کا مادہ بچہ پکڑ لیا اور اُسے اپنے مہمان کے لیے تیار کیا تو داؤد نے ناراض ہو کر کہا کہ اس کے مرنے کی آواز بلند ہوئی ہے اور اسے اس مادہ بچے کے بدلے میں سات مادہ بچوں کا تاوان ڈالا جائے گا۔ ناتان نبی نے داؤد سے کہا تو ہی وہ شخص ہے جس نے یہ کام کیا ہے تیرا رب جو تیرا معبود ہے تجھے کہتا ہے کہ میں نے تجھے بنی اسرائیل کا بادشاہ بنایا ہے حالانکہ اس سے قبل تو بکریوں کا چرواہا تھا اور میں نے تجھے شاؤل کے ہاتھ سے بچایا ہے اور تجھے اسرائیل اور یہوذا کے گھرانے سے عطا کیے ہیں اور تو نے یہ کام کیا ہے میں ضرور تجھے تیرے بدترین بیٹے کے ذریعے سزا دوں گا اور میں اُسے تجھ پر اور تیری بیویوں پر مسلط کر دوں گا سو یہ بات داؤد کو گراں گزری اور ناتان نے اُسے کہا اللہ تعالیٰ نے تیرے راستے سے چشم پوشی کی ہے تو ہرگز نہیں مرے گا لیکن وہ تجھے تیرے بدترین بیٹے کے ذریعے سزا دے گا اور اللہ تعالیٰ نے اُسے بتایا کہ اس کے جس بچے کو

اس کی بیوی نے جنم دیا ہے وہ مرجائے گا تو داؤد نے بے صبری کی اور اس کی بے صبری میں اضافہ ہوگیا اور بچہ بیمار ہوگیا اور جب اس کی بیماری نے شدت اختیار کی تو اس نے روزہ رکھا اور نماز پڑھنے اور رونے کے لیے اٹھا اور بال زمین سے چپکا دیے اور جب بچہ فوت ہوگیا تو داؤد کے غلاموں نے اسے اس امر کی خبر دینے کو بڑی بات خیال کیا حتیٰ کہ اس نے ان کی کانا پھوسی کو سن لیا اور اسے پتہ چل گیا سو اس نے اپنا چہرہ دھویا اور اپنے کپڑے پہنے اور اپنی نشستگاہ پر بیٹھا اور اپنا کھانا منگوایا اور کہنے لگا میں اس کے مرنے سے قبل غم کرتا تھا اور اب میرا غم اسے میرے پاس واپس نہیں لائے گا بلکہ میں اس کے پاس جاؤں گا۔ پھر اس نے برسبا سے جماع کیا اور اسے بچے کا حمل ہوگیا اور اس نے اس کا نام سلیمان رکھا۔

پھر ابی شلوم بن داؤد نے اپنے بھائی انون کو قتل کر دیا اور اس کی وجہ یہ تھی کہ اس نے اس پر اس کی ماں جائی بہن کے متعلق تہمت لگائی اور اس نے اسے قتل کر دیا اور ابی شلوم عظیم الجثہ اور بہت بالوں والا تھا سو داؤد نے اسے واپس لانے کے لیے ایک شخص کو بھیجا حتیٰ کہ وہ واپس آگیا پھر اس نے دوبارہ اس کے خلاف خروج کیا اور داؤد پیادہ پا اس سے ڈر کر بھاگ گیا حتیٰ کہ طورسینا کی گھاٹی پر چڑھ گیا اور اسے بھوک لگی اور اسے ایک آدمی ملا جس کے پاس روٹی اور تیل تھا سو اس نے اس سے کھایا اور ابی شلوم اپنے باپ کے شہر میں داخل ہوا اور اس کے گھر کی طرف گیا اور اس نے اپنے باپ کی لونڈیوں کو پکڑ لیا اور اس سے وطی کی اور کہنے لگا اللہ تعالیٰ نے مجھے بنی اسرائیل کا بادشاہ بنایا ہے اور وہ بارہ ہزار آدمیوں کے ساتھ نکلا اور اس نے داؤد کو قتل کرنے کے لیے تلاش کیا اور داؤد بھاگ گیا حتیٰ کہ دریائے اردن کو پار کر گیا اور

جب وہ پار کر گیا تو اس کے اصحاب کی ایک جماعت اور بستیوں کے مخلوط گروہ اس کے پاس آئے اور اس نے اپنے بیٹے یوآب کو ابی شلوم کے ساتھ جنگ کرنے کے لیے بھیجا اور اُسے کہنے لگا اُسے میرے لیے زندہ صحیح سلامت پکڑ لینا پس وہ گئے اور انھوں نے اس سے جنگ کی اور ابی شلوم ایک خچر پر تھا وہ بن کے درخت کے نیچے گیا تو وہ اس سے چمٹ گیا اور اس کی گردن لوٹ گئی اور موآب نے اُسے تین تیر مارے اور اُسے کنوئیں میں پھینک دیا اور جب داؤد کو اطلاع ملی تو اس نے اس پر شدید جزع فزع کی اور داؤد اپنی جگہ پر واپس آ گیا۔

اور اس کے بعد ازلا نے داؤد کے خلاف خروج کیا اور اس کے ساتھ سرکش لوگ بھی تھے سو اس نے ان سے جنگ کی اور انہیں قتل کیا اور جب اس نے انہیں قتل کیا اور اللہ نے اُسے ان سے بچا لیا تو وہ اللہ تعالیٰ کی تسبیح و تقدیس کرنے لگا اور اس نے اپنی تقدیس میں کہا اے میرے رب میں تیری ہی عبادت کرتا ہوں اور تیرے لیے اپنی محبت کو خالص کرتا ہوں بلاشبہ تو میری قوت، میرا ساز و سامان میری پناہ گاہ اور میری نجات گاہ ہے حالانکہ قبل ازیں مجھے سکراتِ موت نے گھیر لیا تھا اور مجھ سے قریب آ گئی تھی اور ہلاکت کے مصائب مجھ پر حاوی ہو گئے تھے اور میں نے اپنی تنگی میں تجھ سے دعا کی اور اے میرے معبود میں نے تجھ سے مدد مانگی اور تو نے میری آواز کو سنا اور تو نے مجھے ان لوگوں سے بچایا جنہوں نے مجھے دست بدست لیا اور مجھ پر ظلم کیا اور تو میرا مددگار تھا تو نے مجھے تنگی سے فراخی کی طرف نکالا اے میرے رب تو کس قدر عادل ہے اور اپنے پر توکل کرنے والوں کا کس قدر مددگار ہے اس لیے کہ تیرے سوا کوئی رب نہیں سو تو مجھے قوت دے اور ہدایت کا راستہ دکھا اور اپنے سامنے مجھے ثابت قدم رکھ میرا بازو مضبوط کر اور میرے دشمنوں کو مجھ پر

قابو نہ دے اور مجھے بنی اسرائیل کی اطاعت عطا کر اور انہیں اطاعت گزار غلام بنا دے اور مجھے اپنے شکر کا الہام کر۔

اور داؤد جب اس کلام سے تسبیح کرتے تو خوبصورت آواز بلند کرتے جس کی مانند آواز نہیں سُنی گئی اور آپ جب زبور پڑھتے تو کہتے اس شخص کو مبارک ہو۔۔۔۔ جو گناہ گاروں کے راستہ پر نہیں چلا اور ٹھٹھا کرنے والوں کی مجلس میں نہیں بیٹھا لیکن اس کی خواہش سنت الٰہی ہے اور اس کی سنن ہی لیل و نہار کو سکھاتی ہیں وہ ایک درخت کی طرح ہو گا جسے پانی کے کنارے بویا گیا ہے وہ ہر وقت پھل دیتا ہے اور اس کے پتے نہیں گرتے اور منافقین فیصلے میں ایسے نہیں ہوتے اور نہ نیکوں کے مجمع میں خطاکار ہوتے ہیں اس لیے کہ اللہ نیکوں کے راستہ کو جانتا ہے اور گنہگاروں کا راستہ بیکار ہو جائے گا۔

پھر کہتے آسمان میں جو کچھ ہے وہ اللہ کی تسبیح کرتا ہے اور جو بلندیوں میں ہیں وہ بھی اس کی تسبیح کرتے ہیں اور اس کی سب افواج بھی اس کی تسبیح کرتی ہیں اور شمس و قمر بھی اس کی تسبیح کرتے ہیں اور کواکب و نور بھی اس کی تسبیح کرتے ہیں اور آسمان کے اُوپر کا پانی بھی ہمارے رب کے نام کی تسبیح کرتا ہے اس لیے کہ اس نے ہر چیز سے کہا ہے ہو جا اور وہ ہو گئی اور اس نے تمام چیزوں کو پیدا کیا ہے اور انہیں ہمیشہ کے لیے بنایا ہے اور ان میں سے ہر چیز کا اندازہ کیا ہے اور ان کے لیے ایک حد مقرر کی ہے جس سے وہ تجاوز نہیں کرتیں اور زمین میں جو چیز ہے وہ اللہ کی تسبیح کرتی ہے آگ، اولے، برف اور صاحب قوت، بلاشبہ اس نے تند ہوا کو اپنے کلمہ سے پیدا کیا ہے۔

مسجد صدیقین میں اللہ کی نئی تسبیح کرو اور بنی اسرائیل اپنے خالق سے خوش ہوں اور بنی صیہون تمہارے رب کی تکبیر کہتے ہیں اور دف، طبل اور

ڈھول سے اس کے نام کی تسبیح کرتے ہیں وہ اس وجہ سے اس کی تکبیر کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے قانون سے خوش کرتا ہے اور مساکین کو فتح دیتا ہے تاکہ صدیقین کو کرامت سے سرفراز کرے اور وہ اپنے تختوں پر تسبیح کرتے ہیں اور اپنے نرخروں پر اللہؐ کی بڑائی بیان کرتے ہیں اور دو دھاری تلوار ان کے ہاتھوں میں ہوتی ہے تاکہ قوموں پر فتح پائیں اور قومیں نصیحت حاصل کریں اور اپنے بادشاہوں کو بیڑیوں میں جکڑ دیں اور عزت داروں کو اپنی زنجیروں میں باندھ دیں تاکہ ان کے ساتھ وہ فیصلہ کیا جائے جو طے پا چکا ہے اور سب صدیقین کے لیے اللہؐ کی تعریف ہے۔

اس کے مقدس میں اس کی تسبیح کرو اس کے آسمانِ قوت میں اس کی تسبیح کرو، اس کی قوت و طاقت سے اس کی تسبیح کرو، برابط و مزامیر سے اس کی تسبیح کرو، سارنگیوں اور طویل جھیدوں والے ڈھولوں سے اس کی تسبیح کرو، کانوں کی گونج میں اس کی تسبیح کرو، بلند آوازوں سے اس کی تسبیح کرو۔ ہمارے رب کی خالص تسبیح کرو، ہر جان کا بدلہ جان ہے۔

پھر داؤد، زبور کے آخر میں کہتے ہیں۔ میں اپنے بھائیوں کا آخری بھائی اور اپنے باپ کے گھر کا غلام ہوں اور میں اپنے باپ کی بکریوں کا چرواہا ہوں اور میرے ہاتھ ڈھول بناتے ہیں اور میری انگلیاں مزامیر کو توڑتی ہیں، کس نے میرے بارے میں میرے رب سے بات کی ہے؟ وہ میرا رب ہے، اسی نے میری بات سنی ہے اور میری طرف اپنے فرشتوں کو بھیجا ہے اور مجھے میرے بھائیوں کی بکریوں سے الگ کر لیا ہے وہ مجھ سے بڑے اور اچھے ہیں پس میرے رب نے انہیں راضی نہیں کیا اور اس نے مجھے جالوت کی فوجوں سے لڑنے کے لیے بھیجا اور جب میں نے اسے اپنے اصنام کی پرستش کرتے دیکھا تو اس نے مجھے اس پر فتح دی اور میں نے اس کی تلوار پکڑ کر اس کا سر قلم کر دیا۔

پھر بنی اسرائیل نے داؤد پر عیب لگائے اور اللہ کا غضب ان پر بڑھ گیا سو اللہ تعالیٰ نے داؤد کو حکم دیا کہ وہ بنی اسرائیل کی گنتی کریں سو آپ نے ان کی گنتی کی اور انہیں آٹھ لاکھ جانباز فرمایا اور بنی یہوذا کی تعداد پانچ لاکھ تھی۔
سو اللہ تعالیٰ نے جیرام نبی کو داؤد کے پاس بھیجا اور اُسے کہا داؤد سے کہو کہ وہ تین باتوں میں سے ایک کو اختیار کر لے، یا تو سات سال بھوک ہو گی یا تجھے تیرے دشمنوں کے سپرد کیا جائے گا اور وہ تین ماہ تجھے عزت دیں گے پھر تجھے تیرے اقتدار سے آزار دیں گے اور یا تین دن سخت موت ہو گی؟
داؤد اس سے تنگدل ہوئے اور کہنے لگے اے ہمارے رب اپنی مخلوق میں سے ہم سے مہربانی فرما تو اللہ تعالیٰ نے ان پر موت کو مسلط کر دیا اور ایک ساعت میں ستر ہزار جوان مر گئے۔
داؤد نے کہا اے میرے رب میں نے برائی کی ہے ان لوگوں کا کیا گناہ ہے جو بہائم کی مانند ہیں؟ تو اللہ تعالیٰ نے ان کی طرف وحی کی کہ تو الیبوسانی کے کھلیان میں میرے لیے ہیکل بنا، سو داؤد پہاڑ پر چڑھے اور کھلیان کو پچاس پردوں کے عوض خرید لیا اور وہاں مذبح بنایا اور موت کو بنی اسرائیل سے روک دیا۔
اور داؤد عمر رسیدہ ہو چکے تھے اور آپ کا بدن کمزور ہو چکا تھا اور آپ کا ایک بیٹا تھا جسے ادونیا میں کہا جاتا تھا اس نے داؤد کی جنگوں کے سالار یوآب اور داؤد کے جرنلوں کو مائل کیا اور انہیں کہا داؤد بادشاہ بوڑھا ہو گیا ہے اور میں اس کی قائم مقامی کا زیادہ حقدار ہوں اور جب داؤد کو اس کی اطلاع ملی تو اس نے سادوق کاہن اور ناتان نبی کی طرف پیغام بھیجا اور انہیں کہا، اہل مملکت کو اکٹھا کرو اور میرے بیٹے سلیمان کو میرے خچر پر سوار کرو اور اُسے میرے منبر پر بٹھاؤ، اللہ تعالیٰ نے اُسے بنی اسرائیل کا سردار بنایا ہے اور اللہ تعالیٰ اس کی حکومت کو عظمت دے گا اور اس کی شان کو

بلند کرے گا سو وہ سلیمان کے ساتھ گئے حتیٰ کہ وہ داؤد کے منبر پر چڑھ گیا اور اہل مملکت نے اس پر اتفاق کیا اور داود کہنے لگے مجھے اللہ تعالیٰ نے ایسے ہی بتایا ہے کہ میرا بیٹا سلیمان بادشاہ بنے گا اور میری دونوں آنکھیں اس کی طرف دیکھ رہی ہیں اور سلیمان ان دنوں بارہ سال کا تھا۔

پھر داؤد کی بیماری شدت اختیار کر گئی اور اس نے سلیمان کو وصیت کی اور کہا میں سب اہل زمین کے راستے پر جانے والا ہوں، اپنے معبود رب کے احکام پر عمل کرنا اور اس کے ان عہود و مواثیق اور وصایا کو جو موسیٰ بن عمران پہ نازل ہونے والی تورات میں ہیں یاد رکھنا اور داؤد فوت ہو گئے اور آپ کی عمر ۱۲۰ سال تھی اور آپ کی حکومت چالیس سال تھی۔

سلیمان بن داؤدؑ

اور جب اللہ تعالیٰ نے داؤد کو وفات دی تو سلیمان نبی اور بادشاہ بن کر ان کی جگہ پر کھڑے ہوئے اور اللہ تعالیٰ نے جن و انس اور ہواؤں اور بادلوں، پرندوں اور درندوں کو ان کے لیے مسخر کر دیا اور انہیں عظیم بادشاہت دی جیسے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب عزیز میں بیان کیا ہے۔

اور داؤد کی جنگوں کے سالار یوآب اور آپ کے اصحاب میں سے کچھ لوگ سلیمان کے بھائیوں کے ساتھ مل کر سلیمان کی حکومت کو خراب کرنے کی طرف مائل ہو گئے اور سلیمان نے ان سب کو قتل کر دیا اور اپنے بھائی ادونیاس کو بھی قتل کر دیا اور حکومت سلیمان کے لیے ہموار ہو گئی اور اس کا اقتدار قائم ہو گیا اور اس نے مصر کے بادشاہ فرعون کی بیٹی سے نکاح کیا اور اُسے داؤد کے گھر میں لایا۔

اور سلیمان نے بنی اسرائیل کو جمع کیا تاکہ وہ قربانی دے اور اس نے

ایک ہزار قربانی دی اور رات کو سلیمان نے دیکھا کہ رب اسے کہہ رہا ہے
تو جو چاہتا ہے مانگ لے میں تجھے دوں گا، سلیمان نے کہا اے میرے
رب تو نے داؤد پر عظیم نعمت کی ہے اور اس کے بعد تو نے اپنے بندے
سلیمان کو بادشاہ بنایا ہے پس تو مجھے قلب حکیم عطا کرتا کہ میں تیرے بندوں
کے درمیان عدل سے فیصلہ کروں اور خیر و شر کو سمجھ لوں، اللہ تعالیٰ
نے فرمایا تو نے یہ بات طلب کی ہے اور مال طلب نہیں کیا اور نہ اپنے
دشمنوں کی جانیں طلب کی ہیں اور نہ عمر دراز طلب کی ہے بلکہ تو نے حکمت
طلب کی ہے جس سے تو فیصلے کو سمجھ لے میں نے تیری بات کو قبول کر
لیا ہے اور تجھے قلب فہیم عطا کر دیا ہے جو اس امر کو دیکھنے والا ہے
جو تجھ سے پہلے کسی کے لیے نہ تھا۔ اور نہ تیرے بعد تیری مانند ہو گا اور جو
اموال تو نے طلب نہیں کیے میں نے تجھے وہ بھی دیے اور گھوڑے اور
عزت بھی دی اور اگر تو میرے راستے پر چلا اور تو نے میرے احکامؑ
وصایا کا پاس کیا جیسا کہ تیرے باپ دادا نے پاس کیا تو میں تیری عمر کو
دراز کروں گا اور تیرے حکم کو بڑا کر دوں گا۔

اور سلیمان فیصلوں کے لیے بیٹھتے تھے اور بنی اسرائیل کے درمیان
فیصلے کرتے تھے اور وہ آپ کے فیصلوں اور عادلانہ فیصلوں اور
باتوں اور حسنِ الفاظ سے حیران ہوتے تھے اور حضرت سلیمانؑ کے
جرنیل، وزراء، کاتب اور وکیل بھی تھے آپ کا وزیر زابود بن ناتاں
تھا اور آپ کی جنگوں کا سالار بنایا بن یویادع تھا اور آپ کا خزانچی
ابیشار تھا اور ٹیکس پر ادونیرام بن عبدا تھا اور آپ کے اخراجات
کے بارہ وکیل تھے ہر وکیل ایک ماہ کے اخراجات کا ذمہ دار تھا اور
آپ کے اخراجات بنی اسرائیل کے قبائل پر ہوتے تھے اور آپ کا
روزانہ کا راشن میدے کے تیس کرّہ[1] اور خشکار کے آٹے کے ساٹھ کرّہ

---

[1] کرّ، ایک پیمانے کا نام ہے جو چالیس اروب کا ہوتا ہے اور ایک اروب

اور دس چارہ کھانے والے بیل اور بیس بیل اور ایک سو مینڈھا تھا اور آپ کے چالیس ہزار جانوروں کے تھان تھے جہاں آپ کے چوپائے بندھے ہوئے تھے اور آپ گھوڑوں کو پسند کرتے تھے اور اللہ تعالیٰ نے ان کے بارے میں آپ کا واقعہ بیان کیا ہے۔

اور سلیمان نے بیت المقدس کی تعمیر کا آغاز کیا اور کہا اللہ تعالیٰ نے میرے باپ دادا کو گھر بنانے کا حکم دیا تھا اور داؤد جنگوں میں مصروف رہے تو اللہ تعالیٰ نے آپ کی طرف وحی کی کہ تیرا بیٹا سلیمان میرے نام پر گھر بنائے گا سو سلیمان نے ہو وجوں میں صنوبر اور سرو کی لکڑی بھیجی پھر آپ نے پتھروں سے بیت المقدس کو تعمیر کیا اور اسے خوب مضبوط کیا اور اس کے اندر بھی لکڑی لگائی اور لکڑی کو منقش کیا اور اس کے لیے سنہری ہیکل بنایا اور اس میں سونے کا آلہ بھی تھا پھر آپ نے تابوت سکینہ کو اوپر چڑھایا اور اسے ہیکل میں رکھا اور تابوت میں دو تختیاں بھی تھیں جو حضرت موسیٰ نے رکھی تھیں۔

اور جب سلیمان نے تابوت سکینہ کو رکھا تو ہیکل کے سامنے کھڑے ہو گئے اور بنی اسرائیل کی افواج بھی اکٹھی ہو گئیں اور آپ نے اللہ کی تسبیح و تقدیس کی اور جب اس نے آپ کو بنی اسرائیل کا بادشاہ بنایا تو اس کی نعمتوں پر اس کی تعریف کی اور بیت المقدس کی تعمیر آپ کے ہاتھوں شروع ہوئی اور بنی اسرائیل آپ کے پاس اکٹھے ہوتے تو آپ کہتے وہ رب بلند آواز اور برکت والا ہے جس نے بنی اسرائیل کو راحت عطا فرمائی ہے اور اس کی اچھی باتیں پوری ہوئی ہیں اور جو کچھ اس نے اپنے بندے موسیٰ سے

(بقیہ حاشیہ صفحہ گذشتہ)

میں ۲۴ صاع غلہ آتا ہے (مترجم)

کہا تھا اس سے کوئی بات ساقط نہیں ہوئی اور ہم اپنے اللہ سے دُعا کرتے ہیں کہ وہ ہمارے ساتھ ہو جیسا کہ وہ ہمارے آباء کے ساتھ تھا اور ہمیں بے یار و مددگار نہ چھوڑے بلکہ ہمارے دلوں کو اپنی طرف مائل کرے تاکہ ہم اس کے پسندیدہ راستے پر چلیں اور اس کے عہود، وصایا، سنن اور ان احکام کو یاد رکھیں جن کا اس نے ہمارے آباء کو حکم دیا تھا اور وہ ہماری بات کو قبول کرے اور اس سے راضی ہو اور ہمارے دل اس سے خاص ہوں اور اس کے احکام کا پاس کریں۔

اور جب سلیمان بیت المقدس کی تعمیر سے فارغ ہوئے تو آپ نے جشن منایا اور قربانیاں کیں اور ۱۴ دن اسی طرح کرتے رہے اور بنی اسرائیل آپ کے پاس اکٹھے ہوتے اور جب آپ ان کو کھانا کھلانے سے فارغ ہوئے تو آپ نے کھڑے ہو کر اللہ کی تسبیح و تقدیس کی، اور جب آپ فارغ ہوئے تو اللہ تعالیٰ نے آپ کی طرف وحی کی، میں نے تمہاری دُعا سُنی ہے اور آپ کی قربانی کو دیکھا ہے اور اگر آپ میری اطاعت پر ہمیشہ قائم رہے تو میں تجھے بادشاہی دوں گا اور تیرے بعد تیرے بیٹوں کو بھی دوں گا اور میں نے ہمیشہ کے لیے اس گھر کو پاک کر دیا ہے اور اگر تم نے میرے حکم سے پہلوتہی کی یا تم میں سے کسی نے میرے عہود کو توڑا تو میں اس کی بادشاہت چھین لوں گا اور اس گھر کو ہمیشہ کے لیے ویران کر دوں گا۔

اور ملکہ سبا بلقیس، حضرت سلیمان کے پاس آئی اور اس کے واقعہ کو اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب عزیز میں بیان کیا ہے اور جب وہ آپ کے پاس آئی تو وہ آپ کے پاس سونے اور عنبر سے لدے ہوئے اُونٹ لائی اور آپ سے کہنے لگی مجھے آپ کے حال کی اطلاع ملی ہے جس کی میں نے تصدیق نہیں کی حتیٰ کہ میں اُسے دیکھ لوں پھر وہ اپنے ملک کو

واپس چلی گئی۔

اور حضرت سلیمانؑ عورتوں کو پسند کرتے تھے ا بیان کیا جاتا ہے کہ آپ نے سات سو عورتوں سے نکاح کیا جن میں بادشاہ مصر فرعون کی بیٹی بھی تھی اور بنی عمون کی کئی عورتیں بھی تھیں اور جبابرۃ الشام اہل مؤاب کی بھی کئی عورتیں تھیں اور ادومیوں، حثانیوں اور صیدانیوں کی عورتیں بھی تھیں اور ان اقوام کی عورتیں بھی تھیں جن کی مخالطت سے اللہ تعالیٰ نے منع کیا تھا اور آپ کی سات سو بیویاں تھیں اور حضرت سلیمان کی بیویوں میں سے ایک نے اپنے باپ کی صورت پر ایک بت بنایا اور جب آپ کی دوسری بیویوں نے اسے دیکھا تو انہوں نے اس کی مانند کیا اور اللہ تعالیٰ سلیمان سے ناراض ہوا اور آپ سے کہنے لگا، تمہارے گھر میں بتوں کی پوجا کی جاتی ہے۔ اور تجھے غصہ نہیں آتا میں تیری حکومت اور عزت تیرے ہاتھ سے چھین لوں گا اور تیرے بیٹوں کی اولاد کو پراگندہ کر دوں گا لیکن میں تیرے بارے میں تیرے باپ داؤد کو یاد رکھوں گا اور تجھ سے تیری باقیماندہ عمر تک حکومت نہیں چھینوں گا اور مذہب اسباط کو چھینوں گا بلکہ میں تیرے ہاتھ میں دو قبیلے رکھوں گا تاکہ تیرا ذکر ختم نہ ہو۔

اور حضرت سلیمان اپنی کرسی پر بیٹھے تھے جو سونے سے بنی ہوئی تھی اور اس میں جواہرات ٹنکے ہوئے تھے کہ اچانک آپ کے ہاتھ سے آپ کی انگوٹھی اتر گئی اور ایک شیطان نے اسے لے لیا اور اس نے اسے اپنے ہاتھ میں رکھ لیا اور حضرت سلیمان اپنی کرسی سے ایک طرف ہو گئے اور شیطان اس پر بیٹھ گیا اور اس نے حضرت سلیمان کے کپڑے اتار کر انہیں پہن لیا حضرت سلیمان سیدھے گزرے اور آپ اونی کوٹ پہنے ہوئے تھے اور آپ کے ہاتھ میں سرکنڈا تھا اور آپ کھانا طلب کر رہے تھے اور کہہ رہے تھے میں بنی اسرائیل کا بادشاہ ہوں اللہ تعالیٰ نے میری حکومت

چھین لی ہے اور سننے والے آپ سے تمسخر کر رہے تھے اور آپ کی بات کا انکار کر رہے تھے اور آپ سمندری شکاریوں کے پاس کھڑے ہوتے تھے اور آپ ان سے وہ کھانا طلب کرتے تھے جو وہ کھاتے تھے۔

اور حضرت سلیمان کے ساتھی آصف وغیرہ نے اس شیطان کے واقعہ سے انکار کیا ہے اور نہ انہوں نے اسے ذکر الٰہی کرتے دیکھا ہے پس شیطان بھاگ گیا اور اس نے انگوٹھی سمندر میں پھینک دی اور حضرت سلیمان چالیس روز تک مسلوک الملک رہے اور چالیس روز پورے ہونے کے بعد آپ حیرت زدہ ہو کر سمندر کے کنارے پر چلنے لگے کہ اچانک ایک شکاری نے آپ سے کہا اے پاگل ادھر آ اور اس مچھلی کو پکڑ اور اس نے آپ کو مچھلی دے دی جس کی بُو متغیر ہو چکی تھی آپ اُسے سمندر کی طرف لے گئے اور اُسے دھویا اور اس کے پیٹ کو چاک کیا کیا دیکھتے ہیں کہ اس کے اندر ایک اور مچھلی ہے آپ نے دوسری مچھلی کا پیٹ بھی چاک کیا کیا دیکھتے ہیں کہ اس کے پیٹ میں انگوٹھی پڑی ہے آپ نے اُسے پہنا اور اللہ کی حمد کی اور اللہ تعالیٰ نے آپ کی حکومت آپ کو واپس دے دی[1]

---

[1] یہ سب واقعات کہ حضرت سلیمان کے گھر میں بتوں کی پُوجا ہوتی تھی اور شیطان آپ کی انگوٹھی اتار کر لے گیا اور آپ سے بادشاہت چھن گئی۔ اسرائیلی روایات سے ماخوذ ہیں قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ شیطان کا میرے بندوں پر تسلط نہیں ہو سکتا اور خدا تعالیٰ کے نبی تو خدا کی خاص حفاظت میں ہوتے ہیں ان پر شیطان کیسے غالب آ سکتا ہے اور اگر اس بات کو تسلیم کر لیا جائے کہ شیطان نبیوں پر بھی غالب آ جاتا ہے تو پھر اس آیت کا کوئی مفہوم باقی نہیں رہتا ہے (خدا کے بندو! روایات کے پیچھے پڑ کر آیات کی تکذیب نہ کرو۔ علامہ اقبال نے سچ فرمایا ہے ؎

یہ اُمت روایات میں کھو گئی حقیقت خرافات میں کھو گئی (مترجم)

اور آپ بنی اسرائیل کے بادشاہ بن گئے جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کی حکومت اور جن و انس اور طیور کے آپ کے لیے مسخر ہونے کو بیان کیا ہے وہ آپ کے لیے عجیب و غریب چیزیں اور بلند عمارات بنا تے تھے اور وہ چالیس سال تک آپ کے تمام احکام کی اطاعت کرتے رہے پھر آپ وفات پا گئے اور حضرت داؤد کی قبر کے پہلو میں دفن ہوئے اور حضرت سلیمان بارہ سال کی عمر میں بادشاہ بنے اور ۵۲ سال کی عمر میں وفات پا گئے۔

رحبعم بن سلیمان اور اس کے بعد ہونے والے بادشاہ

جب سلیمان بن داؤد فوت ہو گئے تو رحبعم بن سلیمان بادشاہ بنا اور بنی اسرائیل کے قبائل اس کے پاس جمع ہو گئے اور اس سے کہنے لگے تیرے باپ نے ہم سے سختی کی تھی اور ہمیں زبردستی غلام بنا لیا تھا۔ اب تو ہم سے نرمی کر، رحبعم نے ان سے کہا آج میرے پاس سے واپس چلے جاؤ اور تین دن کے بعد میرے پاس آنا، پس وہ اس کے پاس سے واپس چلے گئے اور اس نے اپنے باپ کے مشائخ اصحاب سے مشورہ کیا اور پوچھنے لگا تمہاری کیا رائے ہے؟ انھوں نے کہا ہماری رائے یہ ہے کہ تو بنی اسرائیل کو اچھا جواب دے اور ان سے نرمی کے ساتھ گفتگو کرے۔ حتیٰ کہ تو آج کے بعد ان کا بادشاہ بن جائے، اس نے بنی اسرائیل کے مشائخ کی بات کو ترک کر دیا اور نوعمر لوگوں سے مشورہ کیا جو اس کے ساتھ پروان چڑھے تھے وہ اُسے کہنے لگے ہماری رائے ہے کہ آپ ان سے سخت کلامی کریں تاکہ ان کا معاملہ آپ کے لیے ایسے ہی رو براہ ہو جائے

جیسا کہ آپ کے باپ کے لیے رو براہ ہوا تھا۔

اور جب تیسرا دن ہوا تو وہ اس کے پاس اس بات کے متعلق پوچھنے آئے جو انہوں نے اس سے بیان کی تھی، اس نے انہیں کہا میری چھنگلی میرے باپ کے انگوٹھے سے زیادہ بوجھل ہے اور جب اس نے ان سے یہ بات کہی تو وہ اس کے پاس سے واپس چلے گئے اور اپنی بستیوں میں پراگندہ ہو گئے اور بنی اسرائیل کے اسباط میں سے صرف یہوذا اور بنیامین کی اولاد اس کے ساتھ رہی۔

اور دس قبائل نے یورنعم بن ناباط کو اپنا بادشاہ بنالیا حالانکہ وہ سلیمان سے ڈر کر مصر بھاگ گیا تھا اور جب بنی اسرائیل نے رحبعم بن سلیمان کے متعلق اختلاف کیا تو وہ آگیا اور رحبعم بن سلیمان نے یہوذا اور بنیامین کی اولاد سے ایک ہزار جوانوں کو جمع کیا اور ان سے یورنعم بن ناباط اور اس کے ساتھیوں کے ساتھ جنگ کرنے کی اپیل کی۔

اور اللہ تعالیٰ نے سمعیا نبی کی طرف وحی کی کہ رحبعم اور اس کے ساتھیوں سے کہہ دیجیے کہ بنی اسرائیل سے جنگ نہ کریں، انھوں نے اس کی بات کو سُنا اور واپس چلے گئے اور رحبعم نے سترہ سال حکومت کی۔

اور یورنعم بن ناباط نے جبل فاران کے دس قبائل پر حکومت کی اور بنی اسرائیل کہنے لگے ہم چاہتے ہیں کہ ہم اپنی قربانیاں اللہ کے حضور پیش کریں سو یورنعم نے ان کے بیت المقدس جانے کو پسند نہ کیا اور آل یہوذا نے ان کو مائل کیا کہ وہ ان کی حکومت میں داخل ہو جائیں، اس نے کہا تمہیں جانے کی ضرورت نہیں میں تمہارے لیے قربان گاہ بناتا ہوں اور اس نے ان کے لیے قربان گاہ بنائی اور اس میں سونے کا ایک بچھڑا بھی بنایا اور کہنے لگا یہ تمہارے وہ معبود ہیں جو تمہیں سرزمین مصر سے لائے ہیں اور اس نے بچھڑے کے لیے عالم مقرر کیے اور جشن منایا اور بچھڑے کے لیے قربانیاں

کیں تو بنی اسرائیل کے نبی نے اس کے پاس آکر اُسے وعظ کیا تو اس نے اس کی طرف اپنا ہاتھ بڑھایا تو وہ سوکھ گیا اور وہ اس سے کہنے لگا اللہ سے دعا کرو کہ وہ میرے ہاتھ کو واپس کر دے۔ نبی نے اس کے لیے دُعا کی تو یوربعم کا ہاتھ واپس آگیا اور یوربعم اپنے طریق پر قائم رہا اور اُسے ترک نہ کیا اور اللہ تعالےٰ نے یوربعم اور اس کے سب ساتھیوں کو ہلاک کر دیا اور اچانک ان کے پاس آیا اور اس کی حکومت بیس سال رہی۔

پھر ابیام بن رحبعم بادشاہ بنا اور اس نے اپنے باپ کا طریق اختیار کیا اور اعلانیہ فواحش و قبائح کا ارتکاب کیا تو اللہ تعالیٰ نے اس کی عمر قطع کر دی اور اس کی حکومت تین سال رہی پھر اسا بادشاہ بنا اس نے اطاعتِ الٰہی کا اظہار کیا اور زنا کاری سے روکا اور اس پر اور تہمت پر سزا دی اور جو لوگ اصنام کی پوجا کرتے اس نے انہیں اپنی مملکت سے نکال دیا حتیٰ کہ جب اُسے پتا چلا کہ اس کی ماں بُت پرستی کرتی ہے تو اس نے اُسے بھی نکال دیا۔

اور اس کے زمانے میں زارح حبشہ کا بادشاہ بنا اور شاہِ ہند بیت المقدس آیا اور اللہ نے عذاب بھیجا اور اس نے زارح اور شاہِ ہند کو ہلاک کر دیا اور اسا کی حکومت چالیس سال رہی، بیان کیا جاتا ہے کہ جب اسا نے بنی اسرائیل کو سات سال قتل کیا تو انہوں نے ہند کے لوگوں کے ہتھیاروں کو لکڑیوں سے جلا دیا۔

پھر اس کے بعد اس کا بیٹا بادشاہ بنا اور اپنے باپ کے طریق پر چلا اور وہ راستباز درویش تھا وہ دبیوں قبائل کا بادشاہ بن گیا اور وہ سب بنی اسرائیل میں پسندیدہ تھا اور اس کی حکومت ۲۵ سال رہی۔

پھر اس کے بعد اس کا بیٹا یورام بادشاہ بنا اس نے کفر اختیار کیا اور اس کی قوم اصنام کی پرستش کی طرف لوٹ آئی اور اس نے ایک عورت

سے نکاح کیا جس نے اُسے باغی اور گمراہ بنا دیا اور اس کی حکومت چالیس سال رہی۔

پھر احزیا اپنے باپ کے بعد بادشاہ بنا اور دسیوں قبائل الگ ہو گئے اور انہوں نے اپنے میں سے یہو کو بادشاہ بنا لیا سو اس نے احزیا سے جنگ کی حتیٰ کہ اس قوم میں بڑا قتلام ہوا پھر اللہ تعالیٰ نے ان پر شام کے بادشاہ کو مسلط کر دیا اور اس نے بھی ان سے یہی سلوک کیا اور احزیا کی حکومت ایک سال رہی۔

پھر عتلایا بنت عمری بادشاہ بنی اور اس نے داؤد کے بیٹوں کو قتل کیا حتیٰ کہ داؤد کی نسل میں سے ایک بچے یواش کے سوا کوئی شخص باقی نہ بچا اُسے اس کے ہمزادوں کی ایک عورت نے جس کا یوشبع تھا اور وہ اس کی پھوپھی پکڑ لیا اور وہ اس کو دودھ پلاتی تھی۔

اور عتلایا نے بگاڑ پیدا کر دیا اور خواہش کا اظہار کیا اور شہروں کو خراب کر دیا اور بنی اسرائیل یویدع الاحباری کے پاس جمع ہوئے اور جو سلوک وہ ان سے کرتی تھی اس کی شکایت اس کے پاس کی لیں انہوں نے اکٹھے ہو کر اُسے قتل کر دیا اور اس کی حکومت سات سال رہی۔

اور عتلایا کے بعد وہ بچہ بادشاہ بنا جو بنی داؤد میں سے باقی رہ گیا تھا اور وہ یواش تھا اور وہ سات سال کی عمر میں بادشاہ بنا اور بنی اسرائیل کے امور درست ہو گئے اور ان میں عدل و انصاف نمایاں ہو گیا اور فواحش کا خاتمہ ہو گیا اور انھوں نے اصنام کی پرستش چھوڑ دی پھر اس نے اپنی آخری عمر میں ظلم کیا اور قتلام کیا حتیٰ کہ اس نے علماء کی اولاد کو قتل کیا اور اس نے یویدع الاحباری کے لڑکے کو بھی قتل کر دیا جس نے اُسے بادشاہ بنایا تھا پھر وہ مر گیا اور اس کی حکومت چالیس سال تھی اور اس نے بیت المقدس کی دیوار چالیس ہاتھ گرا دی اور جو کچھ اس میں تھا

لوٹ لیا۔

پھر اس کے بعد امصیا بادشاہ بنا اور وہ اپنی حکومت کے آغاز میں یواش کے طریق کے مشابہ تھا پھر اس نے ظلم و جور کیا اور اس کی حکومت ۲۷ سال رہی۔

پھر عزیا بن امصیا بادشاہ بنا اور اس کے زمانے میں اشعیا نبی موجود تھا سو اس نے اچھی طرح اللہ کی عبادت کی اور اس کی اطاعت میں کام کیا مگر اس نے انگیٹھی لے لی اور ہیکل میں داخل ہو گیا اور یہ امر علماء کے سوا کسی کے لیے مناسب نہ تھا پس اللہ تعالیٰ نے سزا دی اور اسے برص ہو گئی اور اس نے اشعیا نبی کو بھی سزا دی کیونکہ اس نے اسے اس بات سے منع نہ کیا اور اللہ تعالیٰ نے اس سے نبوت چھین لی[1] حتیٰ کہ عزیا فوت ہو گیا اور اس کی حکومت ۵۲ سال تھی۔

پھر جب یوتام کے باپ کو برص ہو گئی تو وہ بادشاہ بن گیا اور اس نے اصنام کی پرستش کی تو اللہ تعالیٰ نے بابل کے بادشاہ تغلتفلسر کو اس پر مسلط کر دیا سو اس نے اسے قید کر لیا اور غلام بنا لیا اور اس پر جزیہ لگا دیا اور فلسطین میں دس قبائل کی بستی سبطیہ کو تباہ کر دیا اور اس کے باشندوں کو قیدی بنا لیا اور انہیں سرزمین بابل کی طرف لے آیا پھر اس نے اپنی طرف

---

[1] یہ بھی اسرائیلی روایت ہے اللہ تعالیٰ ہمیشہ اس کو نبی بناتا ہے جسے وہ اس کا اہل سمجھتا ہے، اسے ایسے شخص کو نبی بنانے کی کیا ضرورت ہے جو کارِ نبوت کی ادائیگی میں کوتاہی کرنے والا ہو نیز اس سے اللہ تعالیٰ کے علم پر بھی دھبہ آتا ہے کہ اس نے ایسے شخص کو نبی بنایا ہے جو اس کام کے اہل ہی نہیں ہے، آج تک اس نے کسی کو نبوت دے کر اسے اس سے نہیں چھینا یہ بھی ایک جھوٹی اور بے سر و پا روایت ہے۔
(مترجم)

سے کچھ لوگوں کو شہر کی طرف بھیجا انہوں نے اُسے آباد کیا اور اس کی تعمیر کی انہی لوگوں کو فلسطین اور اُردن میں سامرہ کہا جاتا ہے پس جب وہ اس میں ٹھہر گئے تو اللہ تعالیٰ نے ان پر شیر کو مسلط کر دیا پھر اس نے بنی اسرائیل کے علماء میں سے ایک شخص کو جو اولاد ہارون میں سے تھا انہیں بنی اسرائیل کا دین سکھانے کے لیے بھیجا اور جب وہ ان کے دین میں شامل ہو گئے تو شیر نے انہیں چھوڑ دیا اور وہ سامرہ بن گئے اور کہنے لگے ہم حضرت موسیٰ کے سوا کسی نبی پر ایمان نہیں لائیں گے اور ہم صرف اسی کو جانتے ہیں جو تورات میں ہے اور انہوں نے حضرت داؤد کی نبوت کا انکار کیا اور بعث ونشور کا بھی انکار کر دیا اور لوگوں کی مجالست اور اختلاط سے رُک گئے اور ان سے چیزیں لینے اور مُردے اُٹھانے سے بھی رُک گئے اور جو کوئی مُردہ اُٹھاتا وہ سات دن الگ رہتا وہ صحرا میں الگ رہتا اور ان سے اختلاط نہ کرتا پھر وہ غسل کرتا اور اسی طرح اس کا حال ہوتا جو اس چیز کو لیتا جو اس کے لیے جائز نہ ہوتی اور وہ حائضہ کو اپنے گھروں میں پناہ نہ دیتے اور انہوں نے اولاد ہارون میں سے اپنا رئیس بنایا اور وہ اس کا نام رئیس رکھتے اور تورات کے پے در پے وارث ہوتے اور وہ فلسطین کی فوج کے سوا کسی خطے میں نہ تھے اور احاز کی حکومت سولہ سال رہی۔

پھر احاز کے بعد اس کا بیٹا حزقیل بادشاہ بنا اور اس نے اللہ تعالیٰ کی خوب عبادت کی اور اصنام کو توڑا اور ان کے گھروں کو گرا دیا اور اس کے زمانے میں سنحاریب بن سراظم بابل کا بادشاہ تھا وہ بیت المقدس کی طرف گیا اور اس نے اسباط کے باقی ماندہ لوگوں کو قیدی بنا لیا اور حزقیل نے اُسے تین سو قنطار چاندی اور تیس قنطار سونا اس شرط پر رشوت دیا کہ وہ واپس چلا جائے اس نے اسے لے لیا پھر بد عہدی کی اور جب اس نے یہ کام کیا تو اشعیاء نبی اور حزقیل نے سنحاریب کے

خلاف بددُعا کی تو اللہ تعالیٰ نے ان دونوں کی دُعا کو قبول کیا اور سنحاریب کے اصحاب پر قتل کو مسلط کر دیا اور اس نے ایک ساعت میں ان میں سے ایک لاکھ پچاسی ہزار آدمیوں کو قتل کر دیا اور سنحاریب شکست خوردہ ہو کر واپس آگیا۔ حتیٰ کہ بابل کی طرف چلا گیا اور اس کے بیٹوں نے اُسے بُری طرح قتل کر دیا۔

اور اللہ تعالیٰ نے اشعیا نبی کو حکم دیا کہ وہ حزقیل کو بتائے کہ وہ مرنے والا ہے اور وہ وصیت کر دے اور جب اللہ تعالیٰ نے اُسے یہ بات بتائی تو اس نے اللہ تعالیٰ سے دُعا کی کہ وہ اس کی زندگی میں اضافہ کرے حتیٰ کہ اُسے بیٹا دے جو اس کے بعد بادشاہ بنے سو اللہ تعالیٰ نے اس کی زندگی میں پندرہ سال کا اضافہ کر دیا حتیٰ کہ اس کے ہاں بیٹا پیدا ہوا۔ اور حزقیل کے زمانے میں سورج پانچ درجے اپنے مطلع کی طرف واپس آیا اور حزقیل کی حکومت ۲۷ سال رہی۔

پھر حزقیل کے بعد منشا بن حزقیل بادشاہ بنا اور بنی اسرائیل نے اس کے زمانے میں کفر کیا اور اس نے بھی کفر کیا اور اصنام کی پرستش کی اور وہ بنی اسرائیل کا بدترین بادشاہ تھا اور اس نے اصنام کے لیے مسجد بنائی اور اس نے صنم بنایا جس کے چار چہرے تھے اور اشعیاء نے اُسے منع کیا اور اس کے حکم سے اسے سر سے لے کر پاؤں تک آری سے چیر دیا گیا اور اللہ تعالیٰ نے منشا پر شاہِ روم قسطنطین کو مسلط کر دیا اور اس نے اس سے جنگ کی اور اُسے قید کر لیا اور وہ ایک زمانے تک قید رہا پھر اس نے اپنے رب کی طرف رجوع کیا تو اللہ تعالیٰ نے اُسے اس کی حکومت کی طرف واپس کر دیا اور اس نے صنم کو توڑ دیا اور صنم خانوں کو ڈھا دیا اور اس کی حکومت ۵۵ سال رہی اور اس کی اسیری کا زمانہ بیس سال تھا۔

پھر امون بن منشا بادشاہ بنا اور اس نے دوبارہ اصنام بنائے حتیٰ کہ ان کی بہتات ہو گئی اور اس کی حکومت سولہ سال رہی۔

پھر اس کے بعد اس کا بیٹا یوشیا بادشاہ بنا اور اس نے اللہ تعالیٰ کی خوب عبادت کی اور اصنام کو توڑا اور صنم خانوں کو ڈھا دیا اور ان کے

خادموں کو قتل کر دیا اور انھیں جلا دیا اور وہ عدل و انصاف اور عبادتِ الٰہی اور اپنے مذہب کی خوبصورتی میں حضرت داودؑ اور حضرت سلیمانؑ کے مشابہ تھا اور اس کی حکومت تیس سال رہی۔

پھر اس کا بیٹا یہواخز تین ماہ تک بادشاہ بنا پھر مصر کے بادشاہ فرعون الاعرج نے اُسے قید کر لیا اور اس کے شہروں پر ٹیکس لگا دیا اور اپنی طرف سے ان پر بادشاہ بنایا اور یہوخز کو پکڑ لیا اور اُسے مصر لے گیا اور وہ وہیں مر گیا۔

پھر اس کے بعد اس کا بھائی یویقیم بادشاہ بنا اور وہ دانیال نبی کا باپ تھا اور اس کے زمانے میں بابل کا بادشاہ بخت نصر بیت المقدس کی طرف گیا اور اس نے بنی اسرائیل کو قتل کیا اور انھیں قیدی بنایا اور انہیں سرزمین بابل کی طرف لے گیا۔ پھر سرزمین مصر کی طرف گیا اور اس نے بنی اسرائیل کو قتل کیا اور انھیں قیدی بنایا اور انھیں سرزمین بابل کی طرف لے گیا پھر سرزمین مصر کی طرف گیا اور اس کے بادشاہ فرعون الاعرج کو قتل کر دیا۔

اور بخت نصر نے تورات کو اور ہیکل میں انبیاء کی جو کتب تھیں انہیں لے لیا اور انھیں کنوئیں میں ڈال ان پر آگ پھینک دی اور اُسے پاٹ دیا اور اس زمانے میں ارمیا نبی موجود تھے جب آپ کو بخت نصر کی آمد کا علم ہوا تو آپ نے تابوت سکینہ کو لے کر ایک غار میں چھپا دیا جہاں کسی کو اس کا علم نہ تھا اور بخت نصر سے صرف ارمیا ہی بچے۔

اور جن لوگوں کو بخت نصر سرزمین بابل کی طرف لایا ان کی تعداد آٹھ ہزار تھی جن میں ایک ہزار نبی تھے اور ان کا بادشاہ یخنیا بن یہویاقیم بھی تھا اور ان میں عراق کے یہودی بھی تھے، بیان کیا جاتا ہے کہ ارمیا نبی نے کہا اے اللہ میں تیرے اس عدل کو جانتا ہوں جسے دوسرا نہیں جانتا تو نے بخت نصر کو بنی اسرائیل پر کیوں مسلط کیا ہے؟ تو اللہ تعالیٰ نے اس کی طرف وحی کی، جب میرے بندے میری بڑی مخلوق کے ساتھ میری نافرمانی

کریں گے تو میں انہیں سزا دوں گا۔

اور بنی اسرائیل مسلسل بخت نصر کی قید میں رہے حتیٰ کہ اس نے ان میں سے ایک عورت سے نکاح کیا جسے ملحات خواہر زربابل، دختر سلتائیل کہا جاتا تھا، اس نے اس سے مطالبہ کیا کہ وہ اس کی قوم کو اس کے شہر کی طرف واپس کر دے اور جب بنی اسرائیل اپنے شہر کو واپس آ گئے تو انھوں نے زربابل بن سلتائیل کو اپنا بادشاہ بنا لیا اور اس نے بیت المقدس کا شہر تعمیر کیا اور ہیکل کو تعمیر کیا اور وہ ۴۶ سال اس کی تعمیر میں لگا رہا اور اس کے زمانے میں اللہ تعالیٰ نے بخت نصر کو مسخ کر کے مادہ چوپایہ بنا دیا اور وہ مسلسل سات سال بہائم کی اجناس میں منتقل ہوتا رہا پھر بیان کیا جاتا ہے کہ اس نے اللہ کی طرف رجوع کر لیا تو اس نے اُسے بشر بنا کر زندہ کیا پھر وہ مر گیا۔

اور زربابل وہ شخص ہے جس نے تورات اور انبیاءؑ کی کتب کو اس کنوئیں سے نکالا جس میں بخت نصر نے انہیں دفن کیا تھا اور اس نے انہیں اسی حالت میں پایا وہ سوختہ نہیں ہوئی تھیں سو اس نے دوبارہ تورات اور انبیاءؑ کی کتب اور ان کی سنن و شرائع کو لکھا اور وہ پہلا شخص ہے جس نے ان کتب کو لکھا۔

اور بنی اسرائیل کی شریعت توحید الٰہی اور حضرت موسیٰ اور حضرت ہارون کی نبوت کا اقرار تھا جو عمران بن قاھث بن لاوی بن یعقوب بن اسحٰق بن ابراہیم خلیل اللہ کے بیٹے تھے اور ہر سال میں چھ دن ان کے روزے ہوتے تھے اور پہلا روزہ سال کے شروع میں ہوتا تھا اور وہ اکتوبر کے پہلے دن کو سال کا آغاز شمار کرتے تھے اور جب اکتوبر کے دس دن گذر جاتے تو وہ ایک دن روزہ رکھتے اور یہ دن ہے جس میں حضرت موسیٰ بن عمران پر دوسری لوح نازل ہوئی۔

اور وہ ۱۰ جنوری کے گذرنے پر ایک روزہ رکھتے اور یہ وہ دن ہے

جس میں اللہ تعالیٰ نے بنی اسرائیل کو ہامان سے نجات دی اور وہ ۱۷ جولائی کو ایک دن روزہ رکھتے اور یہ وہ دن ہے جس میں حضرت موسیٰ طور سے اُترے۔

اور وہ ۹ اگست کو ایک دن روزہ رکھتے اور یہ وہ دن ہے جس میں بیت المقدس ویران ہوا اور وہ اکتوبر کے تین دن روزہ رکھتے اور یہ وہ دن ہیں جس میں قدریا بن اخیقام قتل ہوا۔

اور سال میں ان کی چار عیدیں ہیں، عید الفطر، یہ وہ دن ہے جس میں حضرت موسیٰ مصر سے بنی اسرائیل کو لائے اور انہوں نے اپنا آٹا اُٹھایا اور اس کا خمیر نہ بنایا اور انہوں نے اسے فطیر کی صورت میں کھایا اور یہ ۱۵ اپریل کو ہوتی ہے اور اس کے سات دن ہوتے ہیں۔ پھر جون کے ۱۶ دن گذرنے پر عید ہوتی ہے اس روز حضرت موسیٰ پر تورات نازل ہوئی تھی یہ عید کا دن ان کے ہاں عظمت والا ہے پھر اکتوبر کے پہلے دن عید ہوتی ہے اور یہ ان کے ہاں سال کا آغاز ہوتا ہے پھر ۱۵ اکتوبر کو عید ہوتی ہے اور یہ عید المظلۃ ہے، جس کا مفہوم یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ کو حکم دیا کہ وہ بنی اسرائیل کو کھجور کے پتوں اور شاخوں سے چھپر بنانے کا حکم دیں اور وہ آٹھ دن اپنے گرجوں میں کھجور کی شاخوں اور پتوں سے سائبان بناتے ہیں۔

اور ان کی تین نمازیں ہیں، صبح کی نماز غروب آفتاب کے نزدیک نماز اور غروب آفتاب کے بعد کی نماز، اور جب ان کا کوئی شخص نماز کے لیے کھڑا ہوتا ہے تو وہ اپنی دونوں ایڑیوں کو اکٹھا کر لیتا ہے اور اپنے دائیں ہاتھ کو اپنے کندھے پر اور بائیں ہاتھ کو دائیں کندھے پر رکھتا ہے اور سرنگوں ہوتا ہے اور پانچ رکوع کرتا ہے اور ان میں سجدہ نہیں کرتا پھر آخر میں سجدہ کرتا ہے اور نمازوں کے شروع میں مزامیر داؤد سے تسبیح کرتا

ہے اور صلوٰۃ المغیب میں تورات سے پڑھتا ہے اور اپنے سنن و شرائع میں ان کا اعتماد اپنے علماء کی کتب پر ہے اور ان کتب کو عبرانی زبان میں.....[1] کہا جاتا ہے اور یہ سمندر عبور کرنے کے بعد ان کی زبان بن گئی۔

اور ان کے نکاح کا طریق یہ ہے کہ وہ ولی اور دو گواہوں کے بغیر نکاح نہ کریں اور کنواری کے لیے ان کا کم از کم مہر دو سو درہم اور بیوہ کے لیے ایک سو درہم ہے اس وزن سے کم نہ ہو گا اور جب وہ ناپسند کریں تو طلاق مباح ہے اور وہ بھی گواہوں کی موجودگی میں ہو گی۔

اور ذبائح میں ان کا طریق یہ ہے کہ وہ دوسروں کا ذبح کیا ہوا نہ کھائیں اور یہ کہ ذبائح کا منتظم قوانین کا عالم ہو پھر جب کبھی وہ چھری سے ذبح کرنے کا ارادہ کرے تو اُسے کاہن کے پاس لائے اور جب وہ اس کی دھار کو پسند کرے تو اُسے اس سے ذبح کرنے کی اجازت دے بصورت دیگر اسے اس کے تیز کرنے کا حکم دے یا وہ کوئی دوسری چھری لائے اور جب وہ ذبح کرے تو اُسے کسی دیوار کے قریب نہ کرے کہ وہ اسے خراب کرے اور جب وہ اس سے فارغ ہو جائے تو حلقوم کی طرف دیکھے اور اگر وہ اسے دیکھے کہ سر اور گردن کے درمیانی گوشت سے اِدھر اُدھر نہیں ہوئی اور ذبح درست پایا جائے تو پھیپھڑے کی طرف دیکھے بغیر اُسے نہ کھایا جائے اور اگر وہ اس میں عیب یا بیماری یا شگاف یا پھنسی یا ورم پائے تو ذبیحہ کو نہ کھایا جائے اور اگر پھیپھڑہ درست ہو تو وہ دماغ کی طرف دیکھے اور اگر اس میں بیماری دیکھے تو اُسے نہ کھایا جائے اور اگر دماغ صحیح ہو تو وہ دل کی طرف دیکھے اور اگر اس میں بیماری پائے تو اُسے نہ کھائے اور اگر بطون اور اوجھڑی کی چربی کو درست پائے تو اُسے نہ کھائے اور رگوں کو

---

[1] اصل میں اس جگہ پر عبارت چھوٹی ہوئی ہے۔

بھی نہ کھائے اور اس کے سوا جو کچھ ہے اُسے کھا جائے۔

اور ان کے حساب کے مطابق ان کی تاریخ بیت المقدس کی ویرانی سے شروع ہوتی ہے اور اس کے مطابق وہ حساب لگاتے ہیں اور ان کے لیے ضروری ہے کہ وہ ہر روز اس دن کو یاد کریں جس میں بیت المقدس ویران ہوا تھا اور اس روز تک اُسے کتنے دن ہوئے ہیں۔

مسیح عیسیٰ بن مریم

عمران کی بیوی حنّہ نے نذر مانی تھی کہ اگر اللہ تعالیٰ نے اُسے بیٹا دیا تو وہ اُسے اللہ کے لیے وقف کر دے گی اور جب مریم پیدا ہوئی تو اس نے اسے زکریا بن برخیا بن لشوا[1] بن نحرائیل بن سہلون بن ارسوا بن شویل بن لعو[2] بن موسیٰ بن عمران کے سپرد کر دیا اور زکریا قربان گاہ کے کاہن تھے اور وہ مسلسل کاہن رہے حتیٰ کہ مریم مکمل ۱۷ سال کی ہو گئی اور اللہ تعالےٰ نے اس کی طرف فرشتہ بھیجا کہ وہ اسے ایک پاک بیٹا عطا کرے اور مریمؑ کے واقعہ کو اللہ تعالیٰ نے بیان کیا ہے حتیٰ کہ وہ حاملہ ہو گئی اور جب دس کے دن پورے ہو گئے تو اُسے دردِ زہ آیا جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے بیان کیا ہے اور حضرت مریمؑ کا اور مسیح کا اور حضرت مریمؑ کے نیچے سے اس سے اپنے کلام کرنے کا اور گہوارے میں مسیح کے کلام کرنے کا حال بیان کیا ہے۔

مسیح کی پیدائش فلسطین کی ایک بستی میں ہوئی جسے بیت لحم کہا جاتا ہے اور یہ ۲۰ دسمبر منگل کا دن تھا۔

منجم نے بیان کیا ہے کہ جس سال مسیح کی پیدائش ہوئی زائچہ میزان میں

---

[1] و [2] اصل کتاب میں یہ دونوں لفظ نقطے کے بغیر ہیں۔

اٹھارہ درجے تھا اور مشتری، سنبلہ میں ۳۱ منٹ راجع تھا اور زحل، جدی میں سولہ درجے ۲۸ منٹ تھا اور آفتاب، حمل میں ایک منٹ تھا اور زہرہ ثور میں چودہ درجے تھا اور مریخ، جوزاء میں ۱۲ درجے ۴۴ منٹ تھا۔ اور عطارد، حمل میں چار درجے سترہ منٹ تھا۔

اور اصحاب انجیل نہیں کہتے کہ آپ نے گہوارے میں باتیں کی ہیں وہ کہتے ہیں کہ مریم حضرت داؤد کی اولاد میں سے یوسف نام ایک شخص سے منسوب تھی اور اُسے حمل ہو گیا اور جب اس کے وضع حمل کا وقت قریب آیا تو وہ اسے بیت لحم لے گیا اور جب اس کے ہاں بچہ پیدا ہوا تو وہ اسے ناصرہ واپس لے آیا جو جبل الجلیل کی ایک بستی ہے، آٹھویں روز اس نے حضرت موسیٰ بن عمران کی سنت کے مطابق اس کا ختنہ کیا اور حواریوں نے مسیح کے حالات بیان کیے ہیں اور ہم نے ان میں سے ایک ایک کے بیان کو لکھا ہے۔

اسباط یعقوب میں سے بارہ حواری تھے، شمعون بن کنعان[۱]، یعقوب بن زبدی[۲]، زبلون کی اولاد میں سے یحییٰ بن جابر اور اشر کی اولاد میں سے فیلفوس اور اشجر بن یعقوب کی اولاد سے متی اور ہرام بن یعقوب کی اولاد سے سمعی اور یہوذا بن یعقوب کی اولاد سے یہودا، اور یوسف بن یعقوب کی اولاد سے یعقوب، اور روبیل بن یعقوب کی اولاد سے منشّی اور ان کے سوا بھی ستر اشخاص تھے اور جن چار حواریوں نے انجیل لکھی وہ متی، مرقس، لوقا اور یوحنا ہیں دو ان بارہ میں سے ہیں اور دو دوسرے لوگوں میں سے ہیں۔

متی نے انجیل میں مسیح کے نسب کے بارے میں بیان کیا ہے الیسوع بن داؤد بن ابراہیم نیچے تک حتیٰ کہ وہ ۴۲ آباد کے بعد یوسف بن یعقوب

---

۱ و ۲ ان دونوں کے متعلق اصل کتاب میں کچھ نہیں لکھا کہ یہ کس کی اولاد میں سے تھے۔

تک پہنچا ہے پھر اس نے بیان کیا ہے کہ یوسف امریم کا خاوند تھا اور مسیح فلسطین کی بستی بیت لحم میں پیدا ہوا اور ان دنوں فلسطین کا بادشاہ ہیرودس تھا اور مجوسیوں کے کچھ لوگ بیت لحم کی طرف گئے اور ان کے سروں پر ستارہ تھا جس سے وہ راہ پاتے تھے حتیٰ کہ انہوں نے اسے دیکھ کر اُسے سجدہ کیا اور فلسطین کے بادشاہ ہیرودس نے مسیح کو قتل کرنے کا ارادہ کیا اور یوسف اُسے اور اس کی ماں کو نکال کر مصر لے آیا اور جب ہیرودس مر گیا تو وہ اُسے واپس لے گیا اور اُسے جبل الجلیل کی ناصرہ بستی میں اتارا اور جب مسیح مکمل ۲۹ سال کا ہو گیا تو وہ یحییٰ بن زکریا کے پاس گیا کہ وہ اُسے منتخب کرے، یحییٰ بن زکریا نے اُسے کہا خفنا تو میرا محتاج ہے میں اس سے بھی بڑھ کر تیرا محتاج ہوں۔ مسیح نے اُسے کہا اس بات کو چھوڑ، نیکی کو اسی طرح پورا ہونا چاہیے تو یحییٰ نے اُسے چھوڑ دیا۔ اور یسوع روح اللہ کی تائید سے جنگل کی طرف گیا اور چالیس دن کے روزے رکھے تو شیطان آپ کے قریب آیا اور کہنے لگا اگر تو اس وقت ابن اللہ ہے تو حکم دے کہ یہ پتھر روٹی بن جائیں، یسوع نے کہا انسان صرف روٹی سے ہی نہیں جیتا بلکہ کلام الٰہی سے جیتا ہے تو اس نے اُسے اٹھا کر ہیکل کے کنگرے پر رکھ دیا۔ پھر شیطان نے اُسے کہا اپنے آپ کو زمین پر گرا دے بلاشبہ تو ابن اللہ ہے تو اس کے فرشتے تجھے گھیرے میں لے لیں گے۔ مسیح نے کہا یہ لکھا ہوا ہے کہ اللہ کی آزمائش نہ کر پھر آپ نے شیطان سے کہا چلا جا میں اللہ کو سجدہ کرتا ہوں اور اسی کی عبادت کرتا ہوں تو شیطان نے آپ کو چھوڑ دیا اور چلا گیا اور خدا کے فرشتے اس کے نزدیک آگئے اور اس کی خدمت کرنے لگے پھر اس کے شاگرد اس کے قریب ہوئے اور وہ ان سے اشاروں اور تمثیلوں سے اور تمثیلوں کے بغیر باتیں کرنے لگا۔

انجیل متی کے بیان کے مطابق آپ نے انجیل میں سے سب سے پہلے جو بات کی وہ یہ تھی کہ، مساکین کو مبارک ہو، جن کے دل اس چیز پہ قانع ہیں جو ان کے رب کے پاس ہے، حق یہ ہے کہ انہی کے لیے آسمان کی بادشاہت ہے، اطاعت الٰہی میں بھوکوں اور پیاسوں کو مبارک ہو، اپنے قول میں سچ بولنے والوں کو مبارک ہو جو جھوٹ کو ترک کرنے والے ہیں وہی لوگ زمین کا نمک اور عالم کا نور ہیں۔ قتل نہ کرو اور نہ کسی کو ناراض کرو اور جو تم سے ناراض ہو اس سے راضی رہو اور اپنے مخالف سے مصالحت کرو اور زنا نہ کرو اور بیگانہ عورتوں کی طرف نہ دیکھو اور اگر تمہاری دائیں آنکھ تمہیں خیانت کی دعوت دے تو اُسے اکھاڑ دو تاکہ تم اپنے ابدان کو بچالو اور زناکاری کے بغیر اپنی بیویوں کو طلاق نہ دو اور سچے اور جھوٹے ہونے کی حالت میں اللہ کی قسم نہ کھاؤ اور نہ اس کے آسمان و زمین کی قسم کھاؤ اور برائی کا مقابلہ نہ کرو اور جو شخص تیرے دائیں رخسار پر تھپڑ مارے تو تو اپنا بایاں رخسار بھی اس کی طرف کر دے اور جو شخص تیری قمیص اتارنا چاہے تو تو اُسے اپنی چادر بھی دے دے اور تجھے بیگار میں ایک میل لے جائے تو تو اس کے ساتھ دو میل جا اور جو تجھ سے مانگے اُسے عطا کر اور جو تجھ سے قرض مانگے اُسے قرض دے اور اُسے محروم نہ رکھ۔

اور تم سُن چکے ہو کہ بیان کیا گیا ہے کہ اپنے قریبی سے محبت کر اور اپنے دشمن سے بغض رکھ، مگر میں تمہیں کہتا ہوں، اپنے دشمنوں سے محبت کرو اور جو تم سے قطع رحمی کرے اس سے صلہ رحمی کرو اور جو تم سے بغض رکھے اس سے بھلائی کرو اور اگر تم ان لوگوں سے محبت کرو جو تم سے محبت کرتے ہیں تو تمہارے لیے کیا اجر ہے؟ اپنے صدقات لوگوں کے سامنے ظاہر نہ کرو، تمہارے دائیں ہاتھ جو کام کریں ان کا

علم تمہارے بائیں ہاتھوں کو نہ ہو، لوگوں کو اپنی نمازیں نہ دکھاؤ اور جب تم نماز پڑھو تو اپنے گھروں میں داخل ہو جاؤ اور اپنے دروازوں کو بند کر لو اور کوئی شخص تمہاری بات نہ سنے اور جب تم نماز پڑھو تو کہو، ہمارے آسمانی باپ تیرا نام مقدس ہو اور تیری بادشاہت آئے تیری مشیت جیسی آسمان میں ہے زمین پر بھی ہو، ہماری آج کی روٹی ہمیں دے اور ہمارے ذمے جو کچھ ہے اُسے ایسے ہی چھوڑ دے جیسے ہم اپنے قرض داروں کو چھوڑتے ہیں۔ اے رب ہماری آزمائش نہ کر بلکہ ہمیں شریر سے نجات دے۔

جب تم اپنے رب کے لیے روزے رکھو تو لوگوں کے سامنے ان کا اظہار نہ کرو اور اپنے چہروں کو تبدیل نہ کرو کہ لوگ تمہیں دیکھیں بلاشبہ تمہارا رب تمہارے حال کو جانتا ہے۔

ذخائر جمع نہ کرو جہاں دیمک اور گھن کھا جاتا ہے اور جہاں چور، چوری کر لیتے ہیں، تمہارے ذخائر تمہارے رب کے پاس ہونے چاہئیں جو آسمان میں ہے جہاں نہ کیڑا دوڑتا ہے اور نہ چور چراتا ہے۔

اور اپنی معاش اور اکل وشرب اور لباس کے لیے غمگین نہ ہو اور آسمان کے پرندوں کی طرف دیکھو جو نہ بوتے ہیں نہ کاٹتے ہیں اور نہ گھروں میں سٹور کرتے ہیں بلاشبہ اللہ تعالیٰ انہیں رزق دیتا ہے اور تم اللہ کے ہاں پرندوں سے زیادہ معزز ہو اور اپنے بچوں کے لیے غمگین نہ ہو وہ بھی تمہاری طرح ہیں جیسے تم پیدا ہوئے ہو وہ بھی اسی طرح پیدا ہوتے ہیں اور جیسے تمہیں رزق دیا گیا ہے انھیں بھی دیا گیا ہے اور اپنے بھائی سے یہ نہ کہہ اپنی آنکھ سے تنکا نکال دے حالانکہ تیری آنکھ میں شہتیر ہے اور اپنے عیوب کو چھوڑ کر لوگوں کے عیوب تلاش نہ کرو اور سؤروں کو پاکیزگی اور موتی نہ دو وہ انہیں اپنے پاؤں سے روند دیں گے اپنے رب سے مانگو وہ تمہیں عطا کرے گا اور اسی کی جستجو کرو تم اسے اپنے ساتھ مہربان

پاؤ گے اور اس کا دروازہ کھٹکھٹاؤ تمہارے لیے کھولا جائے گا، بلاشبہ دروازہ چوڑا ہے اور راستہ واضح ہے اور وہ لوگوں کو ہلاکت تک پہنچاتا ہے اور وہ دروازہ کس قدر چھوٹا ہے اور وہ راستہ کس قدر تنگ ہے جو لوگوں کو نجات تک پہنچاتا ہے۔

ان جھوٹوں سے بچو جو پھاڑنے والے بھیڑیوں کی طرح ہیں جس طرح تم انگور کے دانے کو کانٹے سے اور انجیر کو حنظل سے نہیں توڑ سکتے ایسے ہی تم بڑے درخت کو اچھا پھل دیتے اور اچھے درخت کو بُرا پھل دیتے نہ پاؤ گے۔

اور ہر وہ شخص جو میری بات سنتا اور سمجھتا ہے وہ ایک حلیم شخص کی مانند ہے جس نے سخت جگہ پر اپنا مکان بنایا اور بارش آئی اور دریا چڑھ گئے اور ہوائیں بلند ہوئیں تو وہ گھر گر گیا۔

اور اس زمانے میں ہیرودس بادشاہ نے یوحنا کو پکڑ کر قید کر دیا اس لیے کہ وہ اس کے بھائی فیلفوس کی بیوی کے پاس آیا کرتا تھا۔ یوحنا نے اسے آنے سے منع کیا اور وہ اسے قتل کرنا چاہتا تھا اور ڈرتا بھی تھا کہ وہ یوحنا کی تعظیم کرتے تھے اس کے بھائی کی بیوی نے اُسے کہا یوحنا کو قتل کر دے تو وہ قید خانے کی طرف گیا اور یوحنا کا سر قلم کر دیا اور اُسے ایک تھال میں رکھا اور اس کے شاگرد آئے اور اُنہوں نے اس کے جثہ کو لے کر اُسے دفن کر دیا اور انہوں نے آکر مسیح کو خبر دی تو وہ جنگل کی طرف گیا اور اپنے اصحاب کو حکم دینے لگا کہ کسی کو نہ بتانا۔

مرقس کی انجیل ۔ اور مرقس نے اپنی انجیل کے شروع میں بیان کیا ہے کہ یسوع مسیح ابن اللہ ہے جیسا کہ اشعیاء نبی کی کتاب میں لکھا ہے کہ میں تیرے آگے ملاکی کو بھیجنے والا ہوں تاکہ وہ تیرا راستہ درست کرے اور یحییٰ بن زکریا توبہ کا بپتسمہ دیتا تھا اور اس کا لباس اُونٹ

کے بالوں کا تھا اور وہ اپنا ازار، چمڑے کے ٹکڑے سے باندھتا تھا اور مسیح ناصرۃ الجلیل سے اس کے پاس آیا کہ وہ اسے اردن میں بپتسمہ دے اور جب اس نے اُسے بپتسمہ دیا تو روح القدس کبوتر کی مانند پانی پہ نکلا اور آسمانی آواز، ندا کر رہی تھی کہ تو میرا بیٹا اور وہ درست ہے کہ میں تجھ سے خوش ہوں۔

اور وہ جبل الجلیل کی طرف واپس آ گیا کیا دیکھتا ہے کہ لوگ مچھلی کا شکار کر رہے ہیں ان میں شمعون اور اندراوس بھی ہے اس نے ان دونوں سے کہا میرے ساتھ آؤ میں تمہیں بندوں کا شکاری بنا دوں گا اور وہ اس کے ساتھ چل پڑے، وہ ایک بستی میں داخل ہوا اور اس نے اس بستی کے مریضوں اور مبروصوں کو تندرست کر دیا اور وہاں کے اندھوں کی آنکھیں کھول دیں اور کچھ لوگ اس کے پاس اکٹھے ہو گئے اور وہ ان کے ساتھ اشاروں اور تمثیلوں میں باتیں کرنے لگا اور کہنے لگا کہ میں تم سے سچ کہتا ہوں کہ لوگوں کا خاتمہ نہ ہو گا حتیٰ کہ زمین و آسمان ختم ہو جائیں اور میری باتیں ختم نہ ہوں گی۔

لوقا کی انجیل۔ لوقا انجیل کے آغاز میں کہتا ہے کہ چونکہ بہت سے لوگوں نے ان واقعات و امور کو لکھنا چاہا جنہیں ہم جانتے ہیں۔

میں نے مناسب سمجھا کہ جو کچھ میں جانتا ہوں اس کو سچ سچ لکھنا مجھ پہ واجب ہے۔

ہیرودس بادشاہ کے زمانے میں ایک کاہن زکریا نام تھا جو آل ابیا کے خدام میں سے تھا اور اس کی بیوی جس کا نام الیسبع تھا۔ ہارون کی بیٹیوں میں سے تھی اور وہ دونوں ہی خدا تعالےٰ کے حضور نیک تھے اور اس کے احکام کے پابند تھے اور اس کی اطاعت میں کوتاہی کرنے والے نہ تھے ان دونوں کا کوئی بیٹا نہ تھا اور الیسبع اور زکریا دونوں بانجھ تھے اور ان کی عمر بھی بڑی تھی اسی دوران میں کہ زکریا دھونی سے کہانت کرتا تھا وہ ہیکل میں داخل ہوا اور ایک جماعت ہیکل کے باہر تھی، اس نے دیکھا کہ زکریا کے لیے

رب کا فرشتہ قربان گاہ کی دائیں جانب کھڑا ہے، زکریا نے جب اُسے دیکھا تو کانپ گئے اور ان پر خوف طاری ہو گیا، فرشتے نے انہیں کہا اے زکریا خوف نہ کھاؤ اللہ تعالیٰ نے تیری دُعا سُن لی ہے اور اُسے قبول کر لیا ہے وہ تجھے ایک بیٹا عطا کرے گا اس کا نام یحییٰ رکھنا اور تیرے لیے اس میں بھلائی اور خوشی ہو گی اور وہ اللہ کے ہاں عظمت والا ہو گا، اور شراب اور نشہ نہیں پیئے گا اور ماں کے پیٹ سے ہی رُوح القدس سے بھرپور ہو گا اور بہت سے بنی اسرائیل کو اللہ کی طرف لے جائے گا اور اس پر وہ رُوح نازل ہو گی جو الیاء نبی پر نازل ہوئی تھی تاکہ آباء کے دلوں کو ان کے بیٹوں کی طرف لے آئے اور وہ اللہ کی کامل قوم بن جائیں۔

زکریا نے فرشتے سے کہا یہ میرے لیے کیسے ہو گا کہ میں اسے معلوم کر لوں اور میں بوڑھا ہوں اور میری بیوی عمر رسیدہ ہے؟ فرشتے نے اُسے کہا میں جبریلؑ ہوں جو خدا کے سامنے کھڑا ہوں اس نے مجھے بھیجا ہے تاکہ میں تجھے بشارت دوں پس اب سے تو خاموش ہو جا اور اس دن تک بات نہ کرنا جس میں یہ واقعہ ہو کیونکہ تو نے تصدیق نہیں کی اور تو نے میری اس بات کو نہیں مانا جو اپنے وقت پہ پوری ہونے والی ہے۔

اور لوگ کھڑے ہو کر زکریا کا انتظار کر رہے تھے اور ہیکل میں اس کے ٹھہرنے سے تعجب کر رہے تھے اور جب وہ باہر نکلا تو وہ ان سے بات کرنے کی سکت نہ پا سکا تو انہیں معلوم ہو گیا اور یقین ہو گیا کہ اس نے ہیکل میں رویا دیکھی ہے اور وہ ان کی طرف اشارات کرتا تھا اور بات نہ کرتا تھا۔

اور جب اس کی خدمت کے ایام مکمل ہو گئے تو وہ اپنے گھر واپس آ گیا اور اس کی بیوی الیصبع حاملہ ہو گئی اور اس نے اپنے آپ کو پانچ ماہ چھپائے رکھا اور کہنے لگی اللہ تعالیٰ نے مجھ سے یہ سلوک ان دنوں میں کیا ہے جب اس نے میری طرف دیکھا تاکہ آدمیوں میں مجھ سے عار کو دُور کر دے۔

اور جب زکریا کی بیوی کے حمل کا چھٹا ماہ تھا تو اللہ تعالیٰ نے جبریل فرشتے کو جبل الجلیل کی طرف ناصرہ نام شہر میں ایک کنواری لڑکی کی طرف بھیجا جو ایک شخص یوسف نام کی جو آلِ داؤد میں سے تھا مملوکہ تھی اس کا نام مریم تھا، فرشتہ اس کے پاس آیا اور اُسے کہنے لگا اے نعمت سے بھرپور لڑکی تجھ پر سلام ہو۔ اے عورتوں میں بابرکت! پس جب اس نے اسے دیکھا تو اس کی گفتگو سے گھبرا گئی اور سوچنے لگی اور کہنے لگی یہ کیسا سلام ہے؟ فرشتے نے اُسے کہا اے مریم خوفزدہ نہ ہو تجھے اللہ کے ہاں سے نعمت ملی ہے، حق بات یہ ہے کہ تو میرے عہد کو قبول کرے گی اور بیٹا جنے گی اس کا نام یسوع رکھنا، وہ عظیم شخص ہوگا اور اُسے ابن الاعلیٰ کہا جائے گا اور اللہ تعالیٰ اُسے اس کے باپ داؤد کا تخت دے گا اور وہ ہمیشہ آلِ یعقوب پر بادشاہی کرے گا اور اس کی حکومت فنا نہ ہوگی اور نہ منقطع ہوگی، مریم نے فرشتے سے کہا یہ کیسے ہوگا اور مجھے کسی مرد نے مس نہیں کیا؟ فرشتے نے اُسے کہا رُوح القدس تجھ پر نازل ہوگا اور تجھ سے پیدا ہونے والا قدوس ہوگا اور اُسے ابن اللہ کہا جائے گا اور یہ الیسبع تیری رشتہ دار ہے اور وہ بھی اپنی کبر سنی کے باوجود حاملہ ہے اور یہ اس کا چھٹا مہینہ ہے جسے بانجھ کہا جاتا ہے اس لیے کہ اللہ تعالیٰ کو کوئی چیز عاجز نہیں کر سکتی، مریم نے کہا میں اللہ کی باندی ہوں اور میرے لیے تیرے بیان کے مطابق ہو۔

اور مریم، زکریا کے گھر آئی اور اس نے الیسبع کی خیریت کے متعلق دریافت کیا اور جب زکریا کی بیوی نے مریم کی گفتگو سُنی تو جنین نے اس کے پیٹ میں حرکت کی اور وہ رُوح القدس سے لبریز ہوگئی اس نے مریم سے کہا تو عورتوں میں مبارک ہے، سچ بات یہ ہے کہ جب تیرے سلام کی آواز میرے کانوں میں پڑی تو بڑی خوشی سے جنین نے میرے پیٹ میں حرکت کی۔

اور زکریا کی بیوی الیسبع نے بچہ جنا اور آٹھویں دن انہوں نے اس کا

ختنہ کیا اور اس کا نام یوحنا رکھا اور اسی وقت اس کا منہ کھل گیا اور اس نے گفتگو کی اور اللہ تعالیٰ نے برکت دی اور زکریا ، رُوح القدس سے لبریز ہو گئے اور کہنے لگے ، اسرائیل کا معبود رب بابرکت ہے جس نے اس کی قوم کا عذر قبول کیا اور انہیں نجات دے کر آزاد کر دیا اور آلِ داؤد میں سے ہمارے لیے نجات کا وقت مقرر کیا جیسا کہ اس نے اپنے پاک انبیاء کی زبانوں سے گفتگو کی ہے۔

اور جب مریم کے ایام مکمل ہو گئے تو یوسف اُسے جبل الجلیل کی طرف لے گیا اور اس نے اپنے پہلوٹھے بیٹے کو جنم دیا اور اُسے چیتھڑے میں لپیٹا اور اُسے مخفان میں لٹا دیا اس لیے کہ جہاں وہ دونوں فروکش تھے اس کے لیے جگہ نہ تھی ..... اور رب کا فرشتہ ان کے پاس آیا اور خدا کی بزرگی ان پر روشن ہو گئی اور وہ اس سے شدید خوفزدہ ہو گئے اور رب کے فرشتے نے انہیں کہا ، خوفزدہ نہ ہو اور غم نہ کرو ، سچ بات یہ ہے کہ میں تمہیں عظیم خوشی کی بشارت دے رہا ہوں جو عالم پر چھا جائے گی۔

پھر اس نے مسیح کا یوسف سے آدم تک نسب بیان کیا اور جب اس کے آٹھ دن مکمل ہو گئے تو وہ اُسے ختنے کے لیے لائے جیسا کہ حضرت موسیٰ کی سنت ہے اور انہوں نے اس کا ختنہ کر دیا اور اُسے ہیکل کی طرف لائے اور جنگلی کبوتر کا جوڑا اور کبوتر کے دو بچے اس کی طرف سے قربانی کرنے کے لیے لائے اور وہاں ایک شخص شمعان نام تھا جو نبی تھا پس جب وہ اس کی طرف سے قربانی کرنے کے لیے قربان گاہ کے نزدیک ہوئے تو شمعان نے اسے اُٹھا لیا اور کہنے لگا اے میرے رب میری دونوں آنکھوں نے تیری مہربانی کو دیکھ لیا ہے اب کون ہے تو مجھے وفات دے دے۔

اور اس کے اہل ہر سال اسے عید الفصح میں اورشلیم لے جاتے اور وہ عظیم لوگوں کی خدمت کرتا اور وہ اس کی حکمت کو دیکھ کر تعجب کرتے۔

اور جب مسیح مکمل تیس سال کا ہوا تو سبت کے روز ہیکل کی طرف آیا اور حسب عادت پڑھنے کے لیے کھڑا ہوا اور اُسے اشعیا نبی کی کتاب دی گئی اس نے کتاب کھولی تو اس نے اس میں لکھا دیکھا کہ رب کی رُوح مجھ پر پڑی اس وجہ سے اس نے مجھے منتخب کیا اور مجھے چھوڑا تاکہ میں مسکینوں کو بشارت دوں اور اس نے مجھے شکستہ دلوں کو شفا دینے اور قیدیوں کو رہائی کی اور اندھوں کو آنکھوں کی بشارت دینے کے لیے بھیجا اور یہ کہ میں شکستہ کو ٹھیک کروں اور بدکار کو عفو و مغفرت کی بشارت دوں نیز رب کی مقبول سنت کی بشارت دوں اور اس نے کتاب بند کر کے خادم کو دے دی اور ایک طرف ہو کر بیٹھ گیا اور لوگ اس کے فعل سے حیران ہوئے اور کہنے لگے کیا یہ یوسف کا بیٹا نہیں ہے؟

یوحنا کی انجیل - اور یوحنا پیغمبر اپنی انجیل کے شروع میں مسیح کی نسبت کہتا ہے، ہر چیز سے پہلے کلمہ تھا اور یہ کلمہ اللہ کے پاس تھا اور اللہ ہی کلمہ تھا اور یہ ہر چیز سے پہلے تھا، اور وہ اس کے ساتھ تھا زندگی تھی اور زندگی ہی بشر کا نور ہے - اور تاریکی میں روشنی ہے اور تاریکی اُسے پا نہیں سکتی -

وہ انسان تھا اسے اللہ نے بھیجا تھا اس کا نام یوحنا تھا وہ نور کی شہادت دینے آیا تھا تاکہ لوگ ہدایت پائیں اور اس کے ہاتھ پر ایمان لائیں اور وہ نور نہ تھا بلاشبہ نورِ حق ہمیشہ عالم میں روشن اور واضح رہتا ہے اور عالم اس کے ہاتھ میں تھا اور عالم نے اُسے نہیں پہچانا، وہ خواص کی طرف آیا اور اس کے خواص نے اُسے قبول نہ کیا اور جن لوگوں نے اُسے قبول کیا اور اس پر ایمان لائے اللہ تعالیٰ نے ان کو اقتدار دیا تاکہ وہ ابناء اللہ کہلوائیں وہی لوگ اس کے نام پر ایمان لاتے ہیں جو نہ خون سے ہے اور نہ وہ گوشت کی خواہش سے ہے اور نہ آدمی کی خواہش سے پیدا ہوا ہے بلکہ وہ اللہ سے پیدا ہوا ہے اور کلمہ، گوشت بن گیا اور ہم

میں اُتر آیا اور ہم نے اس کی بزرگی کو اس یکتا کی طرح دیکھا جو نعمت وانصاف سے بھرپور باپ سے ہے۔

اور یوحنا نے اس کی گواہی دی اور منادی کی اور کہا کہ میں نے یہ کہا ہے کہ وہ میرے بعد آئے گا اور وہ مجھ سے پہلے تھا اس وجہ سے کہ وہ مجھ سے مقدم ہے اور اس کا کمال یہ ہے کہ جب ہم نے کوئی اچھی نعمت حاصل کی تو اس نے پہلی نعمت کو بدل دیا کیونکہ تورات حضرت موسیٰ کے ہاتھ پر اُتری تھی اور حق اور نعمت یسوع مسیح کے ساتھ ہے ..... وہ کلمہ ہمیشہ اپنے باپ کی گود میں رہا۔

یہ مسیح کی نسبت چاروں شاگردوں کے جو اصحاب الانجیل ہیں، اقوال ہیں پھر اس کے بعد اُنھوں نے اس کے کچھ حالات لکھے ہیں کہ اس نے بیماروں اور مبروصوں کو شفا دی اور اپاہج کو کھڑا کر دیا اور اندھوں کو بینا کیا اور اس کا ایک دوست جسے عازر کہا جاتا تھا ایک بستی میں تھا جسے بہت غصیا کہا جاتا ہے اور وہ بستی بیت المقدس کے نواح میں ہے وہ مر گیا اور اُسے ایک غار میں رکھ دیا گیا وہ چار دن وہاں پڑا رہا پھر مسیح اس بستی میں آیا تو عازر کی دو بہنیں آئیں اور اُسے کہنے لگیں اے ہمارے آقا تیرا دوست عازر فوت ہو گیا ہے، مسیح کو اس کا غم ہوا اور پوچھنے لگا اس کی قبر کہاں ہے؟ تو وہ اُسے غار پر لے آئے جس کے منہ پر پتھر پڑا ہوا تھا اس نے کہا پتھر کو ایک طرف کرو، انھوں نے کہا وہ چار دنوں سے بدبودار ہو گیا ہے اس نے کہا اے میرے رب تیرے لیے حمد ہے مجھے معلوم ہے کہ تو ہر چیز عطا کرتا ہے لیکن میں اس کھڑی جماعت کی وجہ سے کہتا ہوں تاکہ یہ ایمان لائیں اور تصدیق کریں کہ تو نے مجھے بھیجا ہے پھر اس نے عازر سے کہا کھڑا ہو جا تو وہ اپنی اوڑھنی گھسیٹتا ہوا اُٹھ کھڑا ہوا اور اس کے ہاتھ پاؤں بندھے ہوئے تھے اور ان کے ساتھ کچھ بیہودگی بھی

تھے پس وہ آپ پر ایمان لائے اور عازر کی طرف دیکھنے لگے اور اس سے تعجب کرنے لگے۔

اور یہود کے عظماء اور علماء اکٹھے ہوئے اور کہنے لگے ہمیں خدشہ ہے کہ یہ ہمارا دین خراب کر دے گا اور لوگ اس کی پیروی کریں گے، قیافہ شناس نے جو کاہنوں کا سردار تھا، انہیں کہا، تمام قوم کے مرنے سے ایک شخص کا مرنا بہتر ہے اور انہوں نے آپ کے قتل پر اتفاق کر لیا اور مسیح گدھے پر سوار ہو کر اورشلیم آیا اور اس کے اصحاب نے خلوص دل سے اس کا استقبال کیا اور یہوذا ابن شمعان، مسیح کے اصحاب میں سے تھا مسیح نے اپنے اصحاب سے کہا جو لوگ میرے ساتھ کھا پی رہے ہیں ان میں سے ایک مجھے پکڑا دے گا یعنی یہوذا ابن شمعان، پھر آپ اپنے اصحاب کو وصیت کرنے لگے اور انہیں کہنے لگے وہ گھڑی آن پہنچی ہے جب ابن البشر، اپنے باپ کے پاس چلا جائے گا اور میں وہاں جا رہا ہوں جہاں تمہارا میرے ساتھ جانا ممکن نہیں، میری وصیت کو یاد رکھو، عنقریب تمہارے پاس فارقلیط آئے گا جو تمہارے ساتھ نبی بن کر رہے گا اور جب فارقلیط روح حق اور سچائی کے ساتھ تمہارے پاس آئے گا تو وہ میری گواہی دے گا اور میں نے تم سے یہ بات اس لیے کہی ہے کہ جب اس کا وقت آئے تو تم اُسے یاد رکھو میں نے تمہیں کہہ دیا ہے اور میں اپنے بھیجنے والے کے پاس جانے والا ہوں اور جب روح حق آئے گا تو سارے حق کی طرف تمہاری راہنمائی کرے گا اور تم کو دور کی باتیں بتائے گا اور میری تعریف کرے گا اور عنقریب تم مجھے نہ دیکھو گے۔

پھر مسیح نے آسمان کی طرف اپنی نگاہ اُٹھائی اور کہنے لگا، وہ گھڑی آ گئی ہے میں نے زمین میں تیری تمجید کی ہے اور جس کام کا تو نے مجھے حکم دیا تھا میں نے اُسے مکمل کر دیا ہے پھر کہنے لگا اے اللہ اگر اس پیالہ

کو پیے بغیر میرے لیے کوئی چارہ نہیں تو اسے مجھ پر آسان کر دے اے میرے رب میری مرضی پوری نہ ہو بلکہ تیری مرضی پوری ہو۔

پھر مسیح اپنے شاگردوں کے ساتھ اس جگہ کی طرف گیا جہاں وہ اور اس کے اصحاب اکٹھے ہوا کرتے تھے اور یہوذا ایک حواری تھا جو اس جگہ کو جانتا تھا اور جب اس نے پولیس والوں کو مسیح کو تلاش کرتے دیکھا تو وہ انہیں اور کاہنوں کے ایلچیوں کو جو ان کے ساتھ تھے ان کے پاس لے گیا حتیٰ کہ ان کے پاس آکر پوچھنے لگے تم کس کی تلاش میں ہو؟ انہوں نے کہا یسوع ناصری کی تلاش میں ہیں، آپ نے انہیں کہا یسوع تو میں ہی ہوں تو وہ واپس چلے گئے پھر پلٹ آئے تو مسیح نے انہیں کہا اگر تم میری تلاش میں ہو تو یسوع ناصری میں ہی ہوں مجھے لے چلو تاکہ پیشگوئی پوری ہو۔

اور شمعان الصفا کے پاس تلوار تھی اس نے اسے سونت لیا پھر اس نے کاہنوں کے سردار کے غلام کو ماری اور اس کا دایاں ہاتھ کاٹ دیا مسیح نے کہا اے شمعان تلوار کو اس کے نیام میں کرو، میں اس پیالے کے پینے سے نہیں رک سکتا جو میرے رب نے مجھے دیا ہے اور پولیس نے مسیح کو گرفتار کر لیا اور اسے باندھ کر اس قیافہ شناس کے پاس لائے جو یہود کا رئیس تھا اور اسی نے آپ کے قتل کا مشورہ دیا تھا۔

اور شمعان الصفا آپ کے پیچھے چلتا ہوا پہرہ داروں کے ساتھ داخل ہوا تو اس سے دریافت کیا گیا تو اس ناصری کے شاگردوں میں سے ہے؟ اس نے کہا نہیں، اور جب مسیح کو یہودیوں کے سردار کے پاس لے جایا گیا تو وہ آپ سے باتیں کرنے لگا اور مسیح اسے جواب دینے لگے جسے وہ نہ سمجھتا تھا۔ ایک سپاہی نے آپ کے جبڑوں پر ضرب لگائی پھر وہ مسیح کو قیافہ شناس کے ہاں سے نکال کر فرطورین کے پاس لے گئے اس نے آپ سے پوچھا آپ یہودیوں کے بادشاہ ہیں؟ مسیح نے اسے کہا کیا تو نے یہ بات

اپنے پاس سے کہی ہے یا دوسروں نے تجھے میرے بارے میں بتائی ہے؟ اور آپ اس سے باتیں کرنے لگے اور کہنے لگے میری بادشاہت اس دنیا کی مانند نہیں ہے
پھر پولیس نے ارجوان[1] کا ایک تاج لیا اور اسے اس کے سر پر رکھ دیا اور اُسے مارنے لگے پھر انہوں نے اُسے باہر نکالا اور اس کے سر پر یہی تاج تھا اور کاہنوں کے سرداروں نے اُسے کہا اسے صلیب دے دے، پیلاطوس نے انہیں کہا تم اسے پکڑ کر صلیب دے دو، میں اس کا کوئی قصور نہیں پاتا، انہوں نے کہا اس کا قتل وصلب اس لیے ضروری ہے کہ اس نے اپنے آپ کو ابن اللہ کہا ہے پھر اس نے اُسے نکال دیا اور انہیں کہنے لگا تم اسے پکڑ کر صلیب دے دو، سو انہوں نے مسیح کو پکڑ لیا اور اُسے باہر نکالا اور اُسے اس لکڑی پر چڑھا دیا جس پر انہوں نے اُسے صلیب دی۔

یہ یوحنا کی انجیل کا بیان ہے اور متی، مرقس اور لوقا کہتے ہیں کہ انہوں نے اس لکڑی کو جس پر انہوں نے مسیح کو صلیب دیا ایک قرنانی شخص کی گردن پر رکھا اور اُسے ایک جگہ لے گئے جسے کھوپڑی کہا جاتا تھا اور عبرانی میں اس کا نام ایما خالہ تھا اور اسی جگہ پر آپ کو صلیب دیا گیا اور آپ کے ساتھ دو اور آدمیوں کو بھی صلیب دیا گیا ایک کو اس جانب اور دوسرے کو دوسری جانب، اور پیلاطوس نے تختی میں لکھا یہ یہودیوں کا بادشاہ یسوع ناصری ہے، کاہنوں کے رؤسا نے اُسے کہا وہ بات لکھو جو اس نے کہی ہے کہ وہ یہودیوں کا بادشاہ ہے اس نے کہا میں نے جو لکھنا تھا لکھ دیا ہے۔

پھر پولیس والوں نے مسیح کے کپڑوں کو باہم تقسیم کیا اور آپ کی ماں

---

[1] ارجوان، ایک پھول دار درخت کا نام ہے (مترجم)

مریم، اور مریم بنت فلوفا اور مریم مگدلینی کھڑی ہو کر آپ کی طرف دیکھ رہی تھیں، آپ کی والدہ نے لکڑی کے اوپر سے آپ سے گفتگو کی۔

اور وہ پولیس والے اسفنج کے ایک ٹکڑے کو جس میں سرکہ تھا پکڑ کر اس کی ناک کے نزدیک کرنے لگے اور وہ اسے ناپسند کرنے لگا پھر اس نے جان دے دی اور وہ اس کے ساتھ ان دو مصلوبوں کے پاس بھی آئے اور انہوں نے ان کی پنڈلیاں توڑیں اور ایک پولیس مین نے نیزہ پکڑ کر اس کے پہلو میں مارا تو خون اور پانی باہر نکلا پھر اس کے متعلق اس کے ایک شاگرد نے پیلاطوس سے بات کی حتیٰ کہ اس نے اُسے اتارا اور مُر اور ایلوا کی خوشبو لی اور اُسے سوتی کپڑے اور خوشبو میں لپیٹ دیا اور اس جگہ پر ایک باغ تھا اور اس میں ایک نئی قبر تھی سو انہوں نے مسیح کو اس میں رکھ دیا اور یہ جمعہ کا دن تھا۔

اور نصاریٰ کے بیان کے مطابق جب اتوار کا دن آیا تو صبح سویرے مریم مگدلینی قبر کی طرف آئی اور اس نے آپ کو نہ دیکھا اور شمعون الصفا اور اس کے اصحاب آئے تو اس نے انہیں بتایا کہ آپ قبر میں نہیں ہیں وہ گئے تو انھوں نے بھی آپ کو نہ دیکھا اور مریم دوسری بار قبر کی طرف آئی تو اس نے قبر میں دو سفید لباس آدمیوں کو دیکھا ان دونوں نے اُسے کہا مت رو، پھر وہ اپنے پیچھے مُڑی تو اس نے مسیح کو دیکھا اور آپ نے اُسے کہا میرے نزدیک نہ آنا کیونکہ میں اپنے باپ کے پاس نہیں گیا لیکن تو میری بہنوں کے پاس جا اور انہیں کہہ کہ میں اپنے باپ اور تمہارے باپ اور اپنے معبود اور تمہارے معبود کے پاس نہیں گیا اور جب اتوار کی رات ہوئی تو آپ ان کے پاس آئے اور انہیں کہنے لگے سلامتی تمہارے ساتھ ہے جیسے میرے باپ نے مجھے بھیجا ہے اور اگر تم نے کسی کے گناہ معاف کیے تو وہ معاف ہوں گے، وہ کہنے لگے یہ جو ہمارے ساتھ

گفتگو کر رہا ہے رُوح اور خیال ہے آپ نے انہیں کہا میری انگلیوں اور میرے دائیں پہلو میں میخوں کے نشانات دیکھو۔ میں نے انہیں کہا ان لوگوں کو مبارک ہو جنہوں نے مجھے نہیں دیکھا اور میری تصدیق کی۔

اور وہ اس کے پاس مچھلی کا ایک ٹکڑا لائے اور اس نے کھایا اور انہیں کہنے لگا اگر تم نے میری تصدیق کی اور میرے طرح کام کیے تو میں سچ سچ کہتا ہوں کہ تم مریض پر ہاتھ رکھو گے تو وہ تندرست ہو جائے گا اور موت اُسے تکلیف نہیں دے گی پھر وہ اُن سے اُوپر چلا گیا اور اس کی عمر ۳۳ سال تھی۔

یہ اصحاب انجیل کا قول ہے اور وہ تمام معانی میں اختلاف رکھتے ہیں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ——— انہوں نے اسے قتل نہیں کیا اور نہ اُسے صلیب دیا ہے بلکہ وہ ان کے لیے مقتول و مصلوب کے مشابہ ہو گیا اور جن لوگوں نے اس کے بارے میں اختلاف کیا ہے وہ اس کے متعلق شک میں ہیں انہیں اتباع ظن کے سوا اس کے متعلق کوئی علم نہیں اور انہوں نے اسے یقیناً قتل نہیں کیا بلکہ اللہ تعالیٰ نے اُسے اپنی طرف اٹھا لیا ہے۔

اور جب عیسیٰ المسیح مرفوع ہو گئے تو حواری اورشلیم میں اکٹھے ہوئے جو جبل زیتون میں ہے اور وہ بالا خانے میں گئے اس میں پطرس، لیعقوب یوحنا، اندراوس، فیلپس، توما، برقلموس، متاوس اور لیعقوب موجود تھے.... پس شمعان پتھر پہ کھڑا ہوا اور کہنے لگا اے بھائیو چاہیے تھا کہ وہ فرمان پورا ہوتا جو رُوح القدس نے پہلے بیان کیا ہے۔ اور انہوں نے چاہا کہ وہ ایک شخص کو مقرر کر کے اس کے ذریعے بارہ کی تعداد کو پورا کریں سو انہوں نے متی اور برسبا کو مقدم کیا اور کہنے لگے اے اللہ جسے ہم پسند کرتے ہیں اُسے ہمارے لیے ظاہر فرما۔ پس وہ متی پر پڑا اور انہیں شدید ہوا نے آلیا اور جس کمرے میں وہ

تھے وہ بھر گیا اور انہوں نے آگ کی زبان کی مانند چیز دیکھی اور انہوں نے مختلف زبانوں میں باتیں کیں پھر وہ پطرس سے کہنے لگے تو کیا کرے گا؟ پطرس نے انہیں کہا، اٹھو اور تم میں سے ہر آدمی مسیح کے نام پر بپتسمہ دے اور اس کج قبیلے سے الگ ہو جاؤ۔

اور پطرس اور یوحنا کھڑے ہوئے وہ دونوں جب بھی گرجا میں داخل ہوئے انہوں نے مسیح کے واقعہ کا ذکر کیا اور اس کے فعل کو بیان کیا اور لوگوں کو اس کی پرستش کی طرف دعوت دی اور یہود نے ان کو ملامت کی اور انہیں پکڑ لیا اور انہیں قید کر دیا پھر انہیں رہا کر دیا اور کہنے لگے ہم اللہ کی تقدیس کرنے والے اور اس کی حکمت اور اس کے مسیح کا ذکر والے سات آدمیوں کو منتخب کرتے ہیں، پس انہوں نے اصطفانس، فیلبس، ابرحورس، نیقانور، طیموں، برمنا اور نیقولاوس الانطاکی کو منتخب کیا اور انہیں کھڑا کیا اور ان کے لیے دعا کی اور ان کی تقدیس کی، تو وہ مسیح کے واقعہ کو بیان کرنے لگے اور لوگوں کو اپنے دین کی طرف دعوت دینے لگے۔

اور پولیس ان پر سب لوگوں سے سخت گیر تھا اور انہیں بہت ایذا دیتا تھا اور وہ ان میں سے جس پر قابو پاتا اسے قتل کر دیتا اور وہ تمام مقامات پہ انہیں تلاش کرتا تھا سو وہ دمشق جانے کے ارادے سے نکلا تاکہ وہاں جو لوگ ہیں انہیں جمع کرے اور اس نے ایک آواز سُنی جو اُسے کہہ رہی تھی اے پولیس تو نے مجھ پر کتنا ظلم کیا ہے! وہ گھبرا گیا حتیٰ کہ وہ اندھا ہو گیا پھر وہ التجا کرتا ہوا اس کے پاس آیا اور اس نے اُسے برکت دی حتیٰ کہ واپس چلا گیا اور اس کی آنکھیں تندرست ہو گئیں اور وہ گرجوں میں کھڑے ہو کر مسیح کا ذکر کرنے لگا اور اس کی تقدیس کرنے لگا اور یہودیوں نے اس کے قتل کا ارادہ کیا تو وہ ان سے خوفزدہ ہو کر بھاگ گیا اور وہ شاگردوں کے ساتھ لوگوں کو دعوت دینے لگا اور ان سے انہی کی طرح باتیں کرنے لگا اور دنیا سے بے رغبتی کا

اظہار کرنے لگا حتیٰ کہ تمام حواریوں نے اسے اپنے پاس سے مقدم کیا اور اُسے اپنا سردار بنا لیا۔

اور وہ کھڑے ہو کر کلام کرتا اور بنی اسرائیل کے واقعہ کا اور انبیاء کا ذکر کرتا اور مسیح کا حال بیان کرتا اور کہتا ہمیں قوموں کے پاس لے جاؤ جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے مسیح سے فرمایا ہے ہم نے تجھے قوموں کا نور بنایا ہے تو اخلاص سے اکناف زمین کی طرف جائے گا پس ان میں سے ہر شخص نے اس کی رائے کے مطابق بات کی اور کہنے لگے شریعت کی حفاظت ہونی چاہیے اور ہر شہر کی طرف ایسے لوگوں کو بھیجنا چاہیے جو لوگوں کو اس دین کی طرف دعوت دیں اور انہیں پتھروں کے لیے قربانی کرنے اور زناکاری کرنے اور خون کھانے سے روکیں۔

اور پولس دو آدمیوں کے ساتھ انطاکیہ کی طرف گیا تاکہ وہ بپتسمہ کے دین کو قائم کریں پھر پولس واپس آگیا اور پکڑا گیا اور اُسے شاہِ روم کے پاس لے جایا گیا تو اس نے کھڑے ہو کر باتیں کیں اور مسیح کا حال بیان کیا اور کچھ لوگوں نے ان کے دین کو خراب کرنے اور مسیح کا ذکر کرنے اور اس کی تقدیس کرنے کی وجہ سے اس کے قتل پر ابھارا گیا۔

سریانیوں کے بادشاہ

طوفان کے بعد ارضِ بابل میں سب سے پہلے بادشاہ بننے والے سریانیوں کے بادشاہ تھے پس ان میں جو شخص سب سے پہلے بادشاہ بنا اور اس کے سر پر تاج رکھا گیا وہ شوسان تھا اس کی حکومت سولہ سال رہی پھر اس کے بعد اس کا بیٹا بوہر بیس سال بادشاہ رہا پھر اسماثیر بن الول سات سال بادشاہ رہا پھر اس کے بعد اس کا بیٹا عمر قیم دس سال بادشاہ رہا پھر اس کا بیٹا اہرمون

دس سال بادشاہ رہا پھر اس کا بیٹا سماداں دس سال بادشاہ رہا پھر اس کا بیٹا سبیر آٹھ سال بادشاہ رہا پھر ہرمیون اٹھارہ سال بادشاہ رہا اور اس کا بیٹا ہوربا بائیس سال بادشاہ رہا اور اردوا اور حلعابیس دونوں بارہ سال بادشاہ رہے۔

موصل اور نینوا کے بادشاہ

ان کا پہلا بادشاہ بالوس ۳۲ سال بادشاہ رہا اور فینوس بن بالوس ۵۲ سال بادشاہ رہا اور اس نے نینوا کا شہر تعمیر کیا پھر ایک عورت جس کا نام شمیرم تھا نے چالیس سال بادشاہت کی پھر لادسنسر ۴۵ سال بادشاہ رہا پھر پندرہ بادشاہ بنے جن کی کوئی تاریخ نہیں اور نہ کوئی واقعہ ہے۔

بابل کے بادشاہ

سریانیوں کے بعد بابل کا پہلا بادشاہ نمرود تھا اس نے ۶۵ سال بادشاہت کی اور کودس نے ۳۴ سال، اور ازقو نے ۱۰ سال اور لولس[1] نے ۴۰ سال، سمیرم نے ۴۲ سال، قوسمیس ۴۹ سال، اینوس نے ۳۰ سال، بیلادس نے ۱۲ سال۔ اطلوس نے ۳۲ سال، سفروس نے ۳۰ سال، حازم بودس نے ۳۰ سال، سعالوس نے ۳۰ سال، سبطاس نے ۴۰ سال، اسنطرس نے ۴۰ سال، دمنوطوس نے ۴۵ سال، العردس نے ۳۰ سال، المقرندوس

---

[1] اصل کتاب میں یہ لفظ نقطے کے بغیر ہے۔

نے ۵۲ سال، قاربوس نے ۳۰ سال، بابادس نے ۴۵ سال، شہرسبا اددموس نے ۴۰ سال، دارافوس نے ۳۸ سال، لادلبس نے ۴۵ سال، قطرلیس نے ۳۰ سال، فرطادس نے ۲۰ سال، امرطا نے ۶۰ سال، قولا نے ۳۵ سال، لبعنطس نے ۳۵ سال، اسعلوسرقنم نے ۱۴ سال، اسرعون نے ۷ سال، قیم حدوم نے ۳ سال، فردورح نے ۴۵ سال، سنحاریب نے ۱۳ سال، معرس نے ۳۲ سال، بخت نصر نے ۴۵ سال، فرمورج نے ایک سال، عطسفر نے ۶۰ سال فاسوسا نے ۸ سال، معوسا نے سات ماہ، دارلوش نے ۱۳ سال، کسرحوش نے ۲۰ سال، فرطان نے سات ماہ، منعسمت نے ۱۴ سال، سعلس نے سات ماہ، دارلوش نے جسے سکندر نے قتل کیا تھا ۱۹ سال اور ارطعشاست نے ۲۷ سال بادشاہت کی۔

یہ دنیا کے بادشاہ تھے جنہوں نے عمارات بنائیں، شہر بنائے، قلعے بنائے، محلات کے کنگرے بنائے نہریں کھودیں، درخت بوئے، پانی نکالے زمینیں پھاڑیں، معدنیات نکالیں دینار بنائے، تاجوں کو مرصع کیا، تلواریں بنائیں، ہتھیار بنائے، لوہے کے آلات بنائے، تانبا اور سیسہ بنایا، ترازو اور پیمانے بنائے، شہروں کے نقشے بنائے صوبے بنائے، دشمنوں کو قیدی بنایا، اسیروں کو غلام بنایا، قید خانے بنائے، زمانوں کو بیان کیا مہینوں کے نام رکھے، افلاک و بروج اور کواکب کے بارے میں گفتگو کی، گنتی کی اور انہوں نے اجتماع و افتراق اور تہائی، چوتھائی کی راہنمائی کے مطابق فیصلے کیے۔

ہندوستان کے بادشاہ

اہل علم کا بیان ہے کہ ہندوستان کا پہلا بادشاہ جس پر ان کا اتفاق

ہوا برہمن تھا جس کے زمانے میں پہلی ابتداء ہوئی اور وہی پہلا شخص ہے جس نے نجوم کے بارے میں گفتگو کی اور نجوم کا علم اس سے سیکھا گیا اور پہلی کتاب وہ ہے جسے ہندوستانی سندھ ہند کا نام دیتے ہیں اور اس کی تفسیر دہر الدھور ہے اور اسی سے ارجبھر اور مجسطی کا اختصار کیا گیا ہے پھر انہوں نے ارجبھر سے ارکند کا اختصار کیا اور مجسطی سے بطلیموس کی کتاب اختصار کیا پھر انہوں نے اس سے مختصرات اور زیجات[1] اور ان کی مانند حساب بنایا اور نو ہندی حرف بنائے جن سے سب حساب نکلتا ہے اور جن کی معرفت حاصل نہیں ہو سکتی اور وہ ۱ ۲ ۳ ۴ ۵ ۶ ۷ ۸ ۹ ہیں ان میں سے پہلا ایک ہے اور وہ ایک سو دس ہے اور وہ ہزار ہے اور وہ لاکھ ہے اور وہ کروڑ ہے اور وہ دس کروڑ ہے اور وہ ایک ارب ہے اور اسی حساب سے وہ بڑھتا جاتا ہے اور دوسرا، دو ہے اور وہ بیس ہے اور وہ دو سو ہے اور وہ دو ہزار ہے اور وہ بیس ہزار ہے اور وہ دو لاکھ ہے اور وہ دو کروڑ ہے، اسی حساب سے نو حروف چلتے جاتے ہیں مگر ایک کا خانہ دس میں سے معروف ہے اور اسی طرح دس کا خانہ سو میں سے معروف ہے اور اسی طرح ہر خانے کا حال ہے اور جب ان میں سے ایک خانہ گزر جاتا ہے تو اس میں صفر لگا دی جاتی ہے اور صفر ایک چھوٹا دائرہ ہوتا ہے۔

اور انہوں نے دنیا کے سات اقالیم بنائے ہیں، پہلا اقلیم ہندوستان ہے اور اس کی حد جو مشرق کے نزدیک ہے، سمندر ہے اور چین کی طرف دیبل تک ہے جو ارض عراق کے قریب ہے اور سمندر کی خلیج تک ہے جو

---

[1] زیج، علم ہیئت میں اس جدول کا نام ہے جس سے سیاروں کی حرکات کا اندازہ لگاتے ہیں، (مترجم)

ارض ہند کے قریب ارض حجاز تک ہے۔

دُوسرا اقلیم : حجاز ہے اس کی حد، خلیج عدن تک اور ارض حبشہ تک ہے جو سرزمین مصر کے نزدیک ہے اور ثعلبہ تک ہے جو ارض عراق کے قریب ہے۔

تیسرا اقلیم : مصر ہے اس کی حد ارض حبشہ کے نزدیک سے ارض حجاز تک ہے اور جنوب کے نزدیک بحر اخضر تک۔ مغرب کی طرف، اس خلیج تک جو روم کے نزدیک ہے نصیبین تک جو ارض عراق کے نزدیک ہے

چوتھا اقلیم : عراق ہے اس کی حد، ہندوستان کے نزدیک دیبل ہے اور ارض حجاز کے نزدیک ثعلبیہ ہے اور ارض مصر و روم کے نزدیک نصیبین ہے اور ارض خراسان کے نزدیک دریائے بلخ ہے۔

پانچواں اقلیم : روم ہے ارض مصر کے نزدیک اس کی حد، خلیج ہے اور مغرب کے نزدیک سمندر ہے اور ترک کے نزدیک یاجوج ماجوج ہے۔ اور ارض عراق کے نزدیک نصیبین ہے۔

چھٹا اقلیم : یاجوج ماجوج ہے ارض مغرب کے نزدیک اس کی حد ترک ہے اور خزر کے نزدیک سمندر ہے اور اس کے شمالی سمندروں کے درمیان جنگلات ہیں اور ارض مشرق کے نزدیک ارض نصیبین ہے اور خراسان کے نزدیک دریائے بلخ ہے۔

ساتواں اقلیم : چین ہے، مغرب کے نزدیک اس کی حد یاجوج ماجوج ہے اور مشرق کے نزدیک سمندر ہے اور ہند کے نزدیک سرزمین کشمیر ہے اور خراسان کے نزدیک دریائے بلخ ہے اور ان اقالیم میں سے ہر اقلیم اس جیسے ایک سو فرسخ میں سماتا ہے۔

اور انہوں نے بیان کیا ہے کہ زمین کا قطر دو ہزار ایک سو فرسخ ہے اور اس کی لمبائی چھ ہزار تین سو فرسخ ہے اور انہوں نے اس فرسخ کا اندازہ

سولہ ہزار ہاتھ کیا ہے۔

اور انہوں نے بیان کیا ہے کہ وہ ہاتھ جو دائرۃ النجوم کے نچلے حصے کو محیط ہوتا ہے اور وہ فلک قمر ہے ایک لاکھ فرسخ اور ۲۵ ہزار چھ سو چونسٹھ فرسخ ہے اور اس کا قطر ان فراسخ کے اندازے کے مطابق جن سے انہوں نے زمین کا اندازہ کیا ہے راس الحمل کی حد سے راس المیزان کی حد تک چالیس ہزار فرسخ ہے اور اقلیم اوّل میں دن کی لمبائی کی ساعات تیرہ ساعتیں ہیں اور دوسرے میں ساڑھے تیرہ ساعات، اور تیسرے میں چودہ ساعات اور چوتھے میں ساڑھے چودہ ساعات اور پانچویں میں پندرہ ساعات، اور چھٹے میں ساڑھے پندرہ ساعات اور ساتویں میں سولہ ساعات ہیں۔

اور ہر وہ شہر جو اپنے دن کی لمبائی کی مقادیر میں اس اندازے میں آتا ہے وہ اس اقلیم کے متوسط میں ہوتا ہے جس میں وہ ہوتا ہے اور جو ان اندازوں کے درمیان ہوتا ہے وہ اس اقلیم سے تعلق رکھتا ہے جو ساعات کی مقدار میں اس سے قریب تر ہوتا ہے پس اقلیم اوّل کا وسط، خط استواء سے تقریباً تیس راتوں کی مسافت پر ارض یمن میں شہر سبا اور اس کے اردگرد کے علاقے سے مشرق و مغرب تک ہے اور یہ عدن سے درے کا علاقہ ہے اور دس ایام کے اندازے سے زیادہ واضح ہے اور دوسرے اقلیم کا وسط، مکہ اور مشرق سے مغرب تک اس کے اردگرد کا علاقہ ہے اور تیسرے اقلیم کا وسط، اسکندریہ اور اس کے اردگرد کا علاقہ جو کوفہ اور بصرہ کی جانب مشرق اور مغرب سے تعلق رکھتا ہے اور چوتھے اقلیم کا وسط اصفہان اور اس کے اردگرد کا علاقہ ہے وہ بھی مشرق و مغرب میں اس کی چوڑائی کی مانند ہے اور پانچویں اقلیم کا وسط، ارض مرو اور اس کے اردگرد کے نزدیکی علاقے میں ہے وہ بھی مشرق سے مغرب تک

اس کی چوڑائی کی مانند ہے اور چھٹے اقلیم کا وسط، برذعہ اور اس کے اردگرد کا علاقہ ہے وہ بھی مشرق اور مغرب کے درمیان اس کی چوڑائی کی مانند ہے۔

اور ساتویں اقلیم کا وسط، جبال ترک اور اس کے اردگرد کا علاقہ ہے یہ بھی مشرق و مغرب کے درمیان اس کی چوڑائی کی مانند ہے۔

ہندوستانیوں کا قول ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حمل کے پہلے منٹ میں کواکب کو پیدا کیا اور یہ دنیا کا پہلا دن ہے پھر اس نے ان کواکب کو اس جگہ سے آنکھ جھپکنے سے بھی زیادہ سرعت کے ساتھ چلایا اور ان میں سے ہر ستارے کے لیے ایک معین رفتار بنائی حتیٰ کہ ایام سندھ اور ہند کے شمار میں وہ سب کے ساتھ اس جگہ پر مل جائے جس میں وہ پیدا کیا گیا تھا جیسا کہ وہ اپنی پہلی ہیئت میں تھے پھر اللہ تعالےٰ جو چاہے فیصلہ کرتا ہے۔

وہ کہتے ہیں کہ جب سب سے پہلے کواکب گھوم کر سب کے سب حمل کے منٹ میں جمع ہوئے جیسے کہ وہ پہلے روز پیدا ہوئے تھے دنیا کے تمام دن سندھ اور ہند سے ایک کھرب چھتر ارب تئیس کروڑ چار لاکھ پچاس ہزار ہیں اور یہ ساٹھ ارب اڑتالیس کروڑ مہینے بنتے ہیں اور یہ چار ارب اور ۲۳ کروڑ سال بنتے ہیں سورج کے مدار کے سالوں کے مطابق، اور سال، تین سو پینسٹھ دنوں اور چوتھائی دن اور پانچ گھنٹے اور گھنٹے کے چار سو جزوں کا ایک جزو ہوتا ہے۔

پھر ہندوستان میں بادشاہ کے حالات بگڑ گئے اور اس نے طویل مدت قیام کیا اور وہ ملک میں الگ الگ حکومتیں تھیں۔ ہر پارٹی کی ایک حکومت تھی حتیٰ کہ بادشاہوں نے ان سے جنگ کی اور انہیں اپنی کمزوری کا خدشہ ہوا اور وہ صاحبانِ عقل و معرفت و حکمت تھے اور دیگر اقوام سے ان باتوں میں بڑھے ہوئے تھے سو انہوں نے ایک شخص کو بادشاہ بنانے پر اتفاق کیا اور انھوں نے زارح کو بادشاہ بنایا اور وہ جلیل القدر

اور عظیم الشان آدمی تھا اس کی حکومت اور اس کا اقتدار بڑھ گیا حتیٰ کہ وہ سرزمین بابل کی طرف گیا پھر اس سے آگے بڑھ کر بنی اسرائیل کے بادشاہوں تک پہنچ گیا اور اسی نے حضرت سلیمان بن داؤد کی وفات کے بیس سال بعد بنی اسرائیل سے جنگ کی اور ان دنوں اسرائیل کا بادشاہ رحبعم بن سلیمان تھا سو بنی اسرائیل اللہ کے حضور چلائے تو اللہ تعالیٰ نے زارح اور اس کی فوج پر موت کو مسلط کر دیا اور وہ اپنے ملک کی طرف واپس آ گیا۔

اور ان کے بادشاہوں میں سے فور، بھی ہے، سکندر نے جب ایرانیوں کے بادشاہ کو قتل کیا تو اس کے ملک سے بھی جنگ کی اور ارض عراق اور اس کے ارد گرد کے علاقے پر جو دارلیوش کی مملکت میں تھے غالب آ گیا اور اس نے اسے خط لکھا جس میں اُسے اپنی اطاعت میں آنے کا حکم دیا اور فور نے اسے لکھا کہ وہ فوج کے ساتھ اس کی طرف بڑھے، سو سکندر نے جلدی کی اور اس کے ملک کی طرف چلا گیا اور فور اس کے مقابلے میں نکلا اور اس سے جنگ کی اور فور نے ہاتھی نکالے اور وہ سکندر پر غالب تھا اور ان ہاتھیوں کے سامنے کوئی چیز نہ ٹھہرتی تھی سو سکندر نے تانبے کے بُت بنائے پھر انھیں تیل اور گندھک سے بھر دیا اور ان کے اندر آگ جلا دی پھر انہیں چھکڑے پر رکھا اور انہیں ہتھیار پہنائے پھر انہیں صفوں کے آگے کر دیا اور جب ان کی مڈبھیڑ ہوئی تو جوانوں نے انہیں ہاتھیوں کی طرف دھکیل دیا اور جب وہ قریب ہوئے تو ہاتھیوں نے اپنی سونڈوں سے ان پر حملہ کر دیا اور وہ اس تانبے کے گرد سونڈیں لپیٹ دیتے اور وہ بھڑک رہا ہوتا وہ بھُن جاتیں اور وہ شکست کھا کر واپس لوٹ جاتے اور ہندوستان کے دستوں کو شکست دیتے اور انہیں ہلاک کرتے پھر سکندر نے شاہِ ہند فور کو دعوت دی کہ وہ اس سے مبارزت کرے تو وہ اس کے مقابلہ میں نکلا تو سکندر نے برابر کے مقابلہ

میں اُسے قتل کر دیا اور اس کی فوج کو لوٹ لیا۔

اور ان کے بادشاہوں میں سے کیہن بھی ہے جو دانا، ذہین اور ادیب آدمی تھا، سکندر نے فور کے بعد اُسے تمام سرزمین ہند کا بادشاہ بنایا اور کیہن نے سوچ سے کام لیا یہ توہم کے متعلق بات کرنے والا پہلا شخص ہے اور یہ کہ طبیعت کو جس چیز کا وہم ہو اس کی طرف لوٹتی ہے اور اس کا وہم ہوتا ہے کہ وہ اسے نفع دے گا خواہ وہ نقصان دہ ہی ہو اور کیہن زہر قاتل کھاتا تھا پھر وہم کرتا تھا کہ اس کے دل پر برف کے بوجھ ہیں اور یہ زہر قاتل اُسے نقصان نہ دیتا تھا حتیٰ کہ اس کی رطوبت جل گئی اور ذہنی لحاظ سے وہ مخلوق الٰہی میں سب سے صحت مند ذہین اور حافظے والا تھا۔

اور ان کے بادشاہوں میں سے دبشلیم بھی ہے، اسی کے زمانے میں کتاب کلیلہ و دمنہ تصنیف کی گئی اس کا مُصنّف بید با تھا جو ان کے فلاسفروں میں سے ایک فلاسفر تھا اور اس نے ایسی مثالیں بنائیں جن سے نصیحت حاصل کی جاتی ہے اور عقل مند انہیں سمجھتے ہیں اور ان سے شائستگی حاصل کرتے ہیں اس کا پہلا باب اس بادشاہ کا ہے جس کے پاس باغیوں نے اس کے خواص کی اور اس کے مقدم اصحاب کی چغلی کی ہے اور یہ کہ حلم و تحمل کو کیسے استعمال کیا جائے اور چغلی کی بات میں جلدی نہ کی جائے یہ باب شیر اور بیل کا ہے۔

دوسرا باب امور کی جستجو کے بارے میں ہے اور یہ کہ ان کے انجام کیسے ہوتے ہیں اور بغاوت، تہور اور بُرے انجام کی تدبیر کہاں تک پہنچاتی ہے اور یہ دمنہ کے حال کی جستجو کا باب ہے۔

تیسرا باب، دشمنوں کا باب ہے اور ان سے بچاؤ اختیار کرنا اور ان کے لیے تدبیر کرنا ہے اور اس کلام کے متعلق ہے جو عداوت پیدا کرتا ہے اور دشمنوں کی کس قدر مدارات واجب ہے اور ان کے بارے میں حتیٰ الامکان موقع سے فائدہ اٹھانے اور ان سے عاجزی کرنے کے متعلق ہے تاکہ

انہیں سزا دی جائے اور یہ اُلّو اور دو کو دں کا باب ہے۔

چوتھا باب، علماء سے مشورہ کرنے اور عقلمندوں اور امین لوگوں سے مدد طلب کرنے اور عقلمندوں تک امور کے پہنچانے کے بارے میں ہے۔ یہ باب بلا ذ ہے۔

پانچواں باب، نیکی کا باب ہے اور یہ کہ کس سے نیکی کی جائے اور جب وہ غیر مستحق شخص سے اور بے محل کی جائے تو ناشکری اُسے کیسے برباد کر دیتی ہے اور اس کے شکرگزار بندوں کو کیسے پہچانا جاتا ہے اور یہ کچھوے، ببر شیر، بندر اور بڑھئی کا باب ہے۔

چھٹا باب، کام میں کامیاب ہونے اور اس کے امکان کے بعد اس کے ضائع کرنے اور اس پر قابو پانے کے بعد اس کی حفاظت سے عاجز ہونے کے بارے میں ہے اور یہ باب بندر اور نر کچھوے کا ہے۔

ساتواں باب، صاحبان قدر و منزلت سے مدارات و نرمی کرنے اور ان کی محبت سے بچنے اور منحرفین کو مائل کرنے کے بارے میں ہے تاکہ وہ برائی سے نجات پائے۔ یہ باب بلّی اور چوہے کا ہے۔

آٹھواں باب، سلطان اور اس کے اعوان و اقرباء اور اس کے رازداروں کی پہچان اور ان میں سے جس کی بدسلوکی نے اُسے دکھ دیا ہو اس کی دوستی چاہنے اور اس کی مدد مانگنے اور اس کے امور کے بارے میں پاک دامن لوگوں اور محبت کرنے والوں سے مدد مانگنے اور اس کے مددگاروں اور اہل و عیال کے احوال کی جستجو کرنے اور محسن کو بدلہ دینے اور برائی کرنے والے کو اس کی برائی پر سزا دینے کے بارے میں ہے یہ باب شیر اور گیدڑ کا ہے۔

نواں باب، بھائیوں اور صحیح محبت کرنے والے دوستوں اور بھائیوں کی مقدار اور ان کے عظیم نفع اور تنگی اور فراخی میں ان کی معاونت کے بارے میں ہے یہ باب مادہ الی کبوتری کا ہے۔

دسواں باب، نفس کو تکلیف دے کر لوگوں سے فائدہ حاصل کرنے اور عاقبت کے بارے میں غور و فکر کرنے کے بارے میں یہ باب شیرنی اور تیرانداز کا ہے۔

بعض علمائے ہند کا قول ہے کہ ہندوستانی شہروں کے باشندوں پر متواتر موت آئی ہے یہاں تک کہ ان کے علماء مر گئے ہیں اور حکومت کمزور ہو گئی ہے اور جب ہشتران بادشاہ بنا تو اس نے بچپن سے مطالبہ کیا کہ کون اس کے آباء کے دین کے قوانین کو اس کے لیے زندہ کرے گا تو قفلان اس کے پاس آیا اور وہ دانا تھا اس نے اُسے کہا انسان، حیوان کا جزو ہیں اور حیوان نامی کا جزو ہے اور نامی، طبائع اربعہ سے ہے جو آگ، ہوا، زمین اور پانی ہے اور نامی، تین اقسام میں منقسم ہوتا ہے جن میں سے ایک نباتات ہے جس کے لیے فقط نمو ہے اور دوسری سمندر کی سیپیاں اور ان کی مانند چیزیں ہیں اور تیسری خشکی کا حیوان ہے جس کے لیے نمو، حس اور حرکت ہے اور حیوان اس بات سے کمتر اور حقیر تر ہے کہ خالق ان کی تدبیر کرے ان کا مدبر اور مصرف فلک ہے۔

بادشاہ نے اُسے کہا جو تو کہتا ہے اس کی صورت اور برہان مجھے دکھاؤ تو اس نے نرد بنایا اور کہنے لگا لوگوں کا اس بات پر اتفاق ہے کہ زمانے کا دور، سال ہے جس کا مفہوم بارہ ماہ ہیں اور اس کا مفہوم بارہ برج ہیں اور مہینے کے تیس دن ہیں اس کا مفہوم یہ ہے کہ ہر برج کے تیس درجے ہیں اور دن سات ہیں اس کا مفہوم سات چلنے والے ستارے ہیں پھر اس نے اس کی تشبیہ کے لیے ایک صحن بنایا جو سال کی مانند تھا اور اس میں رات اور دن کے گھنٹوں کی تعداد کے مطابق چوبیس خانے بنائے، سال کے مہینوں اور برجوں کی مثل ہر طرف بارہ خانے بنائے اور مہینے کے ایام اور برج کے راستوں کے مطابق ان کے لیے تیس گٹے بنائے اور رات اور دن

کے مطابق دو نگینے بنائے اور ہر نگینے کی چھ جہات تھیں کیونکہ یہ مکمل عدد ہے جس کا نصف، تہائی، اور چھٹا حصہ ہوتا ہے اور جب نگینہ اُوپر سے نیچے گرتا ہے تو ہر نگینے میں سات نقطے ہوتے ہیں۔ چھ کے نیچے، ایک، پانچ کے نیچے، دو، چار کے نیچے، تین، یہ دونوں اور سات سیارہ کواکب کی تعداد کی مثل ہیں جو شمس، قمر، زحل، مشتری، مریخ، عطارد اور زہرہ ہیں پھر اس نے انہیں دو آدمیوں کے درمیان آزمائش بنایا اور ہر ایک کو ایک نگینہ دیا اور کہا جسے میں یہ سات نقطے ان کے اُوپر سے دوں وہ اپنے ساتھی سے زیادہ نمایاں ہوگا پس اس کے لیے دو نگینے اکٹھے ہوگئے، اس نے مارا تو نگینوں سے جو کچھ ظاہر ہوا کتے اُس پر اُلٹ پڑے اور اس نے یہ تمثیل اس حصے کی بنائی جسے عاجز حاصل کرتا ہے اور جو فلک نے اس کے لیے جاری کیا ہے اور وہ محرومی جس سے دانا آزمایا جاتا ہے وہ بھی اس کے مطابق ہوتی ہے جو فلک اس کے لیے جاری کرتا ہے جب یہ بات واضح ہوگئی تو بادشاہ نے اسے قبول کر لیا، اور اہل مملکت میں یہ بات پھیل گئی اور اہل ہند اپنے امور کو سات سیارہ کواکب کی تدبیر کے مطابق چلنے کو تسلیم کرنے والے بن گئے۔

اور شاہ بلہیت نے اہل مملکت پر اس دین کو غالب کر دیا اور وہ صاحب عقل و معرفت تھا۔ پس جب اس نے اپنے اہل مملکت کا رویہ دیکھا تو اُسے یہ بات بڑی لگی اور اس پر گہرا اثر ہوا پھر اس نے پوچھا کیا کوئی شخص برہمیہ دین پر باقی رہ گیا ہے؟ تو اُسے ایک آدمی کے متعلق بتایا گیا جو صاحب عقل و دین تھا اس نے اس کی طرف پیغام بھیجا اور جب وہ اس کے پاس آیا تو اس سے اس کی عزت کی اور اس کا درجہ بلند کیا پھر اس نے اس سے اس بات کا ذکر کیا جو اس کی مملکت میں پھیل گئی تھی اس نے کہا اے بادشاہ! میں مجبوراً ایک برہان قائم کروں گا اور اس سے دانا کی فضیلت اور عاجز کی کوتاہی کا مقام معلوم ہو جائے گا اور میں اُسے دو آدمیوں کے درمیان

ایک شکل میں پیش کروں گا تاکہ وہ عاجز پر دانا کی اور کوتاہی کرنے والے پر مجتہد کی اور ضائع کرنے والے پر محتاط کی اور جاہل پر عالم کی فضیلت کو واضح کر دے سو اس نے شطرنج بنائی اور فارسی زبان میں اس کی تفسیر ہشت پہلو ہے اور اس نے اسے آٹھ ضرب آٹھ بنایا اور وہ چونسٹھ خانے بن گئے اور اس نے انہیں بتیس گُٹنے بنایا جو دو رنگوں میں منقسم تھے ہر رنگ کے سولہ گٹے تھے اور اس نے سولہ کو چھ صورتوں پر تقسیم کر دیا پس شاہ کی ایک صورت ہوئی اور دانی کی ایک صورت ہوئی اور دو ہاتھیوں کی ایک صورت ہوئی اور دو رخ کی (رُخ ایک خیالی جانور ہے۔ مترجم) ایک صورت ہوئی اور دو گھوڑوں کی ایک صورت ہوئی اور شکاری پرندکی ایک صورت ہوئی، پس یہ زوج اور الزوج سے مشتق ہوا، اور یہ بہترین حساب ہے اس لیے کہ جب آپ چونسٹھ کو تقسیم کریں گے تو اس کا نصف بتیس ہوگا اور یہ سب گٹوں کی تعداد ہے اور جب آپ بتیس کا نصف کریں گے تو اس کا نصف سولہ ہوگا اور یہ وہ ہے جو ہر گٹنے کے لیے ہے۔

اور جب آپ سولہ کا نصف کریں گے تو اس کا نصف آٹھ ہوگا اور یہ ہر ایک شکاری پرندے کی تعداد ہے اور جب آپ آٹھ کا نصف کریں گے تو اس کا نصف چار ہوگا اور ہر ایک حصے سے دو رُخ اور دو گھوڑے ہوتے اور جب آپ چار کا نصف کریں گے تو ان کا نصف دو ہوگا پس جوڑے منقسم ہو چکے ہیں اور جوڑوں کے بعد تقسیم میں صرف ایک ہی رہ گیا جو انہیں تقسیم کرتا ہے اور وہ سب احاد ہیں اور وہ عدد نہیں ہے اور نہ معدود ہے اور نہ زوج ہے اور نہ فرد ہے کیونکہ فرد کے اعداد کا پہلا تین ہے۔

پھر دانا نے کہا، جنگ سے بڑی کوئی چیز نہیں کیونکہ اس میں تدبیر کی فضیلت، ارادے کی فضیلت، دانائی کی فضیلت، احتیاط کی فضیلت، تیاری کی فضیلت، مکر کی فضیلت، بچاؤ کی فضیلت، بہادری کی فضیلت، دلیری کی

فضیلت ، قوت کی فضیلت ، صبر کی فضیلت ، شجاعت کی فضیلت واضح ہو جاتی ہے اور جو اس میں سے کوئی چیز نہ پائے وہ اپنی کوتاہی کا مقام معلوم کرے گا کیونکہ اس کی خطا معاف نہ ہوگی اور اس میں عجز ، جانوں کو تلف کرنے والا ہے اور دانائی کا ترک کرنا ، حکومت کا کھونا ہے اور دلیے کی کمزوری ، تباہی لانا ہے اور کوتاہی ، شکست کا سبب ہے اور تیاری کی کم علمی ، انکشاف کا باعث ہے اور مکر کی کم علمی ، ہلاکت کی طرف گرنا ہے اور بچاؤ کا ترک کرنا ، دشمن کا اٹھنا ہے اور اس نے انہیں جنگ کی مثال پر بنایا ہے ، اگر وہ درست کرے گا تو کامیاب ہوگا اور اگر غلطی کرے گا تو ہلاک ہو جائے گا۔

جب بادشاہ نے برہان کی صحت کو دیکھا اور فلاسفر کے فلسفے کی فضیلت واضح ہو گئی تو اُسے معلوم ہو گیا کہ اس نے درست اور اچھی تمثیل بنائی ہے اور جو چیز اس سے پوشیدہ تھی اُسے واضح کر دیا ہے اس نے اپنے اہل مملکت کو جمع کیا اور انہیں اس غم کے متعلق بتایا جو اللہ تعالیٰ نے ان سے دُور کر دیا ہے اور اس نے انہیں حکم دیا کہ وہ انہیں قائم کریں اور ان پر غور کریں۔

نیز اس نے انہیں کہا ہمیں معلوم ہو گیا ہے کہ انسان کے سوا دُنیا میں زندہ ناطق ، منکر ، ہنسنے والا اور عقل مند کوئی نہیں ہے اور جو کچھ دُنیا میں ہے اس سارے کا مدار انسان پر ہے اس لیے کہ فلک میں خالق نے انسان کے لیے جو کچھ پیدا کیا ہے وہ اس لیے ہے کہ وہ اسے معلوم کرے جس کا وہ اپنے زمانے میں محتاج اور ضرورت مند ہے اسی طرح جو کچھ زمین میں ہے اور جو کچھ اللہ تعالیٰ نے سمندر کی تہ میں اور آسمان کی فضا میں اور پہاڑوں کی چوٹیوں پر پیدا کیا ہے وہ اس کے مطیع کر دیا گیا ہے اور جب اس نے انسان کو تمام مخلوق کا بادشاہ بنایا تو اس نے

انسان کی تین قسمیں بنائیں اس نے تین کو کھایا، تین کو مسخر کیا اور تین کو قتل کیا، سو اس نے پرندوں، مچھلیوں اور اونٹوں کو کھایا اور گایوں، گدھوں اور چوپایوں کو مسخر کیا اور درندوں، سانپوں اور کیڑوں کو قتل کیا پھر اس نے آلات بنائے جن سے معلوم کیا جاتا اور سمجھا جاتا ہے پس لوگوں کی فضیلت ایک دوسرے پر علم، عقل اور فہم کی وجہ سے ہے۔

علمائے ہند میں سے کچھ علماء کا خیال ہے کہ جب حوسر بنت بلہیت بادشاہ بنی تو ایک باغی نے اس کے خلاف بغاوت کی اور وہ عقل مند لڑکی تھی اس نے اپنے بیٹے کو اس کے مقابلے میں بھیجا اور اس کے چار بیٹے تھے، اس باغی نے اس کے بیٹے کو قتل کر دیا یہ بات اہلِ مملکت کو گراں گزری اور وہ اسے خبر دینے سے ڈرے پس وہ اپنے فلاسفروں میں سے ایک فلاسفر کے پاس جمع ہوئے جسے قفلان کہا جاتا تھا اور وہ دانا، ذہین اور صاحب الرائے تھے انہوں نے اس سے یہ بات بیان کی تو اس نے کہا مجھے تین دن کی مہلت دو تو انہوں نے اسے مہلت دے دی اور وہ تنہائی میں سوچنے لگا پھر اس نے اپنے شاگرد سے کہا میرے پاس ایک بڑھئی اور دو مختلف رنگوں کی سفید اور سیاہ لکڑی لاؤ اور اس نے شطرنج کی شکل بنائی اور بڑھئی نے اُسے چھیلا اور ہموار کیا پھر اس نے اس سے کہا میرے پاس رنگا ہوا چمڑا لاؤ اور اس نے اُسے حکم دیا کہ وہ اس میں چونسٹھ خانے بنائے اس نے ایسے ہی کیا تو اس نے ایک طرف نصب کر دیا پھر دونوں نے جولانی کی حتیٰ کہ دونوں نے اُسے سمجھا اور اسے مضبوط کیا پھر اس نے اپنے شاگرد سے کہا یہ جنگ جانوں کے مرنے کے بغیر ہے۔

پھر اہلِ مملکت اس کے پاس آئے اور اس نے اسے ان کے لیے نکالا اور جب انھوں نے اسے دیکھا تو انہیں معلوم ہو گیا کہ یہ حکمت ہے جس کی طرف کسی نے راہ نہیں پائی اور وہ اپنے شاگرد کو جولانی کرانے لگا اور

شاہ گر کر مرگیا اور شاہ غالب آگیا، ملکہ کو قفلان کی خبر دی گئی تو اس نے اُسے بُلایا اور اُسے حکم دیا کہ وہ اسے اپنی حکمت دکھا دے، اس نے اپنے شاگرد کو حاضر کیا اور اس کے پاس شطرنج بھی تھی اس نے اسے اس کے اور اس کے درمیان نصب کر دیا تو دونوں کھیلنے لگے اور ایک اپنے ساتھی پر غالب آگیا اس نے کہا شاہ مرگیا ہے تو وہ چوکس ہوگئی اور اُسکے مقصد کو سمجھ گئی اور قفلان سے کہنے لگی میرا بیٹا قتل ہوگیا ہے؟ اس نے کہا تو نے بات کی ہے اس نے اپنے دربان سے کہا لوگوں کو لاؤ کہ وہ مجھ سے تعزیت کریں اور جب وہ فارغ ہوئی تو اس نے قفلان کو بلایا اور اُسے کہا، جو ضرورت ہے مانگ لے، اس نے کہا، مجھے شطرنج کے خانوں کی تعداد کے مطابق گندم دے دی جائے، اُسے پہلے خانے میں ایک دانہ دیا جائے اور دوسرے میں دو دانے، پھر دوسرے خانے سے تیسرے خانے میں میرے لیے دُگنا کر دیا جائے پھر اس حساب سے آخر تک چلا جائے۔

ملکہ نے کہا اس کی مقدار کیا ہے؟ پھر اس نے گندم حاضر کرنے کا حکم دیا مگر کوئی چیز اس کے مقابلہ میں ٹھہر نہ سکی حتیٰ کہ ملک کی گندم ختم ہوگئی پھر گندم کی مال سے قیمت ڈالی گئی حتیٰ کہ مال بھی ختم ہوگیا اور جب یہ زیادہ ہوگیا تو اس نے کہا مجھے اس کی ضرورت نہیں، دنیا کا کم مال ہی میرے لیے کافی ہوگا۔

پھر ملکہ نے اس سے دانے کے اس عدد کے متعلق پوچھا جو اس نے ملکہ سے کہا یہ عدد ہوگا اور شطرنج کا عدد یہ ہے۔ پہلی سطر دو سو چھپن ہے، دوسری تینتیس ہزار سات سو اڑسٹھ ہے تیسری آٹھ کروڑ تین سو اٹھاسی ہزار چھ سو آٹھ ہے، چوتھی دو ارب ایک سو سنتالیس کروڑ چار سو تراسی ہزار چھ سو اڑتالیس ہے، پانچویں، پانچ سو انچاس ارب سات سو چھپن کروڑ آٹھ لاکھ تیرہ ہزار آٹھ سو اٹھاسی ہے، چھٹی ایک سو چالیس ارب اور سات سو سینتیس ارب، چار سو اٹھاسی کروڑ تین سو

پچپن ہزار تین سو اٹھائیس ہے، ساتویں، چھتیس نیلم اٹھائیس کھرب، سات سو ستانوے ارب، اٹھارہ کروڑ نو سو تریسٹھ ہزار نو سو اڑسٹھ ہے، آٹھویں نو سنکھ دو سو تیئیس نیلم، تین سو بہتر کھرب، چھتیس ارب، آٹھ سو چھپن کروڑ سات سو ستر ہزار آٹھ سو آٹھ ہے اور یہ سب شطرنج ثمانیہ میں اٹھارہ سنکھ چار سو چھیالیس نیلم، سات سو چوالیس کھرب، تہتر ارب سات سو نو کروڑ پانچ سو اکاون ہزار چھ سو پندرہ بنتے ہیں۔

اور ان میں کوش بادشاہ بھی تھا جس کے زمانے میں فلاسفر سند باد بھی تھا اور اس کوش نے کتاب مکر النساء تصنیف کروائی اور ہند کے لوگ حکیم اور دانا ہیں اور وہ لوگوں سے ہر حکمت میں فوقیت رکھتے ہیں اور نجوم کے بارے میں ان کا قول صحیح ترین قول ہے اور اس بارے میں ان کی کتاب کتاب السند ہند ہے جس سے تمام علوم نکلے ہیں جن کے متعلق یونانیوں اور ایرانیوں وغیرہ نے گفتگو کی ہے اور طب کے بارے میں ان کا قول مقدم ہے اور اس بارے میں ان کی کتاب کا نام سسرد ہے جس میں بیماریوں کی علامات اور ان کے علاج و ادویہ کی پہچان کا بیان ہے اور کتاب شرک اور کتاب ندان چار صد چار بیماریوں کی علامات اور علاج کے بغیر ان کی پہچان کے بارے میں ہے اور کتاب سند ہشان اور اس کی تفسیر سورۃ النجح ہے اور ایک کتاب گرم بہرد اور ادویہ کی قوتوں کے بارے میں ہے جس کے متعلق ہند و روم میں اختلاف پایا جاتا ہے اور رسال کی تفصیل بھی ہے اور کتاب اسماء العقاقیر بھی ہے ہر بوٹی کے دس نام ہیں، اس کے علاوہ بھی طب میں ان کی کتب پائی جاتی ہیں اور منطق و فلسفہ کے بارے میں بھی اصول العلم کے متعلق ان کی بہت سی کتب ہیں جن میں سے کتاب طوفا حدود المنطق کے علم میں ہے اور کتاب ما تفاوت فیہ فلاسفۃ الهند والروم بھی ہے اور ان کی بہت سی کتابیں ہیں جن کا بیان طویل ہے۔

اور اہل ہند کا دین برھمیت ہے اور ان میں اصنام پرست بھی ہیں اور ملک کے طول و عرض کی وسعت کی وجہ سے ان کی مختلف حکومتیں اور متفرق بادشاہ ہیں اور ان کا پہلا بادشاہ جوان ملحقہ سرحدی شہروں کا بادشاہ تھا جو آج کل دار الاسلام میں ہیں، دانق تھا وہ عظیم الشان بادشاہ وسیع مملکت والا اور بہت ساز و سامان والا تھا پھر اس کے بعد رتمی تھا وہ بہت شان والا اور شان دار شہروں والا تھا اور وہ ایک سمندر پہ تھا اور اس کے ملک میں سونا اور اس قسم کی چیزیں تھیں پھر بلہری کی مملکت تھی پھر الکمکم[1] اور جن کے پاس ساکھو کا درخت آتا تھا اور انہیں ملک میں وسعت حاصل تھی پھر طافن کی مملکت تھی اور وہ سفید رُو لوگ ہیں پھر کنبایہ کی مملکت اور الطرسول کی مملکت اور الموشہ کی مملکت اور المایدکی مملکت تھی یہ مملکتیں چین سے ملحق تھیں اور وہ چین سے جنگ کرتے تھے پھر سراندیپ کی مملکت تھی پھر قیمار کی مملکت تھی اور یہ ایک جلیل الشان مملکت تھی، بادشاہ ان کے بادشاہ سے آگے ہوتے تھے پھر دیبل کی مملکت تھی پھر الفارلط کی مملکت تھی پھر الصیلمان کی مملکت تھی اور ان کی بعض مملکتوں کی حکمران عورتیں تھیں۔

---

[1] یہ لفظ ایسے ہی نقطوں کے بغیر ہے۔

یونانی

یونانیوں کے حکماء فلاسفر اور تیز رو فلاسفہ تھے، ان میں سے بعض نے طب کے متعلق اور بعض نے حقائق الامور کے متعلق اور بعض نے حساب اور اعداد کے متعلق اور بعض نے افلاک اور نجوم کے متعلق اور بعض نے حساب اور حصوں کے متعلق اور بعض نے جیومیٹری اور کھیتی باڑی کے متعلق اور بعض نے صنعت اور اکسیرات کے متعلق اور بعض نے قیافہ کے متعلق اور بعض نے طلسمات اور آلات کے متعلق گفتگو کی ہے، سب سے پہلا فلاسفر جس نے کتاب تصنیف کی اور علم کو مدون کیا البقراط مقلیدس بن البقراط ہے اور اس کے فلسفہ سے ہی حکماء طب کے بارے میں حکیمانہ باتیں کرتے ہیں اور معرفت میں اسی کی طرف رجوع کرتے ہیں اور اس کی کچھ کتابیں بھی ہیں۔ کتاب الفصول، کتاب البلدان و المیاہ والاھویۃ، کتاب ماء الشعیر، کتاب تقدمۃ المعرفۃ۔ کتاب الجنین، کتاب الارکان، کتاب الغذاء کتاب الاسابیع، کتاب اوجاع النساء، کتاب ابیذیمیا، یہ اس کی مشہور کتابیں ہیں۔ اور اس کے بعد بھی اس کی بہت سی کتابیں ہیں۔ البقراط کی کتابوں میں سے جن کتب کا طبیبوں کے لیے جاننا ضروری ہے وہ چار ہیں جو یہ ہیں، کتاب تقدمۃ المعرفۃ، کتاب الاھویۃ والازمنۃ اور کتاب ماء الشعیر۔

کتاب الفصول، اس نے علم کے ہر پہلو کے متعلق ستاون بابوں میں

جامع باتیں کہی ہیں اور انہیں ہدایات کا نام دیا گیا ہے۔ پہلی ہدایت صنعت اور اس کی اصناف کے بارے میں ہے، البقراط نے بیان کیا ہے کہ عمر چھوٹی ہے اور فن طویل ہے اور زمانہ تیز ہے اور تجربہ بڑا ہے اور فیصلہ مشکل ہے۔

دوسری ہدایت مریضوں کے کھانے کی اقسام اور اس کے اندازے کے بارے میں ہے، البقراط کا بیان ہے کہ لطیف اور نہایت دقیق کھانے مزمن امراض میں اور نہ ہی حاد امراض میں چاہئیں اور انتہا کی حد تک لطیف کھانے ردی ہوتے ہیں جیسے وہ پانی جو انتہائی حد پر ہو ردی ہوتا ہے۔

تیسری ہدایت نیز بخاروں کے بارے میں ہے البقراط کا بیان ہے چاہیے کہ کھانے کے بارے میں خیال رکھا جائے اور اس کی زیادتی مضر ہے اور وقتاً فوقتاً جو امراض لاحق ہوتے رہتے ہیں ان کے جوش کے وقت بچنا چاہیے۔

چوتھی ہدایت امراض کی علامات کے بارے میں ہے۔ البقراط کا بیان ہے کہ امراض کی حالت کی دلیل وہ چیز ہے جو ان امراض میں جسم پھینکتا ہے مثلاً جیسے ذات الجنب ہو اگر مرض کے آغاز میں جلد بلغم ظاہر ہو تو اس کا مرض چھوٹا ہوگا اور اگر یہ متاخر ظاہر ہو تو اس کا مرض لمبا ہوگا اور بول و براز اور پسینے میں جب اس چہرے پر جس پر قضا چلتی ہے کشادگی ظاہر ہو یا اس کے خلاف ہو تو یہ امراض کے طول و عرض کے مطابق ہوگا۔

پانچویں ہدایت۔ البقراط کا بیان ہے کہ جب کبھی ذی رُوح چیزیں خشک ہوں تو وہ بہت حرارت غریزی والی ہوں گی اس لیے وہ بہت کھانے کی محتاج ہوں گی وگرنہ ان کا جسم کمزور ہو جائے گا۔

چھٹی ہدایت اس بارے میں ہے کہ بخار والوں کو کھانا کھلانا چاہیے

البقراط کا بیان ہے، تمام بخار والوں کے لیے تدبیرات رطبہ بہترین ہیں۔ خصوصًا بچوں اور دیگر لوگوں کے لیے جو اس تدبیر کے عادی ہوں، بعض کے لیے ایک دفعہ اور بعض کے لیے دو دفعہ، یا کم یا زیادہ اور بچے بعد دیگرے اور وقت، عادت، ملک اور عمر کو اس کا حق دو۔

ساتویں ہدایت اوقات کے اندازوں کی معرفت کے متعلق ہے، البقراط نے جو کچھ کھلے گا اور جو کھل چکا ہے اس کے بارے میں کہا ہے کہ اُسے حرکت نہ دی جائے اور نہ اُسے کوئی نئی چیز لاحق ہو جو اسے جوش دے دے نہ دواؤں سے اور نہ ان کے بغیر۔

آٹھویں ہدایت نیند کے بارے میں ہے البقراط کا بیان ہے کہ کسی بھی مرض میں اگر نیند اُسے تکلیف سے آئے تو وہ مر جائے گا اور اگر نیند فائدہ دے تو وہ مُردہ نہیں اور اگر نیند کو رد کرے تو عقل جاتی رہے گی اور یہ اچھا ہے۔

نویں ہدایت دوا کے پلانے کے بارے میں ہے۔ البقراط کا بیان ہے کہ جو شخص اجسام کا تنقیہ کرنا چاہے وہ اس سے پہلے ان کا تنقیہ کرے یعنی ان میں جو غلیظ کیموس ہے اُسے پگھلا دے۔

دسویں ہدایت پاخانے کے بارے میں ہے۔ البقراط کا بیان ہے کہ اگر جسم میں درد ہو یا جسم میں پھنسیاں نکل آئیں اس موقع پر پاخانے کے بارے میں غور کیا جائے اگر وہ سخت صفراء ہو تو سب جسم مریض ہوگا اور وہ صحت مند لوگوں کے پاخانے کی مانند ہو تو جمع شدہ کھانا ہے۔

گیارہویں ہدایت، البقراط نے امراض حارہ کے بارے میں کہا ہے ۱؎..... کیونکہ وہ کیسا اوقات دماغ کی طرف یا دل یا جگر کی طرف جلد جاتے

۱؎ اصل کتاب میں یہ جگہ خالی ہے۔

ہیں اور ہلاک کر دیتے ہیں اور لبا اوقات ان کا جلد انحطاط ہوتا ہے اور وہ صحت دیتے ہیں۔

بارھویں ہدایت کشادگی کے فیصلے کے بارے میں ہے البقراط کا بیان ہے کہ امراض حارہ کا خاتمہ کا فیصلہ چودہ دن میں ہوتا ہے۔

تیرھویں ہدایت، البقراط کا بیان ہے کہ اگر مرض کے شروع میں تو کسی چیز کو حرکت دیتا دیکھے تو حرکت دے خواہ بیماری بڑھ جائے اور رکنا بہتر ہے یعنی اگر تو علاج کی جگہ دیکھے تو بیماری کے بڑھنے سے پہلے علاج کر،

چودھویں ہدایت، اچھے اور برے امراض کی معرفت کے بارے میں ہے۔ البقراط کا بیان ہے کہ تمام امراض میں مریض کی عقل کا صحیح ہونا اچھا ہے اور اچھے فیصلے کو اس کا قبول کرنا بھی اور اس کے خلاف شر ہے یعنی بیمار جو کچھ دماغ اور معدے میں پاتا ہے۔

پندرھویں ہدایت، گلا گھٹے ہوئے لوگوں کے بارے میں ہے۔ البقراط کا بیان ہے کہ جو لوگ مرنے سے پہلے گلا گھونٹ لیتے ہیں اگر ان کے منہ میں جھاگ نمودار ہو جائے تو وہ نہیں بچیں گے۔

سولھویں ہدایت، جسم کے لاغر اور تکلیف دینے کے بارے میں ہے جب جسم کی ہر حرکت میں تھکاوٹ ظاہر ہو تو اُسے اپنی جگہ پہ چھوڑ دے تھکاوٹ نقصان نہ دے گی۔

سترھویں ہدایت، اوقات کی تبدیلی کے بارے میں ہے البقراط کا بیان ہے اوقات کی تبدیلی ... [1] ۔ گرمی اور سردی وغیرہ کے بڑھ جانے سے ہے یعنی زمانے کے اوقات کی تبدیلی سال کے اجزاء میں

---

[1] اصل کتاب میں یہ جگہ خالی ہے۔

سے ہے۔

اٹھارھویں ہدایت، پسینے کے بارے میں ہے البقراط کا قول ہے کہ جب زمانہ گرمی کی طرح ہو یعنی موسم بہار ہو تو اس وقت چاہیے کہ وہ ہر آنے والے بخار میں بکثرت پسینے کی توقع کرے۔

انیسویں ہدایت، اوقات کے بارے میں ہے البقراط کا بیان ہے اگر سردی کا موسم خشک اور رطوبت کے بغیر ہو اور شمالی ہوائیں ہوں تو گرمی یعنی موسم بہار بارش والا ہوگا اور اگر اس کی ہوائیں یمانی ہوں تو گرمی میں تیز بخاروں کا ہونا ضروری ہے۔ اور آنکھ درد ہوگی اور آنتوں میں گڑبڑ ہوگی اور عموماً یہ بیماریاں عورتوں کو اور ان لوگوں کو ہوتی ہیں جن کی طبیعت میں رطوبت ہو۔

بیسویں ہدایت، سالوں کی تدبیر کے بارے میں ہے۔ البقراط کا بیان ہے خشک سال، بارش والے تر سال سے زیادہ وبا والا ہوتا ہے۔ اس میں عموماً طویل بخار اور پیٹ کا سالان اور جنون اور فالج اور حلق کا درد ہوتا ہے اور خشک سال کے امراض پھیپھڑے میں زخم، آنکھوں اور جوڑوں میں درد، قطرہ قطرہ بول اور آنتوں میں گڑبڑ ہے۔

اکیسویں ہدایت، اوقات اور دانتوں کے امراض کے بارے میں ہے۔ البقراط کا بیان ہے، گرمی اور سخت گرمی کے آغاز میں، نوجوان اور عمر میں ان کے پیچھے آنے والے صحت مند ہوتے ہیں اور ان کی اچھی حالت دوسروں سے بہتر ہوتی ہے اور سخت گرمی اور موسم بہار کے کچھ حصے میں بوڑھے، بہت اچھے حال میں ہوتے ہیں اور بقیہ موسم بہار اور سردی میں ادھیڑ عمر بہتر حالت میں ہوتے ہیں۔

بائیسویں ہدایت، ان امراض کے بارے میں ہے جو انسان کو لاحق ہوتے ہیں اور بچوں سے شروع ہوتے ہیں البقراط کا بیان ہے چھوٹے بچوں کو جو امراض لاحق ہوتے ہیں وہ پھوڑے اور کھانسی اور بے خوابی اور گھبراہٹ اور ناف میں ورم اور دونوں کانوں کی رطوبت ہیں۔

تیئیسویں ہدایت، البقراط کا بیان ہے کہ بچے جب بڑے ہو جائیں تو جو امراض انہیں لاحق ہوتے ہیں، گلے کی گلٹیوں کا درد، ہانپنا، پتھری، چوڑے کیڑے، لمبے کیڑے، سر کے کیڑوں کی مانند کیڑے، مسّے، کھال کا موٹا ہونا، کنٹھ مالا، اور دوسری پھنسیاں، اور ان سے جو بڑے ہوں اور بلوغت کے قریب ہوں ان کو ایک اور بات لاحق ہوتی ہے۔ اور چالیس دن تک ان کو کشاکش حاصل ہوتی ہے اور بعض کو سات ماہ تک، اور ان میں سے بعض کو ستر دن تک اور ان میں سے کچھ جو بلوغت کے قریب ہوں، بچوں سے بلوغت تک سب امراض دُور نہیں ہوتے اور بچیوں سے حیض تک دُور نہیں ہوتے، یہ امراض طویل مدت تک ٹھہرے رہتے ہیں۔

چوبیسویں ہدایت، اس واقفیت کے بارے میں ہے جس سے حاملہ عورتوں کا علاج ہوتا ہے، البقراط کا بیان ہے حاملہ عورتیں چار ماہ تک علاج کریں اور اس سے جو کم ہو وہ بچے کے چھٹنے کی وجہ سے ہو اور جو اس کے بڑا ہونے کی وجہ سے زیادہ ہو، ان کے علاج سے احتیاط کی جائے۔

پچیسویں ہدایت، البقراط کا بیان ہے، چاہیے کہ گرمی میں اُوپر کے حصے کا اور سردی میں نچلے حصے کا علاج کیا جائے یعنی جو سر اور معدہ سے اُوپر ہو اور جو صفراء سے نیچے ہو اور جو کپڑے اور اس جیسی چیزوں

سے نیچے ہو۔

چھبیسویں ہدایت، اسہال والے کے بارے میں ہے۔ البقراط کا بیان ہے کہ ادویات اور خربق[1] پینے کے وقت ان لوگوں کے جسم کو تر کر لیا جائے اور دوا سے قبل کثرت طعام کی وجہ سے ان کے تنقیہ کو ہلکا نہ کیا جائے۔

ستائیسویں ہدایت، طوعی اختلافات کے بارے میں ہے، البقراط کا بیان ہے کہ جب طوعی اختلاف آئے گویا وہ بخار کے ساتھ یا بخار کے بغیر سیاہ خون ہے یہ اختلاف سوء ہے اور اگر اختلاف بہت رنگوں والا ہو اور اچھے رنگوں سے ردّی رنگوں کی طرف منتقل ہونے والا ہو تو یہ بھی اختلاف سوء ہے اور اگر پہلا دوا سے آئے تو بہتر ہے اور بہت رنگوں میں کوئی حرج نہیں۔

اٹھائیسویں ہدایت، فروغ کے بارے میں ہے۔ البقراط کا بیان ہے کہ تمام بخار زدوں کو اختلاف پیش آتا ہے کیونکہ بکثرت خون بہانا جگر کو ڈھیلا کر دیتا ہے پھر نضج کو سقیم کر دیتا ہے۔

انتیسویں ہدایت، پسینے کے بارے میں ہے البقراط کا بیان ہے اگر تیسرے، یا پانچویں .... سترھویں، اکیسویں، اکتیسویں یا چونتیسویں دن بخار زدوں کو پسینہ آئے تو بہتر ہے کیونکہ یہ مریض سے بخار کو دور کر دیتا ہے اور جو پسینہ ان ایام کے سوا دوسرے دنوں میں آئے یہ پسینہ، درد، طول مرض اور کمزوری کا الازم دینے والا ہے۔

تیسویں ہدایت، لازمی بخاروں کے بارے میں ہے البقراط کا بیان ہے کہ لازمی بخار وہ ہیں جو چھوڑتے نہیں بلکہ تیسرے دن شدت اختیار

---

[1] ایک قسم کی گھاس ہے جس کی پتیاں بارتنگ کے مشابہ ہوتی ہیں یہ سفید بھی ہوتی ہیں اور سیاہ بھی۔ (مترجم)

کر لیتے ہیں یہ ہلاکت کے قریب ترین ہوتے ہیں اور جو کسی وجہ سے چھوڑ جاتے ہیں وہ اُترنے والے ہوتے ہیں یہ ہلاکت سے دُور ہوتے ہیں۔

اکتیسویں ہدایت، موت کی علامات کے بارے میں ہیں، البقراط کا بیان ہے کہ لازمی بخار دُور نہیں ہوتے خواہ بظاہر جسم ٹھنڈا ہو اور اس کا اندر جل رہا ہوتا ہے اور بخار والے کو پیاس ہوتی ہے یہ موت کی علامات ہیں۔

بتیسویں ہدایت، انقباض اور کزاز کے بارے میں ہے۔ البقراط کا بیان ہے کہ جیسے انقباض یا کزاز کی تکلیف ہو اور اس کے بعد بخار ہو اس کا مرض کم ہو جائے گا۔

تینتیسویں ہدایت، البقراط کا بیان ہے کہ جسے بخار ہو اور اس کے پیٹ میں سخت گرمی کی تکلیف ہو اور دل میں درد ہو یہ بڑی بات ہے۔

چونتیسویں ہدایت، البقراط کا بیان ہے کہ جسے بخار ہو اور اس کی پسلیاں متورم ہو جائیں اور اس کے پیٹ میں قراقر ہو اور اس کے ساتھ اُسے پشت کا درد بھی ہو وہ اس سے نکلنے والے نچوڑ یا بہت سے پیشاب سے دُور نہ ہو) یا اختلاف سے دُور ہو تو وہ ہلاک ہو جائے گا۔

پینتیسویں ہدایت، خربق کے پینے کے بارے میں ہے، البقراط کا بیان ہے جسے خربق کے پینے پر کثرت اختلاف سے انقباض کی تکلیف ہو جائے وہ مُردہ ہے۔

چھتیسویں ہدایت، پھیپھڑے کے زخموں اور پھیپھڑے کی کمزوری کے بارے میں ہے یہ اٹھارہ سے سینتیس دن تک ہوتی ہے۔

سینتیسویں ہدایت، گرم اور ٹھنڈے پانی کے بارے میں ہے البقراط کا بیان ہے کہ گرم پانی پر جب ہمیشگی کی جائے تو وہ گوشت کو ڈھیلا کر دیتا ہے اور اعصاب کی سختی کو ختم کر دیتا ہے اور عضلات کو سُن کر

دیتا ہے اور نکسیر کو اُبھارتا ہے اور سانس کو کمزور کرتا ہے اور اگر یہ ہمیشہ رہے تو آدمی مر جاتا ہے اور ٹھنڈا پانی کزاز لاتا ہے اور سیاہ کر دیتا ہے اور لرزہ اور بخار لاتا ہے۔

اڑتیسویں ہدایت، پانیوں کی پہچان کے بارے میں ہے۔ البقراط کا بیان ہے کہ گرم پانی پیپ کا نضج کرتا ہے اور یہ ہر زخم میں نہیں ہوتا اور پیپ کے نضج کی بہت سی علامات ہیں اور وہ جلد کا نرم ہونا اور ورم کا اکٹھا ہونا ہے اور جب گرم پانی یہ کام کرتا ہے تو درد جاتا رہتا ہے اور لرزہ، انقباض اور کزاز ٹھہر جاتا ہے اور درد سر ماند پڑ جاتا ہے۔

انتالیسویں ہدایت، عورتوں کے امور کے بارے میں ہے۔ البقراط کا بیان ہے کہ خوشبو کی دُھونی عورتوں کے حیض کو لانے والی ہے اور اس کے لیے مفید ہے اور اس کے علاوہ بھی بہت سی چیزیں ہیں مگر یہ سر درد کو انگیخت کرتا ہے۔

چالیسویں ہدایت، البقراط کا بیان ہے کہ جو عورت حاملہ نہ ہو اور نہ دُودھ پلاتی ہو اور وہ اپنے پستانوں میں دُودھ پائے تو یہ اس بات کی دلیل ہے کہ اس کے حیض کا خون منقطع ہوگیا ہے۔

اکتالیسویں ہدایت، البقراط کا بیان ہے کہ اکثر نر بچے اور ارحام کی دائیں طرف ہوتے ہیں اور مادہ بچے بائیں طرف ہوتے ہیں۔

بیالیسویں ہدایت، حاملہ عورتیں وہ ہیں جنہیں بخار آتا ہے اور وہ ان پر سخت ہو جاتا ہے اور وہ کسی معروف بیماری کے بغیر جُدا ہو جاتی ہیں بلاشبہ یہ ہلاکت پہ دلالت کرنے والی بات ہے اور وہ گر پڑتی ہیں اور ہلاک ہو جاتی ہیں۔

تنتالیسویں ہدایت، البقراط کا بیان ہے کہ جسے سر درد کی شکایت ہو اور جسے پیاس ہو اُسے دودھ دو، اس طرح جسے سخت صفراء اور حار بخار

باری باری ہو اور جسے بار بار بہت خون آئے اور وہ اس بات سے بھی موافقت کرتا ہے کہ جس کے پھیپھڑے میں زخم اور کمزوری ہو جب وہ بہت بخار والا نہ ہو تو اُسے دُودھ دلایا جائے اور جس کا بخار نرم، کمزور اور مزمن ہو اور جو علامات ہم نے بیان کی ہیں وہ اُسے نہ ہوں اور اس کا جسم بہت کمزور ہو تو اُسے بھی دُودھ دے دیا جائے۔

چوالیسویں ہدایت، آنتوں کی چکناہٹ کے بارے میں ہے البقراط کا بیان ہے کہ جسے آنتوں کی چکناہٹ کی شکایت ہو اور طویل وقت سے ہو پھر اس کے بعد کھٹی متلی ہو جو اس سے پہلے نہ تھی تو یہ بھلائی کی علامت ہے اور یہ ایک مرض ہے جس کے تین سبب ہیں۔ ضعف معدہ کی وجہ سے یا بلغم کی وجہ سے ہو اور اس نے معدہ کو تر کر دیا ہے اور یا معدہ کے زخم کی وجہ سے ہے۔

پنتالیسویں ہدایت، البقراط کا بیان ہے کہ جس کے سر میں درد اور شدید ہیجان ہو پس اگر اس کی ناک یا اس کے کانوں اور یا اس کے منہ سے پیپ یا پانی بہہ پڑے تو اس کا درد کم ہو جائے گا۔

چھیالیسویں ہدایت، البقراط کا بیان ہے کہ جس کے مثانہ یا دماغ یا دل یا پیٹ کی جھلی میں انقطاع ہو یا باریک آنتوں یا معدہ یا جگر میں کوئی چیز ہو تو یہ سب باتیں موت دینے والی ہیں۔

سنتالیسویں ہدایت، البقراط کا بیان ہے کہ جسے گھبراہٹ ہو یا ہمیشہ جی متلاتا ہو تو یہ امر سیاہ سوداء کی طرف لے جائے گا۔

اڑتالیسویں ہدایت، البقراط کا بیان ہے کہ خالص شراب پینا اور گرم ٹکور کرنا اور رگوں کا کاٹنا اور دوا کا پینا آنکھوں کے درد کو کم کرتا ہے۔

انچاسویں ہدایت، البقراط کا بیان ہے تمام سرطانی پھوڑوں کا علاج نہ کرنا بہتر ہے اگر پھوڑے والے لوگوں کا علاج کیا جائے تو وہ جلد

ہلاک ہو جائیں گے اور اگر ان کا علاج نہ کیا جائے تو وہ مدت تک زندہ رہیں گے۔

پچاسویں ہدایت ، وہ پھوڑا جو سال بھر متورم رہتا ہے یا اس سے زیادہ عرصہ تک رہتا ہے اس سے بالضرور ہڈیاں اکھڑ جاتی ہیں اور ان کے آثار خارش کی طرح باقی رہتے ہیں۔

اکیاونویں ہدایت : البقراط کا بیان ہے کہ اس عقل کا جاتا رہنا جس کے ساتھ ہنسی آئے اس کا پیچھا کیا جائے گا اور غم اور ترشروئی کے ساتھ عقل کے جانے کا پیچھا نہیں کیا جائے گا۔

باونویں ہدایت : البقراط کا بیان ہے کہ امراض حارہ میں جب ہاتھ پاؤں ٹھنڈے ہو جائیں تو یہ بڑی بات ہے۔

ترپنویں ہدایت : البقراط کا بیان ہے کہ جس کے جگر میں پھوڑا ہو پھر اسے ہچکی آئے تو یہ بڑی بات ہے۔

چونویں ہدایت : البقراط کا بیان ہے کہ جسے بخار ہو اور اس کے پیشاب میں آٹے کے چھان کی مانند موٹا پھوگ ہو یہ اس بات کی دلیل ہے کہ اس کا مرض طویل ہوگا۔

پچپنویں ہدایت : البقراط کا بیان ہے کہ جو شخص خون کی قے کرے اور وہ زیادہ نہ ہو وہ بچ جائے گا اور اگر اسے زیادہ بخار ہو جائے تو وہ بڑی حالت میں ہوگا اور چاہیے کہ وہ تمام زنگ دینے والی ادویہ سے علاج کرے۔

چھپنویں ہدایت : البقراط کا بیان ہے جو شخص پیپ کی قے کرے اور اسے داغ دیا جائے اور سفید صاف پیپ نکلے وہ بچ جائے گا اور اگر گندی اور بدبودار پیپ نکلے وہ مر جائے گا اور اگر اس کے جگر میں پھوڑا ہو جس میں پیپ پڑی ہو اور اسے داغ دیا جائے اور سفید

اور صاف پیپ نکلے تو وہ بچ جائے گا اس لیے کہ پیپ جگر کی جھلی میں ہوتی ہے اور اگر پیپ زیتون کے پانی کی مانند نکلے تو وہ ہلاک ہو جائے گا۔

ستاونویں ہدایت: البقراط کا بیان ہے کہ جب دماغ گرم یا ٹھنڈا ہو جائے یا دماغ اور اس کی جھلی کے درمیان تری ہو جائے اور وہ بھر جائے تو چھینک سر کی جانب سے آتی ہے اور اس ہوا کو نکال دیتی ہے اور اُسے اضطراب ہو جاتا ہے کیونکہ اس کا راستہ تنگ ہوتا ہے، یہ کتاب الفصول کے ابواب ہیں۔

اور اس کی کتاب تقدمۃ المعرفۃ کی تین فصلیں اور بیس ہدایات ہیں۔

پہلی ہدایت: البقراط بتاتا ہے کہ طبیب کو کس طرح تقدمۃ المعرفۃ کے طریق کو اختیار کرنا چاہیے بلاشبہ وہ مریضوں کی بیماریوں اور اس سے قبل جو انہیں بیماریاں ہوئی ہیں اور جو انہیں بیماریاں آنے والی ہیں اور جن کے ذکر سے مریضوں نے غفلت برتی ہے اور ان کی قوت اور اسباب کو بیان کرتا ہے خواہ وہ جسم کے اختلاط یا کسی دوسری چیز سے ہوں۔

دوسری ہدایت میں وہ بتاتا ہے کہ طبیب کو امراض حارہ میں کیسے اچھی طرح غور کرنا چاہیے اور کیسے مریضوں کے چہروں پر غور کرنا چاہیے خواہ وہ صحت مند لوگوں کے چہروں کی مانند ہوں اور موت پر دلالت کرنے والی علامات وغیرہ پر بھی غور کرنا چاہیے۔

تیسری ہدایت میں وہ بیان کرتا ہے کہ اگر مریضوں کا تیسرا یا چوتھا دن ہو اور چہروں کا حال صحت مندوں کے چہروں کے مطابق ہو تو اُسے متقدم الذکر علامات ونشانات میں اچھی طرح غور کرنا چاہیے اور آنکھوں اور ان کی پلکوں اور ناک اور مریض کے لیٹنے کی علامات پر بھی غور کرنا چاہیے اور اُسے کیسے عمل کرنا چاہیے اور اس کی مہلک علامات کیا ہیں۔

چوتھی ہدایت، مریض کے پاؤں کے حالات اور اس کے لیٹنے اور

بخار کے ساتھ اس کے دانتوں کے ایک دوسرے کے ساتھ ٹکرانے کا حال بیان کرے اور اس بارے میں دلائل دے اور اگر مریض کو بیماری میں یا بیماری سے پہلے پھوڑا نکلا ہو اور دونوں ہاتھوں اور ان کی حرکت کو اور اس بارے میں دلالت کرنے والی باتوں کو بیان کرے۔

پانچویں ہدایت، بہت تیز سانس اور اس پر دلالت کرنے والی باتوں کا ذکر کرے اور امراض حارہ میں بہترین پسینے اور زائد پسینے اور ٹھنڈے پسینے اور خراب پسینے کا ذکر کرے اور بیان کرے کہ پسینہ یا کمزوری جسم سے آتا ہے یا ہمیشہ پھوڑوں سے آتا ہے۔

چھٹی ہدایت، پسلیاں جب تندرست نہ ہوں تو ان کی صحت کا اور ان کی رگوں کی حرکت کا اور اس پر دلالت کرنے والی باتوں کا ذکر کرے اور ان اورام کا بھی ذکر کرے جو پسلیوں کے پہلو میں ہوتے ہیں اور اورام اور ان کی تکالیف کا بھی ذکر کرے۔

ساتویں ہدایت، میں وہ پھوڑوں کا ذکر کرتا ہے کہ جب وہ مزمن ہو جائیں تو ان میں کیسے غور کرنا چاہیے اور ان کی مقدار اور ان سے نکلنے والی چیزوں کا حال بیان کرے اور یہ کہ اُسے کیسے نکلنا چاہیے۔

آٹھویں ہدایت، میں وہ اس پیپ سے بھرے ہوئے پھوڑے کا ذکر کرتا ہے جو امراض حارہ کے ساتھ ہوتا ہے اور جو تھوک سے ہوتا ہے اور جو جگر سے ہوتا ہے اور اس کی وجہ سے پھوڑے والوں کو جو عوارض لاحق ہو جاتے ہیں اور موت پر دلالت کرنے والی علامات یعنی اُنگلیوں اور پاؤں کے سیاہ ہونے کا ذکر کرتا ہے۔

نویں ہدایت، میں وہ خصیتین اور عضو مخصوص کے تقالبض کا ذکر کرتا ہے اور نیند اور اونگھ کا ذکر کرتا ہے کہ وہ کیسی ہونی چاہیے اور پاخانہ کیسا ہونا چاہیے۔

دسویں ہدایت، ہیں وہ پاخانے کا ذکر کرتا ہے کہ اس کا خروج کیسا ہونا چاہیے اور اس کے اسباب کیسے ہوں اور تمام امراض میں پیٹ کیسے ہونا چاہیے اور موت پر دلالت کرنے والے پاخانے کے رنگوں وغیرہ کا ذکر کرے اور ریاح اور قراقر وغیرہ کو بیان کرے۔

گیارہویں ہدایت، صحیح پیشاب کے متعلق بیان کرے پھر جب پیشاب متغیر ہو جائے اور مثانہ کی جہت سے بول کے پھوگ کی اصناف کے متعلق بیان کرے۔

بارہویں ہدایت، ہیں وہ قے اور اس کے اسباب اور کھنگار کو بیان کرتا ہے اور یہ کہ کیسے تھوکا جائے اور جو ملا جُلا کھنگار ہو اُسے اور اُس کے رنگ کو بیان کرے اور ان تمام امراض میں جو پھیپھڑے کے پاس ہوتے ہیں، چھینک کا ذکر کرے اور ان میں موت دینے والے اور مرض کی کمی کی اطلاع دینے والے کون سے ہیں۔

تیرھویں ہدایت، ہیں وہ پھیپھڑے کی امراض میں کھنگار کا اور اس کے رنگ کا اور کھنگاروں کے رنگوں کا ذکر کرتا ہے اور اس میں وہ بول وبراز اور پسینے اور ان میں سے ہر ایک پر دلالت کرنے والی باتوں کا ذکر کرتا ہے۔

چودہویں ہدایت، ہیں وہ پیپ دار پھوڑوں اور ان کے اوقات کو بیان کرتا ہے جن میں وہ پھوٹ پڑتے ہیں اور جو کچھ ان سے نکلتا ہے اس کا ذکر کرتا ہے اور یہ کہ وہ ہر انسان کو ہوتے ہیں۔

پندرھویں ہدایت، ہیں وہ کانوں کے پاس قائم رہنے والے پھوڑوں کا اور جن لوگوں کو پھیپھڑوں کے امراض ہوتے ہیں انہیں جو کچھ ہوتا ہے اس کا ذکر کرتا ہے اور اس کے دلائل کیسے ہوتے ہیں اور وہ پھوڑے جو ان لوگوں کی پنڈلیوں میں ہوتے ہیں جو مریض ہوتے ہیں اور انہیں اس میں کیا کیا تکلیف لاحق ہوتی ہے اس کا ذکر کرتا ہے۔
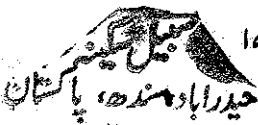
سولھویں ہدایت، میں وہ ہلاک کرنے والے اور عقل مار دینے والے دردوں کا ذکر کرتا ہے اور بخاروں اور ان کے ایام میں ان کے اسباب کا ذکر کرتا ہے۔

سترھویں ہدایت۔ تقدمۃ المعرفۃ میں وہ سخت مزمن اور امراض حارہ کا اور چوتھی کے بخاروں کا اور ان کی وجہ سے بخار زدوں کو جو تکلیف لاحق ہوتی ہیں اور جن ایام میں یہ ہوتے ہیں ان کا ذکر کرتا ہے اور کنپٹیوں اور پیشانی میں ہونے والے دردوں اور کانوں کے درد اور جو مریضوں کو تکلیف لاحق ہوتی ہے اس کا ذکر کرتا ہے۔

اٹھارہویں ہدایت، میں گلا گھوٹنے والے دردوں اور گردن اور سینے کی سُرخی اور سوراخوں اور مریضوں کو ان میں جو ہلاکت کی علامات لاحق ہو جاتی ہیں ان کا ذکر کرتا ہے اور غرغرہ اور پھوڑوں اور جوڑوں کے تکلیف دہ دردوں کا ذکر کرتا ہے اور اس نے جوانی میں قائم رہنے والے پھوڑوں کا اور کچھ بخار کے اسباب کا بھی ذکر کیا ہے۔

انیسویں ہدایت میں وہ بخار اور دل کے درد اور ان ایام کا ذکر کرتا ہے جن میں بخار، بخار میں ہونے والے دردوں کے ساتھ لمبا ہو جاتا ہے

بیسویں ہدایت، میں وہ بتاتا ہے کہ جو شخص تقدمۃ المعرفۃ سے ان آنے والے امراض کو معلوم کرنا چاہے جو ہمیشہ تکلیف دہ ہوتے ہیں اُسے کیسے فیصلہ کرنا چاہیے اور کیسے ارکان و علامات اور سال کے اجزاء اور ممالک کے اسباب کو معلوم کرنا چاہیے۔

یہ ابقراط کی کتاب تقدمۃ المعرفۃ کی ہدایات ہیں۔

اور ہواؤں، زمانوں، پانیوں اور شہروں کے بارے میں اس کی جو کتاب ہے وہ بتاتی ہے کہ ان کے باشندوں کو حدود ثابتہ اور واضح علامات کے ساتھ جو عام و خاص اور مؤتلف و مختلف امراض ہوتے ہیں باب اول

میں وہ کہتا ہے کہ جو شخص طلب صادق سے علم طب حاصل کرنے کا ارادہ کرے اُسے چاہیے کہ وہ سب سے پہلے سال کے اوقات اور جو کچھ ان میں واقعات ہوتے ہیں ان کی تحقیق کرے اس لیے کہ وہ ایک دوسرے کے مشابہ نہیں ہوتے بلکہ ایک دُوسرے کے مخالف ہوتے ہیں اور اسی طرح وہ اوقات بذاتہ بھی اپنی تبدیلیوں میں مختلف ہوتے ہیں۔

دوسرے باب میں وہ کہتا ہے کہ جو سال اپنے اوقات اور مراجع کو اعتدال پہ رکھتے ہیں ان میں جو امراض پیدا ہوتے ہیں وہ ان کی مانند اور ان کے مساوی ہوتے ہیں نہ مخالف ہوتے ہیں اور نہ مشابہ ہوتے ہیں اور کثیر الانتقال اوقات میں غیر مستوی اور ناموافق امراض لاحق ہوتے ہیں اور ان کا کم ہونا مشکل اور شاق ہوتا ہے۔

تیسرے باب میں وہ کہتا ہے کہ عام گرمی اور ٹھنڈی ہواؤں میں بدن تبدیل ہو جاتے ہیں۔

چوتھے باب میں وہ کہتا ہے کہ طبیب کو چاہیے کہ وہ پانیوں کے قویٰ کے بارے میں غور کرے کیونکہ وہ مزے اور وزن میں مختلف ہوتے ہیں اور اسی طرح وہ قوت میں بھی شدید اختلاف رکھتے ہیں۔

پانچویں باب میں وہ پانیوں کے بارے میں کہتا ہے کہ وہ کیسے ہوں؟ کیا ٹھہرے ہوئے ہوں یا نرم ہوں یا سخت بہنے والے... [1] یا اُونچی چٹانوں کے نواح میں ہوں یا اچھے ترنفنج والے ہوں۔

چھٹے باب میں وہ کہتا ہے کہ طبیب کو چاہیے کہ وہ زمینوں کے بارے غور کرے خواہ وہ چٹیل، بے پانی یا بہت درختوں والی، بہت پانی والی یا آباد یا اجاڑ یا اونچی ٹھنڈی ہوں۔

---

[1] اس جگہ پر اصل کتاب میں عبارت چھوٹی ہوئی ہے۔

ساتویں باب میں وہ کہتا ہے چاہیے کہ وہ لوگوں کی غذا کا ذکر کرے کہ ان کی لذات کس چیز میں ہیں کیا کثرت اکل و شرب اور آرام کی محبت یا کام اور کھانے پینے کی محبت میں ہیں؟ اور اسے ہر شہر میں ان چیزوں میں سے ہر ایک کی تحقیق کرنی چاہیے۔

آٹھویں باب میں وہ بیان کرتا ہے کہ اگر زمانے کا اور سال کا کچھ حصّہ گزر جائے تو طبیب ہر عام مرض کے متعلق جو غذا کی تبدیلی سے اہل زمانہ کو لاحق ہو جاتا ہے خبر دے گا۔

نویں باب میں وہ کہتا ہے کہ جب امراض ہوا کی خرابی سے نہ ہوں تو وہ عام اہل شہر کو نہیں ہوتے بلکہ وہ متفرق ہوتے ہیں اور جب طبیب اس نوع کے بارے میں اور ان اشیاء کے بارے میں غور کرے گا تو اسے کافی علم ہو جائے گا کہ زمانے کیسے ہوتے ہیں وہ اس بات کا مستحق ہے کہ اس کا علم صحیح ہو بلاشبہ علم نجوم، علم طب کا چھوٹا حصّہ نہیں ہے۔

اور اس کی جو کتاب ہواؤں اور شہروں کے بارے میں ہے اس میں اس نے شہروں اور ان کے پانیوں اور ان کے خواص کو بیان کیا ہے۔

پہلی گفتگو شہروں کے بارے میں ہے اور وہ چار شہر ہیں، پہلا شہر اسنوا کی طرف ہے اور دوسرا فرقدین[1] کی طرف ہے اور تیسرا مشرق کے سامنے ہے اور چوتھا مغرب کے سامنے ہے۔

پہلے شہر کے متعلق اس نے بتایا ہے کہ ہر وہ شہر جو گرم ہواؤں کے سامنے ہے وہ سردی کے سورج کے مشرق کے وسط اور اس کے غرب میں ہے اور وہ ہوائیں ہمیشہ اس کی طرف چلتی رہتی ہیں اور وہ فرقدین کے سامنے سے چھپا ہوتا ہے اور اس شہر کے پانی بہت گرم ہوتے

---

[1] قطب شمالی کے پاس دو ستاروں کا نام ہے (مترجم)

ہیں ، گرمیوں میں گرم اور سردیوں میں ٹھنڈے ہوتے ہیں اور اس شہر کے باشندوں کے سر تر بلغمی ہوتے ہیں اور ان کے پیٹ ہمیشہ کثیر الاختلاف ہوتے ہیں اور ان لوگوں کی بیویاں بیمار ہوتی ہیں اور بکثرت حیض کی وجہ سے ہمیشہ بیمار رہتی ہیں اور اسقاط نہیں کرتیں اور یہ بات ان کی طبیعت میں نہیں ہے بلکہ ان کے امراض کی وجہ سے ہے اور اگر وہ حاملہ ہو جائیں تو اکثر اسقاط کر دیتی ہیں اور بچوں کو کزازہ ، سانس پھولنا ، اور بیماری رہتی ہے اور مردوں کو پیٹ درد اور اختلاف الدم اور ایک بیماری جسے ایلاوس کہا جاتا ہے۔ اور سردی کا طویل بخار اور رات کا بخار اور مقعد کی بواسیر اور تیز گرم بخار اور امراض حارہ اور طویل آشوب چشم کی بیماریاں لاحق ہو جاتی ہیں اور جب وہ پچاس سال کے ہو جائیں تو انہیں دماغ کے نزلہ کا عارضہ ہو جاتا ہے اور تمام شہروں میں انہیں فالج لاحق ہو جاتا ہے۔

اور جو شہر شمال کی جانب ہو اس کے متعلق بتاتا ہے کہ وہ ہر شہر جو مغرب ، مشرق اور قطبین کے نزدیک سرد ہواؤں کی جانب کے سامنے ہو ، بلاشبہ یہ ہوائیں اس کی شہری ہوائیں ہیں اور وہ گرم ہواؤں سے چھپا رہتا ہے اور اس کے پانی اکثر خشک ، سست رو اور شیریں ہوتے ہیں اور اس شہر کے باشندوں کی اکثریت سخت اور قوی ہوتی ہے ان کی پنڈلیاں اضطراراً پتلی اور ان کے پیٹ سخت اور ان کے سر سخت اور شدید خشک ہوتے ہیں اور ان کو فتق کی بیماری ہوتی ہے اور ان کی بیماری ذات الجنب امراض حارہ ، بکثرت پیپ ہوتی ہے اور ان کی رگیں کٹ جاتی ہیں اور وہ بہت کھاتے ہیں اور انہیں جلد آشوب چشم نہیں ہوتا اور جب وہ بیمار ہوتے ہیں تو ان کی آنکھیں پھٹتی ہیں اور تیس سال کی عمر میں انہیں بہت نکسیر پھوٹتی ہے اور انہیں کاہنی بیماریاں لاحق نہیں ہوتیں اور جب لاحق ہو جائیں تو سخت ہوتی ہیں اور ان کی عمریں لمبی ہوتی ہیں اور ان کے اخلاق

وحشیانہ اور پُرسکون نہیں ہوتے اور ان کی بیویاں، پانی کی ٹھنڈک اور یبوست کی وجہ سے بانجھ ہو جاتی ہیں اس لیے کہ حیض بسا اوقات مناسب صورت میں نہیں آتا اور جب وہ حاملہ ہوں تو انہیں جننا مشکل ہوتا ہے اور اسقاط نہیں کرتیں اور دُودھ کے ٹھنڈا ہونے کی وجہ سے ان کے بچوں کی اولاد کم ہوتی ہے اور انہیں کزاز اور پھیپھڑے کا درد ہو جاتا ہے اور بچوں کو خصیوں میں زرد پانی کا عارضہ ہو جاتا ہے اور جب وہ بڑے ہو جاتے ہیں تو وہ مرض ختم ہو جاتا ہے اور وہ دیر سے بالغ ہوتے ہیں۔

اور وہ شہر جو ان ہواؤں کی سمت ہوتا ہے جو گرمی اور سردی کے مطلع سے آتی ہیں، بقراط نے بیان کیا ہے کہ ہر وہ شہر جو سُورج کے مشرق کی جانب ہو وہ اس شہر سے زیادہ صحت مند ہوتا ہے جو فرقدین کی جانب ہو اور اس سے بھی زیادہ صحت مند ہوتا ہے جو گرم ہواؤں کی جانب ہو اور اس میں حرارت و برودت کمتر اور آسان تر ہوتی ہے اور اس کے باشندوں کے امراض کم ہوتے ہیں اور طلوع آفتاب کی سمت ہونے والے پانی روشن، صاف، خوشبو دار اور نرم ہوتے ہیں کیونکہ اس میں ہوا سخت نہیں ہوتی اور سُورج اس کے اور اس کے سخت ہونے کے درمیان حائل ہو جاتا ہے اور اس شہر کے باشندوں کی شکل خوشرنگ اور روشن ہوتی ہے اور ان کے مردوں کی آوازیں صاف اور تیز ہوتی ہیں وہ جلد غصے ہو جاتے ہیں اور اس کے پودے اور گھاس بہت طاقتور اور صحت مند ہوتے ہیں اور وہ اپنی ذات میں گرمی اور سردی کی کمی کی وجہ سے موسم بہار کی مانند ہوتے ہیں اور اس کی بیماریاں کم اور کمزور ہوتی ہیں اور اس کی عورتیں بہت حاملہ ہوتی ہیں اور بغیر تکلیف کے بچے جنتی ہیں۔

اور چوتھا شہر مغرب کی سمت ہے یہ مشرقی ہواؤں سے چھپا ہوتا ہے اور فرقدین کی جانب سے اس کی طرف گرم اور سرد ہوائیں چلتی ہیں اور

بہت امراض پیدا کرتی ہیں اور اس کے پانی صاف نہیں ہوتے اور اس کی علت، سحر کے وقت بننے والی ہوا ہے اور یہ یوں ہے کہ اس شہر کی سحر نہایت طویل ہوتی ہے اور سورج جب پہلے پہل طلوع ہوتا ہے تو اس میں طلوع نہیں ہوتا حتیٰ کہ بلند ہو جاتا ہے اور گرمی میں اس میں ٹھنڈی ہوائیں چلتی ہیں اور اس کے مرد تنگدست اور مریض ہوتے ہیں اور سب امراض انہیں نقصان دیتے ہیں اور ان کی آوازیں بیٹھی ہوئی ہوتی ہیں اور کثرت تغیر کی وجہ سے خریف کے موسم میں ان کا دن مہلک ہوتا ہے۔
یہ پہلا باب چاروں شہروں کے بارے میں ہے۔

دوسری گفتگو پانیوں کے بارے میں ہے، یہ چار اصناف کا ہے پہلی قسم کھڑے پانیوں کی ہے مثلاً وہ نالے جو رواں نہیں ہوتے، دوسری قسم پھوٹنے والے چشموں کی ہے، تیسری قسم بارشوں کے پانیوں کی ہے اور چوتھی قسم برف کے پانیوں کی ہے۔

ابقراط کا بیان ہے کہ ظاہری پانی جو سطح زمین پر مستوی ہوتے ہیں اور رواں نہیں ہوتے اور بارشیں ان پر برستی ہیں اور وہ ان کے ساتھ کھڑے ہوتے ہیں اور ہلتے نہیں اور سورج ان پر ہمیشہ چمکتا ہے اور وہ اس سے جلتے ہیں وہ مہلک ہو جاتے ہیں ان کا کوئی رنگ نہیں ہوتا وہ صفراء پیدا کرتے ہیں اور سردی میں ٹھنڈے اور جامد ہو جاتے ہیں اور گدلے بلغمی ہوتے ہیں ان کے پینے سے گلو گرفتگی اور تلی پیدا ہوتی ہے اور ان کے پیٹ سخت ہوتے ہیں اور ہتھیلیاں اور چہرے کمزور ہو جاتے ہیں اور انہیں وہ کمزور کرتے ہیں اور اس کے باشندے زیادہ کھاتے ہیں اور وہ ان کی پیاس کو دور کرتا ہے اور گرمیوں اور سردیوں میں مرض ان کے ساتھ رہتا ہے اور انہیں زرد پانی کا عارضہ کرتا ہے اور گرمی میں انہیں چھوٹا لوا اور چوتھیے کا طویل اور مزمن بخار کرتا ہے۔

اور اس قوم کے نوجوانوں کو پھیپھڑے کے درد اور ایسی بیماریاں ہو جاتی ہیں جو ان کی عقلوں کو موٹا کر دیتی ہیں اور بوڑھوں کو تیز گرم بخار ہو جاتے ہیں جو اُن کے تحرق پر دلالت کرتے ہیں اور ان کے پیٹ سوکھ جاتے ہیں اور ان کی عورتوں کو سفید بلغم سے قبل کئی قسم کے ورم ہو جاتے ہیں اور وہ تنگی کے بعد حاملہ ہوتی ہیں اور مشقت سے جنتی ہیں اور ان کی اولاد ہڈیاں ہوتی ہے اور جب کبھی انہیں علیحدہ کیا جاتا ہے وہ کمزور اور پتلے ہو جاتے ہیں اور بچوں کو آماس ہو جاتا ہے اور مردوں کی پنڈلیوں میں بیماری اور زخم ہو جاتے ہیں اور ان میں عمریں طویل نہیں ہوتیں اور انہیں جلد بڑھاپا آجاتا ہے بسا اوقات عورتوں کو ایسی بیماری ہو جاتی ہے کہ انہیں حمل کا وہم ہو جاتا ہے پھر وہ ضائع ہو جاتا ہے۔

اور بعض چٹانوں سے پھوٹنے والے چشموں کے پانی مہلک ہوتے ہیں کیونکہ وہ سخت ہوتی ہیں اور پھوٹنے والے چشمے گرم زمین اور لوہے تانبے چاندی، سونے، گندھک، پھٹکڑی اور رال کی کانوں سے نکلتے ہیں اور یہ سب شدت حرارت سے نکلتے ہیں پس ان زمینوں کے پانی مفید اور اچھے نہیں ہوتے بلکہ ان کے عام پانی سخت ہوتے ہیں جن سے اور جن کے پینے سے عسر البول اور شدید گڑبڑ ہو جاتی ہے۔

اور جو پانی بلند جگہوں سے اور مٹی کے ٹیلوں سے گرتے ہیں وہ بہترین اور صحت مند ہوتے ہیں اور وہ شیریں ہوتے ہیں اور وہ کثرت کے باعث مشروبات میں ملانے کے محتاج نہیں ہوتے اور سردیوں میں گرم اور گرمیوں میں یہ گہرے چشموں سے پھوٹنے والے پانیوں کا حال ہے۔

اور ان پانیوں میں سے بہتر پانی وہ ہیں جو آفتاب کے اُفق سے بہتے ہیں خصوصاً شرق گرما کے، کیونکہ وہ سفید براق اور خوشبودار ہوتے ہیں اور جو پانی نمکین ہوتا ہے وہ سخت رو اور سخت ہوتا ہے اور جو لوگ اُسے بلا ضرورت پیتے ہیں وہ ان کے لیے مفید نہیں ہوتا اور بسا اوقات

بعض طبائع اور بیماریوں کو اس سے فائدہ ہوتا ہے اور جن پانیوں کا مزا نمکین ہوتا ہے وہ سب مہلک اور خرابی کرنے والے ہوتے ہیں اور تمام وہ چشمے جو آفتاب کے مشرق کی سمت ہوتے ہیں اور ان کا پانی بہترین پانی ہوتا ہے۔

پھر ان کے بعد وہ چشمے ہیں جو گرمی کے آفتاب کے افق کے اور گرمی کے مغرب کے درمیان ہوتے ہیں اور ان کے بہترین چشمے، مشرق کی طرف مائل ہوتے ہیں پھر وہ جو موسم گرما اور موسم سرما کے مغرب الشمس کے درمیان ہوتے ہیں اور ان کے مہلک ترین چشمے وہ ہیں جو جنوب کی جانب میں ہوتے ہیں اور وہ چشمے سرمائی مشرق کے افق پر اور سرمائی مغرب پر اُترتے ہیں اور جو ان میں سے جنوب کی جانب ہوتے ہیں وہ نہایت ردّی ہوتے ہیں اور جو اُن میں سے شمال کی جانب ہوتے ہیں وہ بہتر ہوتے ہیں اور جو سخت پیٹ والا ہو اس کے لیے ہلکے صاف پانی مفید ہوتے ہیں اور اس کے لیے بھی جس کا پیٹ نرم، لچکدار بلغمی ہو اس کے لیے نقصان دہ ہوتے ہیں بلاشبہ نمکین پانی پیٹ کو نرم کرتے ہیں۔

اور بارش کے پانی ہلکے اور شیریں ہوتے ہیں اور سورج پانی سے رقیق اور ہلکے مادے اُٹھا لیتا ہے اور پانی کو دریاؤں، سمندروں اور تر جگہوں سے اُوپر اُٹھاتا ہے اسی لیے بارشوں کے پانی بدبودار ہو جاتے ہیں اور مہلک بُو پھیلاتے ہیں کیونکہ وہ مختلف ہواؤں سے اکٹھے ہوتے ہیں اور بہت جلد بدبودار اور متغیر ہو جاتے ہیں اور سورج جس رطوبت کو خشک کرتا ہے وہ متفرق ہوتی ہے اور ہمیشہ ہوا میں معلق رہتی ہے اور جب وہ سب اکٹھے ہو جاتی ہے اور متضاد ہواؤں سے جو ایک دوسرے کو ملنے والی ہوتی ہیں مل جل جاتی ہے۔ تو اسی وقت گر پڑتی ہے خصوصاً جب موازنہ مناسب ہو اور اکثر یہ اس وقت

ہوتا ہے جب اچھی طرح بادل اکٹھے ہو جائیں اور دوسری ہوا ان کے سامنے آ کر ان کو پارہ پارہ کر دے اور جب دوسرا بادل پہلے بادل کو دھکیلے اور اسے پارہ پارہ کر دے تو اس کے بوجھ سے اسی وقت رطوبت نیچے اترتی ہے اور ہوائیں اُسے پھاڑ دیتی ہیں اور مکمل بارشیں ہوتی ہیں یہ پانی بہترین پانی ہوتے ہیں مگر ان کی ٹھنڈک ردّی ہونی چاہیے اور جو ان میں سے پیئے گا اسے آواز کے بیٹھنے اور کھانسی اور بھاری آواز کا عارضہ ہو جائے گا اور جب پکایا جائے تو پکانا انہیں کچھ فائدہ نہ دے گا۔

اور برف اور سخت زمین کے سب پانی مہلک ہوتے ہیں کیونکہ جب وہ ایک دفعہ جم جائیں تو وہ اپنی پہلی طبعی حالت کی طرف واپس نہیں آتے اس لیے کہ جو پانی ہلکا، شیریں، صاف اور شفاف ہو وہ جمنے سے بھاگتا اور اڑ جاتا ہے اور جو گدلا پانی ہو وہ اپنی حالت پر قائم رہتا ہے اور یہ بات معلوم ہی ہے کہ اگر اُسے موسم سرما میں برتن میں رکھا جائے اور معین پیمانے سے ناپا جائے اور آسمان کے نیچے رکھا جائے تو وہ جم جاتا ہے اور اگر اُسے دھوپ میں رکھا جائے اور وہ حل ہو جائے پھر اس پانی کو ماپ لیا جائے تو اس میں واضح کمی پائی جائے گی۔ یہ اس بات کی علامت ہے کہ پانی کا لطیف مادہ سانس لیتا ہے اور جمتا نہیں ۔ ۔ ۔ اور برف کے پانی مہلک ترین پانی ہیں اور جب لوگ مختلف پانی پیتے ہیں تو انہیں پیشاب کی رکاوٹ اور مثانہ میں سنگریزوں کا عارضہ ہو جاتا ہے اور کمر درد اور رانوں میں درد ہو جاتا ہے اور خصیوں میں آماس ہو جاتا ہے خصوصاً جب وہ دو دریاؤں کے پانی پئیں جو بڑے دریاؤں سے نکلتے ہیں یا بحیرہ سے نکلتے ہیں جس میں مختلف سیلاب گرتے ہیں اس لیے کہ ان میں شیریں، نمکین اور پھٹکڑی والے ہوتے ہیں اور ان میں گرم مقامات کے سیلاب کا پانی بھی ہوتا ہے جب وہ

جائیں تو بیماریاں لاحق ہو جاتی ہیں اور رَدّی دُودھ، دُودھ پلانے والوں کے مثانے میں پتھری پیدا کرتا ہے۔ عورتوں کو پتھری تکلیف نہیں دیتی کیونکہ ان کی پیشاب گاہ وسیع ہوتی ہے۔

تیسری گفتگو زمانوں کے بارے میں ہے، جب وہ خراب یا دُرست ہوں البقراط کا بیان ہے کہ اگر ستاروں وغیرہ کا طلوع مناسب ہو اور خریف میں بہت پانی ہوں اور موسم سرما میں تھوڑے ہوں اور بے ابر دن زیادہ نہ ہوں اور ٹھنڈک بھی مقدار سے زیادہ نہ ہو تو ان کے پانی موسم بہار اور گرمی میں متوسط اور صحیح سالم ہوں گے اور ہوا دُرست ہو گی۔

اور جب موسم سرما خشک اور باد شمالی والا ہو اور موسم بہار بہت بارشوں والا اور باد جنوبی والا ہو، تو گرمی میں لوگوں کو بخار اور آشوب چشم کا عارضہ ہو گا اور جب کلب ستارے کے طلوع کے وقت میں ہو جسے شعری کہتے ہیں بہت بارش اور سردی ہو اور ہوائیں اپنی بلندیوں پر چلیں، بیماریاں رُک جائیں تو اُمید کی جاتی ہے کہ خریف کا موسم صحیح ہو گا اور اگر یہ بات نہ ہو تو عورتوں اور بچوں کی موت ہوتی ہے اور بوڑھوں کی موت کم ہوتی ہے اور جو بچ جائے اُسے چوتھیے کا بخار آ لیتا ہے اور بسا اوقات وہ زرد پانی کے جمع ہونے کی طرف واپس آ جاتا ہے۔

اور جب موسم سرما بادِ جنوبی والا اور بہت بارشوں والا ہو اور موسم بہار خشک اور باد شمالی والا ہو تو بلاشبہ حاملہ عورتیں موسم بہار میں اسقاط کر دیں گی اور اگر بچے جنیں گی تو ان کے بچے بیمار ہوں گے یا وہ اسی وقت مر جائیں گے یا کمزوری کی حالت میں زندہ رہیں گے اور باقی ماندہ لوگوں میں بعض کو خشک آشوبِ چشم کا اور اختلاف کا عارضہ

ہوگا اور بعض کو سر سے لے کر پھیپھڑوں تک نزلے کا عارضہ ہوگا اور بلغمیوں اور عورتوں کو چھوٹے لوّے کا عارضہ ہو جائے گا اور صفراء والوں کو ان کی کھال کے کمزور ہونے اور پٹھوں کے لاغر ہونے کی وجہ سے مصائب سے پالا پڑے گا اور بسا اوقات وہ اچانک مر جائیں گے اور بعض اوقات ان کا دایاں پہلو خشک ہو جائے گا۔

اور جو شہر سورج کے نکلنے کی جگہ کے بالمقابل ہو اور اس کی ہوا ٹھیک ہو اور اس کے پانی گہرے ہوں اُسے ہوا کی تبدیلی کم ہی نقصان دے گی اور ہر وہ شہر جس کے باشندے نالوں کا گرم پانی پیتے ہیں اور وہ مشرقی سمت میں تھیں اور اس کی ہوائیں ٹھیک نہیں اس کے باشندوں کو ہوا کی تبدیلی نقصان دے گی خواہ موسم گرما عام طور پر خشک ہو۔ امراض جلد ختم ہو جائیں گے اور اگر موسم گرما بہت بارانی ہو تو امراض طویل ہو جائیں گے اور اگر ان ایام میں ان بیماریوں میں کسی کو زخم ہو جائے یا پیٹ میں ہو جائے یا زرد پانی کا عارضہ ہو جائے تو وہ مر جائے گا۔

اور اگر موسم گرما بہت بارانی ہو اور باد جنوبی والا ہو اور خریف موسم سرما کی طرح خشک اور بیماری والا ہو تو بلغمیوں اور چالیس سالہ بوڑھوں کو قوسوس نامی بخار آئے گا اور صفراء والوں کو ذات الجنب اور پھیپھڑے کے درد کا عارضہ لاحق ہو جائے گا۔

اور جب موسم گرما خشک اور بادِ جنوبی والا ہو اور خریف بہت بارش والا اور بادِ شمالی والا ہو تو لوگوں کو سر درد، کھانسی، گلوگرفتگی اور زکام کا عارضہ لاحق ہوگا اور بعض کو سِل ہو جائے گی۔

اور جب موسم گرما خشک اور بادِ شمالی والا ہو اور شعریٰ کے طلوع کے وقت بارش نہ ہو تو بلغمیوں اور رطوبات والوں کو فائدہ دے گا اور صفراء والوں کو تکلیف دے گا اور بسا اوقات انہیں سوداء کی طرف لے جائے

گا اور آفتاب کے پھرنے میں بہت تغیر ہوگا اور گرمائی تصرف سرمائی تغیر سے زیادہ ہوتا ہے اور خریفی تغیر، ربیعی تغیر سے زیادہ ہوتا ہے اور ہر وہ شہر جس کے زمانے کا تغیر زیادہ ہو وہ مستوی نہیں ہوگا اور اس میں لمبے اور بلند پہاڑ ہوں گے اور ہر وہ شہر جس کے زمانے کا تغیر کم ہوگا وہ مستوی ہوگا۔

پھر البقراط لوگوں کے احوال میں اور ان کی پیدائش کے تناسب میں ان کی شکلوں کے اختلاف کا ذکر کرتا ہے اور سبب ایک دوسرے کی مانند ہی ہے اور یہ زمانے اور مطالع کے اتفاق کی بات ہے اور وہ مردوں اور عورتوں کا حال ان کی کثرت وقلت اولاد کی صورت میں بیان کرتا ہے اور جو باتیں نسل اور قطع نسل کا موجب ہیں انہیں بیان کرتا ہے، لوگ کہتے ہیں کہ مستوی، بہت پانی والے اور بلند شہروں کے باشندوں کی شکلیں، خوبصورت اور ان کے اجسام جسیم ہوں گے اور ان کی طبائع، نرم اور محبت والی ہوں گی اور وہ دلیر اور شجاع نہیں ہوں گے اور جو لوگ تپلی، کم پانی والی، چٹیل زمین میں رہائش کریں گے اور اس کی ہوا کا مزاج غیر معتدل ہوگا ان کی شکلیں درشت ہوں گی اور رنگ زردی مائل ہوں گے یا سیاہی مائل ہوں گے اور ان کے اخلاق ردّی ہوں گے اور ان کا غصہ شدید ہوگا اور ان کی طبائع ایک دوسرے کے مخالف ہوں گی اس لیے کہ زمانے کے اختلاف سے طبائع کا اختلاف پیدا ہوتا ہے پھر زمانے اور ملک کے بعد پانی کی غذا ہے کیونکہ ملک کے بعد انسان کی غذا پانی ہے۔

پھر اس کے بعد البقراط ہواؤں کے متعلق اور ان کے چلنے کے بارے میں گفتگو کرتا ہے اور جو ہوائیں ایک جگہ سے دوسری جگہ تک چلتی ہیں ان کو اس نے چار اقسام میں تقسیم کیا ہے اور کہتا ہے کہ ریح، ہوا کے ملنے سے بنتی ہے اور اس کی نشو و نما ہوا کے اجرام سے ٹکرانے سے ہوتی ہے۔

یہ البقراط کی کتاب کی اغراض میں جو ہواؤں اور زمانوں کے بارے میں ہے جس کی تفسیر جالینوس نے کی ہے اور بقراط نے جو بات اختیار کی ہے اس کی فصل فصل اور معنے معنے کی تشریح کی ہے۔

یہ بقراط کی کتب ہیں جن پر اعتقاد کیا جاتا ہے اور جن کی طرف رجوع کیا جاتا ہے اور یہ ان کی اغراض ہیں اور جالینوس نے ان کی شرح کی ہے۔ اور اس کے قول کی وضاحت کی ہے اور اس کے معانی کا ترجمہ کیا ہے اور انہیں واضح کیا ہے۔

اور کتاب ماء الشعیر میں وہ امراض حادہ کو بیان کرتا ہے جنہیں پہلو اور پھیپھڑے کا درد، ذات الجنب کی بیماری اور تپ محرقہ کا نام دیا گیا ہے۔ اور اس نے بتایا ہے کہ جو کے پانی کو کیسے پیا جاتا ہے اور کن ایام میں اسے پیا جاتا ہے اور وہ کیسے تدبیر کرتا ہے اور کن اوقات میں اسے پینا چاہیے اور کن اوقات میں اس کا پینا منع ہے۔ اور اس پر کیا کھانا چاہیے۔ نیز اس نے امراض حادہ اور محرقہ کا ذکر کیا ہے اور ان کی ہر قسم کے بارے میں گفتگو کی ہے۔

اور اس کی کتاب جسے وہ کتاب الارکان کا نام دیتا ہے اور ارکان کے معنے طبائع اربعہ ہیں۔ حرارت، رطوبت، برودت، یبوست، اور بدن کے ارکان، اعصاب رگیں، ہڈیاں، کھال اور خون ہیں، ان ارکان پر عالم کا دارومدار ہے۔

بقراط کا بیان ہے کہ اگر اجسام ایک شئے ہوتے تو درد کبھی ان تک نہ پہنچتے لیکن وہ مختلف اشیاء اور متباعد طبائع سے ہیں — بعض کو مضر ہیں اور جب انسان کی طبیعت اور بقیہ حیوانات اس حالت پر ہو جائیں تو یہ ضروری ہے کہ انسان بعینہ ایک شئے نہ ہو اور یہی بقیہ طبائع کا حال ہے۔ ان کا دارومدار رطوبت اور خشکی اور گرمی اور سردی پر ہے اور اس بارے میں وہ واضح گفتگو کرتا ہے۔

اور بقراط کے شاگردوں نے اس کی کتب کا ترجمہ کیا ہے اور بعض نے کتابیں بنا کر اس کے علم وفضل کے اقرار کے لیے انہیں اس کی طرف منسوب کر دیا ہے، ان میں سے ایک دیاسقوریدس مصنف کتاب الاشجار والعقاقیر بھی ہے اس نے درختوں کے فوائد کے بارے میں کتاب تصنیف کی ہے اور ہر درخت کی تصویر بنائی ہے اور اس درخت کے فوائد بیان کیے ہیں اور دوسرا ارسجانس مصنف الکداش بھی ہے جس میں بدن کے حالات بیان ہوئے ہیں۔

اور اس کے بعد سب سے بڑا فلاسفر اور زبردست عالم طب جالینوس تھا کیونکہ اس نے بقراط کی کتاب کی تفسیر کی ہے باوجودیکہ دونوں کے درمیان بڑے سالوں کا فرق ہے بلاشبہ ان دونوں کے درمیان طویل زمانہ پایا جاتا ہے مگر وہ حکمت میں بقراط کے پیچھے چلنے والے کی طرح ہے اور علم میں اس کا ہم پایہ ہے اور اس نے اس کی کتب کی تفسیر کی ہے اور اس نے طب کی بہت سی قابل اعتماد کتب تیار کی ہیں جن کی طرف رجوع کیا جاتا ہے اور وہ فلسفی، منطقی اور دانا آدمی تھا۔

جالینوس کی پہلی کتاب: طب کے گروپوں کے بارے میں ہے جو قومیت میں ایک دوسرے کے مخالف ہیں ایک گروپ رائے، فکر اور قیاس کا ہے اور دوسرا گروپ، تجارب کا گروپ ہے اور تیسرا گروپ دُوربین لوگوں کا ہے۔

اور ایک کتاب کھانے کے بارے میں ہے، دوسری رگوں کے حرکت کے بارے میں ہے۔ تیسری اعصاب کی تشریح کے بارے میں ہے چوتھی رگوں اور وریدوں کی تشریح کے بارے میں ہے، دو مقالے نفس کی بیماریوں کے بارے میں ہیں۔ اور چار مقالے آواز کے بارے میں ہیں ایک کتاب منافع الاعضاء کے بارے میں سترہ مقالوں میں ہے۔ ایک کتاب رحم کی تشریح کے متعلق ہے ایک کتاب آنکھ کی علامات کے

بارے میں ہے، ایک کتاب تجربہ کاروں کی طب کے بارے میں ہے اور تین مقالے پھیپھڑوں اور سینے کی حرکت کے بارے میں ہیں اور التشریح الکبیر پندرہ مقالوں میں ہے، پہلا مقالہ ہاتھوں کے عضلات اور رطوبات کے بارے میں ہے، دوسرا پاؤں کے عضلات کے بارے میں ہے تیسرا ہاتھوں اور پاؤں کے اعصاب و عروق اور اوراد کے بارے میں ہے، چوتھا اس عضلے کے بارے میں ہے جو رخساروں اور ہونٹوں کو حرکت دیتا ہے اور اس عضلے کے بارے میں ہے جو نچلے جبڑے کو سر کی جانب اور گردن کی جانب اور کندھوں کی جانب حرکت دیتا ہے۔

پانچواں مقالہ، سینے کے عضلے اور کمر کے دونوں پہلوؤں کے عضلے اور پشت کی ہڈی کے عضلے کے بارے میں ہے۔

چھٹا مقالہ، آلاتِ غذا یعنی آنتوں، پیٹ، جگر، تلی، گردوں، مثانے، پتّے اور ان کی مانند چیزوں کے بارے میں ہے۔

ساتواں مقالہ، دل کی تشریح کے متعلق ہے۔

آٹھواں مقالہ، سینے کے اجزاء کے بارے میں ہے۔

نواں مقالہ، دل کی تشریح کے بارے میں ہے۔

دسواں مقالہ، آنکھوں، زبان، نرخرے اور اس سے ملحقہ چیزوں کے بارے میں ہے۔

گیارہواں مقالہ، نرخرے کی نالی اور اس سے ملحقہ ہڈی اور اس کے نچلے پٹھے کے بارے میں ہے۔

بارہواں مقالہ، آلاتِ تولید یعنی منی، رحم اور مذاکیر کے بارے میں ہے۔

تیرھواں مقالہ، حرکت کرنے والی رگوں کی تشریح کے بارے میں ہے اور وہ شریانیں اور حرکت نہ کرنے والی رگیں ہیں۔

چودھواں مقالہ، دماغ سے پیدا ہونے والے پٹھے کے بارے میں ہے،

پندرھواں مقالہ، پشت میں پیدا ہونے والے پٹھے کے بارے میں ہے۔

اور اس کے علاوہ اس کی ایک کتاب، کتاب التشریح بھی ہے جو متعدد مقالات میں ہے اس میں اس نے کھال، بالوں، ناخنوں، گوشت چربی، چہرے کے گوشت اور بعض اعضاء کو ڈھانکنے والے پردوں جیسے دل کے پردے، معدہ، گردوں، جگر، جھلیوں اور سینے اور پیٹ کے درمیان علیحدگی کرنے والے پٹھے، گزرگاہوں، حرکت کرنے والی رگوں رگوں کے فصد کرنے اور یہ کہ رگیں کہاں سے شروع ہوتی ہیں۔ دونوں گردوں کے درمیان پیشاب کی گزرگاہوں اور مثانے سے ذکر تک اور بچے میں مثانے سے ناف تک اس کی گزرگاہ اور صفراء کے جمع ہونے کی جگہوں اور مسامم، نتھنوں، کانوں سے نکلنے والی گزرگاہوں، پھیپھڑوں کی نالی اور جو کچھ اس میں پیدا ہوتا ہے اور جو کچھ پھیپھڑوں میں اور پستانوں کے ان برتنوں میں جن میں دودھ ہوتا ہے پیدا ہوتا ہے اور بقیہ اشیاء جو بدن میں پھیلی ہوتی ہیں جنہیں رطوبات کے برتن گھیرے ہوتے ہیں اور برتنوں میں پھیلی ہوئی اشیاء اور سر میں جو حالات اور جبڑا وغیرہ ہوتا ہے اور وہ حالات جو چہرے اور نچلے جبڑے میں ہوتے ہیں۔ ان اور اس میں جوڑ توڑ ہوتا ہے اور دانتوں، اور وہ ہڈی جو پھیپھڑے کی نالی کے سرے پر ہوتی ہے اور جو اس کے دونوں پہلوؤں میں جگہ ہوتی ہے اور پیٹ میں جو چوڑی ہڈی ہوتی ہے اور ران اور پسلیوں، کندھوں اور ہنسلیوں کی ہڈی، بازوؤں، پنڈلی کی ہڈی، ہتھیلی اور انگلیوں کی ہڈیوں، ران کی ہڈی گردن کی جڑ اور گھٹنے، پنڈلی کی ہڈی، پاؤں کی ہڈیوں، سر کی کھوپڑی کا

دماغ کے اوپر کے پردوں سے اشتراک، اور سارے چہرے پر اُگے والے پٹھے اور کنپٹیوں کے پٹھے اور چبانے والے پٹھے اور رخساروں، ہونٹوں اور زبان کو حرکت دینے والے پٹھے اور اس پٹھے کو حرکت دینے والے پٹھے کا ذکر کیا ہے اور وہ منہ، ہونٹوں اور زبان، مسوڑھوں، تالو اور حلقوم کے بند ہونے، ناک، نتھنوں، کانوں، گردن اور اس کے پٹھے، انگلیوں کے پٹھے، ہنسلی کے نچلے پٹھے، گردن کی پیدائش، حجاب اور کلائی کے پٹھے کا ذکر کرتا ہے اور وہ کتاب التشریح میں یہ بات کہتا ہے کہ اس میں اس کی غرض یہی ہے۔

اور دو مقالے نفس کی بیماریوں کے بارے میں ہیں۔ اور ایک کتاب القوی الطبیعة فی الافعال النفسانیہ کے بارے میں ہے ایک مقالہ بول کے خون کے بارے میں ہے اور ایک مقالہ مسہل ادویہ کے بارے میں ہے۔

اور ایک کتاب جس کا نام وہ آراء بقراط و افلاطون فی قوی النفس الناطقہ رکھتا ہے اور وہ تخیل، فکر اور حفظ ہے اور وہ کہتا ہے کہ دماغ اعصاب کا سرچشمہ ہے اور دل، حرکت کرنے والی رگوں کا سرچشمہ ہے اور جگر، حرکت نہ کرنے والی رگوں کا سرچشمہ ہے اور جن قویٰ سے بدن قائم ہے، دس مقالات میں ان کا بیان ہے اور اعضاء کے فوائد سترہ مقالات میں ہیں۔

اور کتاب العناصر میں وہ حار، بارد، رطب اور یابس کے بارے میں بتاتا ہے کہ وہ تمام اجسام کے لیے جو کون و فساد کو قبول کرتے ہیں عام عناصر ہیں اور عناصر، آگ، ہوا اور پانی ہیں اور بدن انسان کے عناصر، خون، بلغم اور صفراء اور سوداء ہیں اور عنصر، جس کا عنصر ہوتا ہے اس کی انتہائی جز ہوتا ہے۔

اور کتاب الامزجة، یہ تین مقالات ہیں جو لوگوں کے اجسام کی اقسام اور فاضل بدن کی ترکیب اور بدن کی خوشحالی اور ردی مزاج جو مستوی

نہیں ہوتا اور مرکب ادویہ کی قوتوں اور سہل ادویہ کے بارے میں ہے۔

اور ایک کتاب حفظ الاصحاء ، اور ایک کتاب کھانوں کے بارے میں اور ایک کتاب اچھے اور ردی کیموس اور ایک کتاب تدبیر ملطف اور ایک کتاب امراض کی اقسام ، اور ایک مقالہ امراض کے اسباب اور ایک مقالہ طبیعت سے خارج ہونے والے گاڑھے مادے اور ایک مقالہ امتلاء اور دو مقالے بخاروں اور اندرونی امراض اور ایک کتاب امراض کے زمانوں اور ایک کتاب سانس کی تنگی اور ایک کتاب بحرانات ، اور ایک کتاب ، رگوں کے حرکت کرنے اور نبض کی تمام اجناس کی معرفت ، اور اصناف نبض کے بنانے والے اسباب کے بارے میں ہے اور تقدمۃ معرفۃ سولہ مقالوں میں ہے اور کتاب حیلۃ البرء ، میں اس نے تمام امراض سے شفا کے طریق کو واضح کیا ہے اور اس فن میں اس کا اتباع کیا گیا ہے ، ایک مقالہ العلل الواصلۃ کے بارے میں ہے اور یہ وہ قریبی علل ہیں جو مرض اور علت بعیدہ کے درمیان ملاپ کرتی ہیں اور ایک مقالہ بدن میں خون کے بول ، اور ایک کتاب فرقۃ اصحاب الحیل ، اور ایک مقالہ سل ، اور ایک مقالہ دودھ پیتے بچے کے علاج ، اور ایک مقالہ امراض حارہ کے لیے ، بقراط کی تدبیر ، اور ایک مقالہ رگوں کی فصد کے بارے میں ہے اور اس نے بقراط کی کتب کی فصل فصل کی اور قول قول کی تشریح کی ہے اور اس میں حال حال کو بیان کیا ہے۔

اور بقراط کے بعد فلاسفہ کے رؤساء میں سے سقراط ہوا ہے وہ رئیس الحکماء تھا اور وہ پہلا شخص ہے جس نے اپنی حکمت سے وہ باتیں بیان کیں جو اس سے حفظ کی گئیں اور اس سے سُنی گئیں۔

روایت ہے کہ طیماؤس نے اُسے کہا اسے استاد ، آپ ہمارے لیے اپنی حکمت کو کتابوں میں کیوں مدون نہیں کرتے ؟ اس نے اُسے کہا اے

طیماؤس! میں تجھے مُردہ بہائم کے چمڑوں میں نہیں باندھوں گا اور میں تیرے شک، کو زندہ جاوید جواہر کے لیے مضبوط کروں گا اور علم کا وجود جہل کی موت سے کیسے ہوسکتا ہے اور اس کا سبب عقل کا عنصر ہے؟ اس کے شاگرد ابوطیطش نے اُسے کہا اگر آپ مجھے کتاب لکھوا دیتے تو وہ ہمیشہ آپ کی یادگار ہوتی؟ اس نے کہا حکمت، ذہنوں کے چمڑوں کی محتاج نہیں۔

اس کے ایک شاگرد نے کہا اگر آپ ہمیں اپنی حکمت کی ایک کتاب دیتے تو اس سے آپ ہماری عقلوں کی آزمائش کرتے؟ سقراط نے اُسے کہا بکریوں کے چمڑوں میں حکمت کی تدوین میں دلچسپی نہ لے حتیٰ کہ وہ تیرے نزدیک تیرے علم اور زبان سے بھی زیادہ بلیغ ہوجائے۔

اور جب اس کی وفات کا وقت قریب آیا تو اس کے شاگردوں نے اس سے پوچھا کہ وہ انہیں حکمت کا توشہ دے جس کی طرف وہ رجوع کیا کریں تو اس نے نفس کے اخلاق کے متعلق گفتگو کی پھر اس نے فلک کے بارے میں گفتگو کی اور کہا کہ وہ اونگھ رہا ہے اس نے زہر پیا اور مرگیا۔

اور اس کے بعد فیثاغورث ہوا اور وہ پہلا شخص ہے جس نے اعداد حساب اور جیومیٹری کے متعلق گفتگو کی اور اس نے شہر بنائیں اور سارنگی بنائی ہے اور وہ اغسطس بادشاہ کے زمانے میں تھا۔ اور وہ اس سے ڈر کر بھاگ گیا اور اس نے اس کا پیچھا کیا اور فیثاغورث نے سمندر میں سفر کیا اور جزیرہ کے ہیکل میں چلا گیا تو بادشاہ نے اس سمیت اُسے آگ سے جلا دیا۔

اور فیثاغورث کا ایک شاگرد تھا جسے ارشمیدس کہا جاتا تھا اس نے جلانے والے شیشے بنائے اور اُنہوں نے دشمن کی کشتیوں کو سمندر میں جلا دیا۔

اور ان میں بلینوس بڑھئی بھی ہے جسے نیجم کہا جاتا تھا وہ صاحب

طلسمات تھا، اس نے ہر چیز کے لیے طلسم بنایا - اور ان میں ادجالنس بھی تھا جو جیومیٹری، تقسیم اور انواع الفلسفہ کا مؤلف تھا اُسے ویوجالنس کُتا کہا جاتا تھا اس سے پوچھا گیا تجھے کس وجہ سے کُتے کا نام دیا گیا ہے؟ اس نے کہا اس لیے کہ میں اشرار پر بھونکتا ہوں اور اخبار کے لیے دُم ہلاتا ہوں اور بازاروں میں گھومتا ہوں -

اور ان میں افلیمون مصنف مخانیقا بھی ہے اور یہ وہ حرکات ہیں جو پانی سے تصویر کی مانند بنائی جاتی ہیں اور پانی انہیں بغیر اس کے کہ ان میں سے کسی چیز کو حرکت ہو، حرکت دیتا ہے اور انہیں ایک جگہ سے نکال کر دوسری جگہ گراتا ہے اور وہ آلات جو پانی سے حرکت دیتے ہیں، حرکت نہیں کرتے - وہ نکل کر انہیں نگل لیتے ہیں اور اسی طرح وہ نکلتے اور سفر کرتے ہیں اور اس بارے میں اس کی اشکال بنائی جاتی ہیں اور صحیح ہوتی ہیں -

اور ان میں افلیمون مصنف الفراسۃ بھی ہے اور ایک کتاب میں اس نے ان چیزوں کو واضح کیا ہے جن پر فراست، خلقت، اصولت اور شمائل کے بارے میں راہنمائی کرتی ہے اور اسے دلیل سے ثابت کیا ہے -

اور ان میں دیمقراطیس بھی ہے، اس کا خیال ہے کہ عالم ذرّات سے مرکب ہے اور اس کی ایک کتاب طبائع الحیوان اور ان میں سے جو طبائع الانسان سے موافقت رکھتے ہیں کے بارے میں بھی ہے -

اور ان میں افلاطون بھی ہے، یہ سقراط کا شاگرد تھا، جس طرح بقراط نے جسم اور اس کی صفات کے بارے میں گفتگو کی ہے، اس نے نفس اور اس کی صفات کے بارے میں گفتگو کی ہے اس نے بیان کیا ہے کہ نفس کے تین قویٰ ہیں، ان میں سے ایک دماغ میں ہے اور اسی سے فکر اور رؤیت ہے اور دوسرا دل میں ہے اور اسی سے غضب اور شجاعت ہے

اور تیسرا جگر میں ہے اور اسی سے شہوت اور محبت ہے پھر اس نے رُوح نفسانی کے متعلق کلام کیا ہے حتیٰ کہ اس نے سب اعضاء کی تعریف کی ہے پھر اس نے نفس کی اصلاح کرنے والے اور اُسے خراب کرنے والے امور کا ذکر کیا ہے اور بیان کیا ہے کہ ہر عیب، نفس کی رہائی کے مخالف ہے ہمیں فقط زندگی کو اچھا بنانے کی تیاری نہیں کرنی چاہیے بلکہ اچھی موت کی تیاری کرنی چاہیے کہ ہم زندگی اور موت کو اچھا بنانے کی تیاری کریں۔

اور ان میں اُقلیدس بھی ہے جو حساب کے متعلق کتاب اُقلیدس کا اور اُقلیدس کی تفسیر المفاح کا مصنف بھی ہے جیسا کہ بطلیموس نے بیان کیا ہے اور وہ حساب کی معرفت کے لیے تقدمہ ہے اور نجوم میں کتاب المجسطی کے علم کی اور ان ناتوں کی معرفت کی کنجی ہے جو کمانوں پر ان دائروں کے ٹکڑوں کی طرح پڑتی ہیں جو کواکب کے افلاک ہیں جنہیں منجمین کواکب کی رفتار کی درستی طول و عرض میں ان کی سُرعت و آہستگی، استقامت، رجوع، طلوع و غروب، ان کی شعاعوں کے گرنے کی جگہوں اور لیل و نہار کی گھڑیوں کے علم اور مطارع البروج اور اس سے زمین کے خطوں میں جو اختلاف ہوتا ہے اور قران و استقبال کے حساب اور شمس و قمر کے کسوف اور زمین کے آفاق سے آسمان کی تمام اطراف میں جو اختلاف نظر پیدا ہوتا ہے کے لیے کردجات کا نام دیتے ہیں۔

اور کتاب اقلیدس تیرہ مقالوں پر مشتمل ہے اور ان تیرہ مقالوں میں برہان کے ساتھ ان کی چار سو باون شکلیں ہیں اور اس کی وہ شرح بھی ہے کہ جب اُسے علم حساب کا جویاں سمجھ لیتا ہے تو اس پر حساب کا ہر باب آسان اور واہو جاتا ہے اور وہ ان اسباب کے ذکر سے ابتدا کرتا ہے جن سے علم قریب ہو جاتا ہے اور ان کی معرفت سے معلوم کیا جاتا ہے اور وہ خبر، مثال، خلف الترتیب، فصل، برہان اور تمام ہیں، خبر سے مُراد وہ خبر ہے

جو جملہ سے مقدم اور تفسیر سے پہلے ہو اور مثال سے مراد مخبر عنہا کی اشکال کی صورت ہے جو اپنی صفت سے خبر کے معنے کی مدلول ہے اور خلف، مثال کے خلاف ہے اور خبر کو ناممکن کی طرف پھیرنا ہے اور ترتیب، متفق عمل کو اس کے مراتب کے مطابق، علم میں جمع کرنا ہے اور فصل سے مراد، ممکن اور غیر ممکن خبر کے درمیان جدائی کرنا ہے اور برہان سے مراد خبر کی تصدیق پر حجت ہے اور تمام سے مراد معلوم کا مکمل علم ہے۔

پہلا مقالہ اس نقطہ کے بارے میں ہے جس کا کوئی جزء نہیں ہوتا اور وہ خط ہوتا ہے جو بلا عرض طول ہو اور اس کی ۴۷ شکلیں ہیں۔

دوسرا مقالہ، ہر متوازی الاضلاع سطح کے بارے میں ہے جو قائم الزوایا ہو، جسے زاویہ قائمہ کو گھیرنے والے دو خط گھیرے ہوتے ہیں اور وہ چوالیس شکلیں ہیں۔

تیسرا مقالہ، اُن متساوی دوائر کے بارے میں ہے جن کے قطر متساوی ہوتے ہیں اور ان کے مراکز سے جو خط نکل کر ان خطوط کی طرف جاتے ہیں جو ان کو محیط ہوتے ہیں اور وہ دائرہ کو چھونے والا خط، جو اس سے گزرتا ہے اور اُسے قطع نہیں کرتا اور یہ پینتیس شکلیں ہیں۔

چوتھا مقالہ، جب شکل در شکل ہو اور اندرونی شکل کے زوایا، بیرونی شکل کے اضلاع کو چھوتے ہوں تو یہ سولہ شکلیں ہیں۔

پانچواں مقالہ، اس جز کے بارے میں ہے جو ۔ ۔ ۔ اعظم سے مقدار اصغر کے مقابلہ میں مقدار اکبر ہے جب اُسے شمار کیا جائے اس کی پچیس شکلیں ہیں۔

چھٹا مقالہ ان متساوی سطوح کے بارے میں ہے جو ہر سطح کے زوایا ہیں ان میں سے کچھ دوسری سطح کے زوایا کے مساوی ہیں اور وہ اضلاع جو متساوی زوایا کو محیط ہوتے ہیں متناسب ہوتے ہیں اور متکافیۃ الاضلاع

سطوح کے اضلاع بھی متناسب ہوتے ہیں اور یہ تینتیس شکلیں ہیں۔

ساتواں مقالہ، واحد اور اس زوج عدد کے بارے میں ہے جو دو متساوی قسموں میں تقسیم ہو جاتا ہے اور فرد عدد وہ ہے جو دو متساوی قسموں میں تقسیم نہ ہو اور زوج پر ایک عدد زیادہ ہو اور وہ عدد جسے زوج الزوج کہتے ہیں وہ ہے جسے تمام زوج متعدد بار گنتے ہیں اور ان کا عدد جفت ہوتا ہے اور جس عدد کو زوج الفرد کہتے ہیں اُسے تمام زوج متعدد بار شمار کرتے ہیں اور ان کا عدد فرد ہوتا ہے اور جس عدد کو فرد الفرد کہتے ہیں اُسے تمام فرد متعدد بار شمار کرتے ہیں اور ان کا عدد فرد ہوتا ہے اور جس عدد کو اوّل کہتے ہیں اُسے فقط ایک واحد ہی شمار کرتا ہے اور وہ اعداد جن میں سے ہر ایک دوسرے کے نزدیک اول ہوتا ہے ان کا کوئی عدد مشترک نہیں ہوتا انہیں صرف واحد کے سوا سب شمار کرتے ہیں۔

اور عدد مرکب وہ ہے جسے دوسرا عدد شمار کرے۔

اور وہ اعداد، جن میں سے ہر ایک دوسرے کے نزدیک مرکب ہوتا ہے۔ وہ ہیں جنہیں دوسرا عدد شمار کرتا ہے اور وہ ان سے مشترک ہوتا ہے۔

اور وہ عدد جسے دوسرے عدد میں ضرب دی گئی ہو وہ ہے جسے مضروب فیہ آحاد کی تعداد کے ساتھ دوچند کر دیا جائے اور جو جمع ہو وہ دوسرا عدد بن جائے اور عدد مربع وہ ہے جو عدد کی فی نفسہ ضرب سے جمع ہو اور دو متساوی عدد اس کو محیط ہوں اور عدد مکعب وہ ہے جو عدد کی فی نفسہ ضرب سے جمع ہو پھر اُسے فی نفسہ ضرب دی جائے اور تین متساوی اعداد اس کو محیط ہوں۔

اور عدد مسطح وہ ہے جسے دو عدد محیط ہوں اور عدد مصمت وہ ہے جسے تین اعداد محیط ہوں اور عدد تام وہ ہے جو اپنے سب اجزاء کے

مساوی ہو اور اعداد متناسبہ وہ ہیں کہ ان کے اوّل ہیں دوسرے کے دوچند کرتے سے تیسرے ہیں چوتھے کے دوچند کرنے کی مانند کیفیت ہو جاتے۔

اور اعداد مسطحہ اور مصمتہ متشابہ وہ ہیں جن کے اضلاع متناسب ہوں یہ مقالہ اننالیس شکلوں کا ہے۔

آٹھواں مقالہ ان اعداد کے بارے ہیں ہے جو ایک دوسرے کے پیچھے آتے ہیں اور وہ دو طرفین جن ہیں سے ہر ایک دوسرے کے نزدیک اوّل ہوتی ہیں۔ اس کی پندرہ شکلیں ہیں۔

نواں مقالہ مسطحہ متشابہ اعداد کی ضرب کے بارے ہیں ہے اور جو عدد کو عدد مربع ہیں ضرب دینے سے ہوتا ہے۔

اور وہ اعداد جو ایک دوسرے کو شمار کرتے ہیں۔

عدد مکعب ضرب عدد مکعب، اور جو مکعب کو عدد غیر مکعب ہیں ضرب دینے سے ہوتا ہے اور جو مربع سے نسب پر مؤلف اعداد سے جو ایک دُوسرے کے پیچھے آتے ہیں، ہوتا ہے اور کس طرح مکعب اور متناسب اعداد ہیں مصمت، مکعب اور مسطح ہوتا ہے۔ اور وہ اعداد جو ایک دُوسرے کی گنتی کرتے ہیں اور کس طرح ازواج سے ازواج اور افراد سے افراد، اور افراد سے ازواج اور ازواج سے افراد، الگ ہو جاتے ہیں۔

دسواں مقالہ ان خطوط کے بارے ہیں ہے جن کی مقدار واحد مشترک ہوتی ہے جو ان سب کا اندازہ کرتی ہے، انہیں متقادرات کہا جاتا ہے اور خطوط متبانیات وہ ہوتے ہیں جن کی تعداد واحد مشترک نہیں ہوتی وہ ان سب کا اندازہ کرتی ہے اور وہ خطوط متقادرات جن کے مربعات کی ایک سطح ہوتی ہے وہ ان کی مقدار ہوتی ہے اور وہ ان کا اندازہ کرتی ہے اور وہ ایک سو چار شکلیں ہیں۔

گیارھواں مقالہ اس مصمت کے بارے ہیں ہے جس کا طول بلندی اور

سطح ہوتی ہے اور اس کی اکتالیس شکلیں ہیں۔

بارہواں مقالہ، اس سطح کے بارے میں ہے جو کثیر الزوایا متشابہ ہو جن کا اندازہ بعض کے نزدیک دوائر میں ان مربعات کی تعداد کے مطابق ہوتا ہے جو دائرے کے قطروں سے ہوتے ہیں اور اس کی پندرہ شکلیں ہیں۔

تیرھواں مقالہ، یہ اقلیدس کا آخری مقالہ اس خط کے بارے میں ہے جو وسطوالے خط اور طرفین کو تقسیم کرتا ہے - اس کی اکیس شکلیں ہیں۔

اور اس اقلیدس کی مناظر اور آنکھوں اور شعاعوں کے مخارج سے ان کے اختلاف کے بارے میں بھی ایک کتاب ہے وہ اس میں کہتا ہے کہ شعاع آنکھ سے سیدھے خطوط کی صورت میں نکلتی ہے اور وہ راستوں کے بعد پیدا ہوتے ہیں جن کی کثرت کی کوئی انتہا نہیں بلاشبہ جن اشیاء پر شعاع پڑتی ہے انہیں دیکھا جاتا ہے اور جن پر شعاع نہیں پڑتی انہیں نہیں دیکھا جاتا اور اس بارے میں مختلف اشکال کی مثال دی جاتی ہے جن سے مخرج النظر کو واضح کیا جاتا ہے اور کس طرح ان اشکال کی تعداد مختلف ہو جاتی ہے جن سے اسے واضح کیا جاتا ہے اور اس کی چونسٹھ شکلیں ہیں۔

اور ان میں سے حکیم نیقوماخس فیثاغورثی بھی ہے اور اسے بفاضلہ کے ہاں قاہر کا نام دیا گیا ہے اور یہ ارسطو کا باپ ہے اور اس کی کتاب الارثماطیقی بھی ہے جس میں اس نے اعداد کو جدا کرنے کا قصد کیا ہے اور فلاسفہ جو کچھ پہلے بیان کر چکے ہیں اس کا بھی اس نے ذکر کیا ہے، نیقوماخس نے بیان کیا ہے کہ جن اوّلین قدماء نے علم کو واضح کیا اور اس میں بڑھ گئے ہیں ان کا پہلا شخص فیثاغورث تھا انھوں نے تعریف کرتے ہوئے کہا کہ فلسفہ کے معنے حکمت ہیں اور اس کا نام اس سے مشتق ہے اور انہوں نے کہا کہ علم کی حقیقت دائمی اشیاء سے ہے اور اس نے کتاب کے شروع میں حکمت اور اس کی فضیلت کا ذکر بڑی عمدگی اور خوش اسلوبی

سے کیا ہے اور جو کچھ حکماء نے علم کی فضیلت کے متعلق بیان کیا ہے اُسے بھی بیان کیا ہے پھر اس نے اپنی کتاب کا آغاز کیا ہے اور بیان کیا ہے کہ

دنیا کی تمام چیزیں جن کا اندازہ طبیعت میں محکم ہے وہ عدد سے ہے اور قیاس ہمارے قول کی تصدیق کرتا ہے کہ عدد اس مثال کی مانند ہے جس کی پیروی کی جاتی ہے اور وہ سب کی سب اپنے کمال کے ساتھ معقول ہے اور یہ اشیاء جنہیں کمیت کا لفظ لاحق ہوتا ہے یہ مختلف اشیاء ہیں پس یہ ایک اضطراری امر ہے کہ ان اشیاء سے لازم عدد، علیحدہ طور پر مؤلف مقدر ہو نہ کہ اپنے غیر کی وجہ سے بلاشبہ مؤلف لامحالہ مختلف اشیاء سے اور موجودہ اشیاء سے ہوتا ہے اور جو اشیاء موجود نہیں ہیں ان کے جمع کرنے پر وہ قدرت نہیں رکھتا اور ان میں سے موجود ہوں اور غیر متشکل ہوں ان کا جمع کرنا ممکن ہوتا ہے اور مؤلف اشیاء مختلف متشاکل موجود اشیاء سے تالف ہوتی ہیں کیونکہ خواہ وہ مختلف نہ ہو وہ واحد ہوتا ہے اور ائتلاف کا محتاج نہیں ہوتا اور اگر وہ متشاکل نہ ہو تو متجانس نہیں ہوتا اور اگر وہ متجانس نہ ہو تو وہ متضاد ہوتا ہے اس میں ائتلاف نہیں ہوتا۔

اور عدد ان اشیاء سے ہوتا ہے، بلاشبہ اس میں دو مختلف، متشاکل اور متجانس انواع ہوتی ہیں اور وہ زوج اور فرد ہوتا ہے اور ان دونوں کا ائتلاف ان کے اختلاف کے مطابق مختلط تالف ہوتا ہے۔ وہ ٹوٹتا نہیں۔

پس ارثماطیقی کا پہلا قول کئی ابواب میں ہے جن میں سے ایک حدود العدد ہے اور وہ دو قسموں میں منقسم ہوتا ہے ان میں سے ایک کو فرد اور دوسرے کو زوج کہا جاتا ہے اور فرد تین اقسام میں منقسم ہوتا ہے جن میں سے پہلی قسم غیر مرکب ہے جیسے سات اور گیارہ کی طرح عدد شمار نہیں کر سکتا، اور دوسری قسم مرکب ہے، اس کے عدد نو اور پندرہ کی مانند ہوتے ہیں اور تیسری قسم مرکب طبعی ہے اور دوسرے مرکب کی طرف اضافت کے وقت اول ہوتا ہے اور ان دونوں میں سے ہر ایک کا عدد اُسے شمار کرتا ہے اور موازنے کے وقت ان کا دونوں کا عدد مشترک نہیں ہوتا جیسے نو سے پچیس تک۔

اور زوج تین اقسام میں منقسم ہے ان میں ایک زوج الزوج ہے اور وہ وحدانیت کی طرف چونسٹھ کی طرح ازواج ہو کر منقسم ہوتا ہے اور دوسری قسم زوج الفرد ہے، یہ ایک دفعہ دو نصفوں میں منقسم ہوتا ہے پھر چودہ اور اٹھارہ کی طرح ٹھہر جاتا ہے اور تیسری قسم زوج الزوج والفرد ہے اور یہ ایک دفعہ سے زیادہ دو نصفوں میں منقسم نہیں ہوتا اور نہ وحدانیت کی طرف منتہی ہوتا ہے اور اس نے اس کے متعلق مبسوط گفتگو کی ہے۔

اور دوسرا قول، کمیت مفردہ کے بارے میں ہے اور یہ عدد زائد، عدد معتدل اور ناقص ہے، زائد وہ ہے کہ جب اجزاء اکٹھے ہو جائیں تو وہ اپنے جملہ اجزاء سے مجموعی طور پہ بڑھ جائے جیسے بارہ اور چوبیس بلاشبہ بارہ کا نصف ثلث، ربع اور سدس ہوتا ہے اور بارہ کا جز ہوتا ہے اور جب تو انہیں جمع کرے گا تو عدد بڑھ جائے گا اور معتدل وہ ہے جو مجموعی طور پہ اپنے جملہ اجزاء کے برابر ہو، جیسے چھ، آٹھ اور بیس، بلاشبہ چھ کا نصف ثلث اور سدس ہوتا ہے اور جب اسے جمع کیا جائے تو اس کی تعداد برابر چھ ہو جاتی ہے اور ناقص وہ ہے جو مجموعی طور پہ اپنے جملہ اجزاء سے کم ہو جاتا ہے جیسے آٹھ اور چوبیس بلاشبہ آٹھ کا نصف ربع اور ثمن ہوتا ہے اور جب جمع ہو جائے تو سات بن جاتا ہے اور ایک کم ہو جاتا ہے اور اس نے اس کے متعلق اشکال بھی بنائی ہیں۔

اور کمیت مضافہ کے بارے میں تیسرا قول صحیح ترین قول ہے اور یہ دو قسموں میں منقسم ہوتی ہے ایک قسم معادلہ ہے جب اس کی طرف مثلاً سو کو مضاف کیا جائے جو سو کے معادل ہوتا ہے اور دس، دس کے معادل ہوتا ہے اور دوسری خروج عن الاعتدال ہے یہ دو قسموں میں منقسم ہے ایک قسم کبیر ہے اور دوسری صغیر ہے اور کبیر کی پانچ قسمیں

ہیں ان میں سے ایک متضاعف ہے جیسے دو، چار سے اور چار، آٹھ سے اور دوسری ایک جزء زائد ہے جیسے تین، چار کے نزدیک، بلاشبہ چار اس کی مانند ہے اور اس کے ثلث کی مانند ہے اور تیسری دو جز زائد ہے اور یہ اول الافراد ہے، پانچ تک، اور یہی افراد سے دوسری ہے پس دو جزوں کی زیادتی پیدا ہو جاتی ہے پھر اس ترتیب پر اجزاء کی زیادتی پیدا ہوتی جاتی ہے اور چوتھی ایک جزء دُگنی ہے اور یہ زیادتی دو عددوں کے درمیان ظاہر ہوتی ہے ان میں سے ایک دُوسرے کی طرح اور اس کے جزء کی مانند ہے جیسے پانچ کو دو کی طرف مضاف کیا جائے یہ دو سے دوچند کی مثل اور ایک جزء زائد ہے اور پانچویں دو جزء دُگنی ہے جیسے چار ایک کے نزدیک اور صغیر کی پانچ اقسام ہیں ان میں سے ایک دُگنی سے نیچے ہے اور دوسری زائد سے ایک جزء نیچے ہے اور چوتھی کئی اجزاء دُگنی سے نیچے ہے[1]

پھر وہ ان تین اعداد کے بارے میں بیان کرتا ہے جن میں سے ایک کبیر، دوسرا اوسط اور تیسرا اصغیر ہے اور جب وہ ان کا اعتدال چاہتا ہے تو اصغر کی طرح اوسط سے گرا دیتا ہے اور اعظم سے اوسط سے بچ جانے والے کی مانند اور اصغر کی مانند گرا دیتا ہے اور جب اعداد برابر ہو جائیں تو ان کی اضافت مکمل ہو جاتی ہے۔

پھر وہ اعداد سے بڑھ جانے والوں اور مضاعفات سے کم ہو جانے والوں کے متعلق بیان کرتا ہے اور اس کے لیے دو پہلوؤں کی مانند ایک شکل بناتا ہے اور اس شکل میں اکیس خانے ہیں اور پہلا خانہ چھ خانے ہیں اور اس کا پہلا عدد ایک ہے پھر وہ اسے تینتیس تک بڑھاتا جاتا ہے

---

[1] اس جگہ پر مصنف نے چار اقسام کا ذکر کیا ہے پانچویں کو بیان نہیں کیا۔ (مترجم)

اور دوسرا خانہ پانچ خانے ہیں اور اس کا پہلا عدد تین ہے پھر وہ اسے اڑتالیس تک بڑھاتا جاتا ہے اور تیسرا خانہ، چار خانے ہیں اور اس کا پہلا عدد نو ہے پھر وہ اسے بہتر تک بڑھاتا جاتا ہے اور چوتھا خانہ تین خانے ہیں اور اس کا پہلا عدد ستره ہے پھر وہ اسے ایک سو آٹھ تک بڑھاتا جاتا ہے اور پانچواں خانہ دو خانے ہیں اور اس کا پہلا عدد اکیاسی ہے اور وہ اسے بڑھاتا جاتا ہے اور وہ ایک سو باسٹھ بن جاتا ہے اور چھٹا خانہ ایک خانہ ہے اور اس کا آخری عدد دو سو تنتالیس ہے۔

پھر وہ اس عدد مربع کے متعلق بیان کرتا ہے جس پر اس کا دُگنا زائد ہو جاتا ہے پھر وہ سطوح، خطوط اور نقطہ کے متعلق بیان کرتا ہے اور سطوح مثلثہ، مربعہ اور مسدسہ اور ان اضلاع کو بیان کرتا ہے جن سے سطوح اور ان کی مساحتیں قائم ہوتی ہیں۔

پھر وہ پانچ معتدل اضلاع والے عدد مخمس کو بیان کرتا ہے اور یہ کہ ان کی نمو کیسے ہوتی ہے پھر مسدسہ، مسبعہ اور مثمنہ کو بیان کرتا ہے پھر بیان کرتا ہے کہ ان کی ترکیب کیسے ہوتی ہے اور ان کے لیے ۵ x ۹ ایک جدول بناتا ہے اور مثلثات، مربعات، مخمسات اور مسدسات کے اجزاء کے بارے میں بیان کرتا ہے جن کا جرم بلا سطح ہوتا ہے اور جن کا جرم اور سطح ہوتی ہے

پھر وہ ان اشیاء کی ترکیب کے متعلق بیان کرتا ہے جو مختلف اخلاط سے مرکب ہوتی ہیں۔

پھر وہ ان وسائط کے متعلق بیان کرتا ہے جن کی تین انواع ہیں، ایک حساب کے لیے دوسری مساحت کے لیے اور تیسری آوازوں کو ترتیب دینے کے لیے اور وہ بیان کرتا ہے کہ بعض اولین نے انہیں دس بنایا ہے اور حساب کے وسائط اور مساحت کے وسائط اور آوازوں کے وسائط کو بیان کیا ہے اور وہ ان کی ہر نوع کے متعلق اور مبسوط کلام اور

واضح دلائل سے گفتگو کرنا ہے۔

اور ان میں اراطس بھی ہے جس نے انڈے کی شکل پر فلک کی صورت بنائی اور اُسے فلک سے مشابہ بنایا اور اس میں بروج کی تصاویر بنائیں۔

اور ان میں ارسطو بن نیقوماخس جراسینی بھی ہے، یہ افلاطون کا شاگرد ہے اس نے عالم کے صلاح و فساد کے بارے میں عالم علوی اور سفلی کے متعلق گفتگو کی ہے اور اخلاق النفس اور حقیقۃ المنطق کے متعلق بھی گفتگو کی ہے اور حکمت اور اس کے اقسام اور اس کی شاخوں کے اصول بتائے ہیں، اس کی پہلی کتاب، المدخل الی علم الفلسفہ ہے اور یونانی زبان میں اس کا نام البساغوجی ہے، اس کے پہلے حصے میں حد اور حد کے قوام کا ذکر کیا ہے اور یہ کہ حد کا نام کہاں سے مشتق ہوا ہے اور حد کی فضیلت کیا ہے اور اس میں حد کی خرابی کیا ہے اور حد اور محدود کے درمیان کیا فرق ہے۔

دوسری کتاب، ذکر الفلسفہ ہے اور یہ اس کا اشتقاق کیسے ہوا ہے۔

تیسری کتاب، قوائے نفس کے بارے میں ہے جو فکر، غضب اور شہوت ہیں اور جو اس اعتدال سے خارج ہو وہ فاسد ہوتا ہے۔

چوتھی کتاب، اس منطق کے متعلق ہے جو فلسفہ کی جڑ ہے۔

پانچویں کتاب میں وہ اشیاء کے دو قسموں میں منقسم ہونے کا ذکر کرتا ہے۔ ایک قسم وہ ہے جس سے کوئی چارہ نہیں جیسے غذا اور دوسری وہ جس سے چارہ ہے جیسے کپڑوں کا صاف کرنا۔

چھٹی کتاب، امور کے بارے میں ہے اور وہ تین ہیں، واجب جیسے تیرا یہ کہنا کہ آگ گرم ہے اور ممکن ہے جیسے تیرا یہ کہنا کہ زید کاتب ہے اور ممتنع جیسے تیرا یہ کہنا کہ آگ ٹھنڈی ہے۔

ساتویں کتاب، جنس کے بارے میں ہے، اس کی تین اقسام ہیں،

جنس العادۃ اور جنس الطبیعۃ ......[1]

آٹھویں کتاب میں وہ اس چیز کا ذکر کرتا ہے جس کی تجزی نہیں ہوتی اور اس کی چار اقسام ہیں، یا تو اس کے اجزاء نہ ہوں گے جیسے نقطہ، یا اس کی چھوٹائی کی وجہ سے اس کی تجزی نہیں ہوتی جیسے رائی کا دانہ ہے یا اس کی وجہ سے اس کی تجزی نہیں ہوتی جیسے پتھر ہے اور یا وہ اجزاء پر مشتمل نہیں ہوتی۔

نویں کتاب، مناسبت کے بارے میں ہے اس کی چار صورتیں ہیں، یا طبعی ہوگی جیسے باپ کو اپنے بیٹے سے مناسبت ہوتی ہے یا خدمتی ہو گی جیسے شاگرد کو اپنے معلم سے مناسبت ہوتی ہے یا مشینی ہوگی جیسے دوست کو دوست سے مناسبت ہوتی ہے یا عرضی ہوگی جیسے غلام کو اپنے آقا سے مناسبت ہوتی ہے۔

پھر اس کے بعد اس نے چار انواع میں اسے لکھا ہے، ایک منطقیات ہے اور دوسری طبائع کے بارے میں ہے اور تیسری جو اجسام کے ساتھ پائی جاتی ہے اور ہمیشہ ان کے ساتھ رہتی ہے اور چوتھی جو اجسام کے ساتھ نہیں پائی جاتی اور نہ ہمیشہ ان کے ساتھ رہتی ہے۔

اور منطق کے بارے میں اس کی آٹھ کتب ہیں، پہلی کتاب کا نام قاطیغوریاس ہے اور اس میں اس کی غرض دس مفرد مقولات پر گفتگو کرنا ہے اور اس نے انہیں ایسے رنگ میں لکھا ہے کہ ان میں سے ہر ایک دوسرے سے الگ ہو جاتا ہے۔

اور جو ان کو عام کر دیتا ہے اور ان کی گنتی پر حاوی ہو جاتا ہے اور جو ان میں سے ہر ایک کو خاص کر دیتا ہے اور اس نے ان اشیاء کی حد کو

---

[1] اس جگہ عبارت چھوٹی ہوئی ہے۔

بیان کیا ہے جو وصف و شبیہ میں ان سے پہلے آئی تھیں، بلاشبہ جوہر محمول اور جوہر حامل اس میں جوہری نہیں ہوتا بلکہ عرضی ہوتا ہے اور عرض حامل اور عرض محمول ....[1] تاکہ واضح کرے کہ جواہر، محسوس ہیں اور دوسری اعراض غیر محسوسہ پر بولی جاتی ہیں اور اعراض محسوسہ اور دوسری غیر محسوسہ اعراض محسوسہ پر بولی جاتی ہیں اور وہ دس کو ان کے اعیان و رسوم اور عوام و خواص کے ساتھ بیان کرتا ہے اور وہ دس یہ ہیں - جوہر، کمیت، کیفیت، مضاف، این، متی، فاعل، مفعول، وضع اور جدّ -

اور اسے کتاب المقولات کا نام اس لیے دیا گیا ہے کہ یہ اسماء اجناس ہیں اور یہ انواع سے بنائے گئے ہیں اور واحد بمنزلہ جوہر کے ہے اُسے جسم پر بولا جاتا ہے اور جسم، متنفس اور غیر متنفس پر بولا جاتا ہے اور متنفس، حیوان اور نبات پر بولا جاتا ہے اور حیوان، انسان، گھوڑے اور شیر پر بولا جاتا ہے اور انسان، زید، عمرو اور خالد پر بولا جاتا ہے جن کی تجزی نہیں ہوتی اور گھوڑے کا اس گھوڑے پر اشارہ کیا جاتا ہے اور یہ گھوڑا اشل سے ہے اور کمیت، متصلہ اور منفصلہ اور ان کے دیگر اجزاء پر بولی جاتی ہے اور یہی باقی اجناس کا حال ہے دوسری کا نام کتاب التفسیر ہے اور اس میں اس کی غرض ان قضایا کی تفسیر کرنا ہے جو علمی قیاسات کے لیے مقدرات ہوتے ہیں، یعنی وہ جوامع جو موجبہ یا سالبہ خبریں ہوتے ہیں .... اور اس نے اس کے متعلق بھی واضح کیا ہے جس سے قضایا، اسم، حرف، قول، تعریف اور قول کے متعلق خبر دینے والے بنتے ہیں اور ان قضایا کے متعلق بھی جو اسم اور حرف اور ثالث اور رابع سے بنتے ہیں جیسے ہمارا یہ قول کہ آگ ہی گرم ہے اور جو کچھ

---

[1] اس جگہ عبارت چھوٹی ہوئی ہے۔

اس بارے میں اور کسی بھی قضیے کی تحقیق میں درپیش ہوتا ہے جو بہت مناسبت رکھتا ہو، موجبہ اپنے سالبہ سے یا موجبہ، اس موجبہ سے جو اس کے مخالف ہو اور اس نے اسے کتاب التفسیر کا نام اس لیے دیا ہے کہ اس نے جزم پر اور اس البسیط المقول پر گفتگو کرنی چاہی ہے جس میں اشتراک اسم نہیں ہوتا اور اس نے چاہا ہے کہ وہ اس کے درمیان اور اس قول کے درمیان فرق کر دے جو جازم نہیں ہے جس کی تکذیب و تصدیق نہیں ہوتی اور وہ نو ہیں۔

استخبار — جیسے تیرا کہنا تو کہاں سے آیا ہے، پکار — جیسے تیرا کہنا فلاں آؤ، راغب — جیسے کسی کام کے بارے میں تیرا کہنا میں تیری طرف راغب ہوں کہ اس اس طرح کرے، تعجب — جیسے تیرا کسی کام کے متعلق کہنا کہ یہ کام کس سے ہو سکتا ہے؟ قسم — جیسے تیرا کہنا میں اللہ کی قسم کھاتا ہوں کہ تو ضرور جائے گا، شک — جیسے تیرا کہنا ایسے ہی ہے جیسے بیان کی گئی ہے، رفع — جیسے تیرا کہنا یہ جاگیر مساکین پر وقف ہو گی۔

مجازی — جیسے تیرا کہنا کہ اگر تو نے یوں یوں کیا تو میں تجھے اس کا بدلہ دوں گا۔

اور قول کو مختلف جہات میں مختلف القاب دیے گئے ہیں، جب قول کسی چیز کو کسی کے لیے واجب کرے تو اس کا نام موجبہ رکھا جاتا ہے اور جب وہ کسی چیز کو کسی سے بھگا دے تو اس کا نام سالبہ رکھا جاتا ہے اور جب وہ مقدم ہو کہ اس سے کسی چیز کا استخراج ہو تو اس کو مقدمہ کا نام دیا جاتا ہے اور جب اُسے اپنے سے پہلے مقدمات سے استخراج کیا جائے تو اس کا نام نتیجہ رکھا جاتا ہے اور جب مقدمات ہوں اور ان کا نتیجہ ان کے ساتھ ہو تو اس کا نام صیغہ رکھا جاتا ہے۔

اور تیسری کتاب کا نام انولیطیقا ہے اور اس کے معنے نقائض کے ہیں اور اس میں اس کی غرض جوامع مرسلہ کے متعلق وضاحت کرنا ہے کہ

وہ کیا ہیں، کیسی ہیں، کیوں ہیں اور اس کی غرض، معانی ثلاثہ کے لیے جامع نوع ہے اور جو کچھ جامعہ مرسلہ اور وجود جامعہ کے بارے میں بیان کیا گیا ہے اور جوامع کی ترکیب کیسے ہوتی ہے اور تمہارے لیے نوع ہو گی اور جو کچھ بذاتہ ان کے سوا دق سے ظاہر ہوتا ہے اور جو کچھ حرکت سے ظاہر ہوتا ہے۔

اور چوتھی کتاب کا نام ابوذ قطیقا ہے اور اس کے معنے اصلاح کے ہیں اور اس میں اس کی غرض واضح برہانی امور کے متعلق وضاحت کرتا ہے اور وہ کیسے ہوتے ہیں اور اسے کیا تالیف کرنا چاہیے اور وہ اس کتاب کو البیان والبرہان کا نام دیتا ہے کیونکہ وہ اس میں وہ فرق بیان کرتا ہے جس سے حق کو باطل سے اور صدق کو کذب سے الگ کیا جاتا ہے اور وہ کہتا ہے کہ متفقہ مقدم حجت کے مقدمات جو عوام کے ہاں معروف ہیں اور علم میں دو سابق جزوں سے مرکب ہیں، قائل کے اس قول کی مانند نہیں کہ ہر انسان زندہ ہے۔

اور دوسرا مجادلہ کے لیے موجبہ ہے اگرچہ یہ فی نفسہ صحیح ہے مگر عوام کے نزدیک مجہول ہے اور اس وساطت کا محتاج ہے جس سے اس کی صحت معلوم ہو جائے یہ ہمارے اس قول کے مطابق ہے کہ ہر انسان جوہر ہے۔

اور اس کی پانچویں کتاب کا نام طوبیقا ہے اور اس کی غرض اس میں ان پانچ اسماء کی وضاحت کرنا ہے جو یہ ہیں، جنس، نوع، فصل، خاصہ اور عرض ہے پس تو جنس کی ماہیت اور نوع کی ماہیت کو پہچان تاکہ ان میں سے ایک کی جنس اور نوع ختم نہ ہو اسے صرف اس فصل سے پہچانا جاتا ہے جو نوع اور جنس کے درمیان فرق کرتی ہے اور ان دونوں میں ہر ایک کی خاصیت کیا ہے اور جواہر میں سے اعراض کیا ہیں۔

اور اس کی چھٹی کتاب کا نام سوفسطیقا ہے اور اس میں اس کی غرض مغالطہ کے متعلق گفتگو کرنا ہے اور وہ کہتا ہے کہ مغالطہ کتنی نوع کا ہوتا ہے اور بتاتا ہے کہ ان اغالیط کے قبول کرنے سے کیسے بچاؤ ہوتا ہے اور اس نے اس میں سوفسطائیہ[1] کا رد کیا ہے۔

اور اس کی ساتویں کتاب کا نام ریطوریقا ہے۔ اس کے معنے بلاغت کے ہیں اور اس میں اس کی غرض انواع ثلاثہ کے بارے میں گفتگو کرنا ہے حکومت کے بارے میں، مشورہ کے بارے میں، حمد کے بارے میں اور ذم کے بارے میں اور التقریظ ان کی جامع ہے۔

اور اس کی آٹھویں کتاب کا نام فوالیطیقا ہے اور اس میں اس کی غرض، فن شعر پر گفتگو کرنا ہے اور جس میں شعر جائز ہوتا ہے اور جو اوزان مستعمل ہوتے ہیں اور ہر نوع ......[2] یہ اس کی پہلی چار اور دوسری چار کتب منطقیات کی اغراض ہیں۔

اور اس کی طبیعات کی کتابوں میں سے پہلی کتاب سمع الکیان ہے اور وہ طبیعاتی خبر ہے جس میں اس نے طبیعاتی اشیاء کے متعلق وضاحت کی ہے اور وہ پانچ ہیں، جو ان تمام طبائع پر مشتمل ہیں کہ ان کے ورے طبائع میں سے کسی چیز کا وجود نہیں ہوتا اور وہ — عنصر، صورت مکان، حرکت اور زمان ہیں، بلاشبہ زمانے کا وجود حرکت سے ہے اور حرکت کا وجود، مکان سے ہے اور مکان کا وجود، صورت سے ہے اور صورت کا وجود عنصر سے ہے اور ان پانچوں میں سے دو جوہر ہیں اور وہ عنصر اور صورت ہیں اور تین اعراض جوہر پر ہیں۔

---

[1] سوفسطائیہ، ایک فرقہ ہے جو بدیہیات اور محسوسات کو نہیں مانتا (مترجم)
[2] اصل کتاب میں عبارت چھوٹی ہوئی ہے۔

اور دوسری کتاب کا نام کتاب السماء والعالم ہے اور اس میں اس کی غرض ان فلکی اشیاء کے متعلق وضاحت کرنا ہے جو خرابی والی نہیں اور ان کی دو قسمیں ہیں، ان میں سے ایک قسم مستدیر الصنعۃ ہے اور اس کی حرکت استدارۃ ہے اور وہ اشیاء کا فلک محیط ہے اور وہ پانچواں رکن ہے جسے کون و فساد لازم نہیں ہوتا اور دوسری قسم فلکی ہے جو تکوین سے مستدیر ہے اگرچہ بالحرکۃ مستدیرۃ نہیں ہے اور وہ چار ارکان ہیں، آگ، ہوا، زمین اور پانی بلاشبہ یہ مستدیر الحرکۃ نہیں بلکہ مستقیم الحرکۃ مستدیر بالکون ہیں اور مستدیرۃ الکون وہ ہیں جو بالانقلاب ایک دوسرے سے اس چیز کے بمنزلہ ہوتی ہیں جو گھومتی اور اُلٹتی پلٹتی ہیں اور وہ اس آگ کے بمنزلہ ہوتی ہیں جو گھومتی اور اُلٹتی پلٹتی ہے اور وہ ہوا سے ہوتی ہے اور ہوا پانی سے ہوتی ہے اور پانی زمین سے ہوتا ہے اور ان تمام ارکان میں سے ہر ایک رکن ایک دوسرے پر مستدیر بالکون ہوتا ہے، پس آگ اور ہوا اُوپر کی طرف اور پانی اور زمین نیچے کی طرف۔

اور اس کی تیسری کتاب کا نام کتاب الکون و الفساد ہے اور اس میں اس کی غرض کون و فساد کی ماہیت کے متعلق وضاحت کرتا ہے جیسا کہ پانی کا ہوا ہو جانا اور ہوا کا پانی ہو جانا اور یہ کیسے ہوتا ہے اور یہ کیسے طبیعت سے بگڑتا ہے اور چوتھی کتاب قوانین کے بارے میں ہے اور یہ آثار علویہ کے بارے میں منطق کی کتاب ہے اور اس میں اس کی غرض کون و فساد کی عرض کے متعلق وضاحت کرنا ہے اور ہر کائن کے کون و فساد اس چیز سے ہے جو فلک قمر کی نہایت سے زمین کے مرکز تک ہے جو فضا اور جو کچھ زمین پر ہے، کے درمیان ہے اور جو کچھ اس کے اندر ہے اور اُس سے عارض ہونے والے آثار کے بارے میں جیسے بادل اور کُہر اور رعد اور برق اور ہوا اور برف اور بارش وغیرہ ہے۔

اور پانچویں کتاب معاون کے بارے میں ہے اور اس میں اس کی غرض زمین کے اندر بننے والے اجرام کے کون اور ان کی کیفیات اور

ان کے خواص و عوام اور ان کی خاص جگہوں کے متعلق وضاحت کرتا ہے۔

اور چھٹی کتاب، نبات کی علل اور ان کی کیفیات اور ان کے خواص و عوام اور ان کے اعضاء کی علل اور ان کے خاص مقامات اور ان کی حرکات کی وضاحت کے بارے میں ہے اس کی طبیعاتی کتب میں یہ اس کی اغراض ہیں۔

اور نفس کے بارے میں اس کی دو کتابیں ہیں اس کی پہلی کتاب، کتاب النفس ہے اور اس میں اس کی غرض ماہیت نفس اس کے قوام، فصول التفصیل حس اور اس کی انواع کی تعدید اور فضائل نفس اور اس کی عادات اور اس کے محمود و مذموم امور کی وضاحت کرنا ہے، محمود امور، منطق، عدل، حکمت، حکم، حلم، شجاعت، قوت، جرأت، شرف نفس اور تحرج ہیں اور مذموم امور، جور، فسق، نفاق، فریب، جھوٹ، چغلی اور خیانت ہیں۔

اور دوسری کتاب حس اور محسوس اور محسوس کی علل حس کی وضاحت کے بارے میں ہے اور اس میں اس کی غرض یہ ہے کہ وہ بتائے کہ حس اور محسوس کیا ہیں اور حس، محسوس اشیاء کو کیسے قبول کرتی ہے اور حس اور محسوس کیسے ایک شئ ہو جاتے ہیں حالانکہ وہ ادوات میں مختلف ہیں اور کیا اشیاء اپنے ذوات اور اجرام کے ساتھ ہیں یا اجرام کے بغیر اپنے ذوات کے ساتھ ہیں۔

پھر کلام روحانی کے بارے میں اس کی کتاب ہے اور اس میں اس کی غرض ہیولی سے اس مجرد صورت کا جو عالم اعلیٰ میں ہے اور روحانی قوی کا اور ان صورتوں کے قوی کا طبیعاتی قوی کے ساتھ اتصال کی معرفت کا ذکر کرنا ہے اور کیا یہ حرکت کے ساتھ ہیں یا بلا حرکت ہیں اور یہ قوی ان قوی کو کیسے گھماتے ہیں اور موٹے جرمی قوی میں سے ہر ایک ان اشیائے شریفہ کا جزء ہے اور اس نے واضح کیا ہے کہ عقل کیا ہے اور معقول

کہا ہے اور نفس کلی کیا ہے اور اس کا طلوع و ہبوط کیا ہے۔

پھر توحید کے بارے میں اس کی کتاب ہے اس نے بیان کیا ہے کہ علیت ثانیہ، علۃ العلل ہے اور زمانہ اس کے نیچے ہے اور وہ اشیاء کو عمدگی سے بنانے والی ہے اور عمدگی سے کرنا اسی کے لیے ہے اور اس کے متعلق اس نے ایک بات کی ہے جس میں توحید کی وضاحت کی ہے۔

اور خلق کے بارے میں اس کی کتب ... [1] اخلاق نفس کے متعلق وضاحت، نفس و بدن کی سعادت، خاص و عام کی تدبیر، مرد کی اپنی بیوی کے متعلق تدبیر، سیاست اور تدبیر بدون اور شہروں کے لیے تدبیر کرنے والوں کے واقعات، حکیم ارسطو کی مذکورہ کتب میں یہ اس کی اغراض ہیں اور ان کے بعد جو کتب ہیں وہ ان کی تابع ہیں۔

اور یونانی حکماء میں سے بطلیموس بھی ہے جس نے کتاب المجسطی، کتاب ذات الحلق اور ذات الصفائح بنائی ہے اور یہی اسطرلاب اور قانون ہے اور کتاب المجسطی علم نجوم اور حرکات کے متعلق ہے اور المجسطی کی تفسیر الکتاب الاکبر ہے اور اس کے تیرہ مقالے ہیں اس نے مجسطی کے مقالہ اولیٰ کو شمس کے ذکر سے شروع کیا ہے کیونکہ وہ بنیاد ہے اور اسی کے ذریعے حرکات فلک میں سے کسی چیز کے علم تک پہنچا جا سکتا ہے اس نے باب اوّل میں بیان کیا ہے کہ شمس امرکز عالم سے خارج المرکز فلک ہے وہ اس کی ایک طرف بلند ہو گیا ہے اور وہ ان چیزوں کی طرف چڑھ رہا ہے جو فلک البروج میں سے اس کے مقابل ہیں اور زمین کے مرکز سے دور ہو رہا ہے اور دوسری جانب زمین کی طرف اترتے ہوئے اس کے نزدیک ہوتی اور فلک البروج

---

[1] اصل کتاب میں اس جگہ عبارت چھوٹی ہوئی ہے۔

ہیں سے جو چیز اس کے بالمقابل ہوئی اس سے دُور ہوئی، پس بلندی کی جگہ وہ جگہ ہے جس میں شمس دیر کرتا ہے اور قرب کی جگہ وہ ہے جس میں وہ تیز ہوتا ہے پھر اس نے اس بارے میں واضح گفتگو کی ہے۔

دوسرا باب، کلیتہ اسمار کے پاس کلیتہ الارض کے اندازے کے بارے میں ہے...... [1] اور فلک مائل کی وضع اور زمین کی آبادی کی جگہ اور خطِ استوا کے درمیان سے قطب شمالی تک اس کی ساعتوں کی مقدار اور ان دونوں جگہوں کے درمیان جو اختلاف پایا جاتا ہے اسے بنایا گیا ہے اور اہل زمین کے مقامات کے اختلاف کی جانب سے اُفق کے نواح میں جو اختلاف پایا جاتا ہے اس کا اور حرکت شمس و قمر کا اس نے اندازہ کیا ہے۔

تیسرا باب، مفروضہ بروج کے فلک کی سختی کے ساتھ کرۂ مستقیمہ کے بارے میں ہے۔

اور دوسرا مقالہ تیرہ بابوں کا ہے، اور پہلا باب زمین کی آباد جگہوں کے بارے میں ہے۔

دوسرا باب اس مقدار کی معرفت کے بارے میں ہے جو افق مطلع پر گول کمان بنانے سے فلک مستقیم کے درمیان اور فلک مائل کے مطلع کے درمیان پائی جاتی ہے اور دن کی مقادیر جو ہر یوم کے طول و قصر میں پائی جاتی ہیں ان کی معرفت کے بارے میں ہے۔

تیسرا باب، قطب کے ارتفاع و انخفاض کی معرفت کے بارے میں ہے...... [2] اور وہ قطب کے ارتفاع سے قبل، صفت و نشان کے لحاظ سے...................... اقلیم کا عرض ہے اور

---

[1] و [2] اصل کتاب میں اس جگہ عبارت چھوٹی ہوئی ہے۔

جو ان روڈس کے راستہ کے منتہیٰ تک باقی رہ گیا ہے جو آسمان کے وسط کو چکر دینے میں لگے ہوئے ہیں۔

چوتھا باب اہل بلاد کے سروں کی سمت میں سورج گزرنے کی معرفت کے بارے میں ہے کہ وہ کہاں ہوتا ہے اور کب ہوگا اور اجزائے بروج میں سے کس جگہ میں سورج اس دن ان کے سروں پہ ہوگا۔

پانچواں باب، استوا کے دونوں برجوں میں اور تغیر کے دونوں برجوں میں نصف النہار کے وقت سائے کی مقدار کے بارے میں ہے۔

چھٹا باب، ان مواضع کے خواص کے بارے میں ہے جو مشرق و مغرب کے راستے کے درمیان ہیں اور وہ خطوط جو استواء میں عرض کے درمیان ایک دوسرے کے موازی ہیں۔

ساتواں باب۔ فلک مائل کے مطالع کے اختلاف کے بارے میں ہے جو وہ فلک مستقیم کے طلوع سے رکھتے ہیں۔

آٹھواں باب، زمین کے اقالیم کے خطوط کے مطالع کی جدول اور لائن در لائن اس کے طریق کے مطلع کے بارے میں ہے۔

نواں باب۔ اقالیم کی ساعتوں کے زمانے سے لیل و نہار کے طول کی معرفت اور بروج کے اجزاء کے مطالع کی معرفت اور جزء طالع اور جزء متوسط السماء کے بارے میں ہے۔

دسواں باب۔ ان زوایا کے بارے میں ہے جو فلک مائل کے درمیان اور اس نصف النہار کو چکر دینے کے درمیان ہے واقع ہیں جو آسمان کے وسط میں ہے۔

گیارہواں باب۔ ان زوایا کے بارے میں ہے جو فلک مائل کے درمیان واقع ہیں اور مطلع کے افق کو ہر اقلیم میں دوائر کی چوتھائی سے جنوب کی حد تک چکر دینے کے متعلق ہیں۔

بارھواں باب، ان زوایا اور ان اندازوں کے بارے میں ہے جو اس دائرۃ الافق میں جو دائرۃ الافق کے قطب پہ اقالیم کی جگہوں پہ گھومتا ہے۔

تیرھواں باب، ٹیڑھی جداول کی وضع اور زوایا کے بارے میں ہے جو زمین کے اقالیم میں پائے جاتے ہیں یہ دوسرے مقالہ کے ابواب ہیں۔

مجسطی کا تیسرا مقالہ دس ابواب پر مشتمل ہے، پہلا باب سال کی طوالت کی مقدار اور اس کے دنوں کی تعداد کی معرفت کے بارے میں ہے۔

دوسرا باب، وسطی آفتاب کی حرکت کے لیے جداول کی وضع کے بارے میں ہے۔

تیسرا باب، مستدیرہ منفقہ حرکت کی حالت کی معرفت کے بارے میں ہے۔

چوتھا باب، حرکت آفتاب سے منظر اور رؤیت میں رونما ہونے والے اختلاف کی معرفت کے بارے میں ہے۔

پانچواں باب، اختلاف کی جزئی ابحاث کے بارے میں ہے۔

چھٹا باب، جز کے اختلاف والی جداول القطع کی فصول کی بناوٹ کے بارے میں ہے۔

ساتواں باب۔ حرکت آفتاب کے اختلاف کی جداول کے بنانے کے بارے میں ہے۔

آٹھواں باب، آفتاب کی اوسط رفتار میں اس کی جگہ کی معرفت کے بارے میں ہے۔

نواں باب، آفتاب کے حساب اور اس کی جگہ کی حقیقت کی معرفت

کے بارے میں ہے۔

دسواں باب، یوم کے دن اور اس کی رات کے درمیان اور آخری یوم کے دن اور اس کی رات کے درمیان پائے جانے والے اختلاف ایام کی معرفت کے بارے میں ہے۔

مجسطی کا چوتھا مقالہ، گیارہ الواب پرمشتمل ہے،

پہلا باب، اس بارے میں ہے کہ کونسی رصدگاہ سے چاند کی تحقیق ہونی چاہیے۔

دوسرا باب، چاند کے ادوار کے زمانے کی معرفت کے بارے میں ہے۔

تیسرا باب۔ وسطی چاند کی حرکات کی تقسیم کی معرفت کے بارے میں ہے۔

چوتھا باب۔ ان جداول کی وضع کے بارے میں ہے جن میں وسطی چاند کی حرکات ہوتی ہیں۔

پانچواں باب، اس بارے میں ہے کہ دونوں جہتیں یعنی خارج کے مرکز کی جہت اور فلک التدویر کی جہت، چاند کی حرکات میں ہیں اور دونوں امر واحد پر دلالت کرتی ہیں۔

چھٹا باب، چاند کی حرکت اولیٰ مفردہ کے اختلاف کی برہان کے بارے میں ہے۔

ساتواں باب، طول اور اختلاف میں چاند کی رفتار کی تقویم کے بارے میں ہے۔

آٹھواں باب، طول و اختلاف میں وسطی چاند کی حرکات کے مقام کی معرفت کے بارے میں ہے۔

نواں باب، ابتداء میں اور عرض میں چاند کی اوسط رفتار کی تقویم

کے بارے میں ہے۔

دسواں باب، مفرد چاند کے اختلاف کی جداول کی وضع کے بارے میں ہے۔

گیارھواں باب، اس بارے میں ہے کہ چاند کا اختلاف کس مقدار میں ہوتا ہے۔

یہ چار مقالات ہیں جو مجسطی کی تمام احتیاج سے کفایت کرتے ہیں اور ان کے بعد نو مقالات صفۃ المراکز، حرکۃ التدویر کی تقدیم، حرکت کی جداول کی بناوٹ اور کواکب کے طول کی جداول کے بارے میں ہیں۔

اور ذات الحلق کے بارے میں جو کتاب ہے اس کی ابتدا اس نے ذات الحلق کے عمل سے کی ہے اور وہ نو حلقات ہیں، بعض بعض کے اندر ہیں، ان میں سے ایک تعلق والا ہے اور دوسرا مشرق و مغرب کے درمیان چوڑائی میں ہے اور تیسرا وہ حلقہ ہے جو ان دو حلقوں کے ساتھ ان کے اوپر اور نیچے کے درمیان گھومتا ہے اور چوتھا تعلق والے حلقے کے نیچے رواں ہے اور پانچواں بروج کی پیٹی کو اُٹھائے ہوئے ہے اور ان میں محور کی ترکیب بھی ہے، اور چھٹا، بارہ بروج کی پیٹی کو اُٹھائے ہوئے ہے اور ساتواں، فلک کے دونوں حلقوں کے نیچے ہے اور یہ حلقہ محور میں مرکب ہے تاکہ ان سے کواکب ثابتہ کے عرض کو پکڑا جائے جو فلک کی چوتھائی میں رواں ہیں اور آٹھواں حلقہ، محور کی دونوں گودوں میں رواں ہے اور نواں حلقہ، فلک مستقیم کے چلنے کی جگہ پر دوسرے حلقے میں مرکب ہے ..... [1] اور جنوب میں اُتر جاتا ہے اور آسمان فلک مستقیم کے انتقال کے مطابق بلند ہو جاتا ہے اور اس میں اس نے بیان کیا ہے

---

[1] اصل کتاب میں اس جگہ عبارت چھوٹی ہوئی ہے۔

کہ وہ کس طرح ان کے عمل کی ابتداء کرتا ہے اور کیسے ان پر لکھتا ہے اور کیسے ہر ایک دوسرے میں مرکب ہوتا ہے اور کیسے ان کے اجزاء اور خط بنائے جاتے ہیں اور انہیں باریک کیا جاتا ہے کہ وہ الگ نہیں ہوتے اور کیسے نصب کیا جاتا ہے۔

پھر وہ ان کے عمل کا ۳۹ بابوں میں ذکر کرتا ہے پس پہلا باب عمل کی جگہوں سے تعلق رکھتا ہے جو ذات الحلق میں پایا جاتا ہے اور ان تدا بیر کے متعلق جو ان میں ہوتی ہیں۔

دوسرا باب، ان کی آزمائش کے متعلق ہے۔ تیسرا باب، آفتاب کے سائے کو ان سے پکڑنے کے بارے میں ہے۔

چوتھا باب یہ ہے کہ جب تو ان سے اقلیم یا شہر یا جگہ کے عرض کو اخذ کرنا چاہے۔

پانچواں باب یہ ہے کہ جب تُو ان سے سب اقالیم کا عرض اخذ کرنا چاہے کہ وہ کیا ہے۔

چھٹا باب یہ ہے کہ جب تُو دن کے متعلق معلوم کرنا چاہے کہ وہ سرطان میں کیسے چھوٹا اور لمبا ہو جاتا ہے۔

ساتواں باب یہ ہے کہ جب تُو سال کے دنوں میں سے ہر ایک دن کی مقدار کی معرفت حاصل کرنا چاہے۔

آٹھواں باب، یہ ہے کہ جب تو اقلیم اوّل میں لیل و نہار کی برابری کی معرفت حاصل کرنا چاہے۔

نواں باب، یہ ہے کہ جب تُو معلوم کرنا چاہے کہ اقالیم میں تیس جزوں سے کم یا زیادہ بروج کیسے طلوع ہوتے ہیں۔

دسواں باب، فلک مستقیم کے جزو کی طرف اجزائے بروج کے واپس کرنے کے علم کے بارے میں ہے۔

گیارہواں باب ، ہر بُرج کی معرفت کے بارے میں ہے اور یہ کہ وہ اپنے نظیر کے مطلع کے ساتھ غائب ہو جاتا ہے اور اس کے اجزاء میں غائب ہونے سے طلوع ہوتا ہے۔

بارہواں باب یہ ہے کہ جب تو معلوم کرنا چاہے کہ آسمان کے وسط میں بروج اپنے اجزاء کے اختلاف کے باوجود کیسے طلوع ہوتے ہیں۔

تیرھواں باب ۔ یہ ہے کہ جب تو ان میں سے ہر بُرج کی معرفت حاصل کرنا چاہے۔

چودھواں باب یہ ہے کہ جب تو طلوعِ آفتاب سے قبل دن کے وقت طالع اوتاد اربعہ کی معرفت حاصل کرنا چاہے۔

پندرھواں باب یہ ہے کہ جب تو قمر و کواکب کے مقابلہ میں رات کو طالع کی معرفت حاصل کرنا چاہے۔

سولھواں باب یہ ہے کہ جب تو معلوم کرنا چاہے کہ دن کی کتنی ساعتیں گزر چکی ہیں۔

سترھواں باب یہ ہے کہ جب تو معلوم کرنا چاہے کہ چاند یا کواکب ثابتہ میں سے کوئی کوکب کس ساعت میں ظاہر ہوتا ہے۔

اٹھارہواں باب یہ ہے کہ جب تو قرانات کی ساعتوں کو معلوم کرنا چاہے۔

انیسواں باب یہ ہے کہ جب تو ہر شہر میں مشرقین اور مغربین کی مقدار معلوم کرنا چاہے۔

بیسواں باب یہ ہے کہ جب تو ہر برج کے مشرق کے مطلع اور مغرب کے غروب ہونے کی جگہ کی مقدار کو معلوم کرنا چاہے۔

اکیسواں باب یہ ہے کہ جب تو ہر شہر میں غروب ہونے والے کواکب کو معلوم کرنا چاہے۔

بائیسواں باب یہ ہے کہ جب تو ان پانچ راستوں کو معلوم کرنا چاہے جن کا حکماء نے ہر شہر کے فلک میں ذکر کیا ہے۔

تئیسواں باب یہ ہے کہ جب تو اقالیم سبعہ کو معلوم کرنا چاہے۔

چوبیسواں باب یہ ہے کہ جب تو ان میں سے ہر اقلیم کی معرفت حاصل کرنا چاہے۔

پچیسواں باب یہ ہے کہ جب تو معلوم کرنا چاہے کہ جب آفتاب، جدی میں اس مقام پر ہوتا ہے جس کا عرض تریسٹھ جز ہوتا ہے تو دن کیسے چھوٹا ترین ہو جاتا ہے اور یہ شمال کی جانب دور ترین آباد جگہ ہے اور دن چار گھنٹے ہوتا ہے اور اس کی رات بیس گھنٹے ہوتی ہے اور اس میں طویل ترین دن بیس گھنٹے ہوتا ہے اور رات چار گھنٹے ہوتی ہے اور وہ ارض اور بیا میں ایک جزیرہ ہے جسے تولی کہا جاتا ہے۔ اور وہ ارض روم کے شمال میں ہے۔

چھبیسواں باب یہ ہے کہ جب تو ان مقامات کو معلوم کرنا چاہے جہاں سے سورج چھ ماہ غائب رہتا ہے اور تاریکی قائم رہتی ہے اور چھ ماہ سورج اس پر طلوع رہتا ہے اور روشنی قائم رہتی ہے۔ اور وہ جگہ شمال کے محور کے سامنے ہے۔

ستائیسواں باب یہ ہے کہ جب تو معلوم کرنا چاہے کہ کواکب ثابتہ میں سے ہر کوکب، ان بروج کے اجزاء میں سے کس جز سے طلوع ہوتا ہے جو ہر اس جگہ پر طلوع رہتے ہیں جس کا ذہن میں تو خواہاں ہے۔

اٹھائیسواں باب یہ ہے کہ جب تو معلوم کرنا چاہے کہ ہر شہر میں راس الحمل اور طالع کے درمیان مطالع کے اجزاء میں سے کتنے جز ہیں۔

انتیسواں باب یہ ہے کہ جب تو ہر شہر اور ملک کو معلوم کرنا چاہے کہ وہ کس اقلیم سے تعلق رکھتا ہے۔

تیسواں باب یہ ہے کہ جب تو چاند کی چوڑائی یا کسی کوکب کی چوڑائی معلوم کرنا چاہے۔

اکتیسواں باب یہ ہے کہ جب تو ہر شہر کی جانب سے آسمان کے وسط میں اس کی جگہ میں خط قائم کرنا چاہے رفتار کی معرفت کے بعد کواکب کا طول و عرض معلوم کرنا چاہے۔
بتیسواں باب یہ ہے کہ جب تو آسمان کے وسط میں۔
تنتیسواں باب یہ ہے کہ جب تو راس التنین اور اس کی دم معلوم کرنا چاہے اور کیا وہ شمس و قمر کے دونوں افلاک میں ملتے ہیں۔
چونتیسواں باب یہ ہے کہ جب تو ساعات المآ[1] سے قبل مطالع کو معلوم کرنا چاہے۔
پینتیسواں باب یہ ہے کہ تو اس فلک کی گزرگاہ کو معلوم کرنا چاہے جس میں کواکب ثابتہ ہیں۔
چھتیسواں باب یہ ہے کہ جب تو کواکب کے چڑھنے اور غروب ہونے کو معلوم کرنا چاہے۔
سنتیسواں باب یہ ہے کہ جب تو شہروں میں سے کسی شہر کا طول معلوم کرنا چاہے۔
اڑتیسواں باب شہروں کے طول کے اجزاء کی معرفت کے بارے میں ہے۔
انتالیسواں باب، حساب الجبر سے قوس کے استخراج کے بارے میں ہے، یہ ذات الحلق کے ابواب ہیں۔
اور جو کتاب ذات الصفائح کے بارے میں ہے اور وہی اصطرلاب ہیں، وہ ان کے عمل سے بیان کی ابتداء کرتا ہے کہ وہ کیسے کام کرتے ہیں اور ان کی حدود، مقادیر، اور ان کے پتھروں کی ترکیب اور ان کے ظاہر اور ان کے عنکبوت اور ان کے بازوؤں کو بیان کرتا ہے اور ان کی تجزی اور تقسیم اور ان کے اجزاء کی تقسیم اور ان کے مقنطرات اور ان کے

---

[1] اصل کتاب میں المآ ہی لکھا ہے۔

جھکاؤ کی کیسے حفاظت ہوتی ہے اور وہ اس کی تشریح کرتا ہے اور اقلیم اقلیم کے ظاہر کو اور ہر اقلیم کے طول و عرض کو اور کواکب کے مقامات اور ان کی ساعات کو اور طلوع و غروب ہونے والے اور متشابہ اور جنوبی اور شمالی اور راس الجدی اور راس السرطان اور راس الحمل اور راس المیزان کو بیان کرتا ہے پھر ان کے ساتھ عمل کو بیان کرتا ہے۔

پس پہلا باب ان کی آزمائش ہے حتیٰ کہ وہ درست ہو جائیں۔

دوسرا باب بازوؤں کے دونوں پہلوؤں کی آزمائش کے بارے میں ہے۔

تیسرا باب دن کی گذری ہوئی ساعت کے علم کے بارے میں ہے اور کون سا برج اور درجۂ الطالع ہے۔

چوتھا باب، رات کی گذری ہوئی ساعات کے علم کے بارے میں ہے اور بروج میں سے طالع اور راستہ کون سا ہے۔

پانچواں باب، بروج اور راستے کے مقابلہ میں سورج کی جگہ کی معرفت کے بارے میں ہے۔

چھٹا باب، ماہتاب کی جگہوں کے علم کے بارے میں ہے کہ وہ کس برج اور درجہ میں ہے اور سات کواکب کہاں ہیں۔

ساتواں باب، ماہتاب کے عرض کے علم کے بارے میں ہے۔

آٹھواں باب، اقالیم سبعہ میں بارہ بروج کے مطالع کے علم اور ان میں سے ہر برج کی معرفت کے بارے میں ہے۔

نواں باب، فلک مستقیم کے لیے مطالع کے قلع کے بارے میں ہے اور درج السواء میں سے ہر درجہ درست نہیں ہوتا۔

دسواں باب، لیل و نہار کی ساعات کے علم کے بارے میں ہے کہ وہ ہر اقلیم میں ہر زمانے میں کتنی ہوتی ہیں۔

گیارہواں باب، کواکب ثابتہ میں سے ہر کوکب کے دن کی مقدار کے علم کے بارے میں ہے اور کواکب کے طلوع کے وقت سے لے کر ان کے غروب تک فلک میں کیا چلتا ہے۔
بارہواں باب، کواکب کے طول وعرض کی معرفت کے بارے میں ہے
تیرھواں باب، کواکب ثابتہ کے زوال کی معرفت کے بارے میں ہے وہ قمر کے سالوں میں سے ہر سال ایک درجہ ہٹتے ہیں۔
چودھواں باب، خط استواء جو حمل اور میزان کا مدار ہے، اسے بروج کے جھکاؤ کی معرفت کے بارے میں ہے۔
پندرھواں باب، شہروں کی معرفت کے بارے میں ہے کہ کون سا شمال کی جانب اور جنوب کی جانب کے زیادہ نزدیک ہے۔
سولہواں باب، مشرق اور مغرب کے نزدیک ترین شہروں کی معرفت کے بارے میں ہے۔
سترھواں باب، ہر اقلیم کے عرض کی معرفت کے بارے میں ہے۔
اٹھارھواں باب، اس بارے میں ہے کہ تو کس اقلیم میں ہے۔
انیسواں باب، اقلیم کے عرض کے علم کے بارے میں ہے اور تو نے کس شہر کا ارادہ کیا ہے۔
بیسواں باب، راستوں کے اندازے کے علم کے بارے میں ہے اور وہ پانچ ہیں اور ان کی گذرگاہ کیسی ہے اور وہ ان ابواب میں سے ہر باب کی طویل شرح کرتا ہے اس میں اس نے اس کی ضرورت اور معرفت کو واضح کیا ہے۔
یہ ذات الصفائح میں اس کی اغراض ہیں۔
اور اس کی کتاب القانون علم نجوم اور ان کے اجزاء کی تقسیم اور ان کی تعدیل کے بارے میں ہے اور وہ نجوم کی مکمل ترین اور واضح ترین

کتب میں سے ہے اور اس میں اس نے سب سے پہلے اس آسمان کا ذکر کیا ہے جس میں یہ کواکب چکر لگاتے ہیں۔

باب، ہر روز کواکب کی رفتار کے علم کے بارے میں، وہ کہتا ہے ہر روز سورج کی رفتار ننانوے منٹ ہوتی ہے اور چاند کی بلندی کی رفتار سات منٹ ہوتی ہے اور راس التنین اور وہی الجوزہر ہے، کی رفتار تین منٹ ہے اور زحل کی رفتار دو منٹ ہے اور مشتری کی رفتار پانچ منٹ ہے اور مریخ کی رفتار اکتیس منٹ ہے اور زہرہ کی رفتار چھتیس منٹ اور ایک درجہ ہے اور عطارد کی رفتار چار درجے پانچ منٹ ہے اور قلب الاسد کی رفتار چھ سیکنڈ ہے

باب۔ کواکب کے اوساط اور ان کی تقویم و تعدیل کے بارے میں ہے جب اوساط کے بغیر ان کا کھڑا ہونا ممکن نہ ہو۔

باب۔ اصحاب طلسمات کے بیان کے مطابق ارباع فلک کی تحریک کے بارے میں ہے، ارباع فلک آٹھ اجزا سامنے کو اور آٹھ اجزاء پیچھے کو حرکت کرتے ہیں اور جزء درجہ ہے وہ ہر ۸۰ سال میں آگے آتا ہے اور ہر ۸۰ سال میں ایک جزء پیچھے جاتا ہے۔

باب۔ آفتاب کے جھکاؤ اور کواکب ستہ کے عرض اور خط استواء سے شمال کی طرف اور جنوب کی طرف ان کے تباعد کے بارے میں ہے، اور اس بارے میں اس نے ہر کوکب کے لیے ایک جدول بنائی ہے آفتاب کا جھکاؤ جو ہے وہ خط استواء سے ہوتا ہے اور کواکب کے عرض کا جھکاؤ جو ہے وہ ان کا آفتاب کی رفتار سے دور ہونا ہے۔

باب۔ کواکب سبعہ کے مقام اور رجوع کے بارے میں ہے، اور اس طرح یہ زحل، مشتری اور مریخ کو کیسے تلاش کیا جاتا ہے جب ان میں سے ہر ایک کے درمیان اور آفتاب کے درمیان ایک سو بیس

یا دوسو چالیس درجے ہوتے ہیں اور زہرہ اور عطارد جب آفتاب سے دُور ہو جائیں تو ان دونوں کی دُوری سب سے بڑی ہوتی ہے پس زہرہ اور اس کے درمیان چھیالیس درجے ہیں اور عطارد کے درمیان تیئیس درجے ہیں۔

باب۔ شعاع آفتاب کے نیچے کواکب سبعہ کے طلوع سے اور اس کے سامنے یا پیچھے ان کے غائب ہونے کے بارے میں ہے۔

باب۔ ساعات کی تقویم و تعدیل اور انہیں ٹیڑھی ساعات سے مستوی ساعات کی طرف نکالنے کے بارے میں۔

باب۔ شہروں کے طول و عرض کے بارے میں ہے اور اس نے دنیا کے شہروں کو اقالیم سبعہ کے درمیان تقسیم کر دیا ہے اور اس نے ہر شہر کا طول و عرض بنایا ہے اور اس نے انہیں ایک جدول میں بنایا ہے جس کا نام اس نے جدول المدائن رکھا ہے اور اس نے اُسے تین ابواب پر مشتمل بنایا ہے۔

پہلا باب، شہروں کا نام رکھنے کے بارے میں ہے۔

دوسرا باب، ہر شہر کے طول کے متعلق ہے۔

تیسرا باب، ہر شہر کے عرض کے متعلق ہے اور وہ اس کا راس الجدی اور میزان کی حد سے شمال کی طرف مائل ہونا ہے اور اس نے ہر اقلیم کا عرض بنایا ہے اور وہ اس کے وسط کا راس الحمل اور میزان سے شمال کی طرف مائل ہونا ہے اور اس نے جدول کے سرے پر اس کے مطالع بھی لکھے ہیں اور جب آپ دنیا کے شہروں میں سے کسی شہر کا عرض معلوم کرنا چاہیں اور وہ ان شہروں میں سے ہو جنہیں اس نے تسمیۃ المدائن میں لکھا ہے، بصورتِ دیگر کسی قریب ترین اقلیم کو دیکھا جائے گا اور جو اقلیم پایا گیا اس شہر کو اس کے عرض کے قریب ترین

پیش کیا جائے گا اور یہ شہر اس اقلیم سے متعلق ہوگا۔

باب۔ اس میں ہر اقلیم کا عرض بیان کیا گیا ہے اور اس نے بیان کیا ہے کہ پہلا سولہ درجے اور ایک منٹ ہے اور دوسرا تئیس درجے اور گیارہ منٹ ہے اور تیسرا تیس درجے اور بائیس منٹ ہے اور چوتھا چھتیس درجے ہے اور پانچواں چالیس درجے اور چھپن منٹ ہے اور چھٹا پنتالیس درجے اور تنتیس منٹ ہے اور ساتواں اڑتالیس درجے اور تنتیس منٹ ہے۔

اور ایک باب میں اس نے انحراف قمر کو بیان کیا ہے اور وہ البراکنیس کہلاتا ہے اور اس نے بتایا ہے کہ وہی رؤیۃ القمر ہے اور یہ بات یوں ہے کہ قمر کی دو مختلف جگہیں ہیں۔ ان میں سے ایک اس کی رؤیت کی جگہ ہے اور دوسری اس کی معتدل منزلت ہے۔

اور ایک باب شمس و قمر کے اجتماع اور استقبال کے بارے میں ہے اور یہ کہ اس کا حساب کیسے کیا جائے کہ وہ صحیح ہو جائے اور ایک باب کسوف قمر اور اس کی اطراف کے بارے میں ہے۔

اور ایک باب، کسوف شمس کے بارے میں ہے اور یہ کہ اجتماع کے وقت کیسے حساب کیا جائے۔

اور ایک باب، کواکب اور طالع وغیرہ کی جداول میں جو کچھ پایا جاتا ہے اس کی تعدیل کے بارے میں ہے۔

اور ایک باب ہے کہ طالع کے استخراج میں تبدیل کیا ہے اور اس میں ۱۸۰ جدولیں ہیں اور اس نے ہر قول کو اشکال کے ساتھ واضح کیا ہے۔

یونانی اور رومی بادشاہوں کے نام اور ہر بادشاہ کی جو ملکیت تھی جیسا کہ ہم نے اس فصل کے آخر میں ان کے نام بیان کیے ہیں۔

یونانیوں اور رومیوں کے بادشاہ

یونانیوں کے پہلے بادشاہ یونان بن یافث بن نوح کے لڑکے تھے اور بطلیموس نے القانون میں ان کے پہلے بادشاہ کا نام فیلفوس بتایا ہے اور وہ جابر اور سرکش آدمی تھا اس کی بادشاہت سات سال رہی۔

پھر اس کا بیٹا اسکندر بادشاہ بنا۔ اسے ذوالقرنین بھی کہا جاتا ہے اور اس کی ماں کا نام الومغیدا تھا اور اس کا استاد حکیم ارسطو تھا۔ پس اسکندر کی قدر بڑھ گئی اور اس کی حکومت اور اقتدار عظیم اور مضبوط ہو گیا اور حکمت اور عقل و معرفت نے اس کی مدد کی اور دلیری اور بہادری اور ہمت عالیہ اس کے ساتھ تھی جس نے اُسے اس امر پر آمادہ کیا کہ اس نے اقالیم و آفاق کے بادشاہوں کو خط لکھ کر اپنی اطاعت اختیار کرنے کی دعوت دی اور اس سے قبل جو یونانی بادشاہ تھے وہ سرزمین بابل کے ایرانی بادشاہوں کو اس مملکت کی جلالت اور اس کی عظمت شان کی وجہ سے خراج دیتے تھے اور اس کے پہلو میں چھوٹی چھوٹی حکومتیں تھیں، پس جب اس نے ایران کے بادشاہ کو اپنی اطاعت اختیار کرنے کی دعوت دیتے ہوئے خط لکھا تو اسے یہ بات گراں گزری، پس اسکندر روانہ ہو کر ارض بابل میں آ گیا اور ان دنوں ایرانیوں کا بادشاہ دارا بن دارا تھا سو اس نے اس سے جنگ کی حتیٰ کہ اسے قتل کر دیا اور اس کی

حکومت کے خزائن جمع کر لیے اور اس کی لڑکی سے نکاح کر لیا۔

پھر وہ سرزمین ایران کی طرف گیا اور وہاں جو رؤسا اور سردار تھے انہیں قتل کر دیا اور شہروں کو فتح کیا۔

پھر وہ سرزمین ہند کی طرف گیا اور شاہِ ہند فور، اس کی طرف بڑھا اور اس نے اس سے جنگ کر کے اُسے قتل کر دیا پھر اسکندر نے ہند پر اپنی جانب سے اہل ہند پر بادشاہ مقرر کیا جسے کیہن کہا جاتا تھا اور واپس لوٹ گیا اور مشرق و مغرب کو گیا پھر زمین پر قبضہ کرنے کے بعد ارض بابل کی طرف واپس آگیا۔

پس جب وہ عراق کے قریبی علاقے میں جو جزیرہ کے پاس ہے آیا تو بیمار ہو گیا اور اس کا مرض شدت اختیار کر گیا اور جب وہ اپنے آپ سے مایوس ہو گیا اور اُسے معلوم ہو گیا کہ موت اُسے آیا چاہتی ہے تو اس نے اپنی ماں کو خط لکھا جس میں اُسے اپنے بارے میں تسلی دی اور اس کے آخر میں اُسے کہا کہ کھانا تیار کرو اور جس قدر آپ مملکت کے باشندوں کی عورتیں جمع کر سکتی ہیں، کریں اور آپ کے کھانے کو وہ شخص نہ کھائے جسے کبھی مصیبت پہنچی ہے پس اس نے کھانا تیار کیا اور لوگوں کو جمع کیا پھر اُس نے انہیں حکم دیا کہ وہ شخص کھانا نہ کھائے جسے کبھی مصیبت پہنچی ہے پس کسی نے کھانا نہ کھایا اور وہ اس کے مقصد کو سمجھ گئی۔

اور اسکندر اسی جگہ مر گیا جس سے اس نے خط لکھا تھا پس اس کے اصحاب اکٹھے ہوئے اور انہوں نے اُسے کفن دیا اور خوشبو لگائی اور اُسے سونے کے ایک تابوت میں رکھا پھر ایک عظیم فلسفی نے اس کے پاس کھڑے ہو کر کہا، یہ ایک عظیم دن ہے جس کے بادشاہ جاتا رہا ہے اور اس کا شر جو پشت پھیر گیا تھا آگیا ہے اور اس کی بھلائی جو آئی تھی وہ پشت پھیر گئی ہے پس جو بادشاہ پر رونے والا ہے اُسے اس بادشاہ پر رونا چاہیے اور جو کسی حادثے سے متعجب ہونے والا ہے اُسے اس

قسم کے حادثے پر تعجب کرنا چاہیے۔

پھر وہ ان فلاسفہ کی طرف متوجہ ہوا جو حاضر تھے اور کہنے لگا اے فلاسفرو، تم میں سے ہر شخص کو ایسی بات کہنی چاہیے جو خواص کو تسلی دینے والی اور عوام کو نصیحت کرنے والی ہو، پس ارسطو کے شاگردوں میں سے ہر ایک اٹھا اور اس نے تابوت پر اپنا ہاتھ مارا پھر کہنے لگا اے خوش بیان تجھے کس نے گونگا کر دیا ہے اے عزت والے تجھے کس نے ذلیل کر دیا ہے۔ اے شکاری، تو شکار کی جگہ پر اس جال میں پھنس گیا ہے جو تیرے لیے شکار کیا کرتا تھا۔

پھر دوسرے نے اٹھ کر کہا، یہ وہ طاقت ور ہے جو آج کمزور ہو گیا ہے اور وہ عزت دار ہے جو آج ذلیل ہو گیا ہے۔

پھر تیسرے نے اٹھ کر کہا، تیری تلواریں خشک نہ ہوا کرتی تھیں اور تیری سزاؤں سے بچا نہ جاتا تھا اور تیرے شہروں کا قصد نہ کیا جاتا تھا اور تیرے عطایا ہمیشہ رہتے تھے اور تیری روشنی کو گہن نہ لگتا تھا، پس تیری روشنی بجھ گئی ہے اور تیری سزاؤں سے خوف نہیں کھایا جاتا اور تیرے عطایا کی امید نہیں کی جاتی اور تیری تلواروں کو سونتا نہیں جاتا اور تیرے شہر محفوظ نہیں رہے۔

پھر چوتھے نے اٹھ کر کہا، یہ بادشاہوں پر غالب تھا اور آج عوام کے لیے مغلوب ہو گیا ہے۔

پانچویں نے اٹھ کر کہا، تیری آواز قابل خوف تھی اور تیری بادشاہت غالب تھی، آج آواز ختم ہو گئی ہے اور بادشاہت ذلیل ہو گئی ہے۔

چھٹے نے اٹھ کر کہا، ہم نے اسکندر کو اس کے سکون سے حرکت دی اور اس کی خاموشی سے بلایا۔

اور انھوں نے اسی قسم کی باتیں کیں پھر تابوت کو بند کر دیا گیا اور

اسکندریہ کی طرف لایا گیا تو اس کی ماں نے مملکت کے بڑے آدمیوں کے ساتھ اس کا استقبال کیا اور جب اس نے اُسے دیکھا تو کہنے لگی اسے وہ شخص جس کی حکمت آسمان کو پہنچی تھی اور اس کی حکومت نے زمین کے کناروں کو اکٹھا کر لیا تھا اور بادشاہ بزورِ قوت اس کے مطیع ہو گئے تھے آج تجھے کیا ہو گیا ہے کہ تو سویا ہوا ہے اور بیدار نہیں ہوتا اور خاموش ہے گفتگو نہیں کرتا؟ تجھے میری جانب سے کون یہ بات پہنچائے گا کہ تو نے مجھے نصیحت کی اور میں نے نصیحت حاصل کی اور تو نے مجھے تسلی دی اور میں نے تسلی پائی؟ زندہ اور مُردہ ہونے کی حالت میں تجھ پر سلام ہو تو کیا ہی اچھا زندہ تھا اور تو کیا ہی اچھا مُردہ ہے پھر اس کے حکم سے اُسے دفن کیا گیا اور اسکندر نے دنیا سے جو کچھ حاصل کیا بارہ سال میں کیا۔

پھر ذوالقرنین کے بعد اسکندر کا خلیفہ ذوالقرنین بادشاہ بنا اور وہ فلاسفر اور عالم آدمی تھا اور اس کی حکومت بیس سال رہی پھر فیلفوس بادشاہ بنا اور اس کا اقتدار مضبوط ہو گیا اور اس نے اپنی حکومت میں سرکشی کی اور اس کے دور میں طلسمات بنائے گئے اور اس کی حکومت ۳۸ سال رہی، پھر ہورحیطوب اوّل نے ۲۵ سال حکومت کی پھر فیلو بطور نے سات سال حکومت کی پھر فیفالس نے ۲۴ سال حکومت کی پھر فیلو بطور ثانی نے ۲۵ سال حکومت کی پھر ہورحیطوب ثانی نے ۲۷ سال حکومت کی۔

رُومیوں کے بادشاہ

پھر یونانیوں یعنی یونان بن یافث بن نوح کی اولاد کے بعد حکومت رومیوں کے پاس آگئی اور یہ روم بن سماحیر بن ہوبا بن علفا بن عیصو بن اسحٰق بن ابراہیم کی اولاد ہیں، یہ ملک پر غالب آگئے اور قوم کی زبان بولنے لگے اور رومیۃ کی طرف منسوب ہوئے اور یونانی مٹ گئی اور صرف وہی باقی رہی جو ان کی حکمتوں سے ان کے ہاتھوں میں رہی یونانیوں کے بعد رومیوں کا سب سے پہلا بادشاہ فہا ساطق تھا اور وہ جالیوس اصفر ابن روم تھا اور اس کی حکومت ۲۲ سال رہی پھر اغطس بادشاہ بنا اور جب اس کی بادشاہت کو ایک سال ہوگیا تو حضرت مسیح پیدا ہوئے اور اغطس کی بادشاہیت مسلسل ۴۳ سال رہی پھر طبارلیس نے ۲۲ سال حکومت کی، پھر جالیس نے چار سال حکومت کی پھر قلوریس نے ۱۴ سال حکومت کی۔

پھر اسفنسیانوس نے دس سال حکومت کی اور اس کے اہل مملکت اُسے الٰہ کا نام دیتے تھے اور اس نے اپنے بیٹے طیطوس کو بیت المقدس کی طرف روانہ کیا اور اس نے چار ماہ اس کا محاصرہ کیا اور یہود کی ایک عید پر بیت المقدس میں بہت لوگ جمع ہوئے اور ان کا محاصرہ سخت ہوگیا حتیٰ کہ اُنھوں نے بچوں کو کھایا اور ان کی اکثریت بھوک سے مرگئی

پھر اس نے بیت المقدس کو فتح کیا اور قتل کیا اور قیدی بنائے اور ہیکل کو آگ سے جلا دیا۔

پھر ططوس نے تین سال بادشاہت کی اور اس کے زمانے میں ایک پہاڑ پھٹ گیا جسے اُبرمور کہا جاتا تھا اور اس سے آگ نکلی جس نے بہت سے شہروں کو جلا دیا۔

پھر دومطیانوس نے پندرہ سال حکومت کی اور اس کے زمانے میں ابلونوس صاحب طلسمات نمودار ہوا جو اہل طوانہ میں سے تھا اور دومطیانوس پر اس کی مملکت کے لوگوں نے اُسے قتل کر دیا۔ پھر بیودس نے ایک سال حکومت کی پھر طریانوس نے ۱۹ سال حکومت کی پھر اوربانوس نے ۱۲ سال حکومت کی اور بیت المقدس کے یہودیوں نے اس پر حملہ کر دیا اور انھوں نے اُسے خراج دینے سے انکار کر دیا سو اس نے ان کی طرف اس آدمی کو بھیجا جس نے انہیں قتل کر دیا اور ان میں سے جو بیت المقدس میں بچ گئے اس نے ان کے قتل کا حکم دے دیا۔

پھر ہیلوس انطونینوس نے ۲۳ سال حکومت کی، پھر مرقس انطونینوس نے ۲۵ سال حکومت کی، پھر اسکندر بن ماميا نے ۱۳ سال حکومت کی پھر مکسیمیانوس نے تین سال حکومت کی پھر جوردیانوس نے تین سال حکومت کی، پھر فیلفوس نے دو سال حکومت کی پھر دیقیوس نے ایک سال حکومت کی۔ پھر جالوس نے تین سال حکومت کی پھر ولریانوس نے چھ سال حکومت کی ...[1] پھر قروس نے سات سال حکومت کی، پھر ذقلیطیانوس نے بیس سال حکومت کی پھر قسطنطین اور کنتیوس نے دس سال حکومت کی۔

---

[1] اصل کتاب میں اس جگہ پہ عبارت چھوٹی ہوئی ہے۔

اور یونانیوں کے بادشاہ اور ان کے بعد ہونے والے رومی بادشاہ مختلف تھے ان میں سے ایک گروہ صابیوں کے دین پر تھا اور وہ حنفاء کہلاتے تھے، یہ وہ لوگ تھے جو خالق کا اقرار و اعتراف کرتے تھے اور ان کا خیال تھا کہ اورانی اور عابیدیمون اور ہرمس کی مانند ان کا نبی تھا اور وہ مثلث بالنعمۃ تھا، بیان کیا جاتا ہے کہ وہ ادریس نبی تھے اور آپ پہلے شخص ہیں جنہوں نے قلم سے لکھا اور علم نجوم سکھایا اور وہ ہرمس کے قول کے مطابق خالق کے بارے میں کہتے ہیں کہ یا تو اللہ سمجھتا ہے اور یہ دشوار ہے اور اگر اس سے گفتگو ہو تو یہ ممکن نہیں اور اللہ تعالیٰ علۃ العلل ہے اور دنیا کو ایک ہی دفعہ بنانے والا ہے۔

اور ان میں سے ایک گروہ زینیوں کے اصحاب کا ہے وہ سوفسطائی ہیں اور یونانی زبان میں اس نام کی تفسیر مغالطہ ہے اور عربی زبان میں تناقضیہ ہے، وہ کہتے ہیں نہ علم ہے نہ معلوم، اور انھوں نے لوگوں کے اختلاف سے اور ان کے ایک دوسرے سے انتقام لینے سے حجت پکڑی ہے اور بیان کیا ہے کہ ہم نے اختلاف کرنے والے لوگوں کے بارے میں غور کیا ہے اور ہم نے انہیں اختلاف کرنے والے اور غیر متفق پایا ہے اور ہم نے انھیں ان کے اختلاف میں اس امر پر متفق پایا ہے کہ حق مؤتلف غیر مختلف ہے اور باطل مختلف غیر مؤتلف ہے اور ان کے اجتماع میں ان کا شاہد یہ ہے کہ انھوں نے درست نہیں کہا اور جب انھوں نے اس کا اقرار کیا تو حق کے لیے کوئی جگہ باقی نہ رہی جس کی اصابت کے بارے میں ان کے خواص ہی آرزو کر سکتے ہیں، پس ہمیں معلوم ہو گیا کہ یہ ایک ہی وجہ سے پایا جاتا ہے یا تو مدعی کی بات مان لی جائے یا اس کے دعوئ کو زائل کر دیا جائے پس ہم نے دعوئ میں غور کیا تو جو بات ان پر حاوی ہے ہم نے اُسے درست

پایا اور ہم نے دو باتوں کی وجہ سے ان کی تصدیق کو جائز قرار نہیں دیا ان میں سے
ایک یہ ہے کہ وہ ایک دوسرے کی تکذیب کرتے ہیں اور دوسری یہ کہ
ان کا اس بات پر اجماع ہے کہ انہیں صواب کا علم نہیں ہوا پس دعویٰ
کا زائل کرنا ہی باقی رہ گیا اور ہم نے یہی کہا اور ہم نے انہیں ان سب پر
باہمی برابری کی وجہ سے غلبہ کی گردش کے باعث برابر اور مماثل پایا۔
ایک دفعہ یہ طاقت ور ہو گیا اور دوسری دفعہ اس کی مخالفت کرنے والا
اور ہم نے ان میں سے کسی گروہ کے پاس فضیلت نہیں پائی اور نہ اس
میں تشارک پایا ہے اور نہ حجت اور نہ تساوی اور نہ مقابلہ پایا جاتا ہے
اور جب ان کے عوام وخواص میں مناظرہ کے دعوئ کے ساتھ حق کا وجود
دشوار ہو گیا تو علم کے لیے کوئی جگہ باقی نہ رہی جس میں وہ پایا جاتا اور
نہ حق کے لیے کوئی راستہ رہا جس سے اُسے حاصل کیا جاتا پس ہم نے
فیصلہ کیا کہ نہ علم ہے نہ معرفت، اس لیے کہ جب شئ لامحالہ ثابت ہے
تو لازماً وہ اتفاق واختلاف کے دائرہ میں ہے پس ذکر کرنے والا
ذکر نہیں کرتا اور وہ غائب ہو اور کہے کہ فلاں غائب ہے تو اس نے درست
کہا ہے اور اگر وہ یا کوئی اور شخص کہے کہ فلاں حاضر ہے اور وہ حاضر
نہ ہو تو وہ صدق سے باہر چلا گیا ہے پھر مخالف نے اس کی مخالفت
کی اور کہا بلکہ وہ غائب ہے تو ان دونوں میں سے لامحالہ ایک سچا ہوگا
کیونکہ جب کوئی شئ ثابت ہو تو فی الواقعہ وہ حاضر ہوگی یا غائب، اور
جب کوئی شے نہ ہو تو دونوں اپنے قول میں کہ وہ حاضر ہے یا غائب،
کاذب ہوں گے اس لیے کہ حاضر، شئ ہے اور غائب بھی شئ ہے اور
اگر کچھ بھی نہ ہو تو وہ نہ حاضر ہوگی نہ غائب، اور انہوں نے اس قسم کی
باتوں سے حجت پکڑی ہے ... [1] انہوں نے بیان کیا ہے کہ اگر سب

---

[1] اس جگہ اصل کتاب میں عبارت چھوٹی ہوئی ہے۔

اشیاء، علم سے معلوم کی جاتی ہیں اور علم کو علم سے معلوم کیا جاتا ہے تو نہایت تک یا لانہایت تک بات جائے گی اور اگر وہ رُک جائے تو غیر معلوم تک ہوگی اور جو معلوم نہ ہو وہ مجہول ہوگی پس تو اشیاء کو مجہول سے کیسے معلوم کرے گا خواہ وہ منتہی نہ ہو اور اس کے لیے کوئی غایت نہ ہوگی اور نہ اس کا احاطہ ہوگا اور جس کا احاطہ نہ ہو وہ بھی مجہول ہوگی اور اس قیاس میں دونوں وجہیں مجہول غیر معلوم ہوں گی، پس مجہول شئے تمام اشیاء کو معلوم کیے بغیر کیسے معلوم ہوگی اور یہ بہت بعید ہے۔

اور اُنھوں نے ان دونوں قسموں کے بارے میں برمحل گفتگو کی ہے اور انھوں نے بہت کوشش کی ہے اور ان کا خرچ بڑھ گیا ہے اور ایک گروہ نے جسے دہریہ کہا جاتا ہے، بیان کیا ہے کہ نہ دین ہے، نہ رب ہے، نہ رسول ہے، نہ کتاب ہے، نہ نماز ہے، نہ حشر و نشر کی جزا ہے، نہ کسی چیز کی ابتدا ہے نہ اس کی فنا ہے اور نہ حدوث اور نہ ہلاکت ہے اور حدوث، کو حدوث کا نام اس لیے دیا گیا ہے کہ افتراق کے بعد اس کی ترکیب ہوئی ہے اور اس کی ہلاکت، اجتماع کے بعد اس کی تفریق ہے اور دونوں وجہیں غائب کا حاضر ہونا اور حاضر کا غائب ہونا، حقیقی ہیں۔

اور انہیں دہریہ کا نام اس لیے دیا گیا ہے کہ ان کا خیال ہے کہ انسان ہمیشہ سے ہے اور ہمیشہ رہے گا، اور زمانہ گردش کرنے والا ہے جس کا نہ اوّل ہے نہ آخر، اور انھوں نے اپنے دعویٰ کو دلیل بنایا ہے اور کہا ہے کہ کسی چیز کے پایا جانے اور کھونے میں دو حال پائے جاتے ہیں اور ان دونوں کا تیسرا حال کوئی نہیں، ایک حال میں شئے موجود ہوتی ہے پس جو چیز ہو اور پائی جائے وہ کیسے پیدا ہو سکتی ہے اور دوسرے حال میں شئ موجود نہیں ہوتی پس شئے اس حال میں جس کی

کوئی تشبیہ نہیں کیسے ہوگی اور یہ بہت بعید ہے۔

اور یہی بات اس شئے کے بارے میں ہوگی جس کی ہلاکت کا دعویٰ کیا گیا ہے وہ دو حال کے بغیر معلوم نہیں کی جا سکتی۔ ایک حال میں شئے قائم ہوتی ہے پس ایک شئے کے قائم اور موجود ہونے کی حالت میں س کی ہلاکت کے مدعی کا قول محال ہوگا اور دوسرے حال میں کوئی شئے نہیں ہوتی پس قریب ترین ہلاکت کیسے ہوگی اور یہ محال ہے پس اگر ہمارے مخالفین نے ہمارے صدق کا اقرار کیا تو وہ ہمارے قول میں شامل ہیں اور انہوں نے ان کے قول کی مخالفت کی ہے اور اگر وہ ہمارے قول کا انکار کریں اور تیسرے حال کا دعویٰ کریں جس میں نہ عدم ہوتا ہے نہ وجود، تو یہ تینوں حالتوں سے بدترین حالت ہے۔

اور ان میں سے ایک گروہ نے بیان کیا ہے کہ ازل میں اشیاء کی اصل ایک دانہ تھی جو پھٹ گیا جس سے عالم نمودار ہو گیا جیسا کہ آپ اس کے رنگوں اور احساس میں اختلاف دیکھ رہے ہیں اور بعض کا خیال ہے کہ وہ اپنے معانی میں غیر مختلف ہے اور اس کے معانی کا اختلاف اس کے احساس کی جہت سے ہے اور بعض نے اس بات کا انکار کیا ہے اور انھوں نے اس کے معانی اور ثبوت میں اس کے لیے اختلاف ثابت کیا ہے اور اختلاف کے ثبوت کے منکرین نے کہا ہے کہ اشیاء اپنے احساس کے اختلاف سے مختلف ہوتی ہیں اور یہ کہ ان میں کسی چیز کی کوئی حقیقت نہیں جسے دوسری کے بغیر واضح کیا جائے۔

اور انہوں نے اس بارے میں دلالت سے دعویٰ کیا ہے کہ صفراء سے پیدا ہونے والی بیماری کے بیماروں کی مثال اصحاب الیرقان کی سی ہے، ان میں جب کوئی شہد کو چکھے گا تو اسے کڑوا پائے گا اور اس بیماری سے سلامت رہنے والے لوگ اسے شیریں پائیں گے

اور چمگادڑ پر دن کی روشنی پردہ ڈال دیتی ہے اور رات اس کی نظر کو تیز کرتی ہے اگرچہ نور، آنکھوں کے نور میں اضافہ کر دیتا ہے اور تاریکی ان کو ڈھانپ لیتی ہے، ضروری ہے کہ دن کا نور، چمگادڑ وغیرہ کے لیے تاریکی ہو، آگ اس کی نظر کو ڈھانپ لیتی ہے اور یہ بات بعض لوگوں اور دیگر حیوانات اور طیور میں بھی پائی جاتی ہے اور جیسا کہ ہم نے بیان کیا ہے جب رات آنکھوں کو تیز کرنے والی ہو تو اُن کی رات نُور ہوگی جیسے کہ ان کے مخالفین کے لیے دن نور ہوگا اور رات ان کے لیے تاریکی ہوگی اور اگر تم کہو کہ یہ ایک آفت ہے جو ان اصناف پر آئی ہے، ہم تمہیں کہیں گے کہ ان کے مخالفین کے نزدیک یا ان کے موافقین کے نزدیک؟ اگر تم کہو کہ ان کے مخالفین کے نزدیک ہم کہیں گے بلکہ آفت ان کے موافقین پر آئی ہے اور اگر تم کہو کہ ان کے موافقین کے نزدیک، تو ہم کہیں گے کہ ان کے نزدیک ان کے مخالفین پر آفت آئی ہے پس دونوں صنفوں میں سے کسی کو دوسری پر فضیلت نہیں ہوگی۔

اور انھوں نے بیان کیا ہے کہ کیا تم کاتب کو نہیں دیکھتے کہ وہ کتاب کو برابر سیدھا لکھتا ہے اور چہرے کے سامنے سے اُسے ایسے ہی دیکھتا ہے اور اگر وہ اُسے اس کے برخلاف دیکھے گا اور اگر وہ اس سے ٹیڑھا ہو جائے یا اس کے خلاف ہو جائے تو وہ اسے مخالف دیکھے گا جیسا کہ الف ایسی صورت میں لکھا جاتا ہے جس سے وہ تمام حروف سے ممتاز ہو جاتا ہے اور جب تو اُسے سامنے سے دیکھے تو اُسے الف دیکھے گا اور جب تو اس سے پیٹھ پھیرے تو تو اُسے باء کی طرف دیکھے گا اور جب تو اس سے انحراف کرے گا تو تو اُسے نُون یا باء کی طرح دیکھے گا اور اپنی جگہ سے غائب ہونے والا دوسری جگہ حاضر ہوتا ہے۔

اور یہی بات رنگوں، آوازوں، کھانوں، اعیان اور ملابس کے

متعلق ہے جیسے کہ آپ نزدیک سے شخص کو بڑا دیکھتے ہیں اور دُور سے چھوٹا دیکھتے ہیں جب کبھی قریبی اس سے قریب ہوتا ہے، بڑائی میں زیادہ ہو جاتا ہے اور جب کبھی اس سے دُور ہوتا ہے اس کی آنکھ میں چھوٹائی میں زیادہ ہو جاتا ہے۔

اسی طرح قریب سے آواز کو قوی اور دُور سے خفی سنا جاتا ہے اور اسی طرح کھانے سے آپ تھوڑا چکھتے ہیں اور اُسے قلیل الحلاوت پاتے ہیں اور جب اس سے زیادہ کھاتے ہیں تو اس کا مزہ کثیر الحلاوت ہوتا ہے۔

اسی طرح چھونے کا حال ہے آپ شئے کو تھوڑا محسوس کرتے ہیں تو اُسے کمزور پاتے ہیں اور سختی سے اُسے چھوتے ہیں تو اُسے گرم پاتے ہیں اور قرب سے آپ صورت کو ثابت اور مختلف پاتے ہیں اور دیکھنے والا اس سے زیادہ دُور ہو جاتا ہے تو وہ اُسے مستوی اور غیر مختلف دیکھتا ہے۔

اور ان کا خیال ہے کہ تمام اشیاء برابر اور مقابلے میں گھومتی ہیں اور قریب ہے کہ وہ سوفسطائیوں کے حلیف بن جائیں اور دوسرے گروہ نے بیان کیا ہے کہ اشیاء، اصول اربعہ کی فروع ہیں جو ہمیشہ سے ہیں اور ہمیشہ رہیں گے اور ان سے عالم نمودار ہوا ہے اور وہ افراد، ہواذج، گرمی، سردی، رطوبت اور خشکی ہیں جو خود بخود پیدا ہوتی ہیں نہ کہ اعتماد، ارادہ اور مشیت سے،

اور دوسرے گروہ کا قول ہے کہ اصول اربعہ، عالم کی تمام چیزوں کی اصل ہیں اور ان کے ساتھ ایک پانچواں اصول بھی ہے جو ہمیشہ سے ہے ان کی تدبیر کرتا رہتا ہے اور ارادہ، مشیت اور حکمت سے ان میں اُلفت و محبت پیدا کرتا رہتا ہے اور ان کے جوڑوں کے درمیان اُلفت پیدا کرتا رہتا ہے اور ان کے نتائج اس سے پیدا ہوتے ہیں

اور ان کے اضداد ایک دُوسرے کو قریب سے نہیں رو کتے اور وہ علم ہے۔

اور ایک گروہ نے جو اصحاب الجوہر ہیں اور وہی ارسطا لیسیہ ہیں، بیان کیا ہے کہ اشیاء دو چیزیں ہیں۔ جوہر اور عرض، اور جوہر دو قسموں میں منقسم ہو جاتا ہے، زندہ اور جو زندہ نہیں اور اس کی تعریف یہ ہے کہ وہ قائم بنفسہ اور اس کا افتراق، خاص میں ہوتا ہے نہ کہ حد میں اور عرض کی نو قسمیں ہیں ان میں سے کمیت ہے اور یہی عدد ہے اور اس کی چار صورتیں ہیں، ماپ، پیمائش، وزن اور قول۔

پھر کیفیت ہے اور اس کی آٹھ صورتیں ہیں، کون، فساد، ہیئت، حیلہ، قوت، کمزوری، آلف اور مالوف، پھر اضافت ہے اور اس کی چار صورتیں ہیں۔ طبیعی، صناعی، استحسان اور مودّت۔

پھر متیٰ ہے اور یہ وقت پر واقع ہوتا ہے اور وقت سے مراد زمانہ ہے اور زمانے کی صورتیں تین ہیں، ماضی، مستقبل اور دائم۔

پھر اینٰ ہے اور یہ جگہ پر واقع ہوتا ہے اور اس کی چھ جہات ہیں یعنی آگے، پیچھے، اوپر، نیچے، دائیں اور بائیں پھر جدت ہے اور وہ ملک ہے اور ملک کی دو قسمیں ہیں یا وہ خارج ہے یا داخل، خارج کا مفہوم غلام، گھر اور سامان وغیرہ کی ہے اور داخل کا مفہوم، علم و حکمت ہے۔

پھر نصبت ہے اور نصبت کے معنے، شئی کی ہیئت کے ہیں جیسے کوئی کہے کہ فلاں کھڑا ہے اور فلاں بیٹھا ہے اور فلاں جانے والا ہے۔ اور فلاں آیا ہے۔

پھر فاعل ہے اور اس کی دو قسمیں ہیں یا تو وہ اختیار سے کرے گا یا وہ بالطبع کرے گا، پس مختار، زندہ، باقی، کھانے پینے والے کی مانند ہے اور فاعل بالطبع، عناصر اربعہ کی حرکت کی طرح ہے جیسے آگ وسط سے بلندی کی طرف چڑھتی ہے اور اگر وہ آگ کے سوا

کوئی اور چیز ہو اور زمین کی طرح ہو وہ بلندی سے وسط کی طرف اس کے مخصوص مرکز کی طرف آتی ہے۔ اور پانی بلندی سے زمین کے نیچے کی طرف آتا ہے۔

پھر منفعل ہے اور وہ اپنی طینت محتملہ کی حالت میں فاعل کی تاثیر کو قبول کرنے والا ہے کیونکہ وہ طینت کو گھماتا اور تمام اشکال میں چوکور بناتا ہے، یہ یونانیوں اور ان کے بعد آنے والوں رومیوں کی باتیں ہیں اور ان کے متکلمین اور فلاسفہ اور حکماء اور اہل نظر کے مذاہب ہیں۔

رُومی عیسائیوں کے بادشاہ

شاہانِ روم میں سے پہلا بادشاہ جو یونانی قول سے نصرانیت کی طرف گیا قسطنطین ہے اور اس کا باعث یہ تھا کہ وہ ایک قوم سے جنگ کر رہا تھا اس نے خواب میں دیکھا کہ گویا نیزے آسمان سے اُتارے گئے ہیں اور ان پر صلیبیں لگی ہیں اور جب صبح ہوئی تو اس نے اپنے نیزوں پر صلیبیں اُٹھائیں پھر اس نے جنگ کی اور کامیاب ہوا اور یہی اس کے عیسائی ہونے کا سبب تھا۔ اس نے دینِ نصرانیت کی ذمہ داری لی اور گرجے تعمیر کیے اور دینِ نصرانیت کے قیام کے لیے اس نے تمام شہروں سے پادریوں کو اکٹھا کیا اور یہ ان کا پہلا اجتماع تھا اور نیقیہ میں تین سو اٹھارہ پادری اور چار پیشوا جمع ہوئے، اسکندریہ کا پیشوا، رومیہ کا پیشوا، انطاکیہ کا پیشوا اور قسطنطنیہ کا پیشوا۔

ان کو قسطنطین کے جمع کرنے کا سبب یہ تھا کہ جب وہ عیسائی ہوا اور نصرانیت اس کے دل میں اتر گئی تو اس نے اس کے علم کے انتہاء کو پہنچنا چاہا سو اس نے نصرانیوں کے مقالات کو شمار کیا تو اس نے تیرہ مقالات پائے اور ان میں کسی کا یہ قول تھا کہ مسیح اور اس کی ماں دونوں الٰہ تھے اور ان میں کسی کا یہ قول تھا کہ وہ باپ سے آگ کے شعلے کے مقام پر تھا جو آگ کے شعلے سے الگ ہو گیا ہے اور دوسرے کی

علیحدگی سے پہلے ہیں کمی نہیں ہوئی اور ان میں کسی کا یہ قول بھی تھا کہ وہ اللہ تھا اور کسی کا یہ قول تھا کہ وہ اس کا بندہ تھا اور کسی کا یہ قول تھا کہ اس کا جسم خیال تھا جیسے متی اور اس کے اصحاب نے کہا ہے اور کسی کا یہ قول تھا کہ وہ کلمہ تھا اور کسی کا یہ قول تھا کہ وہ بیٹا تھا اور کسی کا قول تھا کہ وہ قدیم روح تھی اور کسی کا یہ قول تھا کہ وہ ابن یوسف تھا اور کسی کا یہ قول تھا کہ وہ انبیاء میں سے ایک نبی تھا اور کسی کا یہ قول تھا کہ وہ لاہوتی اور ناسوتی تھا۔ پس قسطنطین نے تین سو اٹھارہ پادریوں اور چار پیشواؤں کو جمع کیا اور اس زمانے میں ان کے سوا اور کوئی نہیں تھا۔

اور اسکندریہ کا پیشوا کہا کرتا تھا کہ مسیح مخلوق اور معبود ہے پس جب وہ اکٹھے ہوئے تو انہوں نے اس بارے میں اس سے مناظرہ کیا سو اس نے سب لوگوں کے مقالات کو جمع کیا انھوں نے کہا کہ مسیح، مخلوق کے وجود سے قبل، باپ سے پیدا ہوا ہے اور وہ باپ کی طبیعت سے ہے اور نہ انھوں نے روح القدس کا ذکر نہیں کیا اور نہ انہوں نے اُسے خالق اور نہ مخلوق ثابت کیا بلکہ انہوں نے اس بات پر اتفاق کیا کہ باپ اللہ ہے اور ابن اللہ اس سے ہے اور وہ نیقیہ سے چلے گئے اور قسطنطین کی حکومت ۵۵ سال رہی۔

پھر یولیانوس نے ایک سال حکومت کی پھر دسیوس نے ایک سال حکومت کی اور اسی کے زمانے میں طویل زمانہ مرنے کے بعد اصحاب کہف ظاہر ہوئے اور وہ کتنی جماعتیں اور چرواہے تھے اور ان کے ساتھ چرواہے کا کتا بھی تھا اور ان کے نام مکسلمینیا، مرّاطوس، نشاہ یومبوش، نطرلوش، دواسں، لوالس، کینفرطو، دسوطر[1]، ملیخا چرواہا،

---

[1] اصل کتاب میں بعض اسماء نقطوں کے بغیر آئے ہیں۔

اور یہی کتے کا مالک تھا اور کتے کا نام قطمیر تھا، پس وہ ایک سو سال کے بعد باہر نکلے اور تین سو نو سال کے بعد بھی ان کا نکلنا بیان کیا جاتا ہے اور انہوں نے اپنے ایک آدمی کو جس کے پاس دراہم بھی تھے، اپنے واسطے کھانا لانے کے لیے بھیجا پس عوام نے اس کے دراہم کی بناوٹ کو اوپرا خیال کیا پھر انہوں نے اس کا پیچھا کیا حتیٰ کہ وہ غار تک آ گئے اور ان کا معاملہ لوگوں پر مشتبہ ہو گیا اور غار پر مسجد بنا دی گئی جس میں نماز پڑھی جاتی تھی۔

پھر النطیانوس نے چار سال حکومت کی، پھر تیدوسوس اکبر بادشاہ بنا اور اس کے زمانے میں نصرانیوں کا دوسرا اجتماع ہوا اور اس کے لیے قسطنطنیہ میں ایک سو پچاس پادری اور تین پیشوا اکٹھے ہوئے اور رومیہ کا پیشوا وہاں حاضر نہ ہوا پس انہوں نے صحیفۂ امانت بنایا اور روح القدس لکھا اور جو صحیفۂ امانت انہوں نے بنایا یہ تھا ـــ میں خدائے واحد باپ پر ایمان لاتا ہوں جو ہر چیز کا بادشاہ ہے اور زمین و آسمان کا خالق ہے اور جو چیزیں مرئی یا غیر مرئی ہیں ان کا بھی خالق ہے اور مسیح ابن اللہ رب سے زمانے سے پہلے پیدا ہوا، نور، نور سے ہے الہٰ حق، الہٰ حق سے ہے وہ مولود ہے، مخلوق نہیں اور باپ کی اصل سے ہے اسی سے ہر چیز ہے، ہمارے بشر کی وجہ سے اور ہماری رہائی کی وجہ سے، وہ آسمان سے اترا اور روح القدس اور کنواری مریم سے متجسد ہوا اور بشر بن گیا اور بلاطس النبطی کے عہد میں ہماری وجہ سے اُسے صلیب دیا گیا اور وہ مر گیا اور اُسے قبر میں ڈالا گیا اور اس نے تین دن کے لیے قیام کیا جیسا کہ کتب میں بیان ہوا ہے اور وہ آسمان کی طرف چڑھ گیا اور اس باپ کی دائیں طرف جا بیٹھا جس کی حکومت کو فنا نہیں اور اس روح القدس رب سے جو باپ سے ہے وہ نکلا جس کے متعلق انبیاء نے گفتگو کی ہے اور حواریوں کے پیغمبرانہ گرجا کی یکتا

پاکیزگی سے ہیں، ایک بپتسمے پر اور خطاؤں کی بخشش پر اور مُردوں کے اُٹھ کھڑا ہونے پر ایمان لاتا ہوں اور انہوں نے اس کے بعد کچھ کہنے والے کی بات کو حرام قرار دیا۔ اور قسطنطنیہ سے متفرق ہو گئے۔ اور تید وسوس کی حکومت سترہ سال رہی۔

پھر اس کے بعد اس کا بھتیجا تید وسوس اصفر اور انسطیانوس بادشاہ بنے اور عیسائیوں کا تیسرا اجتماع ہوا، پس افسس میں اجتماع ہوا اور دو سو پادری حاضر ہوئے اور نسطور نے سب لوگوں کی مخالفت کی اور کہا کہ مسیح، دو جوہر اور دو طبیعتیں تھا وہ اپنے جوہر اور طبیعت کے لحاظ سے مکمل الٰہ تھا پس باپ نے الٰہ کو جنم دیا اور اس نے انسان کو جنم نہیں دیا، اور ماں نے انسان کو جنم دیا اس نے الٰہ کو جنم نہیں دیا۔ قرلس نے اُسے کہا اگر بات ایسے ہی ہے جیسے تو نے بیان کی ہے تو جس نے مسیح کی پرستش کی وہ برائی کرنے والا ہے اس لیے کہ وہ قدیم اور محدث ہونے کے لحاظ سے بندہ ہوگا اور جس نے اس کی عبادت کو ترک کیا وہ کفر کرنے والا ہوگا کیونکہ اس نے قدیم کی عبادت کو چھوڑ دیا ہے جیسے اس نے محدث کی عبادت کو چھوڑ دیا ہے اور جس نے انسان کو چھوڑ کر الٰہ کی پرستش کی اس نے مسیح کی پرستش نہیں کی کیونکہ وہ اس بات کا استحقاق نہیں رکھتا کہ اُسے ایک جہت سے دوسری جہت کو چھوڑ کر مسیح کہا جائے اور اس نے اس بات کو سب پر واجب قرار دیا اور انطاکیہ کے پیشوا نے اس کی مخالفت کی اور نسطور نے کہا کہ انطاکیہ کا پیشوا میرے قول کی مانند کہتا ہے۔

اور نسطور سرزمین عراق کی طرف بھاگ گیا اور عراق میں نسطوریہ بن گئے اور انہوں نے پیشوا کی جگہ جاثلیق کو اپنا سردار بنا لیا اور اسی بات پر متفرق ہو گئے اور تید وسوس اصفر کی حکومت ۲۷ سال رہی۔

پھر مرقیانوس بادشاہ بنا اور اس کے زمانے میں چوتھا اجتماع ہوا

اور اس کا باعث یہ تھا کہ یعقوبیہ کے حکمران طریسیوس نے کہا کہ ــــ مسیح ایک جوہر اور ایک طبیعت ہے اور نصاریٰ نے اس بات کا انکار کیا اور قسطنطنیہ میں ۶۳۰ پادری جمع ہوئے اور انہوں نے طریسیوس سے مناظرہ کیا اور انہوں نے اُسے کہا، اگر تیرے خیال کے مطابق مسیح طبیعت واحدہ ہے تو طبیعت قدیمہ ہی طبیعت محدثہ ہے، اور اگر قدیم، محدث سے ہو تو جو ہمیشہ سے ہے وہی نہیں ہوگا مگر اس نے اپنے قول سے رجوع نہ کیا تو انہوں نے اُسے حرام قرار دے دیا اور وہ مصر اور اسکندریہ کے علاقے کی طرف چلا گیا اور وہاں قیام پذیر ہو گیا اور وہ طبیب تھا اور مرقیانوس کی حکومت پانچ سال رہی۔

پھر اس کے بعد الیون[1] و اسموس نے سات سال حکومت کی پھر زینون نے ۱۸ سال حکومت کی پھر انسطاسیوس بادشاہ بنا اور اس کے زمانے میں نصرانیوں کا پانچواں اجتماع ہوا اور اس کی وجہ یہ ہوئی کہ رؤسائے نصاریٰ میں سے کچھ لوگوں نے کہا کہ ــــ مسیح کا جسم غیر حقیقی خیال تھا۔ پس اس کے لیے وہ جمع ہوئے اور کہنے لگے، اگر اس کا جسم خیال تھا تو ضروری ہے کہ اس کا فعل بھی غیر حقیقی خیال ہو اور یہ نصاریٰ کے قول کی نسبت سوفسطائیوں کے قول کے زیادہ مشابہ ہے اور اس نے ان لوگوں پر لعنت کی جنہوں نے یہ بات کہی، اور نصاریٰ نے ان سے اظہار بیزاری کیا اور انسطاسیوس کی حکومت ۲۷ سال رہی۔

پھر یوسطوس ثانی نے ۲۹ سال حکومت کی اور اس کے زمانے میں حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پیدا ہوئے پھر یوسطوس ثالث نے ۲۰ سال حکومت کی پھر طبیریوس نے چار سال حکومت کی،

---

[1] اصل کتاب میں یہ نقطے کے بغیر ہی ہے۔

پھر ہرقل اور اس کے بیٹے قسطنطین نے حکومت کی اور اس کے زمانے میں نصرانیوں کا چھٹا اجتماع ہوا اور یہ واقعہ یوں ہے کہ قورس اسکندرائی نے خیال کیا کہ مسیح امشیت واحدہ اور فعل واحد ہے اس نے کہا اور یہ یعقوبیہ کے قول کی مانند ہے پس وہ اس کے لیے جمع ہوئے اور رومیہ کے پیشوا کو لپسند کیا اور اس نے خط لکھا اور خود حاضر نہ ہوا اور اس کے بعد نصرانیوں کا کوئی اجتماع نہیں ہوا اور ہرقل اور اس کے بیٹے قسطنطین کی حکومت ۳۲ سال رہی۔

پھر قسطنطینوس نے ۱۸ سال حکومت کی پھر رومیہ کے پیشوا نے تین سال حکومت کی پھر ملسعرنی[1] نے چار سال حکومت کی پھر الیون اور اس کے بیٹے قسطنطین نے ۲۹ سال حکومت کی۔

اور رومیوں کے وہ مہینے جن پر وہ اپنا حساب اور تاریخیں چلاتے تھے بارہ مہینے تھے۔

پہلا مہینہ کانون الآخر تھا اُسے رومی زبان میں نیوارس کہتے ہیں اور یہ ان کے نزدیک سال کا سرا ہے۔

ان کے مہینوں کے نام یہ ہیں۔ نیوارس اور یہی جنوری ہے، ملیاس، یہ فروری ہے، نرلس، یہ مارچ ہے، ابرلس، یہ اپریل ہے، مالیس، یہ مئی ہے، یولس، یہ جون ہے، اغطس یہ جولائی ہے۔ ستنبرس، یہ اگست ہے، اقطبرس، یہ ستمبر ہے، نونبرس، یہ اکتوبر ہے، اکبرس، یہ نومبر ہے، مورس، یہ دسمبر ہے۔

اور ان کی مملکت، فرات کی حد سے اسکندریہ تک تھی جو ارض روم کے سوا، جو اس مدت تک ان کے قبضہ میں ہے اسلامی علاقے میں آگئی

---

[1] اصل کتاب میں یہ نقطے کے بغیر ہی ہے۔

اور ان کا سب سے بڑا شہر الرہا تھا جو جزیرہ کے علاقے میں ہے اور وہ دیار مضر میں سے ہے پھر انطاکیہ تھا جہاں القسیان کے گرجا میں بطرس کی کرسی اور حضرت یحییٰ بن زکریا کی ہتھیلی ہے اور یہ چوتھی کرسی ہے، اور بڑا پیشوا ہے اور جو کچھ مملکت روم میں تھا وہ اسلام میں آگیا یعنی جزیرہ کا علاقہ حران، الرہا اور اس کے بقیہ اضلاع، بالس، سمیساط، ملطیہ، اُذنہ، طرسوس، جند قنسرین اور عواصم اور اس کے بقیہ اضلاع اور جند حمص اور حمص کا شہر جو مملکت روم میں شمار ہونے والے شہروں میں سے ایک ہے پھر لاذقیہ، اور یہ بھی حمص سے تعلق رکھتا ہے اور جند دمشق، یہاں پر شاہِ روم کے کارندے، غسان کی آل جفنہ سے تعلق رکھتے تھے اور جند اردن، اور یہ بھی ان کے پاس تھا اور اس کے کارندے شاہِ روم کی جانب سے غسانیوں کی آل جفنہ سے تھے اور جند فلسطین اپنے ضلع سمیت تنیس، دمیاط اور اسکندریہ، یہ خالص رومی مملکت تھی جو اسلامی علاقے میں شامل ہوگئی۔

پھر ان کا علاقہ الدرب کے پیچھے سے بلاد صقالبہ، الالان اور افرنگ تک تھا اور بلادِ روم کے مشہور و معروف شہر بھی جیسے رومیہ، بقیہ قسطنطنیہ ایاسیہ، خرشنہ، قرہ، عموریہ، صملہ، القلمہ، سلندوا، ہرقلہ، صقلیہ، ملطنہ[1]، انطاکیۃ المحترقہ، دھرناطہ، ملویہ، سلوقیہ، امرنہ[2]، قونیہ، جوس[3] بلوس، براعس[4] اور سلنیقیہ۔

---

[1]، [2]، [3]، [4] اصل کتاب میں یہ الفاظ نقطے کے بغیر ہیں۔

ایران کے بادشاہ

ایران، اپنے بادشاہوں کے لیے خلقت کے اضافے کے ایسے بہت سے امور کا دعویٰ کرتا ہے کہ ان جیسے امور کو قبول نہیں کیا جا سکتا حتیٰ کہ ایک بادشاہ کے متعدد مُنہ اور آنکھیں ہو جاتی ہیں اور دوسرے کا چہرہ تانبے کا ہوتا ہے اور تیسرے کے دونوں کندھوں پہ دو سانپ ہوتے ہیں جو مُردوں کے دماغ کھاتے ہیں اور عمر کی طوالت اور لوگوں سے موت کو دُور کرنا اور اس قسم کی باتیں جنہیں عقل دھکے دیتی ہے اور اُسے کھیل اور مذاق سمجھتی ہے اور اس کی کوئی حقیقت نہیں ہوتی اور ہمیشہ ہی سے عجم کے اصحاب عقل و معرفت اور جنہیں بلندی حاصل ہے اور ان کے ملوک و رؤسا سے اُونچے گھرانے والے اور مورخین اور ادیب اس کی تصدیق نہیں کرتے اور نہ اسے صحیح قرار دیتے ہیں اور نہ وہ یہ بات کہتے ہیں۔

اور ہم نے انہیں دیکھا ہے کہ وہ اردشیر بابکان سے ایران کی بادشاہت کا شمار کرتے ہیں پس ان کے ہاں اردشیر سے قبل ان کی مملکت اولی اور پہلے بادشاہ یہ تھے۔ شیومرث نے ستر سال اور اوشہنج فیشداد نے چالیس سال طہمورث نے تیس سال، جمشید نے سات سو سال، الضحاک نے ایک ہزار سال، افریدون نے پانچ سو سال، منوچہر نے ایک سو بیس سال ترکوں کے بادشاہ افراسیاب نے ایک سو بیس سال، زوطہماسپ نے

پانچ سال، کیقباد نے ایک سو سال، کیکاؤس نے ایک سو بیس سال کیخسرو نے ساٹھ سال، کیلہراسپ نے ایک سو بیس سال، کیشتاسپ نے ایک سو بارہ سال، کیاردشیر نے ایک سو بارہ سال، خمانی بنت چہرزاد نے تیس سال، دارا ابن چہرزاد نے بارہ سال حکومت کی پھر اسکندر ذوالقرنین نے اُسے قتل کر دیا اور ایران کی حکومت منتشر ہوگئی اور ملوک الطوائف کی حکومت ہوگئی اور ان کی حکومت بلخ میں تھی۔

نسابوں کا خیال ہے کہ وہ عامور ابن یافث بن نوح کی اولاد میں سے ہیں اور یہ صابیوں کے دین پر تھے، شمس و قمر، آگ اور نجوم سبعہ کی تعظیم کرتے تھے اور مجوسی نہیں تھے بلکہ وہ صابیوں کے قوانین کے پابند تھے اور ان کی زبان سریانی تھی اُسے بولتے اور اُسے ہی لکھتے تھے اور یہ سریانی کا رسم الخط ہے[1]۔ اور ان کے واقعات نے ہماری رائے کو ثابت کر دیا ہے، اکثر لوگ ان کا انکار کرتے ہیں اور انہیں بُرا خیال کرتے ہیں، پس ہم نے انہیں ترک کر دیا ہے کیونکہ ہمارا طریقہ تمام بری باتوں کو حذف کرنا ہے۔

اردشیر بابکان سے دوسری بادشاہت

اور اردشیر بادشاہ، ایرانی مجوسیوں کا پہلا بادشاہ ہے اور اس کی حکومت اصطخر وس تھی۔ ایران کے بعض صوبوں نے اس کا انکار کیا تو اس نے ان سے جنگ کی اور انہیں فتح کر لیا پھر وہ اصبہان کی طرف گیا پھر اہواز پھر میسان کی طرف گیا پھر ایران واپس آگیا اور اس نے

---

[1] اصل کتاب میں یہ رسم الخط نہیں لکھا گیا۔

اردوان بادشاہ سے جنگ کی اور اُسے قتل کر دیا اور اردشیر شہنشاہ نام رکھا اور اس نے اردشیر خرّہ میں ایک آتشکدہ تعمیر کیا پھر جزیرہ، آرمینیا اور آذربائیجان کی طرف گیا پھر عراق کے مضافات کی طرف گیا اور اُسے مسکن بنا لیا اور خراسان کی طرف گیا اور اس کے ایک صوبے کو فتح کر لیا اور جب اس نے شہروں پر قبضہ کر لیا تو اپنے بعد اپنے بیٹے سابور کو بادشاہ مقرر کیا اور اُسے تاج پہنایا اور اس کا نام بادشاہ رکھا اور اردشیر فوت ہو گیا اور اس کی حکومت ۱۴ سال رہی۔

اور سابور بن اردشیر بادشاہ بن گیا اور اس نے بلادِ روم سے جنگ کی اور ان میں سے کئی شہروں کو فتح کر لیا اور بہت سے رومیوں کو قیدی بنا لیا اور اس نے شہر جندی سابور کو تعمیر کیا اور رومی قیدیوں کو وہاں ٹھہرایا اور روم کے رئیس نے اس کے لیے اس پل کا نقشہ تیار کیا جو دریائے تستر میں ہے اور اس کا عرض ایک ہزار ہاتھ ہے۔

اور سابور بن اردشیر کے زمانے میں زندیق مانی بن حماد ظاہر ہوا اور اس نے سابور کو ثنویت کی طرف دعوت دی اور اس کے مذہب پہ عیب لگایا تو سابور اس کی طرف مائل ہو گیا اور مانی نے کہا کہ عالم کے مدبر دو ہیں اور وہ دو قدیم چیزیں ہیں نور و ظلمت، دو خالق ہیں، خالق خیر اور خالق شر، اور نور و ظلمت میں سے ہر ایک فی نفسہ پانچ معانی کا نام ہے۔ رنگ، مزہ، بُو، نبض اور آواز، اور وہ دونوں عالم اور بصیر ہیں اور جو خیر و منفعت ہوتی ہے وہ نور کی جانب سے ہوتی ہے اور جو تکلیف و مصیبت ہوتی ہے وہ ظلمت کی طرف سے ہوتی ہے اور یہ دونوں الگ الگ تھے پھر دونوں باہم مل گئے اور اس کی دلیل یہ ہے کہ صورت نہ تھی پھر وہ پیدا ہو گئی اور ظلمت نور کے لیے، غماز جن سے ظاہر ہوتی ہے اور وہ دونوں سائے اور سورج کی طرح ایک دوسرے

سے ملے ہوئے تھے اور اس کی دلیل، شئی کے بننے کا استحالہ ہے نہ کہ شئی سے اس کی دلیل کہ ظلمت، نور کے لیے، ممازجت سے ظاہر ہوئی ہے یہ ہے کہ جب ظلمت کی نور سے مخالطت تھی تو وہ اسے خراب کرنے والی تھی اور یہ محال ہے کہ نور نے اُسے ظاہر کیا ہو کیونکہ نور کا نام بھلائی ہے اور اس کی دلیل کہ وہ دونوں قدیم ہیں خیر اور شر، یہ ہے کہ جب ایک ماہ پایا گیا اس سے دو مختلف فعل نہیں ہو سکتے مثلاً گرم اور جلانے والی آگ سے تبرید نہیں ہو سکتی اور جس سے تبرید ہو گی اس سے تسخین نہیں ہو گی، پس جس سے خیر ہو گی اس سے شر نہ ہو گا اور جس سے شر ہو گا اس سے خیر نہ ہو گی۔

اور اس کی دلیل کہ وہ دونوں زندہ فاعل ہیں یہ ہے کہ خیر اس کے لیے ایک فعل ثابت کرتی ہے اور شر بھی اس کے لیے ایک فعل ثابت کرتا ہے۔

پس سابور نے اس کی اس بات کو مان لیا اور اس سے اس کی مملکت کے باشندوں نے اسے اختیار کر لیا اور ان پر یہ بات گراں گزری پس اس کی مملکت کے حکماء اُسے اس بات سے روکنے کے لیے جمع ہوئے مگر اس نے ان کی بات نہ مانی۔

اور مانی نے کتابیں تصنیف کیں جن میں دو کو ثابت کیا اور اس نے جو کتاب تصنیف کی جسے وہ کنز الاحیاء کا نام دیتا ہے اس میں وہ نفس کے خلاص نوری اور فساد ظلمی کو بیان کرتا ہے اور ردی افعال کو ظلمت کی طرف منسوب کرتا ہے۔

اور ایک کتاب جسے اس نے الشابرقان کا نام دیا ہے اس میں وہ نفس خالصہ اور شیاطین سے مختلط نفس اور علل کو بیان کرتا ہے اور فلک کو چوڑا قرار دیتا ہے اور کہتا ہے کہ علم ایک جھکے ہوئے پہاڑ

پر ہے جس پر فلک علوی گھومتا ہے۔

اور ایک کتاب جسے وہ کتاب الہدیٰ والتدبیر اور بارہ اناجیل کا نام دیتا ہے اور وہ ان میں سے ہر انجیل کو حروف میں سے حرف کا نام دیتا ہے اور نماز کا اور ان چیزوں کا ذکر کرتا ہے جو رُوح کی نجات کے لیے استعمال کی جانی چاہییں۔

اور کتاب سفر الاسرار وہ ہے جس میں وہ انبیاء کے معجزات پر طعن کرتا ہے اور کتاب سفر الجبابرۃ اور اس کی بہت سی کتب اور رسائل بھی ہیں۔
سو اس نے سابور کو اس بات پر دس بارہ سال قائم رکھا پھر اس کے پاس الموبذ آیا اور اس نے کہا اس نے تیرے دین کو خراب کر دیا ہے، اُسے اور مجھے اکٹھا کرتا کہ میں اس سے مناظرہ کروں سو اس نے دونوں کو اکٹھا کیا اور الموبذ، دلیل سے اس پر غالب آگیا اور سابور نے ثنویت کو چھوڑ کر مجوسیت کی طرف رجوع کر لیا اور اس نے مانی کو قتل کرنے کا ارادہ کیا تو وہ بھاگ گیا اور بلادِ ہند کی طرف آگیا اور یہیں مقیم ہو گیا حتیٰ کہ سابور مر گیا۔

پھر سابور کے بعد ہرمز بن سابور بادشاہ بنا اور یہ ایک دلیر آدمی تھا، اسی نے داھرمز شہر تعمیر کیا ہے اور اس کا زمانہ طویل نہ ہوا اور اس کی حکومت ایک سال رہی۔

پھر بہرام بن ہرمز بادشاہ بنا اور وہ غلاموں اور کھیلوں کا دلدادہ تھا اور مانی کے شاگردوں نے اس کی طرف خط لکھا کہ ـــــ اگر اس نے قابو پایا ہے تو ایک نوعمر اور کثیر المشاغل پر قابو پایا ہے پس وہ سرزمین ایران کی طرف آیا اور اس کی بات مشہور ہو گئی اور اس کی جگہ ظاہر ہو گئی پس بہرام نے اُسے بُلایا اور اس سے اس کا حال پوچھا اس نے اُسے اپنا حال بتایا تو اس نے اُسے اور الموبذ کو اکٹھا کیا اور اس نے اس سے

مناظرہ کیا پھر الموبذ نے اُسے کہا تیرے اور میرے لیے سیسہ پگھلایا جائے اور اُسے میرے اور تیرے معدے پر ڈالا جائے اور جسے وہ مضر نہ دے وہ حق پر ہوگا، اس نے کہا یہ ظلمت کا فعل ہے، پس بہرام کے حکم سے اُسے محبوس کر دیا گیا اور اُسے کہا جب صبح ہو گی تو میں تجھے بلاؤں گا اور اس طرح قتل کروں گا کہ تجھ سے پہلے اس طرح کوئی قتل نہ ہوا ہوگا، پس ساری رات مانی کو اسہال لگے رہے حتیٰ کہ وہ مر گیا اور بہرام نے صبح کو اُسے بلایا تو انہوں نے اُسے مُردہ پایا، سو اس نے اس کا سر کاٹنے کا حکم دیا اور اس کے جسم میں توڑی بھر دی اور اس کے اصحاب کو تلاش کیا اور ان میں سے بہت سے لوگوں کو قتل کر دیا اور بہرام بن ہرمز کی حکومت تین سال رہی۔

پس بہرام بن بہرام بادشاہ بنا اور اس کی حکومت ۱۷ سال رہی پھر اس کے بعد اس کا بیٹا بہرام بن بہرام بن بہرام بادشاہ بنا اور اس کی حکومت چار سال رہی پھر اس کا بھائی نرسی بن بہرام نو سال بادشاہ رہا۔

پھر ہرمز بن نرسی نے نو سال حکومت کی اور اس کے ہاں لڑکا پیدا ہوا جس کا نام اس نے سابور رکھا اور اُسے بادشاہ بنا دیا اور ہرمز مر گیا اور سابور ابھی گہوارے میں بچہ ہی تھا اور اس نے اپنی مملکت کے باشندوں کو اس کے انتظار میں کھڑا کیا حتیٰ کہ وہ پروان چڑھا اور جوان ہو گیا پھر اس سے تکبر و جبر ظاہر ہوئے اور اس نے بلادِ عرب سے جنگ کی اور ان کے پانی جذب کر دیے اور روم کے بادشاہ الیانوس نے اس سے جنگ کی اور تمام قبائل کے عربوں نے اس کی مدد کی پھر قبائل عرب نے سابور کی طرف سبقت کی اور اس کے دارالخلافے میں اس پر ٹوٹ پڑے حتیٰ کہ وہ بھاگ گیا اور اس کی حکومت جاتی رہی پس اس کا شہر اور خزانے لوٹ لیے گئے پھر ایک نامعلوم شخص کا تیر آیا اور رومیوں کا بادشاہ

الیانوس قتل ہو گیا اور رومیوں نے یوبنیانوس کو بادشاہ بنا لیا اور اس نے سابور سے مصالحت کر لی۔

اور سابور، عربوں کی دشمنی پر قائم رہا اور وہ ان میں سے جس پر قابو پاتا اس کا کندھا اتار دیتا اسی لیے اُسے سابور ذوالاکتاف کا نام دیا گیا ہے اور اس کی حکومت ۷۲ سال رہی۔

پھر سابور کا بھائی اردشیر بن ہرمز بادشاہ بنا اور وہ بدسیرت ہو گیا اور اس نے اشراف اور عظماء کو قتل کیا اور چار سال حکومت کرنے کے بعد معزول ہو گیا، اور ایرانیوں نے سابور بن سابور کو بادشاہ بنا لیا اور معزول اردشیر نے اس کی اطاعت اختیار کر لی اور سابور پر خیمہ گر گیا اور وہ مر گیا اور اس کی حکومت پانچ سال رہی، اور سابور کے بعد بہرام بن سابور بادشاہ بنا اور اس نے اطراف کی طرف عدل و انصاف اور احسان کا وعدہ کرتے ہوئے خطوط لکھے اور اس کی حکومت گیارہ سال رہی پھر لوگوں نے اس پر حملہ کر کے اُسے قتل کر دیا۔

پھر یزدگرد بن سابور بادشاہ بنا اور وہ بداخلاق، سنگدل، دراز قد، بدسیرت، قلیل الخیر اور کثیر الشر تھا، اس نے انہیں بڑے عذاب دیے پھر گھوڑے نے اُسے لات ماری اور اُسے مار دیا اور اس کی حکومت ۲۱ سال رہی۔

پھر بہرام گور بن یزدگرد بادشاہ بنا، اس نے سرزمین عرب میں نشوونما پائی تھی اور اس کے باپ نے اُسے نعمان کی طرف بھیجا اور عرب عورتوں نے اُسے دودھ پلایا اور وہ اچھے اخلاق پر پروان چڑھا۔

اور جب یزدگرد فوت ہو گیا تو ایرانیوں نے اس کے بیٹے کو اس کے بدمذہب ہونے کی وجہ سے حکمران بنانا پسند نہ کیا اور کہنے لگے، بہرام اس کا بیٹا ہے اس نے عرب علاقے میں نشوونما پائی ہے اُسے حکومت

کا کوئی علم نہیں ہے اور انھوں نے ایک اور شخص کو بادشاہ بنانے پر اتفاق کر لیا پس بہرام عربوں میں چلا گیا اور جب وہ ایرانیوں سے ملا تو وہ اس سے ڈر گئے اور انہوں نے بادشاہ کا تاج اور زینت کی اشیاء جنہیں بادشاہ پہنتے ہیں لے لیں اور ان دونوں کو انھوں نے دو شیروں کے درمیان رکھ دیا اور بہرام اور کسریٰ سے کہنے لگے ، تم دونوں میں سے جس نے دونوں شیروں کے درمیان سے تاج اور اشیائے زینت لے لیں وہی بادشاہ ہوگا ، اور انہوں نے بہرام سے کہا تو اس نے ایک چھڑی پکڑی اور آگے بڑھا اور اس نے دونوں شیروں کو مارا حتیٰ کہ دونوں کو مار دیا اور تاج اور اشیائے زینت لے لیں تو وہ اس کے مطیع ہو گئے تو اس نے ان سے بھلائی کا وعدہ کیا اور اطراف کو بھی اس نے بھلائی کرنے کے خطوط لکھے اور انہیں اپنے عدل کے متعلق بتایا اور اس نے شہروں کی آبادی کا قصد کیا اور المنذر بن نعمان اس کے پاس آیا تو اس نے اس کے مقام کو بلند کیا۔

اور بہرام لہو و لعب کا رسیا اور رعیت سے غافل تھا پھر وہ شکار اور لہو و لعب کی جستجو میں چلا گیا اور اس نے اپنے بھائی نرسی کو مملکت پر جانشین بنایا اور جب ترکوں کے بادشاہ خاقان کو بہرام کے حال کی اطلاع ملی تو اس نے اس کا لالچ کیا اور اس نے اس کی طرف روانگی کا ارادہ کیا اور بہرام کو بھی اس کی اطلاع مل گئی تو وہ بھی اس کے مقابلے میں آیا حتیٰ کہ اُسے قتل کر دیا اور اپنی رعیت کو فتح پانے کا خط لکھا پھر ایک روز وہ شکار کو نکلا اور گورخر کی تلاش میں دور چلا گیا پھر اس کے گھوڑے نے اُسے کیچڑ کی جگہ پھینک دیا اور وہ مر گیا اور اس کی حکومت ۱۹ سال رہی۔

پھر یزدگرد بن بہرام بادشاہ بنا اور اس کی حکومت ۱۷ سال رہی اور اس یزدگرد کے دو بیٹے تھے ایک کو ہرمز اور دوسرے کو فیروز کہا جاتا تھا پس ہرمز اپنے باپ کے بعد حکومت پر قابض ہو گیا اور فیروز بھاگ

گیا اور بلادِ صباطلہ میں چلا گیا اور اس نے وہاں کے بادشاہ کو اپنا واقعہ اور اپنے بھائی کے طور طریق اور ظلم وجور کے متعلق بتایا تو اس نے بھائی سے جنگ کی اور اُسے قتل کر دیا اور اس کی جمعیت کو پریشان کر دیا۔

اور فیروز بادشاہ بنا اور اس کے زمانے میں لوگوں کو خشک سالی اور قحط اور سخت بھوک نے آلیا اور دریا اور چشمے خشک ہو گئے اور تین سال تک ان کا یہی حال رہا پھر شہر سرسبز و شاداب ہو گئے۔

اور فیروز بلادِ ترک کی طرف ان کے بادشاہ سے جنگ کرنے گیا اور ایرانیوں اور ترکوں کے درمیان صلح ہو چکی تھی پس جب وہ بلادِ ترک کے قریب آیا تو ترکوں کے بادشاہ نے اُسے پیغام بھیجا اور اس سے واپسی کی اپیل کی اور اُسے ترکِ وفا کو بڑی بات بتایا مگر وہ نہ مانا اور اس نے اس کے لیے گہری خندق کھود دی پھر اُسے اندھا کر دیا اور جب وہ اس کے نزدیک آیا تو اس نے اپنی فوج کو مرتب کیا اور اس پر ہجوم کر دیا۔ پس وہ اور اس کی ساری فوج اس خندق میں گر پڑی اور وہ مر گیا اور ترکوں کے بادشاہ نے اس کے اموال کو اکٹھا کر لیا اور اس کی بہن کو پکڑ لیا اور اس کی حکومت ۲۷ سال رہی اور جب ایرانیوں کو فیروز کے قتل کی اطلاع ملی تو انہوں نے اسے بڑی بات خیال کیا اور ان کے رؤساء میں سے ایک رئیس جسے سوخرا کہا جاتا تھا، فوج اور سامان کے ساتھ چلا حتیٰ کہ ترکوں کے بادشاہ سے ملا اور اس سے جنگ کی اور اُسے بُرا بھلا کہا ترکوں کے بادشاہ نے اُسے اس شرط پر دعوتِ مصالحت دی کہ اس نے فیروز کے جو خزانے اکٹھے کیے ہیں وہ اُسے دے دے گا اور اس کی بہن کو بھی اور اس کے جو ساتھی اس کے قبضہ میں ہیں انہیں بھی واپس کر دے تو اس نے ایسے ہی کیا اور وہ اُسے چھوڑ کر واپس چلا گیا۔

اور بلاش بن فیروز بادشاہ بنا اس کی مدتِ حکومت چار سال تھی پھر

اس کا بھائی قباد بن فیروز بادشاہ بنا اور وہ کمسن تھا سو اس نے مملکت کا انتظام سوخرا کے لیے چھوڑ دیا اور جب وہ بالغ ہوا اور مردوں کی حد تک پہنچا تو اُسے سوخرا کا انتظام پسند نہ آیا اور اس نے اُسے قتل کر دیا اور اس نے مہران کو مقدم کیا پھر ایرانیوں نے قباد کو حکومت سے الگ کر دیا اور اُسے قید کر دیا اور اس کے بھائی جاماسب بن فیروز کو بادشاہ بنایا اور قباد، قید میں رہا اور اس کا بھائی بادشاہ تھا۔

پھر قباد کی بہن قید خانے میں آئی اور قید خانے کا افسر اس کے درپے ہوا اور اس نے اپنے نفس کے متعلق لالچ دلایا اور کہنے لگی وہ حائضہ ہے پھر وہ آئی اور اس نے قباد کے پاس ایک روز قیام کیا پھر اس نے اُسے ایک دری میں لپیٹا اور اُسے ایک بہادر غلام کی گردن پر سوار کرا کر باہر نکال دیا پس قباد بھاگ گیا اور وہ ہیاطلہ کے بادشاہ کے پاس جانا چاہتا تھا اور جب وہ باہر شہر گیا تو ایک شخص کے ہاں اُترا اور اس کے ہاں قیام کیا پھر اس نے اس سے کہا کہ وہ اس کے لیے ایک عورت تلاش کرے تو وہ اس کے پاس ایک لونڈی لے آیا اس نے اس سے جماع کیا اور اس کے حسن و جمال نے اُسے حیرت میں ڈال دیا پھر وہ ہیاطلہ کے بادشاہ کے پاس گیا اور ایک سال اس کے پاس قیام کیا پھر اس نے اس کے ساتھ فوج بھیجی پس جب وہ باہر شہر واپس آیا تو اس نے اس شخص سے جس کے ہاں وہ اُترا تھا، کہا اس لونڈی نے کیا کیا ہے؟ اُسے لایا گیا تو اس نے ایک نہایت خوبصورت بچے کو جنم دیا تھا سو اس نے اس کا نام کسریٰ انوشیروان رکھا۔

اور قباد اپنے ملک کی طرف بڑھا اور حکومت پر قبضہ کر لیا اور اس کی قوت و شوکت بڑھ گئی اور اس نے بلادِ روم سے جنگ کی اور عمامہ باندھا اور اپنے بیٹے انوشیروان کو بادشاہ بنایا اور اُسے بلا کر بہترین

وصیت کی اور اُسے اس کی ضرورت کی تمام چیزیں بتائیں اور قباد کی حکومت ۴۳ سال رہی۔

پھر انوشیروان بن قباد بادشاہ بنا اور اس نے اپنی مملکت کے باشندوں کو خط لکھ کر قباد کی وفات کی خبر دی اور اپنی طرف سے ان سے بھلائی کا وعدہ کیا اور انہیں سعادت کی باتوں کا حکم دیا اور انہیں طاعت و خیر خواہی کا اشارہ کیا اور اس نے ان لوگوں کو معاف کر دیا جو اس پر بھڑکے ہوئے تھے اور اس نے اس مزدق کو قتل کر دیا جس نے لوگوں کو حکم دیا تھا کہ وہ اموال و حرم میں برابر ہیں اور جب زرادشت بن خرّکان نے مجوسیت میں بدعت نکالی تو اس نے اُسے قتل کر دیا اور ان دونوں کے اصحاب کو بھی قتل کر دیا اور صاحبانِ حکومت و شرف کو مقدم کیا اور متعدد شہروں سے جنگ کی جو ایران کی مملکت میں شامل نہ تھے اور اس نے انہیں اپنی حکومت میں شامل کر لیا۔

اور شاہِ روم یخطیانوس کے درمیان اور اس کے درمیان ......[1]
اور انوشیروان نے بلادِ روم سے جنگ کی اور لوگوں کو قتل کیا اور قیدی بنایا اور جزیرہ شام کے بہت سے شہروں پر غالب آگیا جن میں الرھا، منبج، قنسرین، عواصم، حلب، انطاکیہ، افامیہ اور حمص وغیرہ شامل ہیں اور انطاکیہ اسے اچھا لگا تو اس نے اس کی مانند ایک شہر تعمیر کیا اور اس میں کسی چیز کی کمی نہ چھوڑی پھر وہ انطاکیہ کے قیدیوں کو لایا اور اس نے انہیں اس میں بھیجا تو انھوں نے کسی چیز کو اوپرا نہ سمجھا۔

اور انوشیروان نے شہروں کی پیمائش کی اور ان پر ٹیکس مقرر کیا اور غلوں کی ہر جریب کو اس کی برداشت کے مطابق لاگو کیا اور یہی طریق ہمیشہ جاری

---

[1] اصل کتاب میں اس جگہ عبارت چھوٹی ہوئی ہے۔

رہا اور شہر آباد رہے اور اس نے جانبازوں کے دفتر کے لیے ایک شخص کو مقرر کیا جس کے عزم اور دُور اندیشی کو وہ پسند کرتا تھا اور اس کے جانبازوں نے اس کی ضرورت کے ہتھیار لے لیے اور اس نے دیوان عطا اور اسماء اور حلیوں کے اور چوپاؤں کی علامات کے دفاتر مقرر کیے اور اسی طرح دیوان گزارش مقرر کیا۔

اور انوشیروان، شریف، کریم اور عدل کو غالب کرنے والا تھا، اس سے انسان جو کچھ بھی پوچھتا وہ اُسے اس کا جواب دیتا تھا، سیف بن یزن نے اس کے پاس جا کر اُسے بتایا کہ حبشی بلاد یمن میں آئے ہیں اور ان پر غالب آ گئے ہیں اور وہ شاہِ روم ہرقل کے پاس گیا اور اس نے اس کے ہاں اپنی پسند کی بات نہ پائی اور اس نے اس کے ساتھ قیدیوں کو سمندر میں بھیج دیا اور ان پر اپنے بڑے سالاروں میں سے ایک بہادر اور تجربہ کار سالار کو مقرر کیا جسے وہرز کہا جاتا تھا اور وہ بلادِ یمن کی طرف گیا حتیٰ کہ اس نے حبشیوں کو قتل کیا اور انہیں فنا کر دیا اور اس نے ان کے بادشاہ ابرہہ کو تیر مار کر قتل کر دیا اور اس نے شہر میں قیام کیا اور سیف بن ذی یزن کو بادشاہ بنایا۔

اور انوشیروان نے اپنے بیٹے ہرمز کو اپنے بعد بادشاہ مقرر کیا اور ہرمز کی ماں، ترکوں کے بادشاہ خاقان کی بیٹی تھی اور اس نے اس بارے میں اُسے عہد نامہ لکھ دیا اور اُسے اس میں ایسے حکم دیے جو جس طرح اس جیسے لوگ حکم دیتے ہیں اور اُسے اچھی وصیتیں کیں اور اس کی آزمائش کی اور اُسے اپنی پسند کے مطابق پایا اور اس نے اس کی باتوں کے سیدھے جواب دیے اور اس سے اچھی باتیں کیں اور انوشیروان مر گیا اور اس کی حکومت ۴۸ سال رہی۔

پھر ہرمز بن انوشیروان بادشاہ بنا اور اس نے لوگوں کو خطبہ سنایا

جس میں اس نے عدل و انصاف اور عفو و احسان کا وعدہ کیا اور انہیں اچھے کاموں کا حکم دیا اور کامیابی اور عزت حاصل کی اور اس نے متعدد شہروں کو فتح کیا پھر اس کے دشمنوں نے اس پر دلیری کی اور اس کے شہروں سے جنگ کی اور اس پر سب سے زیادہ سختی کرنے والا ترکوں کا بادشاہ شابہ تھا وہ بڑی مخلوق کے ساتھ بڑھا حتیٰ کہ بلادِ خراسان میں داخل ہو گیا۔ اور قریب تھا کہ وہ ان پر قابض ہو جاتا۔

اور خزر کا بادشاہ افواج کے ساتھ آیا اور آذربائیجان میں اترا اور یہ بات اُسے گراں گزری اور اس امر سے خائف ہو گیا کہ اُسے ترکوں کے بادشاہ سے جنگ کرنے کی طاقت نہیں، پس اس کے جرنیلوں میں سے ایک شخص نے جسے بہزاد کہا جاتا تھا اس کے پاس آکر اُسے بتایا کہ اس کے پاس ایک عالم شخص ہے جسے مہران استاد کہا جاتا ہے ...... اور یہ کہ اس کی بیوی خاتون نے اپنے سے پہلے لوگوں کے متعلق پوچھا تو اس نے اُسے بتایا کہ اس کی بیٹی ایرانیوں کے بادشاہ سے ایک بیٹا جنے گی جو اپنے باپ کے بعد حکومت حاصل کرے گا اور ترکوں کا بادشاہ بہت سے لوگوں کے ساتھ اس کی طرف بڑھے گا اور وہ ایک انسان کو جو نبی نہ ہو گا اس کے مقابلہ میں فوج کے ایک دستے کے ساتھ بھیجے گا اور وہ اس بادشاہ کو قتل کر دے گا اور اس کی حکومت کو جڑ سے اکھیڑ دے گا

جب ہرمز نے یہ بات سُنی تو وہ خوش ہوا پھر اس نے بہرام شوبین کو طلب کیا اور اُسے بتایا گیا کہ ہم اسے اتنا ہی جانتے ہیں کہ وہ رے کا ایک باشندہ ہے جو آذربائیجان میں ہے۔ اس نے اس کی طرف آدمی بھیجا اور وہ اُسے لے آیا پھر اس نے اُسے ترکوں کے بادشاہ شابہ کے مقابلہ میں بارہ ہزار جانبازوں کے ساتھ بھیجا تو موبذان نے ہرمز کے موبد سے کہا یہ فتح حاصل کرنے کے لائق ہے مگر اس کے ابرو

کے اوپر ایک خلل کی دلیل ہے وہ تیری حکومت میں خلل ڈال دے گا اور اس کے شگونی نے بھی اُسے اسی قسم کی بات کہی تو ہرمز نے بہرام کی طرف خط لکھا کہ وہ واپس آجائے مگر وہ واپس نہ آیا اور بہرام اُسے ہرات میں ملا اور شابہ فریب خوردہ تھا اور شابہ کے پاس ایک آدمی تھا جسے ہرمز نے اُسے فریب دینے کے لیے بھیجا تھا اُسے ہرمز جرابزین کہا جاتا تھا حتیٰ کہ وہ اس سے بھاگ گیا پھر وہ اس سے کوچ کر گیا اور شابہ نے اس شخص کو بھیجا جو بہرام کا حال بتائے تو اس نے واپس آکر اُسے اس کا حال بتایا تو شابہ نے اُسے واپس جانے کا پیغام بھیجا، اور بہرام نے اُسے سخت جواب دیا پھر اس سے مڈبھیڑ کی اور اس نے اپنی فوج کو منظم کیا اور شابہ کے ساتھ نجومی اور جادوگر بھی تھے اور وہ اصحاب بہرام ہر بات کو خلط ملط کر دیتے تھے پھر گھمسان کا رن ہوا اور شابہ کے اصحاب خوب قتل ہوئے حتیٰ کہ ان میں سے بہت سے آدمی مارے گئے اور وہ شکست کھا کر پیٹھ پھیر گئے اور بہرام نے ان میں خوب قتلام کیا اور اس نے شابہ کو جا لیا اور اُسے طویل نیزہ مار کر قتل کر دیا اور ترکوں کے بادشاہ کے پاس جو جادوگر تھا اُسے پکڑ لیا اور بہرام نے اُسے زندہ رکھنا چاہا تاکہ وہ جنگوں میں اس کا سامان ہو پھر اس نے اس کے قتل کو زیادہ مناسب خیال کیا اور ہرمز کی طرف فتح کا خط لکھا جس سے وہ خوش ہوا اور اس نے فتح کے متعلق اطراف میں خطوط لکھے۔

پھر برموزہ بن شابہ نے باہر نکل کر بہرام سے ملاقات کی اور اس نے اس سے جنگ کی اور اس پر شب خون مارا اور ان دونوں کے درمیان شدید جنگ ہوئی پھر بہرام نے اس پر شب خون مارا اور اُسے شکست دی اور ایک قلعے میں اس کا محاصرہ کر لیا اور برموزہ بن شابہ نے ایک شرط پہ امان طلب کی کہ یہ امان شاہِ ہرمز کی طرف سے ہو گی، بہرام نے ہرمز کو

خط لکھا تو اس نے اُسے جواب دیا اور اُسے امان کی تحریر لکھ دی اور بہرام کو لکھا کہ وہ اُسے اس کے پاس بھیج دے سو برموزہ بن شابہ قلعے سے باہر نکلا اور ہرمز نے بہرام شوبین کی طرف کچھ لوگوں کو بھیجا تھا پس برموزہ ہرمز کے پاس آگیا اور ہرمز نے اس کا اکرام کیا اور اس سے حسن سلوک کیا اور اُسے اپنے ساتھ تخت پر بٹھایا اور برموزہ نے اُسے ان عظیم اموال اور خزانوں کے متعلق بتایا جو اس نے اسے دیے تھے اور یہ کہ اس نے اس بات کو اس کے سیکرٹریوں سے بھی پوشیدہ رکھا ہوا ہے اور اس کے سیکرٹریوں نے بھی اُسے اسی قسم کی بات بتائی اور جو کچھ اس نے اُسے بھیجا ہے وہ کثیر میں سے قلیل ہے۔

ہرمز نے بہرام کو خط لکھا اور اُسے حکم دیا کہ اس کے قبضے میں جو اموال ہیں وہ انہیں اس کے پاس لے آئے اور اس نے اس بارے میں بہرام سے سختی کی اور اس نے اس کی اطلاع اپنے سپاہیوں کو دے دی اور انہوں نے نہایت برے رنگ میں ہرمز کا ذکر کیا اور اس نے اور اس کے سب سپاہیوں نے اُسے معزول کر دیا اور جب اس امر کی اطلاع ہرمز کو ملی تو وہ غمگین ہوا اور اس نے بہرام کو خط لکھا اور اس سے اور اس کے سپاہیوں سے اس قسم کی باتوں سے معذرت کی مگر بہرام اور اس کے سپاہیوں نے اس کی بات نہ مانی اور بہرام نے ہرمز کی طرف ایک ٹوکری بھیجی جس میں ٹیڑھے سروں والی چھریاں تھیں، جب ہرمز نے ان کو دیکھا تو اُسے معلوم ہو گیا کہ اس نے نافرمانی کی ہے اس نے چھریوں کے سروں کو کاٹ کر انہیں اس کی طرف واپس کر دیا اور بہرام اس کے مقصد کو سمجھ گیا اور اس نے ترکوں کے بادشاہ خاقان کی طرح اس شرط پر صلح کا پیغام بھیجا کہ وہ اس تمام علاقے کو جس پر اس نے اس کے ملک میں سے قبضہ کیا ہے اُسے واپس کر دے۔

اور بہرام روانہ ہو کر رَی آیا پھر اس نے سازش کی کہ وہ ہرمز اور اس کے بیٹے کسریٰ پرویز کے درمیان شر پیدا کر دے اور ہرمز اپنے

بیٹے پر تہمت لگاتا تھا اور اُسے یہ بھی اطلاع ملی تھی کہ کچھ لوگوں نے اُسے اس امر پر آمادہ کیا ہے کہ وہ اپنے باپ پر حملہ کرے، پس اس نے بہت سے دراہم ڈھالے اور ان پر کسریٰ پرویز کا نام لکھا اور اس نے انہیں ہرمز کے شہر کی طرف بھیجا اور وہ لوگوں کے ہاتھوں میں بکثرت ہو گئے اور جب ہرمز کو دراہم کی اطلاع ملی تو اس کے غم میں اضافہ ہو گیا اور اس نے اپنے بیٹے کسریٰ پرویز کو قید کرنے کا ارادہ کیا اور جب پرویز کو اطلاع ملی تو وہ آذربائیجان بھاگ گیا اور وہاں جو اس کے رؤسا اور سردار تھے وہ اس کے پاس آئے اور انہوں نے اس سے معاہدہ کیا اور اس کی بیعت کی۔

اور ہرمز نے آذ بجنشنس نام ایک شخص کے ساتھ بہرام کی طرف فوج بھیجی اور جب وہ راستے میں ہی تھا تو ایک دھوبی نے اُسے قتل کر دیا آذ بجنشنس نے اُسے قید خانے سے نکالا تھا اور اُسے اپنے ساتھ ملا لیا تھا اور اس کے اصحاب منتشر ہو گئے اور جب آذ بجنشنس قتل ہو گیا تو ہرمز کی حالت کمزور ہو گئی اور سپاہیوں نے اس پر جرأت کی اور وہ اس سے ناراض اور اس کی حکومت کو پسند نہ کرتے تھے، انہوں نے اس کے بیٹے پرویز کو خط لکھا تو وہ آذربائیجان سے فوج کے ساتھ آیا اور انہوں نے ہرمز کو معزول کر دیا اور پرویز کو بادشاہ بنایا اور ہرمز کو گرفتار کر کے محبوس کر دیا اور اس کی آنکھوں میں سلائی پھیری گئی وہ کچھ دن قید خانے میں رہا پھر اس کا بیٹا اس کے پاس آیا اور اس سے گفتگو کی ہرمز نے اُسے کہا، جس نے میرے ساتھ یہ سلوک کیا ہے اُسے قتل کر دے اور حکومت کے انتظام و انصرام پر پرویز کے دونوں ماموں بندی اور بسطام حاوی ہو گئے اور ہرمز کی حکومت بارہ سال رہی۔

جب پرویز کا حال درست ہو گیا اور اُسے اطلاع ملی کہ بہرام

شوبین اس کی طرف چل پڑا ہے تو وہ اپنی فوج کے ساتھ نکلا اور بندی اور لبسطام بھی اس کے ساتھ تھے اور اس نے نہروان میں بہرام کو دیکھا اور اس سے گفتگو کی اور اُسے معاملہ کی سنگینی سے مطلع کیا اور بہرام نے اُسے سخت جواب دیا اور بہرام کا بھائی کردویہ، کسریٰ پرویز کے ساتھ تھا اور بہرام اُسے جا ملا اور کسریٰ کی فوج اس سے الگ ہو گئی اور اس کے اصحاب نے اُسے چھوڑ دیا اور وہ بھاگتے ہوئے گزرا اور جب وہ راستے ہی میں تھا تو اس کے دونوں ماموں بندی اور لبسطام واپس آ گئے اور ان دونوں نے اس کے باپ ہرمز کو قتل کر دیا اور اُسے راستے میں جا ملے اور وہ مسلسل بھاگتا رہا حتیٰ کہ اس کی حالت خراب ہو گئی اور اس کی تنگی اور گھبراہٹ بڑھ گئی اور پس اس نے کھانا طلب کیا اور اُسے صرف جَو کی روٹی ملی۔

اور بہرام کے سوار اُسے آ ملے اور اس کے ماموں بندی نے اس کے لیے تدبیر کی حتیٰ کہ اُسے نجات دے دی اور وہ چلتا چلتا الرہا پہنچ گیا۔ اور بندی پکڑا گیا اور اُسے بہرام کے پاس لایا گیا اور اس نے اسے قید کر دیا پھر وہ قید خانے سے بھاگ گیا اور آذربائیجان کی طرف چلا گیا اور کسریٰ الرہا کی طرف گیا وہ شاہِ روم مورق سے ملنا چاہتا تھا۔ الرہا کے حکمران نے اُسے قید کر دیا اور شاہِ روم مورق کو اس کی اطلاع دیتے ہوئے لکھا کہ وہ اس کے پاس آیا تھا کہ وہ اس کی مدد کرے، شاہِ روم نے اس کے بارے میں اپنے اصحاب سے مشورہ کیا، بعض نے اُسے مشورہ دیا کہ اُسے جواب نہ دیا جائے اور بعض نے مشورہ دیا کہ اُسے جواب دیا جائے، پس شاہِ روم نے اُسے جواب دیا اور اپنی بیٹی کا اس سے نکاح کر دیا اور ایک عظیم فوج اس کے ساتھ بھیجی اور مکمل فتح حاصل ہونے کی صورت میں اس پر شروط عائد کیں اور کسریٰ نے اپنے اصحاب میں سے

تین آدمیوں کو اس کے پاس بھیجا تو اس نے اپنی مرضی کے مطابق ان پر شرط عائد کیں اور اپنی بیٹی اور فوج کو بھیجا اور فوج کا سالار اس کا بھائی ثیادوس تھا اور اس کے ساتھ ایک شخص بھی تھا جو ایک ہزار آدمیوں کے ہم پلہ تھا پس کسریٰ شاہِ روم کی بیٹی کے پاس جانے کے بعد اپنی فوج کے ساتھ آذربائیجان کی طرف روانہ ہوا اور اس کا ماموں بندی بھی وہاں پہنچ چکا تھا اور جب اُسے اس کی جگہ کا علم ہوا تو وہ اُسے ایک عظیم فوج کے ساتھ ملا۔

اور جب بہرام شوبین کو کسریٰ کے اکٹھ کا علم ہوا تو اس نے اس کے سرکردہ اصحاب کو آلِ ساسان کی بدسیرتی کی اطلاع دیتے ہوئے خطوط لکھے اور وہ ایک ایک بادشاہ کی سیرت کو بیان کرنے لگا اور انہیں اپنی طرف دعوت دینے لگا اور وہ خطوط لوگوں تک پہنچنے سے قبل کسریٰ کے ہاتھ لگ گئے تو اس نے لوگوں کی طرف سے اُسے سخت ترین جواب لکھا اور ایلچی کو اس کی طرف واپس کر دیا اور بہرام ان کی طرف بڑھا حتیٰ کہ آذربائیجان پہنچ گیا اور اس نے اس سے شدید جنگ کی اور جنگ نے فریقین کے آدمیوں کو ہڑپ کر لیا اور وہ رومی جو ایک ہزار آدمیوں کے ہم پلّہ تھا باہر نکلا۔ اور اس نے کسریٰ سے کہا غلام کہاں ہے؟ اس نے کہا تیری حکومت غصب کی ہے میں اُسے قتل کروں؟ اس نے کہا وہ ابلق گھوڑے والا ہے سو اس نے اس پر حملہ کیا اور بہرام پیچھے کی طرف لوٹا پھر وہ واپس پلٹا تو اس نے اُسے تلوار ماری اور دو لخت کر دیا۔ کسریٰ نے ہنس کر کہا چہ خوب، تو شاہِ روم کے بھائی نے غضبناک ہو کر کہا ہمارے جوان اور ہمارے بادشاہ کے قتل ہونے سے تو خوش ہوا ہے اس نے کہا نہیں، لیکن تمہارے بادشاہ نے مجھے کہا تھا کہ وہ غلام کہاں ہے جس نے تجھ سے حکومت چھینی ہے اور تیری حکومت پر غالب آ گیا ہے میں نے چاہا کہ تجھے معلوم ہو جائے کہ غلام ہر دن

ہیں متعدد ضربات لگاتا ہے جو سب کی سب اس جیسی ہوتی ہیں۔

اور جنگ شدت اختیار کر گئی حتیٰ کہ کسریٰ کو شکست ہوئی اور وہ پہاڑ پر چڑھ گیا اور قریب تھا کہ ہلاک ہو جاتا پھر کسریٰ کی فوج واپس لوٹی اور بہرام شوبین نے شکست کھائی اور وہ واپسی پر کسی چیز کی طرف توجہ دیے بغیر ترکوں کے بادشاہ کی طرف چلا گیا۔

اور کسریٰ پرویز کے حالات ٹھیک ہو گئے اور شاہِ روم نے اُسے دو کپڑے تحفہ دیے جن میں صلیبیں تھیں، اس نے دونوں کپڑے پہنے تو ایرانیوں نے کہا یہ عیسائی ہو گیا ہے پھر اس نے عیسائیوں کے بارے میں لکھا کہ ان کا اکرام کیا جائے اور انہیں مقدم کیا جائے اور انہیں فوقیت دی جائے اور اس کے اور رومی کے درمیان جو بچاؤ، رشتہ اور مصالحت ہوئی ہے اس کے متعلق بتایا جائے اور اس سے قبل کسی بادشاہ نے یہ بات نہیں کی۔

اور کسریٰ کے ماموں بندی نے شاہِ روم کے بھائی ثیادرس پر حملہ کر کے اُسے بہرہ کر دیا اور جنگ برپا ہو گئی اور شاہِ روم کے بھائی نے کہا، یا تو بندی کو میرے حوالے کر دو یا دوبارہ جنگ برپا ہو جائے گی سو کسریٰ نے اُسے ٹھنڈا کیا۔

اور بہرام شوبین، ترکوں کے ملک میں آیا تو خاقان نے اس کا اکرام کیا اور اس سے حسن سلوک کیا اور خاقان کا ایک بھائی ہارس بیدار[1] یہ خاقان تھا، بہرام نے اُسے دیکھا تو خاقان سے کہنے لگا اس نے تجھ پر یہ جرأت کیسے کی ہے؟ خاقان کے بھائی نے بھی یہ بات سُن لی تو اس نے اُسے ڈانٹا، بہرام نے کہا جب چاہو مقابلہ کر لو، تو ترکوں کے بادشاہ خاقان

---

[1] یہ لفظ اصل کتاب میں نقطے کے بغیر ہی ہے۔

نے اپنے بھائی کو اور بہرام کو ایک ایک تیر دیا پھر ان دونوں کو صحرا کی طرف نکال دیا، خاقان کے بھائی نے بہرام کو تیر مارا جو اُسے لگا اور اس نے اپنے ہتھیار لگائے اور بہرام نے تیر مار کر اُسے قتل کر دیا تو خاقان اپنے بھائی کے قتل ہونے سے خوش ہوا کیونکہ وہ اس سے عناد رکھتا تھا اور اس سے ڈرتا تھا۔

اور بہرام شوبین کو خاقان کے ہاں جو مقام حاصل تھا کسریٰ اس سے ڈرتا تھا اور اس کے شر سے بے خوف نہ تھا، اس نے ایرانیوں کے سرکردہ لوگوں میں سے ایک شخص کو جسے بہرام جرابزین کہا جاتا تھا بھیجا اور وہ ایرانیوں میں بڑا آدمی تھا اور اس نے اس کے ساتھ خاقان کی طرف تحائف بھی بھیجے اور اس سے گزارش کی کہ وہ بہرام شوبین کو اس کے پاس بھیجے اور اس نے جرابزین کو حکم دیا کہ وہ اس کے معاملے میں نرمی سے کام لے پس وہ تحائف کے ساتھ خاقان کے پاس آیا اور اس سے بہرام کے معاملے کا ذکر کیا اور اس نے اس کے ہاں اپنی پسندیدہ بات نہ پائی سو اس نے خاقان کی بیوی خاتون سے نرم رویہ اختیار کیا اور اُسے جواہرات اور سامان کا تحفہ دیا اور اس سے بہرام کے معاملے میں پوچھا، سو اس نے اپنے اصحاب میں سے ایک شخص کو جو دلیر اور بہادر تھا، بھیجا اور اُسے کہنے لگی، بہرام کو جا کر قتل کر دو، وہ گیا اور اس سے اندر آنے کی اجازت مانگی، بہرام سویا ہوا تھا اس نے اُسے اجازت نہ دی، اس نے کہا، شاہِ خاقان نے مجھے ایک اہم بات کے لیے بھیجا ہے تو اس نے اُسے اجازت دے دی پس جب وہ اس کے پاس آیا تو کہنے لگا، بادشاہ نے مجھے ایک پیغام دیا ہے، میں تجھے اس کے متعلق خفیہ طور پر کسی کی موجودگی کے بغیر بتاؤں گا پس وہ اپنی نشست سے اُٹھا اور اس کے نزدیک ہوا گویا وہ اس سے سرگوشی کرنے لگا ہے اور اس نے اُسے

وہ خنجر گھونپ دیا جو اس کی بغل تلے تھا اور ترک جلدی سے باہر نکل گیا اور اپنی سواری پر سوار ہو گیا۔

اور بہرام کے اصحاب آئے اور انہوں نے اُسے اس حال میں دیکھا تو وہ کہنے لگے، اسے بہادر شیر! تیرا کس نے قصد کیا ہے؟ اسے بلند پہاڑ تجھے کس نے گرایا ہے؟ تو اس نے انہیں واقعہ بتایا اور اس نے خاقان کو یہ بتاتے ہوئے خط لکھا کہ وہ وفادار اور شکر گزار نہیں ہے اور بہرام مر گیا اور اُسے نصاریٰ کے قبرستان میں لایا گیا اور جب جرابزین کو اس کی موت کا علم ہوا تو اس نے جا کر کسریٰ کو بتایا اور وہ اس سے خوش ہوا اور اپنی مملکت میں اسے نمایاں کیا اور اطراف میں اس کے متعلق خطوط لکھے۔

اور جب بہرام مر گیا تو ترکوں کے بادشاہ نے بہرام کی بیوی کردیہ اور اس کے اصحاب کو اپنے غم کی خبر بھیجی اور یہ کہ جو شخص بھی اس کے قتل میں شامل تھا اس نے ان سب کو قتل کر دیا ہے اور اس نے اپنے بھائی نطرا کو ان کے پاس بھیجا اور اس نے بہرام کی بیوی کردیہ کو لکھا کہ وہ اس کا خواہش مند ہے اور اُسے حکم دیتا ہے کہ وہ نطرا سے نکاح کر لے۔

اور بہرام کی بیوی کردیہ نے اپنے بھائی کی فوج کو اکسایا اور اپنے اصحاب کے ساتھ بلادِ ایران کی طرف کوچ کر گئی اور خاقان کا بھائی نطرا اُسے جا ملا، تو وہ ہتھیار بند ہو کر اس کے مقابلہ میں آئی اور کہنے لگی میں اس سے نکاح کروں گی جو قوت و شجاعت میں بہرام کی مانند ہو، میرے مقابلے میں آ، سو خاقان کا بھائی اس کے مقابلہ میں آیا تو اس نے اُسے قتل کر دیا اور سیدھی چلی گئی۔

اور کسریٰ اپنے ماموں بندی سے ناراض ہو گیا اور اس کی آنکھوں میں سلائی پھیر دی اور اس کے ہاتھ پاؤں کاٹ دیے اور اُسے زندہ

ہی صلیب دے دیا کیونکہ اس نے اس کے باپ سے بھی کچھ کیا تھا اور جب
بندی کے بھائی بسطام کو اس سلوک کا علم ہوا جو کسریٰ نے اس کے بھائی
کے ساتھ کیا تھا تو اس نے کسریٰ کو معزول کر دیا اور وہ رَے کی طرف چلا گیا
اور فوج جمع کی اور اُسے اطلاع ملی کہ بہرام کی بیوی کردیہ اور اس کی بہن ،
ترکوں کے ملک سے آئی ہے سو اس نے اس کا اور اس کے ساتھ جو
لوگ تھے ان کا استقبال کیا اور اس نے اس کے پاس کسریٰ کی عیب گری
کی اور اُسے اس کی عہد شکنی اور اس کے فسق و فجور کے متعلق اطلاع
دی اور اس نے اس سے پہل کی کہ وہ اپنے آدمیوں سمیت اس کے
ہاں قیام کرے اور یہ کہ وہ خود اس سے نکاح کرے گا سو اس نے
ایسے ہی کیا اور اس نے اپنے بھائی کردی کو خط لکھ کر اس کی اطلاع دی اور
اس سے کہا کہ وہ کسریٰ سے اس کے لیے اور اس کے ساتھیوں کے لیے
امان حاصل کرے ، کسریٰ کو کردیہ اور بہرام کے سپاہیوں اور ساتھیوں
میں سے جو لوگ اس کے ساتھ تھے ان کے رَے کی طرف چلا جانے کی خبر
دی گئی اور اس کے ماموں بسطام نے اس سے نکاح کر لیا اور وہ اس کے
ساتھ ہی قیام پذیر تھی ، کسریٰ کو یہ بات معلوم ہوئی تو اس نے اس کے
بھائی کردی کو بلایا اور اس سے گذارش کی کہ وہ اس سے نرمی کرے ۔
حتیٰ کہ وہ بسطام کو قتل کر دے اور وہ آئے اور وہ اس سے نکاح کرے
گا ۔ سو کردی نے اپنی بیوی اُبرخہ کو اپنی بہن کردیہ کے پاس وہ بات
بنا کر بھیجا جو بادشاہ نے اس سے بیان کی تھی اور اس نے اس کی طرف
اس کے لیے اور اس کے ساتھیوں کے لیے ذمہ داری کی تحریرات کے
پختہ ترین عہد بھیجے ، پس اس کے اصحاب نے بات مان لی اور انہوں نے
بسطام پر حملہ کر کے اُسے قتل کر دیا ۔

پھر رومیوں نے اپنے بادشاہ مورق پر حملہ کر کے اُسے قتل کر دیا

اور کسی دوسرے شخص کو بادشاہ بنا دیا اور ابن مورق اس کے پاس گیا تو اس نے اس کے ساتھ فوج بھیجی پھر ابن مورق قتل ہو گیا اور ہرقل بادشاہ بنا اور اس نے کسریٰ کے ساتھیوں سے جنگ کی اور ان کو قتل کیا اور ان کو بھگا دیا اور وہ ان کی طرف بڑھا حتیٰ کہ اس نے کسریٰ کے ساتھی شہر براز کو شکست دی۔

اور جب کسریٰ کی حکومت مضبوط ہو گئی تو وہ طاغی و باغی اور ظالم و سرکش بن گیا اور اس نے لوگوں کے اموال چھین لیے اور خونریزی کی، سو لوگوں نے اسی تکلیف کی وجہ سے جو انہیں اس سے پہنچی اور اس کے حقیر جاننے کی وجہ سے اس سے بغض رکھا اور جب ایرانیوں کے عظماء نے کسریٰ کی طرف سے پہنچنے والی مصیبت و ذلت کا حال دیکھا تو انہوں نے اُسے معزول کر دیا اور اس کے بیٹے شیرویہ کو لا کر بادشاہ بنا دیا اور اُسے شہر میں داخل کیا اور پکار کر کہا شیرویہ شہنشاہ، اور انہوں نے قید خانوں سے ان لوگوں کو باہر نکال دیا جنہیں کسریٰ قتل کرنا چاہتا تھا پس کسریٰ بھاگ گیا حتیٰ کہ اپنے باغ میں داخل ہو گیا۔ انہوں نے اُسے پکڑ کر قید کر دیا پھر شیرویہ سے کہنے لگے کہ پرویز کے زندہ ہونے کی صورت میں حکومت ٹھیک نہیں ہو گی اُسے قتل کر دے ورنہ ہم تجھے معزول کر دیں گے، شیرویہ نے اپنے باپ کو ایک سخت خط بھیجا جس میں اُسے اس کے فعل پر سرزنش کی اور اہل مملکت کو اس سے جو دُکھ پہنچا تھا اس کا اور اس کی بدسیرتی کا ذکر کیا، اس نے اُسے جھٹلانے والا جواب دیا تو اس نے اس کے پاس ایک آدمی بھیجا جس کے باپ کے ہاتھ کو کسریٰ پرویز نے کسی سبب اور جرم کے بغیر قطع کیا تھا، ہاں اُسے یہ بھی بتایا گیا تھا کہ اس شخص کا بیٹا تجھے قتل کرے گا سو اس نے اس کا ہاتھ قطع کر دیا اور وہ اس کے خواص میں سے تھا اور جب وہ اس کے پاس آیا تو اس نے اس سے اس کا نام پوچھا ...... [1] اس نے اُسے کہا تجھے جو حکم دیا گیا

[1] اصل کتاب میں اس جگہ عبارت چھوڑی ہوئی ہے

ہے کر گذر، تو اس نے اُسے تلوار مار کر قتل کر دیا پھر شیرویہ اپنے باپ کو نصاریٰ کے قبرستان میں لے گیا اور اس کے قاتل کو قتل کر دیا اور کسریٰ پرویز کی حکومت ۳۸ سال رہی۔

اور جب شیرویہ بن پرویز بادشاہ بنا تو اس نے قید خانوں کو کھول دیا اور اپنے باپ کی بیویوں سے نکاح کر لیا اور از راہِ ظلم و اعتداء اپنے سترہ بھائیوں کو قتل کر دیا اور اس کی حکومت کی حالت درست نہ ہوئی اور اس کی بیماری شدت اختیار کر گئی اور وہ آٹھ ماہ کے بعد مر گیا اور ایرانیوں نے شیرویہ کے بیٹے اردشیر کو جو بچہ ہی تھا بادشاہ بنا لیا اور انھوں نے اس کے لیے ایک شخص کو جسے مہ آذر جشنس کہا جاتا تھا منتخب کیا اور انہوں نے اس کی پرورش کی تاکہ وہ حکومت کا انتظام سنبھالے اور اس نے اچھا انتظام کیا اور قابل تعریف صورت میں ذمہ داری کو سنبھالا اور امورِ مملکت رواں ہو گئے۔

اور شہر براز کو رومیوں سے جنگ کے لیے بھیجا گیا تھا، اس کا معاملہ بڑھ گیا، اس نے مہ آذر جشنس کے مقام کو ناپسند کیا اور ایرانیوں کو لکھا کہ وہ اس کے پاس ان آدمیوں کو بھیج دیں جن کے اس نے نام بتائے ہیں وگرنہ وہ آ کر ان سے جنگ کرے گا مگر انہوں نے ایسا نہ کیا پس شہر براز چھ ہزار فوج کے ساتھ مملکت کے شہر کی طرف آیا اور جو لوگ اس میں تھے ان کا محاصرہ کر لیا اور ان سے جنگ کی پھر اس نے سوچا اور حیلے سے شہر میں داخل ہو گیا اور ایرانیوں کے عظماء کو گرفتار کر کے قتل کر دیا اور ان کی بیویوں کو رسوا کیا اور بادشاہ اردشیر کو بھی قتل کر دیا اور اردشیر ڈیڑھ سال کا تھا۔

اور شہر براز تختِ حکومت پر بیٹھا اور خود کو بادشاہ کہنے لگا اور جب ایرانیوں نے شہر براز کے فعل کو دیکھا تو اسے بڑا کام خیال کیا اور

کہنے لگے اس قسم کا شخص ہمارا بادشاہ نہیں بن سکتا پس انہوں نے اس پر حملہ کر کے اُسے قتل کر دیا اور اس کے پاؤں پکڑ کر اُسے گھسیٹا۔

اور جب ایرانیوں نے شہر براز کو قتل کر دیا تو انہوں نے بادشاہت کے لائق کسی آدمی کو تلاش کیا جو انہیں نہ ملا، تو انہوں نے کسریٰ کی بیٹی پوران کو بادشاہ بنا لیا اور اس نے اچھی سیرت اختیار کی اور عدل و احسان کو پھیلا دیا اور اطراف کو خط لکھے جس میں عدل و احسان کا وعدہ کیا اور انہیں حکم دیا کہ وہ اچھی روش اور میانہ روی اور راستی کو اختیار کریں اور اس نے شاہِ روم سے مصالحت کر لی اور اس کی حکومت ایک سال چار ماہ رہی۔

پھر آزرمیدخت بنت کسریٰ بادشاہ بنی اور اس کا حال درست ہو گیا اور فرخ ہرمز و اصبہبذ خراسان نے کہا میں آج کل لوگوں کا سردار ہوں اور ایران کی مملکت کا ستون ہوں، اپنے آپ کو میرے نکاح میں دے دے اس نے کہا ملکہ کے لیے جائز نہیں کہ وہ خود کا نکاح کرے۔ لیکن جب تو میرے پاس آنے کا ارادہ کرے تو رات کو میرے پاس آنا، اس نے اس بات کو پسند کیا، ملکہ نے اپنے محافظوں کے افسر سے کہا کہ وہ اس کی نگرانی کرے حتیٰ کہ وہ داخل ہو جائے پھر وہ اسے قتل کر دے، جب رات آئی تو وہ داخل ہوا اور محافظوں کے افسر نے اُسے دیکھا اور پوچھنے لگا تو کون ہے؟ اس نے کہا میں فرخ ہرمز ہوں، اس نے کہا تو اس وقت ایسی جگہ پر جہاں تیرے جیسا شخص داخل نہیں ہو سکتا کیا کر رہا ہے؟ پھر اس نے اُسے مارا حتیٰ کہ اُسے قتل کر دیا اور اُسے صحن میں پھینک دیا اور جب صبح ہوئی تو لوگوں نے اُسے مقتول پایا اور انہوں نے اس کی خبر کو مشہور کیا اور اس کا بیٹا رستم تھا جس نے خراسان میں قادسیہ کے مقام پر حضرت سعد بن ابی

وقاص سے ملاقات کی تھی، وہ آیا اور اس نے آزرمیدخت کو قتل کر دیا اور اس کی حکومت چھ ماہ رہی۔

پھر اردشیر بن بابک کی اولاد میں سے ایک شخص بادشاہ بنا جسے کسریٰ بن مہرجشنس کہا جاتا تھا اور اس سے قبل بھی اُسے بادشاہت کی دعوت دی گئی تھی اور اس نے انکار کیا تھا اور اس کا قیام اہواز میں تھا اور جب اُسے بادشاہ بنایا گیا تو اس نے تاج پہنا اور تخت پر بیٹھا اور انھوں نے کچھ دنوں کے بعد اُسے قتل کر دیا اور اس کا ایک ماہ بھی مکمل نہ ہوا پس عظمائے ایران کو اس نے مشکل میں ڈال دیا کہ وہ شاہی خاندان سے کسے بادشاہ بنائیں پھر انہوں نے ایک شخص کو پایا جسے فیروز کہا جاتا تھا اُسے انوشیروان نے ایک لونڈی سے جنا یا تھا سو انہوں نے مجبوراً اُسے بادشاہ بنا دیا اور جب اُسے تاجپوشی کے لیے بٹھایا گیا اور وہ موٹے سر کا تھا تو اس نے کہا یہ تاج کس قدر تنگ ہے اور عظمائے ایران نے اس کی بات سے بدشگونی لی اور اُسے قتل کر دیا۔

اور کسریٰ کا بیٹا آیا، وہ شیرویہ کے قتل ہونے کے وقت نصیبین کی طرف بھاگ گیا اُسے فرخ زاد خسرو کہا جاتا تھا پس اُسے تاج پہنایا گیا اور بادشاہ بنایا گیا اور وہ شریف آدمی تھا اور اس نے ایک سال حکومت کی پھر انہوں نے یزدگرد بن کسریٰ کو پایا اور اس کی ماں پچھنے لگانے والی تھی، کسریٰ نے اس سے جماع کیا اور اس نے یزدگرد کو جنم دیا اور انہوں نے اس سے بدشگونی لی اور اُسے غائب کر دیا پھر وہ مجبوراً اُسے لائے اور ان کے حالات مضطرب تھے اور اس کی مملکت کے لوگ اس پر جرأت کرنے والے تھے اور جب اس کی حکومت کو چار سال ہو گئے تو حضرت سعد بن ابی وقاص قادسیہ آئے تو اس نے رستم کو آپ کی طرف بھیجا پھر مسلمان یوم نوروز کو مدائن چلے گئے جو دارالحکومت تھا اور

ایرانیوں نے انواع و اقسام کے کھانے تیار کیے اور خوب زیب و زینت کی اور ایرانیوں نے شکست کھائی اور یزدگرد بھاگ گیا اور مسلمان مسلسل اس کے تعاقب میں رہے حتیٰ کہ وہ مرو چلے گئے اور وہ ایک چکی میں داخل ہو گیا اور چکی کے مالک نے اُسے قتل کر دیا اور اس کے قتل تک اس کی حکومت بیس سال تھی۔

اور ایرانی آگ کی تعظیم کرتے تھے اور پانی سے استنجا نہیں کرتے تھے وہ تیل سے استنجا کرتے تھے اور نہ اپنے محلات کے لیے دروازے بناتے تھے ان کے دروازوں پر پردے ہوتے تھے جن کی حفاظت مرد محافظ کرتے تھے اور وہ گنگنائے بغیر کھانا نہ کھاتے تھے اور ماؤں، بہنوں اور بیٹیوں سے نکاح کر لیتے تھے اور ان کا مذہب یہ تھا کہ یہ ان سے صلہ رحمی اور حسن سلوک ہے اور اس سے انہیں اللہ کا قرب حاصل ہوتا ہے۔

اور ان کے لیے حمام اور دروازوں کے چھجے نہیں ہوتے تھے اور وہ آگ، پانی، شمس و قمر اور تمام انوار کی تعظیم کرتے تھے۔

اور وہ زمانوں کو اپنے مہینوں اور عیدوں کے ایام سے شمار کرتے تھے اور ان کے نزدیک پور ماہ، مہر ماہ، اور آبان ماہ کے مہینے خریف تھے اور آذر ماہ، دی ماہ اور بہمن ماہ سردی کے مہینے تھے اور اسفندارمذ ماہ، فروردین ماہ، اردی بہشت ماہ، بہار کے مہینے تھے اور خرداد ماہ، تیر ماہ اور مرداد ماہ، گرمی کے مہینے تھے اور وہ خریف میں پانچ دنوں کا اضافہ کر لیتے تھے اور انہیں ایام الاندرگاہ کا نام دیتے تھے اور سال تین سو پینسٹھ دن کا ہوتا تھا اور ان کے مہینے تیس دنوں کے تھے اور ان کے سال کا آغاز یوم نوروز سے ہوتا تھا اور وہ فروردین کا پہلا دن تھا اور یہ مارچ اپریل میں ہوتا ہے اور سورج حمل میں گزر رہا ہوتا ہے اور ایران کی عید کا بڑا دن ہوتا ہے اور یوم مہرجان مہر ماہ کے سولہ دن گزرنے

پر ہوتا ہے پھر نوروز اور مہرجان کے درمیان ۱۷۵ دن ہوتے ہیں اور یہ پانچ ماہ پچیس دن ہوتے ہیں اور مہرجان نومبر میں ہوتا ہے۔

اور ایرانی، اپنے مہینوں کے ایام کے ہر دن کا ایک نام رکھتے ہیں اور وہ یہ ہیں۔ الروزات اور اس کا پہلا دن ہرمز، بہمن، اردی بہشت، شہریور، اسفندارمذ، خرداذ، مرداذ، ذی باذر، آذر، آبان، خورماہ، تیر، جوش، دی بہمر، مہر، سروش، رشن، فروردین، بہرام، رام، باذ، دی بدین، دین، ارد، اشتاذ، اسمان، زامیاذ، مارسفند، انیران،

اور ان میں سے ایک جماعت کا قول ہے جسے وہ زرازشت سے بیان کرتے ہیں جس کے متعلق ان کا دعوٰے ہے کہ وہ ان کا نبی تھا، کہ نور ازلی قدیمی ہے اور وہ اسے زردان کہتے ہیں اور اس نے شر کے بارے میں سوچا کہ وہ اس کی لغزش ہے اور اسی سے ان کا علم ہے کیونکہ حسن قباحت میں اور اچھی ہوا بدبو میں تبدیل ہو جاتی ہے۔ اور قدیم ان کے نزدیک غیر ممتنع ہے کیونکہ اس کے کچھ حصے کو نہ کہ سارے کو تغیر و فساد لازم ہو جاتا ہے اور جب قدیم نے شر کے بارے میں سوچا تو اس نے لمبا سانس لیا اور یہ غم اس کے پیٹ سے باہر نکل گیا اور اس کے سامنے کھڑا ہو گیا اور وہ قدیم کے سامنے کھڑے ہونے والے اس غم کا نام اہرمن رکھتے ہیں اور اسی طرح اُسے زردان ہرمز بھی کہتے ہیں۔

ان کا بیان ہے کہ اہرمن نے ہرمز سے جنگ کا ارادہ کیا تو ہرمز نے اسے پسند نہ کیا تاکہ وہ برائی نہ کرے۔ پس اس نے اس شرط پر صلح کر لی کہ وہ ہر نقصان دہ اور فاسد کے خلق کو اس کی طرف بھیجے گا۔

اور ان کا خیال ہے کہ وہ دونوں دو جسم اور دو روحیں ہیں اور ان کے درمیان شخصے کے لیے کشائش ہے کیونکہ وہ دونوں ملنے والے نہیں ہیں۔

اور ان کا بیان ہے کہ ہرمز نور، اجرام اور ان کے جوڑوں کا بنانے

والا ہے اور اہرمن ان جواہر میں نقصان کرنے والا ہے جیسے کیڑوں کوڑوں میں زہر، غیظ و غضب، اکتاہٹ، شر، دشمنی، غصہ اور حیوان میں خوف، بلاشبہ اللہ تعالیٰ اعیان اور دائمی امراض کا بنانے والا ہے۔

اور اردشیر بن بابکان کی حکومت کے آغاز میں ایرانی بادشاہوں کی فرودگاہیں، اصطخر میں تھیں جو ایران کا صوبہ ہے پھر ہمیشہ ہی بادشاہ منتقل ہوتے رہے حتیٰ کہ انوشیروان بن قباذ بادشاہ بنا وہ ارض عراق میں مدائن میں فروکش ہوا اور وہ دار الحکومت بن گیا۔ اور منجمین اور اطباء کے علماء کا اس امر پر اتفاق ہے کہ مملکت میں اس خطہ سے اور اس کا جو علاقہ اقلیم بابل کے نزدیک ہے اس سے زیادہ صحت افزاء، بہتر اور ہموار علاقہ کوئی نہیں۔

اور جن شہروں پہ ایرانیوں کی حکومت تھی اور ان کا اقتدار ان میں چلتا تھا وہ یہ ہیں:۔

صوبہ خراسان میں: نیشاپور، ہرات، مرو، مروالروز، فاریاب، طالقان، بلخ، بخارا، باذغیس، باورد۔ غرشستان، طوس، سرخس، اور جرجان تھے اور اس صوبے کے گورنر کو وہ اصبہبذ خراسان کا نام دیتے تھے۔

صوبہ جبل میں: طبرستان، رَی، قزوین، زنجان، قم، اصبہان، ہمذان، نہاوند، دینور، حلوان، ماسبذان، کرمان، مہرجانقذق، شہرزور، صامغان اور آذربائیجان تھے، اور اس صوبے کے گورنر کو اصبہبذ آذربائیجان کہا جاتا تھا۔

فارس اور اس کا صوبہ: اصطخر، شیراز، الرجان، نوبندجان، جور، کازرون، فسا، دارابجرد، اردشیر، خرہ اور سابور۔

اھواز اور اس کا صوبہ: جندی سابور، سوس، نہر تیری، مناذر

تستر، ابذرج، رام ہرمز، اس کے گورنر کو اصبہبذ فارس کہا جاتا تھا۔

صوبہ عراق: فرات اور دجلہ پر اس کے ۴۸ موگے تھے، فرات بادوریا، انبار، بہرسیر، رومقان، الزاب الاعلیٰ، الزاب الاسفل، الزاب الاوسط، زندورد، میسان، کوثی، نہرورقیط، نہرجوبر، الفلوجۃ العلیاء، الفلوجۃ السفلی، بابل، خطرنیہ، الجبۃ، البذاۃ، سیلحین، فرات بادقلی، سورا، برسیما، نہرالملک، بادوسما اور تستر کو سیراب کرتا تھا۔

اور دجلہ: نہربوق، نہربین، بزرجسابور، المرذان الاعلیٰ، الرذان الاسفل الزابیین، دسکرۃ، برازروز، سلیل، مہروز، جلولاء، بالائی نہروان، درمیانی نہروان، نشیبی نہروان، جاذر، مدائن، نید نجین، استقباذ، المبارک بادرایا اور باکسایا کو سیراب کرتا تھا اور ان کے جو تھے گورنر کو اصبہبذ المغرب کہتے تھے۔

فرات کے قریب ایرانیوں کا آخری میگزین، انبار تھا پھر وہ رومیوں کے میگزینوں کی طرف اور دجلہ کے قریبی علاقے میں چلے جاتے۔۔۔۔۔۔

پھر وہ رومیوں کے میگزینوں کی طرف چلے جاتے، سوائے اس کے لوگ باری باری آئیں اور ایرانی بلادِ روم میں نرم کلامی سے داخل ہو جاتے اور بسا اوقات رومی بھی بلادِ ایران میں داخل ہو جاتے۔ اور ایرانیوں کے ہر بادشاہ کو کسریٰ کہا جاتا اور اگر وہ اس کا نام لیتے یا ذکر کرتے تو کہتے، کسریٰ شہنشاہ جس کے معنے ہیں بادشاہوں کا بادشاہ، اور وہ وزیر کو بزرجفرمذار کہتے، جس کے معنے ہیں امور کا ذمہ دار، اور وہ عالم کو جو ان کے دین کے قوانین کا متولی ہوتا۔ موبذ موبذان کہتے، جس کے معنے ہیں عالم العلماء اور ان میں سب سے پہلے یہ نام زرادشت کو دیا گیا اور وہ آتش کدے کے متولی کو الہربذ کا نام دیتے تھے اور کاتب کو دبیربذ کہتے تھے اور اپنے میں سے بڑے آدمی کو اصبہبذ کہتے تھے اور شہر کے سردار کو مرزبان کہتے تھے اور صوبے کے رئیس کو الشہریج کہتے تھے اور جنگجوؤں اور فوجوں کے

جرنیلوں کو، اسادرہ کہتے تھے، متولی کو شاہر پشت کہتے اور کچہری کے انچارج کو المرد ماد عد کہتے تھے۔

الجربی کی مملکتیں

جب فالغ بن عابر بن ارفخشد بن سام بن نوح نے زمین کو نوح کے بیٹوں کے درمیان تقسیم کیا تو عامور بن توبل بن یافث بن نوح کے بیٹے مشرق کی بائیں جانب چلے گئے اور ان میں سے کچھ لوگ جو ناعوما کے بیٹے تھے شمال کے راستے الجربی کی جانب الگ ہو گئے اور شہروں میں پھیل گئے اور وہ کئی مملکتیں بن گئے اور وہ برجان، دیلم، التبر، طیلسان، جیلان، قبلان، اللان، خزر، الدودانیہ، ارمن تھے اور خزر، آرمینیا کے عام علاقوں پر متغلب تھے اور ان کے بادشاہ کو خاقان کہا جاتا تھا اور الران، جُرزان، سفرجان اور سیسجان پر اس کے خلیفہ کو یزید بلاشں کہا جاتا تھا، اور اس صوبے کو جو تھا آرمینیا کہا جاتا تھا جسے ایرانیوں کے بادشاہ قباذ نے فتح کیا تھا پس یہ باب اللان تک ایک سو میل الونشروان کے پاس آگیا اور اس میں تین سو ساٹھ شہر تھے۔

اور ایرانیوں کا بادشاہ باب الالواب، طبرسران اور بلنجر پر غالب آگیا اور اس نے فالیقلا کے شہر کو اور بہت سے شہروں کو تعمیر کیا اور وہاں کچھ ایرانیوں کو آباد کیا، پھر رومی ان علاقوں پر غالب آگئے۔ جن پر ایرانی غالب آئے تھے اور وہ کچھ وقت ان کے قبضے میں رہے پھر رومیوں نے ان پر غلبہ پالیا اور انہوں نے جو تھے آرمینیا پر ایک بادشاہ بنایا جسے الموریان کہا جاتا تھا اور وہ متعدد ریاستوں میں بٹ گئے، ان کا ہر ڈیبس اپنے قلعہ میں رہتا تھا اور یہ ان کی مشہور مملکتیں ہیں۔

اور عامورا کی اولاد میں سے کچھ لوگ ماوراء النہر میں الگ ہو گئے پھر وہ شہروں میں بکھر گئے اور متفرق مملکتیں اور بہت سی قومیں بن گئے ان میں سے ختل، قوادیان، اشروسنہ، سغد، فرغانہ، شاش، ترک، خزلجیہ، تغزغز، ترک کیماکیہ اور تبت ہیں اور ترکوں میں کچھ لوگ دیہات، شہروں اور قلعوں کے مالک ہیں اور ان میں کچھ لوگ بدوؤں کی طرح پہاڑوں کی چوٹیوں میں اور صحراؤں میں رہتے ہیں اور ان کی فرودگاہیں اُون کے خیمے ہیں اور جب وہ جنگ کرتے ہیں تو ایک خیمہ میں بیس جانباز ہوتے ہیں اور تیر اندازی کرتے ہیں اور ان کا نشانہ خطا نہیں جاتا اور ان کے گھر خراسان کے صوبے کے شروع سے لے کر تبت کے پہاڑوں اور چین کے پہاڑوں تک منقسم ہیں۔

اور تبت، ایک وسیع ملک ہے جو چین سے بھی بڑا ہے اور ان کی مملکت بڑی ہے، اور وہ طاقت ور اور صاحب حکمت ہیں اور چین کی صنعت کی مشابہت کرتے ہیں اور ان کے شہروں میں ہرن ہوتے ہیں جن کی ناف میں کستوری ہوتی ہے اور وہ اصنام پرست ہیں اور ان کے آتشکدے بھی ہیں اور وہ سخت طاقتور ہیں ان سے کوئی جنگ نہیں کرتا۔

چین کے بادشاہ

رُواۃ اور اہل علم اور جو شخص بلادِ چین کی طرف گیا ہے اور اس نے وہاں طویل عرصہ قیام کیا ہے اور ان کے حالات کو سمجھا ہے اور ان کی کتب کا مطالعہ کیا ہے اور ان کے متقدمین کے حالات و واقعات سے آگاہی حاصل کی ہے بیان کیا ہے اور انہوں نے اسے ان کی کتب میں دیکھا ہے اور ان کے واقعات میں سُنا ہے اور ان کے شہروں کے دروازوں پر اور ان کے بُت خانوں پر لکھا ہے اور پتھروں پر سونے سے کھدا ہوا ہے کہ چین کا پہلا بادشاہ صابن بن باغور بن برج بن عامور بن یافث بن نوح بن لمک ہے، اس نے حضرت نوح کی کشتی کی مانند ایک کشتی بنائی اور اس میں سوار ہوا اور اس کے ساتھ اس کے اہل اور بچوں کی ایک جماعت بھی تھی حتیٰ کہ اس نے سمندر کو عبور کر لیا اور ایک جگہ چلا گیا جو اُسے اچھی لگی اور وہاں قیام پذیر ہو گیا اور اس کے نام پر اس جگہ کا نام چین رکھا گیا۔ پس اس کی اولاد بکثرت ہو گئی اور پیدائش سے اس کی تعداد بڑھ گئی اور اس کی اولاد اپنی قوم کے دین پر تھی اور اس کی حکومت مسلسل تین سو سال رہی۔

اور ان میں وہ عرون بھی تھا جس نے اُونچی عمارات بنائیں اور کاریگری کے کام کیے اور سنہری ہیکل بنائے اور ان میں اپنے باپ کی تصویر بنائی

اور اُسے ہیکل کے سامنے رکھا اور جب وہ آتا تو اپنے باپ کی تصویر کی تعظیم کے لیے اسے سجدہ کرتا اور عربی زبان میں صاین کی تفسیر ابن السماء ہے اور اسی زمانے سے بلادِ چین میں بتوں کو پوجا جانے لگا اور عرون کی حکومت ۔ ۴۱ سال رہی ۔

اور ان میں وہ عیبر بھی ہے جو بلادِ چین کے طول و عرض میں پھرا اور اس نے بڑے بڑے شہر تعمیر کیے اور جزلان اور سنہری تانبے کے گنبد بنائے اور جواہرات سے ٹھنکے ہوئے اور سیسے اور منقش تانبے سے اپنے باپ کی تصویر بنائی اور اس کی مملکت کے سب لوگوں نے اپنے اپنے شہروں میں یہ تصویر بنائی اور وہ کہنے لگے ، رعیت کو چاہیے کہ وہ بادشاہ کی تصویر بنائے جو آسمان سے اس کا بادشاہ بنا ہے اور اس نے ان میں عدل کیا اور عیبر کی حکومت مسلسل ایک سو تیس سال رہی ۔

اور ان میں وہ عیبان بھی ہے جس نے اپنی مملکت کے لوگوں کو بڑا عذاب دیا اور انہیں سمندری جزائر کی طرف جلاوطن کر دیا اور وہ ان جزائر میں ان جگہوں پر جاتے جہاں پھل ہوتے تاکہ انہیں کھائیں اور وہاں جنگلی جانوروں کو پاتے اور وہ مسلسل اسی حال میں رہے حتیٰ کہ وہ جنگلی جانوروں سے مانوس ہو گئے اور وہ ان سے مانوس ہو گئے اور وہ ان پر گر کر ان کو روند دیتے اور بسا اوقات یہ جنگلی جانور ان کی عورتوں سے جفت ہو جاتے اور ان کے درمیان قبیح صورتیں پیدا ہو جاتیں اور پہلی صدی کے لوگ تباہ ہو گئے اور صدی کے بعد صدی آئی اور ان کی زبانیں ختم ہو گئیں اور وہ ایسی باتیں کرنے لگے جو سمجھ نہ آتی تھیں اور ان جزائر میں جن سے گزر کر سرزمین چین کی طرف جایا جاتا ہے اس قسم کا ایک بڑا واقعہ ہوا اور عیبان کی تفسیر عربی زبان میں یہ ہے کہ اُسے شر نے پیدا کیا ہے اور اس کی حکومت ایک سو

سال رہی۔

اور ان میں وہ خرابات بھی ہے جو نوعمری میں بادشاہ بن گیا پھر اس کی عمر
پختہ ہوگئی اور اس کی شہرت بلند ہوگئی اور اس کا انتظام اچھا ہوگیا اور اس نے
اپنی طرف سے ارض بابل اور اس سے متصل بلادِ روم کی طرف وفد بھیجا کہ وہ
وہاں کی حکمت وصنعت اور وہاں سے لائے جانے والے آلات وغیرہ سے
واقفیت حاصل کریں اور اس نے ان کے ساتھ چین کی صنعت اور وہاں جو
ریشمی کپڑے وغیرہ بنائے جاتے ہیں، ان کے ساتھ بھیجے۔

اور انھیں حکم دیا کہ وہ ارض بابل اور بلادِ روم سے ہر صنعت اور اچھی
چیز کو اس کے پاس لے آئیں اور ان لوگوں کے قوانین سے بھی واقفیت
حاصل کریں اور یہ چین کا پہلا سامان تھا جو ارضِ عراق اور اس کے ملحقہ علاقوں
میں آیا اور تاجروں نے تجارت کے لیے چین کے سمندر کا سفر کیا اس لیے
کہ بادشاہوں نے اپنے پاس آنے والے چینی سامان کو اچھا سمجھا اور انہوں
نے کشتیاں بنائیں اور ان میں تجارتی سامان لادا، اور یہ تاجروں کا چین میں
پہلا داخلہ تھا۔ اور خرابات کی حکومت ساٹھ سال رہی۔

اور ان میں توتال بھی تھا اور اہل چین کا قول ہے کہ انھوں نے اپنے شہروں
کے دروازوں پر لکھا پایا کہ اس کی مانند ان کا کبھی کوئی بادشاہ نہیں بنا۔
اور انھوں نے اُسے اس طرح پسند کیا کہ اس طرح انھوں نے کسی کو پسند
نہ کیا اور وہ اپنے ادیان، افعال، فنون، قوانین اور احکام میں جس طریق پر
قائم تھے اس نے اُسے جاری کیا اور اس کی حکومت ۷۸ سال رہی اور جب
وہ مرگیا تو وہ اس پر لمبا زمانہ روتے رہے اور اُسے سونے کے تختوں اور
چاندی کے چھپکھٹوں پر اٹھاتے رہے۔ پھر انھوں نے اس کے لیے عود،
عنبر، صندل اور دیگر خوشبوئیں جمع کیں اور انہیں آگ لگائی اور اُسے
آگ میں پھینک دیا اور ان کے خواص، اس کے غم اور اس سے وفاداری

کے لیے اپنے آپ کو اس آگ میں پھینکنے لگے اور یہ ان میں ایک سنت بن گئی اور انہوں نے اپنے دنانیر پر اس کی تصویر بنائی اور وہ دنانیر کو الکونج کہتے ہیں اور ان کے گھروں کے دروازوں پر بھی تصاویر ہیں۔

اور چین کے شہر وسیع ہیں اور جو شخص سمندر کے راستے چین جانا چاہے اُسے سات سمندروں کو عبور کرنا پڑتا ہے اور ان میں سے ہر سمندر کا اپنا رنگ اور ہوا اور مچھلیاں اور راستہ ہے جو اس کے ساتھ والے سمندر میں نہیں ہے، ان سے پہلا سمندر بحر فارس ہے جس میں سیراف سے سفر کیا جاتا ہے اور آخری سمندر راس الجمجمہ ہے اور وہ تنگ ہے جس میں موتیوں کی جگہیں ہیں۔ دوسرا سمندر وہ ہے جس کا آغاز راس الجمجمہ سے ہوتا ہے اور اُسے لاروی کہا جاتا ہے اور وہ بڑا سمندر ہے اس میں جزائر الوقواق اور دیگر زنگی بھی ہیں اور ان جزائر میں بادشاہ بھی ہیں اور اس سمندر میں ستاروں کے ذریعہ سفر کیا جاتا ہے اور اس کی مچھلیاں بڑی بڑی ہیں اور اس میں بہت سے عجائبات اور امور ہیں جنہیں بیان نہیں کیا جا سکتا۔

تیسرے سمندر کو ہرکند کہا جاتا ہے، جس میں جزیرہ سراندیپ ہے اور اس میں جواہر اور یاقوت وغیرہ ہیں اور اس میں جزائر بھی ہیں جن کے بادشاہ بھی ہیں اور ان کی بادشاہت عظیم ہے اور اس سمندر کے جزائر میں بالس اور نیزوں کی لکڑی بھی ہے۔

چوتھے سمندر کو کلاہ بار کہا جاتا ہے اس سمندر کا پانی کم ہے اور اس میں بڑے بڑے سانپ ہیں اور بسا اوقات اس میں ہوا آجاتی ہے اور کشتیاں بند ہو جاتی ہیں اور اس میں جزائر ہیں جن میں کافور ہوتا ہے۔

پانچویں سمندر کو سلاہط کہا جاتا ہے، یہ کثیر العجائب سمندر ہے۔

چھٹے سمندر کو کردنج کہا جاتا ہے یہ بہت بارش والا سمندر ہے۔

ساتویں سمندر کو صنجی کہا جاتا ہے اسی طرح اُسے کنجلی بھی کہتے ہیں

یہ چین کا سمندر ہے اس میں جنوبی ہوا کے ذریعے سفر کیا جاتا ہے حتیٰ کہ وہ شیریں سمندر تک پہنچ جاتے ہیں اس پر میگزین اور آبادی بھی ہے حتیٰ کہ وہ خانفو شہر میں پہنچ جاتے ہیں اور جو شخص خشکی کے راستے جانا چاہے وہ دریائے بلخ میں چلے اور بلاد سغد، فرغانہ، شاش اور تبت کو طے کرے حتیٰ کہ وہاں پہنچ جائے اور بادشاہ اپنے ایک الگ قلعے میں ہوتا ہے اور اس کا پولیس سپرنٹنڈنٹ اور ٹیکس آفیسر اور محافظین کا افسر اور اس کا پرائیویٹ سیکرٹری، خادم کہلاتا ہے اور اس کے اکثر مددگار، خادم ہوتے ہیں اور وہ اس کے قابل اعتماد آدمی ہوتے ہیں اور ان کا ٹیکس سرکردہ لوگوں سے لیا جاتا ہے وہ ہر بالغ مرد پر ٹیکس عائد کرتے ہیں کیونکہ وہ کسی بھی شخص کو کام کے بغیر نہیں چھوڑتے اور جب کسی بیماری یا بڑھاپے کے باعث کام سے بیکار ہو جاتا ہے تو حکومت کے مال سے اس پر خرچ کرتے ہیں۔

اور وہ اپنے مردوں کی تعظیم کرتے ہیں اور دیر تک ان کا غم کرتے ہیں اور ان کی اکثر سزا قتل ہے، وہ جھوٹ بولنے اور چوری کرنے اور زناکاری کرنے پر قتل کرتے ہیں مگر مشہور لوگوں کو قتل نہیں کرتے اور جو کسی عامل کی بے انصافی کی شکایت کرے اور اس کی شکایت درست ہو تو اس عامل کو قتل کیا جاتا ہے اور اگر شکایت کنندہ جھوٹا ہو تو اُسے قتل کر دیا جاتا ہے۔

اور خشکی سے چین کی حدود تین ہیں اور سمندر سے ایک ہی ہے، پہلی ترک اور تغزغز ہے اور ان کے درمیان ہمیشہ مسلسل جنگیں رہتی ہیں پھر وہ مصالحت اور رشتہ داری کر لیتے ہیں۔

دوسری حد تبت ہے اور تبت اور چین کے درمیان پہاڑ ہے، جس پر چین کے میگزین ہیں جو تبت سے محفوظ کرتے ہیں اور تبت کے میگزین بھی ہیں جو چین سے محفوظ کرتے ہیں اور وہ دونوں ملکوں کی حد کے درمیان ہیں۔

تیسری حد۔ ایک قوم کی طرف ہے جسے الماناس کہا جاتا ہے ان کی منفرد مملکت ہے اور وہ وسیع علاقوں میں ہیں، بیان کیا جاتا ہے کہ ان کے علاقے کی وسعت، متعدد سالوں کی ہے اور عرض بھی اسی طرح ہے، کسی کو معلوم نہیں کہ ان کے بڑے کون لوگ ہیں اور وہ لوگ اہل چین سے باہم قریب ہیں۔

اور ایک حد، سمندر کے قریب ہے، اس سے مسلمان آتے ہیں جیسا کہ ہم نے سمندروں کی تعداد میں بیان کیا ہے۔

اور ان کا دین، بتوں اور شمس و قمر کی پرستش کرتا ہے اور وہ اپنے بتوں کی عیدیں بھی مناتے ہیں سب سے بڑی عید سال کے شروع میں ہوتی ہے جسے الزاراز کہا جاتا ہے وہ جمع ہونے کی جگہ کی طرف جاتے ہیں اور اس میں کھانے پینے کی چیزیں تیار کرتے ہیں پھر ایک شخص کو لاتے ہیں جس نے اپنے آپ کو اس عظیم صنم کے لیے وقف کیا ہوتا ہے اور خود کو اپنی تمام خواہشات سے رد کا ہوتا ہے اور جو وہ چاہتا ہے اُسے حاصل کر لیتا ہے۔

وہ اس صنم کی طرف بڑھتا ہے اور اس نے اپنے ہاتھ کی انگلیوں پر کوئی چیز لگائی ہوتی ہے جو آگ سے بھڑک اٹھتی ہے پھر وہ آگ سے اپنی انگلیاں جلا دیتا ہے اور انہیں صنم کے آگے روشن کر دیتا ہے حتیٰ کہ جل جاتا ہے اور مُردہ ہو کر گر پڑتا ہے اور اُسے ٹکڑے ٹکڑے کر دیا جاتا ہے اور جس شخص نے اس کی ہڈی کا ٹکڑا یا اس کے کپڑوں کی دھجی حاصل کر لی ہے وہ کامیاب ہو گیا پھر وہ ایک اور شخص کو لاتے ہیں وہ نئے سال کے لیے اپنے آپ کو صنم کے لیے وقف کرنا چاہتا ہے اور وہ اس کی جگہ کھڑا ہو جاتا ہے اور کپڑے پہنتا ہے اور اس پر چنگ بجائے جاتے ہیں پھر وہ منتشر ہو جاتے ہیں اور کھاتے پیتے ہیں اور ایک ہفتہ قیام کرتے ہیں اور واپس آ جاتے ہیں۔

اور یہ مہینہ جس میں عید ہوتی ہے اس کا نام وہ جناح رکھتے ہیں اور یہ جون کا پہلا دن ہے اور چین کا حساب بھی اسی طرح ہے۔ وہ اپنی حساب فہمی کے مہینوں کو مختلف نام دیتے ہیں، ان کا پہلا جناح، رذارح، بدالع، مارلح، کسران، مارد، نمرود، کنعان، نذارغ، ہراہ، ہرہر، اور ماہر ہے [1]

قبطیوں وغیرہم سے مصر کے بادشاہ

جب بیعر بن حام بن نوح بابل سے اپنے بچوں اور اہل کے ساتھ نکلا تو وہ تیس آدمی تھے، اس کے چار بیٹے تھے، مصر، فارق، ماح، باح، اور ان کی بیویاں اور بچے، وہ انہیں منف کی طرف لے گیا اور بیعر، عمر رسیدہ اور کمزور ہو گیا تھا اور مصر اس کا سب سے بڑا بیٹا تھا اور اُسے بہت محبوب تھا پس اس نے اُسے اپنا خلیفہ بنایا اور اُسے اس کے بھائیوں کے متعلق وصیت کی اور مصر نے اپنے لیے اور اپنے بیٹوں کے لیے چاروں اطراف سے دو ماہ کی مسافت کا علاقہ لے لیا اور اس کا منتہی الشجرتین سے لے کر رفح اور العریش کے درمیان اسوان تک طولاً اور برقہ سے ایلہ تک عرضاً تھا۔

اور مصر اپنے باپ کے بعد ایک عرصہ تک بادشاہ رہا اور اس کے چار بیٹے تھے، قفط، اشمن، اتریب اور صا، اس لیے انہیں نیل کا کنارہ تقسیم کر دیا اور اس نے ہر ایک کے لیے حصّہ علیحدہ کیا جس کی وہ اور اس کے لڑکے حفاظت کرتے تھے۔

پھر مصر کے بعد قفط بن مصر بادشاہ بنا، پھر اشمن بن مصر بادشاہ بنا۔ پھر اتریب بن مصر بادشاہ بنا پھر صا بن مصر بادشاہ بنا پھر تدارس بن صا

---

[1] ان مہینوں کے بعض ناموں میں نقطوں کی کمی ہے۔

بادشاہ بنا پھر مالیق بن تدارس بادشاہ بنا پھر حرایا بن مالیق بادشاہ بنا، پھر اس کا بھائی مالیا بن حرایا بادشاہ بنا پھر لوطس بن مالیا بادشاہ بنا اور جب لوطس کی وفات کا وقت آیا تو اس کی بیٹی حوریا بادشاہ بنی اور جب حوریا کی وفات کا وقت قریب آیا تو اس کے چچا کی بیٹی زالفا بنت مامومم بادشاہ بنی۔

اور بیعر کے لڑکے بکثرت ہو گئے اور شہر ان سے بھر گئے اور جب انہوں نے عورتوں کو بادشاہ بنایا تو ملوک شاہ عمالقہ نے ان کا لالچ کیا اور عمالقہ کے بادشاہ نے ان سے جنگ کی اور ان دنوں الولید بن دومع ان کا بادشاہ تھا۔ اس نے شہروں کو پامال کر دیا اور وہ اُسے اپنا بادشاہ بنانے پہ راضی ہو گئے اور وہ طویل عرصہ تک بادشاہ رہا پھر اس کے بعد عمالقہ کا ایک اور شخص جسے الرّیان بن الولید کہا جاتا تھا، بادشاہ بنا اور یہی فرعونِ یوسف تھا، پھر عمالقہ کا ایک اور شخص جسے دارم بن الرّیان کہا جاتا تھا بادشاہ بنا، پھر اس کے بعد کاسم بن معدان بادشاہ بنا۔

پھر فرعونِ موسیٰ بادشاہ بنا اور وہ الولید بن مصعب تھا۔ راویوں نے اس کے بارے میں اختلاف کیا ہے ان کا بیان ہے کہ وہ لخم کا ایک شخص تھا اور بعض کہتے ہیں کہ وہ قبائل یمن میں سے کسی اور قبیلے کا تھا۔ بعض کہتے ہیں وہ عمالقہ میں سے تھا اور بعض کہتے ہیں وہ مصر کے قبطیوں میں سے تھا اور اُسے ظلما کہا جاتا تھا اور اسی کا حضرت موسیٰ علیہ السلام کے ساتھ واقعہ ہوا تھا جسے اللہ جل شانہ نے بیان کیا ہے اس نے طویل عمر پائی اور باغی اور سرکش ہو گیا حتیٰ کہ اس نے انا ربکم الاعلیٰ کہا، پھر اللہ تعالیٰ نے اُسے اور اس کی افواج کو بحرِ قلزم میں غرق کر دیا اور جب اللہ تعالیٰ نے فرعون اور اس کے ساتھیوں کو غرق کیا تو ملک میں صرف بچے، غلام اور عورتیں رہ گئیں اور انھوں نے اتفاق کیا کہ وہ ایک عورت کو جسے دلوکہ کہا جاتا تھا، بادشاہ بنا لیں تو وہ ملوک الارض کے اپنی طرف سبقت

کرنے سے ڈر گئی سو اس نے ایک دیوار بنائی جو سرزمین مصر کی بستیوں، کھیتوں اور شہر کا احاطہ کرتی تھی اور اس نے بہت سے کام کیے اور اس کی حکومت بیس سال رہی۔

پھر درکون بن بلوطس کو اس نے بادشاہ بنایا، پھر لودس بن درکون بادشاہ بنا، پھر نمادس بن مربیا بادشاہ بنا اس نے سرکشی اختیار کی تو لوگوں نے اسے قتل کر دیا، پھر بلوطس بن مناکیل بادشاہ بنا، پھر مالیس بن بلوطس بادشاہ بنا پھر نولہ بن مناکیل بادشاہ بنا اور یہی فرعون الاعرج ہے جس نے بیت المقدس کے بادشاہ کو قیدی بنایا تھا اور بنی اسرائیل کے ساتھ وہ سلوک کیا جو کسی نے نہ کیا تھا اور سرکشی اختیار کی اور اس حد تک پہنچ گیا کہ اس سے پہلے فرعون کے بعد کوئی اس حد تک نہ پہنچا تھا، پس اس کی سواری کے جانور نے اُسے گرا کر اس کی گردن توڑ دی۔

پھر مرینوس بادشاہ بنا، پھر قومس بن نقاس بادشاہ بنا، پھر مناکیل[1] دوا بادشاہ بنا اور وہ لحسا مر[2] ہے جس سے بخت نصر نے جنگ کی اور اس کو شکست دی اور مصر کو ویران کر دیا اور اس کے باشندوں کو قیدی بنا لیا اور اس کے بعد رومی ان کے بادشاہ بن گئے اور اس وقت وہ عیسائی بن گئے۔

پھر انوشروان کے زمانے میں ایران، شام پر غالب آگیا تو انہوں نے ان کو دس سال بادشاہ بنایا پھر رومی غالب آگئے اور اہل مصر، ایران اور روم دونوں کو ان کے شر کو دُور کرنے کے لیے خراج دیتے تھے، پھر ایران، شام کو چھوڑ گیا اور ان کا معاملہ رومیوں کے پاس چلا گیا اور انہوں نے نصاریٰ کے دین کو اختیار کر لیا۔

---

[1] و [2] اصل کتاب میں یہ لفظ نقطوں کے بغیر ہے۔

اور قبطیوں کا فلاسفر، ہرمس قبطی تھا اور وہ اصحاب البرابی تھے جو البرابی تحریریں لکھتے تھے ...... [1] اور ہمارے زمانے میں لوگ اس کے پڑھنے کی واقفیت نہیں رکھتے اور اس کی وجہ یہ ہے کہ ان میں سے بھی صرف خواص ہی اُسے لکھتے تھے اور وہ عوام کو روکتے تھے اور ان میں سے جو لوگ اس کے ذمے دار تھے وہ ان کے فلاسفر اور کاہن تھے اور اس میں ان کے دین کے اسرار اور ان کی ان باتوں کے اصول تھے جن کو صرف ان کے کاہن ہی جانتے تھے اور وہ انہیں کسی کو نہ سکھاتے تھے سوائے اس کے کہ بادشاہ اس کی تعلیم کا حکم دے۔

جب رومیوں نے ان کو مغلوب کیا اور زبردست سطوت و اقتدار سے ان کے بادشاہ بن گئے تو انہوں نے ان کی کوششوں اور کاموں کو باطل کر دیا اور اپنے امور کے آغاز میں انہیں یونانیوں کے قوانین پر آمادہ کیا حتیٰ کہ ان کی زبان بگڑ گئی اور ان کی زبان رومیوں کی زبان سے مل گئی۔ پھر رومی عیسائی بن گئے تو انہوں نے ان کو عیسائی بننے پر آمادہ کیا اور وہ اپنے دین و سنت کے معاملے میں جس امر پر قائم تھے وہ سب ہٹ گیا اور رومیوں نے ان کے کہان اور علماء کو قتل کر دیا اور جو شخص بھی اس تحریر کو سمجھتا تھا وہ مرگیا اور جو باقی رہ گئے انہیں اس کی تعلیم سے اور اس میں غور و فکر کرنے سے روک دیا گیا اس لیے نہ ان میں سے اور نہ ان کے غیروں میں سے کوئی شخص موجود ہے جو اسے پڑھ سکے، ان کا دین کواکب پرستی تھا اور یہ بات بھی کہ وہ مدبر و مختار ہیں اور وہ ستاروں سے فیصلے کرنے والے تھے اور یہ کہ وہ سعد اور نحس ہوتے ہیں، کیونکہ ان کا خیال تھا کہ وہ ان کے وہ معبود ہیں جو انہیں زندہ کرتے ہیں اور ہلاتے

---

[1] اس جگہ اصل کتاب میں عبارت چھوٹی ہوئی ہے۔

ہیں اور رزق دیتے ہیں اور سیراب کرتے ہیں۔

اور ان کا ایک قول یہ بھی تھا کہ — قدیم میں ارواح، فردوس اعلیٰ میں تھیں اور یہ کہ ہر ۳۶ ہزار سال میں عالم میں جو کچھ ہوتا ہے سب فنا ہو جاتا ہے۔ یا تو مٹی سے، اس سے ان کا مقصد، زمین اور اس کے زلازل اور دھنسنا تھا۔ یا آگ اور جلانے سے، اور مہلک زہروں سے، اور یا مہلک، فاسد اور عام سخت ہوا سے، جو اپنی سختی کی وجہ سے سانس کو بند کر دیتی ہے اور وہ حیوانات کو ہلاک کرتی ہے اور حرث و نسل کو تلف کرتی ہے پھر فطرت، حرث و نسل کی اجناس میں سے ہر جنس کو زندہ کرتی ہے۔ اور عالم، فساد کے بعد واپس آجاتا ہے۔

اور ان کے پاس ان ارواح کے معبود بھی تھے جو اترتے تھے اور اصنام میں چلے جاتے تھے اس لیے اصنام بولتے تھے اور وہ اس سے عوام کو دھوکہ دیتے تھے اور اس سبب کو چھپاتے تھے جس سے ان کے اصنام بولتے تھے اور وہ ان کے کاہنوں کی ایک کاریگری تھی اور بوٹیاں تھیں جنہیں وہ استعمال کرتے تھے اور حیلہ تھا جسے وہ اختیار کرتے تھے حتیٰ کہ وہ آواز دیتے تھے اور وہ فن کے ذریعے چوپائے یا پرندے کی خلقت کی طرح صنم کی خلقت کی مشابہت اختیار کرتے تھے اور اس صنم کی آواز اپنی جنس کے حیوان کی مانند ہوتی تھی پھر ان کے کاہن، صنم کی اس آواز کا اس طرح ترجمہ کرتے جو وہ فیصلہ کرنا چاہتے تھے، جو نجوم کے حساب اور علم فراست کے مطابق ہوتا تھا۔

اور وہ بتاتے تھے کہ جب ارواح نکل جاتی ہیں تو ان معبودوں کی طرف آجاتی ہیں، جو کواکب ہیں اور اگر ان کے گناہ ہوں تو وہ انہیں نہلاتے اور پاک کرتے ہیں، پھر وہ فردوس کی طرف جہاں وہ ہوتی ہیں چڑھ جاتی ہیں۔

اور وہ کہتے ہیں کہ ان کے انبیاء سے کواکب گفتگو کرتے ہیں اور انہیں لکھاتے ہیں کہ ارواح ، اصنام کی طرف اترتی ہیں اور ان میں ٹھہر جاتی ہیں اور واقعہ کے رونما ہونے سے قبل اس کی خبر دیتی ہیں۔

اور ان کی سمجھ دقیق اور عجیب تھی جس سے وہ عوام کو وہم ڈال دیتے تھے کہ وہ کواکب سے باتیں کرتے ہیں اور وہ انہیں ہونے والے واقعات کی خبر دیتے ہیں اور یہ بات صرف نہ اچھے کے اسرار کا اچھا علم ہونے اور صحیح فراست کی وجہ سے تھی اور وہ کم ہی غلطی کرتے تھے اور انہوں نے دعویٰ کیا کہ یہ بات کواکب کے علم سے ہے اور وہ انہیں ہونے والے واقعات کی خبر دیتے ہیں اور یہ ایک باطل اور غیر معقول بات ہے ۔ پھر یونانی ان کے بادشاہ بنے تو وہ ان کے دین میں شامل ہو گئے پھر رومی ان کے بادشاہ بنے تو وہ عیسائی ہو گئے۔

اور قبطیوں کی مملکت ارضِ مصر میں الصعید کے صوبے سے منف ، وسیم الشرقیہ ، الفیس ، البھنا ، اھناس ، دلاس ، الفیوم ، اشمون ، طحا ، البثانیہ ، ھو ، قفط ، اقصر ، ارمنت ، تک تھی اور نشیبی زمین کے صوبے سے ، اتریب ، عین شمس ، تنوا ، تمی ، بنا ، ابوصیر ، سمنود ، نوسا ، ادسیہ ، النجوم ، بسطہ ، طرابیہ ، قربیط ، صان ، ابلیل ، سخا ، تیدہ ، افراحون ، نقیزہ ، البشرود ، طوہ ، منوف العلیا ، منوف السفلی ، دمسیس ، حما ، شباس ، البذقون ، اخنا ، رشید ، قرطسا ، خربتا ، ترنوط ، مصیل اور بلیدش تک تھی۔

قبطی اپنے سالوں کا حساب تین سو پینسٹھ دنوں کے مطابق کرتے تھے اور ان کے مہینے بارہ تھے ، ہر مہینہ تیس دن کا تھا اور وہ اپنے پانچ دنوں کو النسئی کا نام دیتے تھے ۔ قبطیوں کا پہلا مہینہ جسے وہ اپنے سال کا آغاز بناتے تھے توت تھا اور اس کے پہلے دن کو نوروز کہتے تھے اور کہتے تھے کہ اس میں زمین کی آبادی کی ابتدا ہوئی تھی اور ان کے مہینوں کے نام

یہ ہیں۔

توت، بابہ، ھتور، کیھک، طوبہ، امشیر، برمہات، برموذہ، بشنس، بونہ، ابیب، مسری، اور وہ پانچ دن جن کو وہ النسئی بناتے تھے، مسری اور توت کے درمیان تھے اور وہ تحریر جسے قبطی لکھتے تھے یونانی اور رومی کے درمیان تھی اور وہ اس رسم الخط کے مطابق تھی[1]

---

[1] اصل کتاب میں وہ رسم الخط نہیں لکھا گیا۔

بربر اور افارقہ کی مملکتیں

بربر اور افارقہ، فارق بن بیعر بن حام بن نوح کی اولاد ہیں، جب ان کے بھائی سرزمین مصر کے بادشاہ بن گئے اور انھوں نے العریش سے اسوان تک طولاً اور ایلہ سے برقہ تک عرضاً قبضہ کر لیا تو یہ مغرب کی طرف چلے گئے اور جب ارض برقہ سے گزرے تو انہوں نے شہروں پر قبضہ کر لیا اور ان میں سے ہر قوم ایک شہر پر غالب آگئی حتیٰ کہ وہ ارض مغرب میں منتشر ہو گئے۔

ان میں سے پہلا بادشاہ لواتہ تھا جو جبال برقہ کی زمین اجدابیہ کا بادشاہ بنا اور مزاتہ، ودّان کی زمین کے بادشاہ بنے اور یہ لوگ اپنے باپ کی طرف منسوب ہوئے اور ان میں سے کچھ لوگ توزغہ شہر کی طرف چلے گئے اور وہاں بادشاہ بن گئے اور وہ ہوارہ تھے اور دوسرے لوگ بلاد ادمیک کی طرف چلے گئے اور وہ بذرعہ تھے اور کچھ طرابلس کی طرف چلے گئے انہیں مصالین کہا جاتا تھا اور کچھ طرابلس کے مغرب کی طرف چلے گئے، انہیں وہیلہ کہا جاتا تھا۔

پھر راستہ انہیں بلندی کی طرف لے گیا اور کچھ لوگوں نے قیروان کی راہ اختیار کی، انہیں برقشانہ کہا جاتا ہے اور دوسروں نے شمالی راہ اختیار کی اور تاہرت چلے گئے انہیں کتامہ اور عجیسہ کہا جاتا ہے اور کچھ لوگوں نے سجلماسہ

کی راہ اختیار کی انہیں نفوسہ اور لمایہ کہا جاتا ہے اور کچھ لوگوں نے جبال ہکان کی راہ اختیار کی، انہیں لمطہ کہا جاتا ہے اور انہیں العبالاتؔ[1] بھی کہتے ہیں اور یہ جنگل میں بے آباد جگہوں پر ہیں اور کچھ لوگوں نے طنجہ کی راہ اختیار کی، انھیں کناسہ کہا جاتا ہے اور کچھ لوگوں نے سوس اقصیٰ کی راہ اختیار کی انہیں مداسہ کہا جاتا ہے۔

اور بربر اور افارقہ میں سے کچھ لوگوں نے بیان کیا ہے کہ وہ بربر بن عیلان بن نزار کی اولاد میں سے ہیں اور دوسروں نے بیان کیا ہے کہ وہ جذام اور لخم سے ہیں اور ان کے مساکن فلسطین میں تھے اور ایک بادشاہ نے انہیں نکال باہر کیا اور جب وہ مصر گئے تو ملوکِ مصر نے انہیں اُترنے سے روک دیا تو اُنھوں نے نیل کو عبور کیا پھر مغرب کو چلے گئے اور شہروں میں پھیل گئے اور دوسروں نے بیان کیا ہے کہ وہ یمن سے ہیں، ایک بادشاہ نے انہیں یمن کے ملک سے مغرب کے انتہائی دُور علاقوں کی طرف جلا وطن کر دیا اور تمام لوگ اپنی روایات کی نصرت کرتے ہیں اور اللہ تعالیٰ ہی اس بارے میں حق بات کو بہتر جانتا ہے۔

حبشیوں اور سوڈانیوں کی مملکتیں

حام بن نوح کی اولاد نے، اولادِ نوح کے ارضِ بابل سے مغرب کی طرف منتفرق ہونے کے وقت ارادہ کیا اور وہ فرات کو عبور کر کے مسقط الشمس کی طرف چلے گئے اور کوش بن حام کی اولاد منتفرق ہو گئی اور یہی حبشی اور سوڈانی ہیں، جب انھوں نے دو گروہ بن کر نیل مصر کو عبور کیا تو ان

---

[1] اصل کتاب میں یہ لفظ نقطوں کے بغیر ہے۔

میں سے ایک گروہ نے مشرق اور مغرب کے درمیان التیمن کا قصد کیا اور وہ نوبہ، البجہ، حبشہ، اور زنج ہیں اور ایک گروہ نے مغرب کا قصد کیا وہ زغادہ، الحس، القاقو، المردیون، مرندہ، اکھوکو اور غانہ ہیں۔

اور جب نوبہ، نیل سے غربی جانب گئے تو قبطیوں کی مملکت کے پڑوس میں رہے اور وہ بیعر بن حام بن نوح کے بیٹے ہیں جو وہاں بادشاہ بن گئے ہیں، پس نوبہ دو مملکتیں بن گئے ان میں سے ایک، ان لوگوں کی مملکت ہے جنہیں مقرہ کہا جاتا ہے اور وہ نیل کے شرق و غرب میں رہتے ہیں اور ان کا دارالحکومت دُنقلہ ہے اور یہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے مسلمانوں سے صلح کی اور انہیں کھجوریں دیں اور ان کے شہر کھجوروں، انگوروں اور کھیتوں والے ہیں اور مملکت کی وسعت دو ماہ کی مانند ہے اور نوبہ کی دوسری مملکت ان لوگوں کی ہے جنہیں علوہ کہا جاتا ہے یہ مقرہ سے بڑی شان والے ہیں اور ان کا دارالحکومت سُویہ ہے اور ان کے علاقے کی وسعت تین ماہ کی مانند ہے اور ان کے پاس نیل متعدد خلیجوں میں بٹ جاتا ہے۔

البجہ کی مملکت

یہ نیل اور سمندر کے درمیان ہیں اور ان کی متعدد مملکتیں ہیں اور ہر شہر میں الگ بادشاہ ہے۔ البجہ کی پہلی مملکت حد اسوان سے، حد برکات تک ہے اور اسوان، التیمن سے مشرق و مغرب کے درمیان مسلمانوں کی آخری عملداری ہے اور اس قوم کو نفیس کہتے ہیں اور مملکت کا دارالخلافہ ہجر ہے اور ان کے قبائل و بطون، عربوں کی طرح ہیں اور ان میں سے الحدرات، حجاب[1]، العماعر، کومر، مناسہ، رسعہ، اعرمرمہ

---

[1] ان قبائل کے اسماء کی اکثریت میں نقطوں کی کمی ہے۔

اور زنا نفج ہیں اور ان کے بلاد ہیں، سونے کے ڈھیلوں، جواہر اور زمرد کی کانیں ہیں اور وہ مسلمانوں سے صلح کرنے والے ہیں اور مسلمان اپنے شہروں میں کانوں میں کام کرتے ہیں۔

اور البجہ کی دوسری مملکت کو بلقین کہا جاتا ہے، جو بہت شہروں والی اور وسیع ہے وہ اپنے دین میں مجوسیوں اور ثنویوں سے مشابہت رکھتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کو زنجیر اعلیٰ کا نام دیتے ہیں اور شیطان کو صنحی حرافہ کا نام دیتے ہیں، یہ لوگ اپنی داڑھیوں کے بال اکھیڑتے ہیں اور اپنے اگلے دانت بھی اکھاڑتے ہیں اور ختنہ کرتے ہیں اور ان کے شہر بالدانی ہیں۔

تیسری مملکت کو بازین کہا جاتا ہے یہ نوبہ کی مملکت علوہ کی سرحد کے متصل ہیں اور البجہ کے نقلین کے بھی متصل ہیں۔ اور ان سے جنگ کرتے ہیں اور ان کی کھیتی کو کھاتے ہیں ۔۔۔[1]۔۔ اور وہ ان کا کھانا اور دودھ ہے۔

اور چوتھی مملکت کو جارین کہا جاتا ہے اور ان کا بادشاہ بلند رتبہ ہے اور اس کی حکومت باضع شہر جو بحر اعظم کا حد برکات تک جو نقلین کی مملکت کا حصہ ہے، ساحل ہے، کے درمیان سے لے کر حل الدجاج تک ہے اور وہ اپنے اگلے دانت اُوپر نیچے سے اکھاڑ دیتے ہیں اور کہتے ہیں ہمارے دانت گدھوں کے دانتوں کی طرح نہیں ہوتے اور اپنی داڑھیوں کو اکھیڑتے ہیں۔

اور پانچویں مملکت کو قلعہ کہا جاتا ہے اور یہ البجہ کی آخری مملکت ہے اور ان کی مملکت باضع کی حد سے فیکون تک ہے اور انہیں بڑی قوت و شوکت حاصل ہے اور ان کے جانیا زون کا گھر کا بھی ہے جسے

---

[1] اصل کتاب میں اس جگہ عبارت چھوٹی ہوئی ہے۔

دار السوا کہا جاتا ہے جس میں طاقت ور نو عمر جوان حرب و قتال کے لیے تیار رہتے ہیں۔

اور چھٹی مملکت، نجاشی کی مملکت ہے اور یہ ایک وسیع اور عظیم الشان ملک ہے اور دار الخلافہ کعبر ہے اور عرب ہمیشہ ہی تجارت کے لیے اس کی طرف آتے رہے ہیں اور ان کے عظیم شہر بھی ہیں اور ان کا ساحل دھلک ہے اور بلادِ حبشہ میں جو بادشاہ ہیں وہ بڑے بادشاہ کے ماتحت ہیں وہ اس کی اطاعت کرتے ہیں اور اُسے خراج ادا کرتے ہیں اور نجاشی یعقوبی نصرانیوں کے دین پر ہے اور حبشیوں کی آخری مملکت الزنج ہے اور وہ سندھ سے اور ان شہروں کے مشابہ شہروں سے رابطہ رکھتے ہیں اور اسی طرح الزنج سے ورے جو سندھ اور کرک کی سرحد سے ملحقہ علاقہ ہے اس سے بھی رابطہ رکھتے ہیں اور یہ لوگ حساب دان اور یکدل ہیں۔

اور وہ سوڈانی جو مغرب کو چلے گئے انھوں نے شہروں کو طے کیا اور ان کی متعدد مملکتیں ہوگئیں، ان کی پہلی مملکت الزغادہ کی ہے اور وہ کا نم مقام پر اُترے ہوئے ہیں اور ان کی فرودگاہیں سرکنڈوں کی جھونپڑیاں ہیں اور وہ شہروں والے نہیں ان کی حکومت کا نام کا کرہ ہے اور زغادہ کی ایک صنف کو الحومنن کہا جاتا ہے اور ان کا بادشاہ زغادہ میں سے ہے۔

پھر ایک اور مملکت ہے جنہیں ملّل کہا جاتا ہے اور وہ حاکم کانم سے مقابلہ کرتے ہیں اور ان کے بادشاہ کا نام میوسی ہے پھر مملکت حسنہ[1] ہے۔ ان کے شہر کو تنبیر کہا جاتا ہے اور اس شہر کے بادشاہ کو مرح کہتے ہیں اور القافو ان سے رابطہ رکھتے ہیں مگر وہ محتاج ہیں اور ان کا بادشاہ تنبیر کا بادشاہ ہے۔

---

[1] حاء کے بعد کوئی نقطہ نہیں ہے۔

پھر الکوکو کی مملکت ہے اور یہ سوڈانیوں کی سب سے بڑی اور عظیم الشان مملکت ہے اور سب مملکتیں اس کے بادشاہ کی اطاعت گزار ہیں اور الکوکو شہر کا نام ہے اور اس سے ورے متعدد مملکتیں ہیں جو اس کی اطاعت گزار ہیں اور اس کی امارت کا اعتراف کرتے ہیں کہ وہ اپنے شہروں کے بادشاہ ہیں اور ان میں مرو کی مملکت بھی ہے جو وسیع مملکت ہے اور بادشاہ کے شہر کو الحیاء کہا جاتا ہے اور ان میں مملکت مرو مہ[1]، مملکت بربر، مملکت صنہاجہ، مملکت مذکرمر، مملکت ترپانیر، مملکت ازدر، اور مملکت تعاروت بھی ہے یہ سب الکوکو کی مملکت کی طرف منسوب ہیں۔

پھر مملکت غانہ ہے اس کا بادشاہ بھی بڑی شان والا ہے اور اس کے ملک میں سونے کی کانیں ہیں اور متعدد بادشاہ اس کے ماتحت ہیں اور ان میں عام کی مملکت اور سامہ کی مملکت بھی ہے اور ان سب شہروں میں سونا پایا جاتا ہے۔

---

[1] ان مملکتوں کے بعض ناموں میں نقطوں کی کمی ہے۔

یمن کے بادشاہ

رُواۃ اور اُمم وقبائل کے حالات و واقعات کے مدعیانِ علم نے بیان کیا ہے کہ قحطان بن ہود نبی کی اولاد میں سے جو شخص سب سے پہلے بادشاہ بنا وہ ابن عابر بن شالح بن ارفخشد ابن سام بن نوح سبا بن یعرب بن قحطان تھا اور سبا کا نام عبد شمس تھا اس لیے کہ وہ ملوک عرب میں سے پہلا بادشاہ تھا، وہ زمین میں چلا اور اس نے قیدی بنائے قحطان بن یعرب پہلا شخص ہے جسے انعم صباحًا اور ابیت اللعن کا تحفہ دیا گیا۔

پھر سبا کے بعد حمیر بن سبا بادشاہ بنا اور حمیر کا نام زید تھا اور وہ پہلا بادشاہ تھا جس نے سرخ یاقوت کے نگینوں والا سنہری تاج پہنا۔

پھر حمیر کے بعد اس کا بھائی کہلان بن سبا بادشاہ بنا اور اس نے لمبی عمر پائی حتیٰ کہ وہ بوڑھا ہو گیا، پھر کہلان کے بعد ابو مالک بن عمیکرب بن سبا بادشاہ بنا اور اس کی حکومت تین سو سال قائم رہی، پھر ابو مالک کے بعد خنادہ بن غالب بن زید بن کہلان بادشاہ بنا، اور یہ پہلا شخص ہے جس نے مشرقی تلواریں بنائیں اور یہ رات کو جنات کے لیے کھانا تیار کیا کرتا تھا اور اس نے ایک سو بیس سال حکومت کی، اور خنادہ کے بعد الحارث بن مالک بن افراقیس بن صیفی بن یشجب بن سبا نے ایک سو

چالیس سال حکومت کی، پھر الحارث بن مالک بعد الرائش بادشاہ بنا اور وہ الحارث بن شداد بن ملطاط ابن عمرو بن ذی ابین بن ذی یقدم بن الصوار بن عبد شمس بن وائل بن الغوث ابن حیدان بن قطن بن عریب بن ایمن بن الہمیسع بن حمیر بن سبا تھا، اور یہ پہلا شخص ہے جس نے جنگ کی اور اموال حاصل کیے اور دوسرے ممالک سے یمن میں غنائم لایا اور اسے الرائش کا نام دیا گیا اور یہ اس کے نام پر غالب آ گیا اور اس کی حکومت ۲۵ سال رہی۔

پھر الرائش کے بعد اس کا بیٹا ابرہہ بن الرائش بادشاہ بنا اور وہ ابرہہ ذو منار ہے اور یہ اس لیے کہ وہ مغرب کی جانب گیا اور جب یہ کسی شہر پر غالب آ جاتا تو اُسے آگ لگا دیتا اور اس کی حکومت ۱۸۰ سال رہی۔

پھر ابرہہ کے بعد اس کا بیٹا افریقیس بن ابرہہ بادشاہ بنا اور اس کی حکومت ۱۶۴ سال رہی، پھر افریقیس کے بعد اس کا بھائی العبد بن ابرہہ بادشاہ بنا اور اُسے ذو الاذعار کہا جاتا تھا کیونکہ اس نے دشمن کو ڈرایا تھا اور وہ عجیب الخلقت لوگوں کو لایا کرتا تھا اور اس کی حکومت ۲۵ سال رہی، پھر ذوالاذعار کے بعد، الهدہاد بن شرحبیل بن عمرو بن الرائش بادشاہ بنا اور اس کی حکومت ایک سال رہی، پھر الهدہاد کے بعد، زید بادشاہ بنا اور وہ تبع الاوّل بن نیکف ہے اس کی عمر طویل ہوئی اور وہ باغی و طاغی بن گیا۔ رواۃ کا خیال ہے کہ اس نے چار سو سال حکومت کی ہے پھر بلقیس نے اُسے قتل کر دیا۔

اور بلقیس بنت الهدہاد بن شرحبیل بادشاہ بنی اور اس کی حکومت ۱۲۰ سال رہی پھر حضرت سلیمان کے ساتھ ان کا جو واقعہ ہوا سو ہوا۔ اور تین سو بیس سال تک یمن کی حکومت حضرت سلیمان بن داؤد کے لیے ہو گئی پھر رحبعم بن سلیمان بن داؤد نے دس سال حکومت کی پھر حکومت حمیر کے پاس لوٹ آئی اور یاسر ینعم بن عمرو بن یعفر بن عمرو بن شرحبیل بادشاہ بنا اور اس کا اقتدار مضبوط ہو گیا اور اس کی حکومت پچاسی

سال رہی پھر شمر بن افریقیس بن ابرہہ نے ۵۳ سال حکومت کی۔ پھر تبع الاقرن بن شمر بن عمید بادشاہ بنا اور اس نے ہندوستان سے جنگ کی اور اس نے چین سے بھی جنگ کرنے کا ارادہ کیا اور اس کی حکومت ۱۶۳ سال رہی۔

پھر ملکیکرب بن تبع بادشاہ بنا اور اس نے شہروں سے جنگ کی اور اس نے اپنی قوم کو زمین کے انتہائی دُور دراز علاقوں تک پھیلا دیا اور انہیں سجستان اور خراسان منتقل کر دیا اور انہوں نے اس کے خلاف ایکا کر کے اُسے قتل کر دیا اور اس کی حکومت ۳۲۰ سال رہی۔

پھر حسان بن تبع بادشاہ بنا اور اس نے ایک عرصہ تک جنگ نہ کی پھر طسم اور جدیس کے درمیان جو ہوا سو ہوا تو تبع ان کے مقابلے میں گیا اور جب وہ ان کے نزدیک ہوا تو طسم کے ایک شخص نے جو اس کے ساتھ تھا اُسے کہا کہ ان کے پاس ایک عورت ہے جسے یمامہ کہتے ہیں اس کی نظر غلطی نہیں کرتی، مجھے خدشہ ہے کہ وہ انہیں متنبہ کر دے گی، سو اس نے اپنے اصحاب کو حکم دیا اور انہوں نے زیتون کے درخت کاٹے اور اس نے کہا کہ تم میں سے ہر ایک شخص زیتون کی بڑی شاخ کو اپنے پیچھے اُٹھا لے پس ہر شخص نے بڑی شاخ اُٹھا لی اور جب اس عورت نے دیکھا تو کہنے لگی میں درختوں کو چلتے دیکھتی ہوں، وہ کہنے لگے، کیا درخت بھی چلتے ہیں؟ وہ کہنے لگی ہاں رب کی قسم ہر پتھر اور مٹی بھی، اور وہ حمیر کے جوانوں کے پیچھے ہے سو انھوں نے اس کی تکذیب کی اور حسان نے صبح کو ان پر حملہ کر دیا اور انہیں قتل کر دیا اور اس کی قوم نے اسے ذبح کر دیا اور اس کا دباؤ ان پر گراں ہو گیا اور انہوں نے اس کے بھائی عمرو بن تبع سے ذُو رُعین کے سوا، اس کے قتل پر موافقت کر لی، اس نے انہیں اس بات سے روکا تھا پس اُس نے اُسے قتل کر دیا اور اس کی حکومت ۲۵ سال رہی۔

اور اپنے بھائی کو قتل کرنے کے بعد عمرو بن تبع بادشاہ بنا اور اس کی نیند اُڑ گئی اور زندگی مکدر ہو گئی اور اس نے ان تمام آدمیوں کو قتل کر دیا جنہوں نے اُسے اپنے بھائی کو قتل کرنے کا مشورہ دیا تھا حتیٰ کہ وہ ذو رُعین تک پہنچ گیا، اس نے کہا، میں نے تجھے مشورہ دیا تھا کہ ایسا نہ کرنا اور میں نے دو شعر بھی لکھے تھے جو تیرے پاس ہیں اور اس نے اُسے ایک رقعہ دیا اس میں لکھا تھا ؎

"اے وہ شخص جو نیند کے بدلے میں بے خوابی خریدتا ہے وہ شخص سعادت مند ہے جو ٹھنڈی آنکھوں کے ساتھ رات بسر کرتا ہے اگر حمیر نے عہد شکنی اور خیانت کی ہے تو ذو رُعین کے لیے اللہ کی معذرت ہے" اور عمرو کی حکومت ۶۳ سال رہی۔

پھر تبع بن حسان بن بجیلہ بن ملکیکرب بن تبع الاقرن بادشاہ بنا اور وہ اسعد ابو کرب ہے اور یہی یمن سے یثرب کی طرف گیا اور الفطیون، اوس اور خزرج کا بادشاہ تھا اس نے انہیں دُکھ دہ عذاب دیے اور مالک بن العجلان خزرجی نے آکر تبع کے پاس اس کی شکایت کی اور اس نے اُسے بتایا کہ قریظہ اور نضیر کا ان پر غلبہ ہے، سو تبع ان کے مقابلے میں گیا اور اس نے کچھ یہودیوں کو قتل کر دیا اور تبع نے اپنے بیٹے کو ان کے درمیان اپنا خلیفہ بنایا تو انھوں نے اُسے قتل کر دیا پس وہ ان کی طرف بڑھا اور ان سے جنگ کی۔

اور انصار کا سردار عمرو بن طلحہ خزرجی بنی نجار سے تھا اور وہ دن کو اس سے جنگ کرتے تھے اور رات کو اسے مان لیتے تھے اور وہ کہتا تھا ہماری قوم کے لوگ شریف ہیں اور اس نے شغلما ئے یہود کو اکٹھا کر کے کہا کہ وہ اس شہر کو یعنی مدینہ کو ڈھانے والا ہے یہود کے علماء اور عظماء کہنے لگے تو اس کی طاقت نہیں رکھتا، اس نے پوچھا کیوں؟ انھوں نے

کہا اس لیے کہ یہ بنی اسماعیل کے نبی کے لیے ہے جو بیت الحرام سے نکلے گا۔

پس وہ چلا گیا اور اپنے ساتھ یہود کے کچھ علماء بھی لے گیا اور جب وہ مکہ کے نزدیک آیا تو ہذیل کے کچھ لوگ اس کے پاس آئے اور اُسے کہنے لگے کہ مکہ میں جو گھر ہے اس میں خزانے اور جواہرات ہیں، اگر تو اس کے پاس آ جائے تو جو کچھ اس میں ہے اُسے حاصل کرے گا اور انہوں نے چاہا کہ وہ ایسا کرے اور اللہ اُسے ہلاک کر دے اور بعض کا قول ہے کہ کچھ لوگوں نے اُسے مشورہ دیا کہ وہ اسے گرا دے اور اس کے پتھروں کو یمن لے جائے اور وہاں ایک گھر بنائے جس کی عرب تعظیم کریں، سو تبع نے یہود کے علماء کو بُلایا اور ان سے اس بات کا ذکر کیا وہ کہنے لگے، ہم زمین میں اس گھر کے سوا، اللہ کے کسی گھر کو نہیں مانتے اور جس نے بھی اسے گزند پہنچانے کا ارادہ کیا ہے اللہ تعالیٰ نے اُسے ہلاک کر دیا ہے۔

اور اسی شب اُسے بیماری لاحق ہو گئی تو علماء نے اُسے کہا اگر تو نے اس گھر کے بارے میں دل میں کوئی بُرا ارادہ کیا ہے تو اسے چھوڑ دے اور اس کی تعظیم کر، سو اس نے اپنے ارادے کو چھوڑ دیا اور اللہ تعالیٰ نے اس کی بیماری کو دُور کر دیا اور جن لوگوں نے اُسے اس کے گرانے کا مشورہ دیا تھا اس نے انہیں قتل کر دیا اور اس کا طواف کیا اور اس کی تعظیم کی، اور قربانی کی اور اپنا سر منڈایا اور اس نے خواب میں دیکھا کہ اسے غلاف چڑھا تو اس نے اُسے سیاہ و سفید رنگ کے ملے جلے رنگ کا غلاف چڑھایا اور الگ ہو گیا اور اس نے پھر خواب میں دیکھا کہ اسے غلاف چڑھا تو اس نے اسے کٹی ہوئی چادروں کا غلاف چڑھایا اور اس بارے میں اشعار کہے سے

ہم نے اس گھر کو جسے اللہ نے حرام قرار دیا ہے کٹی ہوئی چادروں

کا غلاف چڑھایا اور ہم نے گھاٹی میں چھ ہزار جانوروں کی قربانی دی تو لوگوں کو ان کی طرف آتے دیکھنا ہے اور ہم نے حکم دیا کہ کعبہ کے لیے مُردہ جانور کی اور نہ ہی قیدی کے خون کی قربانی پیش کی جائے پھر ہم نے بیت اللہ کے سات سات طواف کیے اور ہم نے مقام ابراہیم کے پاس سجدے کیے اور ہم نے مہینے میں سے سات دن اس میں قیام کیا اور ہم نے اس کے دروازے کے لیے چابی بنائی۔

پھر وہ یہود کے علماء کے ساتھ یمن کو واپس آگیا اور اس نے اور اس کی قوم نے یہودی مذہب اختیار کر لیا اور اس کی حکومت ۷۸ سال رہی پھر ملوک قحطان متفرق ہو گئے اور متفرق لوگ بادشاہ بنے جن میں سے تبع بن عمرو ہے پھر انہوں نے اُسے اُتار دیا اور اُنہوں نے مرثد بن عبد کلال کو جو تبع کا ماں کی طرف سے بھائی تھا بادشاہ بنایا اور وہ چالیس سال بادشاہ رہا، پھر ولیعہ بن مرثد نے ۳۹ سال حکومت کی پھر ابرہہ بن الصباح بادشاہ بنا اور وہ ملوک یمن میں سے سب سے مضبوط اور سخت بادشاہ تھا اور اس کی حکومت ۹۳ سال رہی، پھر عمرو بن ذی قیفان بادشاہ بنا پھر ذوالکلاع بادشاہ بنا۔

پھر لخنیعہ ذوشناتر بادشاہ بنا اور یہ ملوک حمیر میں سے خبیث ترین اور ردّی ترین بادشاہ تھا اور وہ قوم لوط کا عمل کرتا تھا۔ وہ بادشاہوں کے بچوں میں سے ایک بچے کے پاس پیغام بھیجتا اور اس سے کھیلتا پھر اپنے کمرے میں آجاتا اور اس کے منہ میں مسواک ہوتی حتیٰ کہ اس نے ذونواس بن اسعد کے پاس پیغام بھیجا تاکہ اس سے کھیلے، وہ آیا اور اس کے پاس چھُری تھی اور جب وہ اس سے خلوت میں ملا تو ذونواس نے اس پر حملہ کر کے اُسے قتل کر دیا اور اس کا سر کاٹ لیا اور اُسے اس جگہ

رکھ دیا جس سے وہ آتا تھا اور جب وہ باہر نکلا تو دروازے پر جو فوجی دستہ تھا اس نے اسے آواز دی، اے ذولنواس کوئی خوف نہیں اس نے کہا، خوف، سر دا لے پر ہے، انہوں نے دیکھا کہ اس نے اسے قتل کر دیا ہے پس انہوں نے ذولنواس کو بادشاہ بنا لیا اور ذوشناتر کی حکومت ۲۷ سال رہی۔

اور ذولنواس بن اسعد بادشاہ بنا، اس کا نام زرعہ تھا، اس نے سرکشی اختیار کی اور وہی خندقوں والا تھا اور یہ واقعہ یوں ہے کہ وہ یہودی دین پر تھا اور عبداللہ بن الثامر نام ایک شخص یمن آیا جو مسیح کے دین پر تھا، اس نے یمن میں اپنے دین کو نمایاں کیا اور جب وہ کسی بیمار کو دیکھتا تو کہتا میں تیرے لیے اللہ سے دُعا کروں گا حتیٰ کہ وہ تجھے شفا دے گا اور تو اپنی قوم کے دین کو چھوڑ دے گا اور وہ ایسے ہی کرتا اور اس کے متبعین بکثرت ہو گئے۔

ذولنواس کو اس کی اطلاع ملی اور وہ اس دین کے قائلین کو تلاش کرنے لگا اور زمین میں ان کے لیے خندقیں کھودنے لگا اور آگ سے جلانے لگا اور تلوار سے قتل کرنے لگا حتیٰ کہ اس نے انہیں ہلاک کر دیا اور ان میں سے ایک شخص نجاشی کے پاس آیا اور وہ نصرانیوں کے دین پر تھا پس نجاشی نے یمن کی طرف ایک فوج بھیجی جس کا سالار ارباط نام ایک شخص تھا اور وہ ستر ہزار آدمی تھے اور ارباط کی فوج میں ابرہۃ الاشرم بھی اس کے ساتھ تھا، سو ذولنواس اس کے مقابلے میں گیا اور جب ان کی مڈبھیڑ ہوئی تو ذولنواس نے شکست کھائی اور جب ذولنواس نے اپنی قوم کی پراگندگی اور شکست کو دیکھا تو اس نے اپنے گھوڑے کو مارا اور سمندر میں گھس گیا اور یہ اس کا آخری دور تھا اور ذولنواس کی حکومت ۶۸ سال رہی۔

اور ارباط حبشی یمن آیا اور اس نے وہاں قیام کیا پھر ابرہۃ الاشرم نے حکومت کے بارے میں اس سے کشاکش کی اور حبشیوں کا ایک گروہ ارباط کے ساتھ الگ ہو گیا اور ایک گروہ ابرہہ کے ساتھ ہو گیا اور دونوں جنگ کے لیے نکلے اور ہر ایک اپنے ساتھی کے پاس گیا۔ اور جب ان کی ملاقات ہوئی تو ابرہہ نے ارباط سے کہا اے ارباط ہم اپنے اور تیرے درمیان لوگوں کو قتل کر کے کیا کریں گے؟ تم میرے مقابلے میں نکلو اور میں تمہارے مقابلے میں نکلتا ہوں اور جس نے اپنے ساتھی کو گزند پہنچایا اس کی فوج اسے چھوڑ کر اس کی طرف آجائے گی اور ہر ایک اپنے ساتھی کے مقابلے میں نکلا اور ارباط نے اسے نیزہ مارا اور اس کی دونوں آنکھوں کو پھوڑ دیا اور ابرہہ کے غلام نے اسے تلوار مار کر قتل کر دیا اور یمن میں حبشیوں نے ابرہہ پر اتفاق کر لیا اور جب نجاشی کو اطلاع ملی تو وہ غضب ناک ہوا اور اس نے قسم اٹھائی کہ وہ اپنے پاؤں سے اس کے علاقے کو روند دے گا یا اس کی پیشانی کے بالوں کو کاٹ دے گا پس ابرہہ نے اپنا سر منڈوایا اور بالوں کو اور اپنے علاقے کی مٹی کو اس کے پاس بھیج دیا اور کہا میں تیرا غلام ہوں اور ارباط بھی تیرا غلام ہے ہم نے آپ کے معاملے میں اختلاف کیا اور سب کی اطاعت آپ ہی کے لیے ہے تو وہ اس سے راضی ہو گیا۔

اور سیف بن ذی یزن، قیصر کے پاس حبشیوں کے خلاف کمک مانگنے گیا اور اس نے سات سال اس کے سامنے قیام کیا پھر اس نے اسے واپس کر دیا اور وہ لوگ نصرانیوں کے دین پر ہیں میں ان سے جنگ نہیں کروں گا، سو وہ کسریٰ کے پاس چلا گیا تو اس نے قیدیوں کو بھیجا اور اس نے ان کے ساتھ وہرز نام ایک رئیس کو بھیجا پس جب وہ شہر میں آیا تو اس نے حبشیوں سے جنگ کی اور ابرہہ حبشی کو قتل کر

دیا اور شہر پر غالب آگیا ، پھر سیف بن ذی یزن بن اصبح بادشاہ بنا اور سیف کے متعلق اُمیہ بن ابی الصلت نے کہا ہے ؂

صرف ابن ذی یزن ہی بدلہ کا مطالبہ کرتا ہے اس نے دشمنوں کے لیے سمندر میں کئی سال قیام کیا وہ ہرقل کے پاس آیا اور اس کی عزت جاتی رہی اور اس نے اس کے ہاں وہ بات نہ پائی جو اس نے کہی تھی پھر ساتویں سال کے بعد وہ کسریٰ کی جانب گیا اور دُور تک چلا گیا حتیٰ کہ وہ شرفاء کے بیٹوں کو لایا اور وہ ان کے آگے آگے تھا ، چلا جا تو نے چلنے میں جلدی کی ہے۔

یمن کے بادشاہ اپنی حکومت کے آغاز میں اصنام پرستی کا دین رکھتے تھے پھر انہوں نے یہودیوں کا دین اختیار کر لیا اور تورات پڑھی اور یہ واقعہ یوں ہے کہ یہود کے کچھ علماء ان کے پاس گئے اور انہوں نے ان کو یہودیت کے دین کی تعلیم دی اور وہ صرف شہروں پر غارت گری کرنے کے لیے ہی یمن سے آگے جاتے تھے پھر اپنے دارالخلافے کی طرف واپس آجاتے تھے۔

اور بلادِ یمن کے صوبوں کا نام مخالیف ہے اور وہ ۸۴ صوبے ہیں اور ان کے نام یہ ہیں :-

الیحضبین ، یکلا ، ذمار ، طمو ، عیان ، طمام ، ھمل ، قدم ، خیوان سنحان ، ریحان ، جُرش ، صعدۃ ، الاخروج ، مجیح ، حرآنہ ، ہوزن ، قفاعۃ ، الوزیرۃ ، الحجر ، المعافر ، عُنّۃ ، الشوانی ، جبلان ، وصاب ، السکون شرطب ، الجند ، مشوَر ، الثجنۃ ، المزدرع ، حیران ، مأرب ، حضور ، علفان ، ریشان ، النہم ، بیش ، فنتکان ، قُربیٰ ، قنونا ، رقیہ ، زنیف ، الحصوف ، الساعد ، بلجۃ ، المجمع ، الکدراء ، المعتیر ، زبید ، ربلع ، الرکب ، بنی مجید ، لحج ، اُبین ، الوادیین ، اُلہان ، حضرموت ،

مقری، حبش، حوض، الحقلین، عنس، بنی عامر، تاذن، حملان، ذی جرۃ، خولان، الشرد، الدثنیہ، کبیبۃ، تبالۃ۔

اور سواحل میں سے عدن ہے اور یہ ساحل صنعاء، المندب، غلافقۃ، الحردۃ، الشرجۃ، عثر، الحمضۃ، السرین اور جدہ ہیں۔

یہ مملکت یمن کے شہر ہیں اور وہ بسا اوقات شہروں پر غارت گری کرتے تھے اور اپنے ملک کو واپس چلے جاتے تھے۔

جب قضاعہ یمن میں داخل ہوں تو یمن کے قبائل بہت سے ہیں روایت ہے کہ ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ یارسول اللہ، نزار زیادہ ہیں یا قضاعہ؟ آپ نے فرمایا کہ قضاعہ مخلوط نہیں ہوئے اور اس وقت قضاعہ اس بات پر قائم ہیں کہ وہ ملک بن حمیر کے بیٹے ہیں۔

یہ قبائل یمن کی اکثریت ہے جن میں نزار، قضاعہ، جذام، لخم، بجیلہ اور خثعم بھی داخل ہیں اور پہلا شخص جس کا نام مشہور ہوا اور اس کی قدر پہچانی گئی سبا بن یشجب بن یعرب بن قحطان تھا اور اس کے بیٹوں میں سے کہلان بن سبا اور حمیر بن سبا ہیں۔

اور قبائل کہلان میں سے طی بن ادد بن زید بن عریب بن کہلان، اور الاشعر بن ادد بن زید اور عنبس بن قیس بن الحارث بن مرۃ بن ادد، اور جذام اور لخم اور عاملۃ ہیں اور وہ بنو عمرو بن عدی بن الحارث بن مرۃ بن ادد بن زید اور مذحج ابن ادد بن زید بن عریب بن کہلان ہیں۔

اور قبائل مذحج سے سعد العشیرۃ بن مذحج، مراد بن مذحج، النخع ابن عمرو بن علۃ بن جلد بن مذحج، سعد العشیرۃ بن مذحج کے بیٹے حکم اور جعفی اور خولان بن عمرو بن سعد العشیرۃ بن مذحج اور زبید بن الصعب بن سعد العشیرۃ بن مذحج ہیں۔

اور ہمدان، اس کا نام اوسلة بن خیار بن ربیعہ بن مالک بن زید بن کہلان، اور خثعم اور بجیلہ پسران انمار بن نزار بن عمرو بن الحیار بن الغوث بن بنت ابن مالک بن زید بن کہلان ہے۔

اور ازد بن الغوث بن بنت بن مالک بن زید بن کہلان، اور قبائل ازد سے، عک بن عدنان بن الذئب بن عبداللہ بن الازد ہیں حالانکہ عک، عدنان بن ادد کی طرف منسوب ہیں اور العتیک بن اسد بن عمرو بن الازد، اور غسان اور وہ مازن بن الازد ہے۔

اور قبائل غسان سے خزاعہ ہے اور وہ ربیعہ بن حارثہ بن عمرو بن عامر بن حارثہ بن امرئ القیس بن ثعلبہ بن غسان ... [1] بن دادعة بن عمران بن عامر بن حارثہ بن امرئ القیس ہے اور اوس اور خزرج پسران حارثہ بن ثعلبہ بن غسان ہیں۔ حضرت حسان بن ثابت انصاری نے کہا ہے ؎

ہم الغوث بن بنت بن مالک بن زید بن کہلان کے بیٹے ہیں اور قابل فخر کاموں والے ہیں۔

اور قبائل نمبر ہیں سے قضاعہ ہیں اور نسابوں کے خیال کے مطابق قضاعہ ابن نزار بن معد بن عدنان ہے اور نزار ابو قضاعہ کنیت کرتا تھا اور قبائل قضاعہ ہیں سے نہد بن زید بن لیث بن سود بن اسلم بن الحاف بن قضاعہ جنیہ بن زید بن لیث بن سود بن اسلم بن الحاف بن قضاعہ اور علوہ بن سعد بن زید بن لیث بن سود بن اسلم بن الحاف بن قضاعہ اور سلیح ابن حلوان بن عمران بن الحاف بن قضاعہ اور کلب بن دبرة بن تغلب بن حلوان بن عمران بن الحاف بن قضاعہ، اور القین بن جسر بن الاسد بن دبرة بن تغلب ابن حلوان، اور تنوخ، مالک بن فہم بن تیم اللہ بن الاسد بن دبرة بن تغلب بن حلوان ہیں، یہ قضاعہ کے قبائل کی اکثریت ہے۔

اور حمیر بن سبا سے، الصدف بن سہل بن عمرو بن قیس بن معاویہ بن جشم

---

[1] اصل کتاب میں اس جگہ عبارت چھوٹی ہوئی ہے۔

بن وائل بن عبد شمس بن الغوث بن قطن بن عریب بن زہیر بن الہمیسع ابن حمیر بن سبا بن یشجب بن یعرب بن قحطان ہیں۔

اور حضرموت کے بارے میں لوگوں میں اختلاف پایا جاتا ہے، کچھ لوگوں نے بیان کیا ہے کہ وہ ان گزری ہوئی اقوام میں سے ہیں جو طسم، جدلیس، عملاق، عاد، ثمود اور عبیس الاولیٰ ادبار اور جرہم کی طرح ختم ہو چکی ہیں۔

اور اہل یمن کا اپنے شہروں سے خروج اور شہروں میں انتشار، سیل العرم کے باعث ہوا اور رواۃ کی روایت کے مطابق اس کا آغاز یہ ہے کہ عمرو بن عامر بن حارثہ بن امرئ القیس بن ثعلبہ بن مازن بن الازد، قوم کا سردار تھا اور وہ کاہن تھا اس نے دیکھا کہ یمن کے شہر غرق ہو رہے ہیں تو اس نے اپنے ایک بیٹے پر اظہار ناراضگی کیا اور اس نے اپنا چوتھائی حصہ فروخت کیا اور وہ اور اس کے اہل بیت باہر نکل گئے اور وہ بلاد عک کی طرف آ گیا پھر وہ نجران کی طرف کوچ کر گئے اور مذحج نے ان سے جنگ کی پھر وہ نجران سے بھی کوچ کر گئے اور مکہ کے پاس سے گزرے وہاں ان دنوں جرہم تھے، انہوں نے ان سے جنگ کی حتیٰ کہ انہیں شہر سے باہر نکال دیا اور وہ جحفہ کی طرف چلے گئے۔ پھر یثرب کی طرف کوچ کر گئے اور وہاں حارثہ بن ثعلبہ بن عمرو بن عامر کے دو بیٹے اوس اور خزرج پیچھے رہ گئے اور حارثہ کے دونوں بیٹوں کے علاوہ ازد کی ایک جماعت بھی ان سے آ ملی اور بعض حلیف بن گئے اور بعض ان کے ساتھ شامل ہو گئے۔

اور ازد، یثرب میں پھیل گئے اور یثرب یہود کی فرودگاہ تھا سو انہوں نے ان سے کشاکش کی اور یہود نے اپنی کثرت کے باعث ان پر غلبہ پا لیا اور انہیں مغلوب کر لیا حتیٰ کہ یہود کا ایک شخص انصاری کے گھر آتا اور وہ

اُسے اپنے اہل اور مال سے ہٹا نہ سکتا حتیٰ کہ ان میں سے ایک شخص جسے الفطیون کہا جاتا تھا، مالک بن العجلان کے گھر آیا اور اس پر حملہ کر کے اُسے قتل کر دیا پھر وہ یمن کے ایک بادشاہ کے پاس گیا اور اس کے پاس یہود سے پہنچنے والی تکلیف کی شکایت کی، تو یہ بادشاہ اپنی فوج کے ساتھ روانہ ہوا حتیٰ کہ اس نے یہود کو خوب قتل کیا پس اوس اور خزرج کی حالت ٹھیک ہو گئی اور کھجوروں کے درخت لوٹے گئے اور انہوں نے گھر بنائے۔

اور باقی لوگ شام جانے کے ارادے سے روانہ ہو گئے حتیٰ کہ وہ ارض السراۃ میں آ گئے اور ازد شنوءۃ السراۃ اور اس کے اردگرد کے علاقے میں قیام پذیر ہو گئے اور ان میں سے کچھ قبائل عمان کی طرف چلے گئے اور ان میں سے عمان جانے والا پہلا شخص، مالک بن فہم بن غنم بن دوس بن عدنان بن عبداللہ بن زہران ابن کعب بن الحارث بن کعب بن عبداللہ بن مالک بن نصر بن الازد تھا۔ مالک نے عبدالقیس کی ایک عورت سے نکاح کیا اور اس نے اس کے متعدد لڑکوں کو جنم دیا، کہتے ہیں کہ اس کے سب سے چھوٹے بیٹے نے اُسے اس وقت قتل کر دیا جب وہ اپنے اونٹوں میں اس کے ساتھ تھا، پس مالک بن فہم اُٹھ کر اونٹوں میں گھومنے لگا تو اس نے اپنا سر اُٹھایا اور اس کے بیٹے نے اُسے چور خیال کیا تو اس نے تیر مار کر اُسے قتل کر دیا، اس کی ماں کو سلیمہ کہا جاتا تھا، بیان کیا جاتا ہے کہ مالک بن فہم نے کہا ہے

میں ہر روز اُسے تیراندازی سکھاتا تھا اور جب اس کی کلائی
مضبوط ہو گئی تو اس نے مجھے تیر مار دیا۔

پھر مالک کے بعد، بطون ازد کی ایک جماعت جا ملی ان میں ــــ ربیعہ، عمران بنو عمرو بن عدی بن حارثہ بن عمرو بن عامر شامل تھے اور وہ، بارق غالب، یشکر بن قیس بن صعب بن دھمان اور عامر کے کچھ لوگ، اور عمان

کے اردگرد کے کچھ لوگ تھے اور جب وہ عمان گئے تو بحرین اور ہجر میں پراگندہ ہو گئے۔

اور ارض تہامہ میں ازد سے الجدرۃ بھی تھے اور وہ عمرو بن خزیمہ بن جعثمہ بن یشکر بن مبشر بن صعب بن دھمان بن نصر بن زہران بن کعب بن الحارث بن کعب بن مالک بن نصر بن الازد کی اولاد میں سے تھے اور یہ واقعہ یوں ہے کہ عمرو نے کعبہ کی دیوار بنائی اور اس کا نام الجادر رکھا اور ان میں کچھ لوگ ہرات چلے گئے جو سرزمین خراسان میں ہے۔

اور غسان، شام کی طرف چلے گئے حتیٰ کہ ارض بلقاء میں اترے، اور شام میں کچھ لوگ سلیح کے بھی تھے جو رومیوں کی حفاظت میں تھے اور عیسائی ہو گئے تھے، غسان نے ان سے کہا کہ وہ بھی اس میں ان کے ساتھ شامل ہو جاتے ہیں تو انہوں نے شاہ روم کو خط لکھا اور شاہِ روم نے انہیں اس کا جواب دیا۔ پھر اس کے دمشق کے عامل کو ان کی مجاورت بُری لگی تو صاحب روم[1] نے قضاعہ کے عربوں کی ایک جماعت کے ساتھ شاہ روم کی طرف سے ان پر حملہ کر دیا، پھر غسان نے صلح کا مطالبہ کیا تو شاہِ روم نے انہیں جواب دیا اور ان دنوں غسان کا سردار، جفنہ بن علیۃ بن عمرو بن عامر تھا پس غسان عیسائی بن گئے اور حاکم روم کی جانب سے شام میں مالک بن کر قیام پذیر ہو گئے اور حوالہ بن العنو بن الازد کے بیٹے موصل کی طرف چلے گئے اور وہاں قبروکش ہو گئے اور اہل یمن یہ سمجھتے تھے کہ ان کا ملک، سد مارب سے غرق ہو جائے گا تو انہوں نے اُسے مضبوط کیا اور اس کی نگہداشت کی اور جب اللہ تعالیٰ نے ان پر سیل العرم کو بھیجا تو پانی ایک چوہے کے بل سے ان کے پاس آگیا جو سد میں سوراخ کرتا تھا سو اس نے انہیں غرق

---

[1] صاحب الروم کے الفاظ کا اس جگہ پر کوئی مفہوم نہیں اور شاید یہ محرف ہیں۔

کر دیا۔

شام کے بادشاہ

شام بنی اسرائیل کا دارالحکومت تھا، بیان کیا جاتا ہے کہ دمشق کا پہلا بادشاہ بالغ بن لعور تھا۔ پھر لوباب بادشاہ بنا اور وہ ایوب بن زارح الصدیق تھے آپ کے واقعہ کو اللہ تعالیٰ نے بیان کیا ہے، پھر نیسوس بادشاہ بنا اور بنی اسرائیل ان سے جنگ کرتے تھے پھر ہوبیر بادشاہ بنا جو لُد کا باشندہ تھا پھر مملکتیں منقطع ہو گئیں اور بنی اسرائیل کے بادشاہ رہ گئے حتیٰ کہ وہ ہلاک ہو گئے۔

اور رومی ان کی حکومت پر غالب آ گئے اور لوگ ملک کو چھوڑ گئے اور عربوں میں سے سب سے پہلے قضاعہ شام آئے اور ملوک روم کے پاس چلے گئے تو انہوں نے انہیں بادشاہ بنا لیا اور سب سے پہلے تنوخ بن مالک بن فہم بن تیم اللہ بن الاسد بن وبرہ بن تغلب بن حلوان ابن عمران بن الحاف بن قضاعہ کو بادشاہت ملی اور وہ نصرانیوں کے دین میں شامل ہو گئے اور شاہِ روم نے انہیں بلادِ شام میں رہنے والے عربوں کا بادشاہ بنا دیا اور ان میں سے جو سب سے پہلے بادشاہ بنا وہ نعمان بن عمرو بن مالک تھا۔

پھر بنو سلیح غالب آ گئے اور وہ بنو سلیح بن حلوان بن عمرو بن الحاف بن قضاعہ تھے اور بنو سلیح ایک وقت تک اسی حالت میں رہے پس جب ازد پراگندہ ہو گئے اور ان میں کچھ تہامہ اور کچھ یثرب اور کچھ عمان وغیرہ شہروں کو چلے گئے اور غسان، شام کو چلے گئے اور وہ ارضِ بلقاء میں آئے اور انہوں نے سلیح سے کہا کہ وہ بھی ان کے ساتھ شاہ

روم کی اطاعت میں داخل ہو جائیں اور شہروں میں قیام کریں اور جو حقوق انہیں حاصل ہوں گے انہیں بھی ہوں گے اور جو ذمہ داری ان پر ہوگی وہ ان پر بھی ہوگی۔ اور سلیح کے سردار دھمان بن العملق نے شاہِ روم نوشیروان کو خط لکھا اور اس کی فرودگاہ انطاکیہ میں تھی، اس نے ان کی بات مان لی اور ان پر کچھ شرائط عائد کیں اور وہ قیام پذیر ہو گئے۔

پھر ان کے اور شاہِ روم کے درمیان اس خراج کے متعلق جھگڑا ہو گیا جو شاہِ روم لیا کرتا تھا حتیٰ کہ غسان کے ایک شخص نے جسے جذع کہا جاتا تھا، شاہِ روم کے اصحاب میں سے ایک شخص کو اپنی تلوار مار کر قتل کر دیا اور ایک نے کہا، جذع نے جو تجھے دیا ہے اس سے لے لے، تو وہ سیدھا چلا گیا اور صاحبِ روم نے ان سے جنگ کی اور وہ دمشق کے علاقے میں سے بصریٰ میں لمبا عرصہ اُس سے برسرِ پیکار رہے پھر وہ المحفف کی طرف چلے گئے اور جب شاہِ روم نے جنگ میں ان کے استقلال کو اور اس کی فوجوں کی مقاومت کو دیکھا تو اس نے ان کی رخنہ اندازی کو پسند نہ کیا اور ان لوگوں نے اس شرط پہ صلح کی اپیل کی کہ ان کے اغیار میں سے کوئی شخص ان کا بادشاہ نہ ہوگا تو شاہِ روم نے ان کی بات مان لی اور اس نے ان پر جفنہ بن علیہّ بن عمرو بن عامر کو ان کا بادشاہ بنا دیا اور ان کے درمیان حالات روبراہ ہو گئے اور ان کے امور ایک ہی ہو گئے۔

اور جفنہ بن علیا کے بعد غسان میں سے الحارث بن مالک بن الحارث بن غضب بن خُشم بن الخزرج بن حارثہ بن ثعلبہ ابن عمرو بن عامر بن ثعلبہ بن حارثہ بن عدی بن امرئ القیس بن مازن بن الازد پہلا بادشاہ تھا جس کی شہرت ہوئی اور شان بلند ہوئی اور اس کے بعد الحارث الاکبر بن کعب بن علیہّ بن عمرو بن عامر اور کعب جو جفنہ ہے اور وہی ابن ماریہ ہے بادشاہ بنا اور اس کی ماں ماریہ بنت عاربا بن عامر تھی۔

پھر اس کا بھائی الحارث الاعرج بادشاہ بنا اور جولان میں اترا پھر اس کا بھائی الحارث الاصغر بادشاہ بنا پھر جبلہ بن المنذر بادشاہ بنا پھر الحارث بن جبلہ بادشاہ بنا پھر الایہم بن جبلہ بادشاہ بنا۔

اور الحارث بن ابی شمر بن الایہم اردن کا بادشاہ تھا اور جبلہ کی فرودگاہ دمشق تھی اور جبلہ بن الایہم اور اس کے اہل کے بارے میں حضرت حسان بن ثابت کہتے ہیں ۔

"اس گروہ کے کیا کہنے، جس سے میں نے پہلے زمانے میں جلّق میں ایک روز شراب نوشی میں رفاقت کی وہ سفید رُو ہیں اور شریف النسب ہیں اور ابتداء ہی سے بلند بینی ہیں۔ جفنہ کے بیٹے اپنے باپ کی قبر کے اردگرد ہیں جو کریم اور صاحب فضل ابن ماریہ کی قبر ہے۔

وہ آتے ہیں حتیٰ کہ ان کے کُتّے بھی نہیں بھونکتے اور وہ آنے والے وجود کے متعلق دریافت نہیں کرتے جو ان کے پاس آئے وہ اسے شیریں شراب سے نتھاری ہوئی شراب پلاتے ہیں۔"

یمن کے علاقے حیرہ کے بادشاہ

رواۃ اور اہل علم کا قول ہے کہ جب اہل یمن پراگندہ ہو گئے تو مالک بن فہم ابن غنم بن دوس، ملوک الطوائف کے زمانے میں آکر سرزمین عراق میں اترا اور اس نے جعد وغیرہ عربوں کے کچھ لوگوں کو جزیرہ میں پایا اور انہوں نے اُسے بیس سال تک بادشاہ بنا لیا۔

پھر جذیمہ ابرش آیا اور وہ کاہن بن گیا اور اس نے دو صنم بنائے جنہیں الضیزنان کہا جاتا تھا پس اس نے عرب قبائل میں سے کچھ قبیلوں کو جبراً کر دیا حتیٰ کہ وہ انہیں ارضِ عراق کی طرف لے گیا اور وہاں یہ

ایاد بن نزار کا گھر تھا اور ان کے گھر ارض جزیرہ کے درمیان ارض بصرہ تک تھے سو انہوں نے اس سے جنگ کی حتیٰ کہ جب وہ انبار کے قریب، فرات کے کنارے بقہ کی جانب گیا تو اس جانب ایک عورت حکمران تھی جسے الزباء کہا جاتا تھا اور وہ مردوں سے بہت بے رغبت تھی اور جب جذیمہ سرزمین انبار کی طرف گیا اور اس کی افواج اکٹھی ہو گئیں تو اس نے اپنے ساتھیوں سے کہا میں نے ارادہ کیا ہے کہ میں الزبا کو پیغام بھیج کر اس سے نکاح کروں اور اس کی حکومت کو اپنی حکومت کے ساتھ ملا لوں تو اس کے غلام قیصر نے اسے کہا کہ اگر الزباء ان میں سے ہوتی جو مردوں سے نکاح کرتی ہیں تو میں اس کی طرف سبقت کرتا سو اس نے اسے خط لکھا اور اس نے اسے خط لکھا کہ تم میرے پاس آؤ میں اپنے آپ کو تمہارے نکاح میں دے دوں گی تو وہ اس کی طرف کوچ کر گیا، قیصر نے اسے کہا میں نے تجھ سے پہلے کسی مرد کو عورت کے پاس جاتے نہیں دیکھا، یہ تیرا گھوڑا العصا ہے میں نے اسے تیار کیا ہے اس پر سوار ہو جا اور اپنے آپ کو بچا۔ مگر اس نے ایسا نہ کیا اور جب وہ اس کے پاس گیا تو اس نے اپنی ران ننگی کی اور کہنے لگی تو دلہن کے کام کو دیکھ رہا ہے؟ اس نے کہا فاجرہ غیر مختون اور عہد شکن کے کام کو، تو الزباء نے اسے ٹکڑے ٹکڑے کر دیا اور قیصر العصا گھوڑے پر سوار ہوا اور بچ گیا۔

اور جب جذیمہ قتل ہو گیا تو اس کی جگہ اس کا بھانجا عمرو بن عدی بن نصر بن ربیعہ بن عمرو بن الحارث بن مالک بن عمم بن نمارہ بن لخم بادشاہ بنا، قیصر نے عمرو سے کہا میری نافرمانی نہ کرنا، اس نے کہا اپنا خیال بیان کرو، اس نے کہا میرے ناک کان کاٹ کر مجھے چھوڑ دو، اس نے ایسے ہی کیا تو وہ الزباء کے پاس چلا گیا اور کہنے لگا تجھے معلوم ہی ہے کہ میں جذیمہ اور اس کے بھانجے عمرو کے خیر خواہوں میں سے ہوں حتیٰ کہ میں نے اسے

بادشاہ بنا دیا ہے اور اس نے مجھے یہ جزا دی ہے جو تو دیکھ رہی ہے ، میں تیرے پاس آیا ہوں تاکہ میں تیری خدمت میں رہوں اور شاید اللہ تعالیٰ عمرو کا قتل بھی تیرے ہاتھوں کرا دے۔

اور وہ مسلسل اس کے لیے تدبیر کرتا رہا حتیٰ کہ اس نے اُسے تجارت میں بھیجا اور وہ یکے بعد دیگرے اس کے پاس بہت سے اموال لایا اور اس بات نے اُسے خوش کیا اور وہ اس پر اعتبار کرنے لگی اور جب اس کا اعتماد اس پر مضبوط ہو گیا تو وہ عمرو کے پاس آیا اور کہنے لگا ، جوانوں کو صندوقوں میں بٹھا دو ، سو اس نے چار ہزار جوانوں کو دو ہزار اونٹوں پر لادا ، ان کے پاس تلواریں بھی تھیں پھر اس نے انہیں اس کے شہر میں داخل کر دیا اور ان میں عمرو بھی شامل تھا اور اس نے صندوقوں کو اپنے ساتھیوں میں تقسیم کر دیا اور ان میں سے متعدد صندوقوں کو اس کے گھر داخل کر دیا اور جب رات ہوئی تو انہوں نے باہر نکل کر الزباء اور اس کی مملکت کے بہت سے باشندوں کو قتل کر دیا اور عمرو بن عدی نے ۲۵ سال حکومت کی۔

پھر امراؤ القیس نے ۳۵ سال حکومت کی ، پھر اس کے بھائی الحارث بن عمرو نے ۳۷ سال حکومت کی ، پھر عمرو بن امرئ القیس بن عمرو بن عدی نے ۴۰ سال حکومت کی پھر المنذر بن امرئ القیس بادشاہ بنا اور یہی محرّق ہے اور اس کا نام محرّق اس لیے ہے کہ اس نے کچھ لوگوں کو جنہوں نے اس سے جنگ کی تھی ، پکڑا اور انہیں جلا دیا اس وجہ سے اس کا نام محرّق رکھا گیا۔

پھر نعمان بادشاہ بنا اسی نے الخورنق کو تعمیر کیا تھا اسی دوران میں کہ وہ اس سے اپنے سامنے کے فرات کے علاقے کو اور اس کے کھجور کے درختوں ، پھلوں اور درختوں کو دیکھ رہا تھا کہ اس نے موت کو یاد کیا اور کہنے لگا ، موت کی آمد اور دنیا کی جدائی کے ساتھ یہ چیزیں کچھ فائدہ

نہیں دیتیں سو وہ درویش بن گیا اور بادشاہیت سے الگ ہو گیا اور عدی بن زید کہتا ہے ؎

اور خورنق کے مالک نے جب ایک روز دیکھا تو سوچا اور ہدایت کے لیے سوچنا ہوتا ہے اس کے حال نے اور اس کی مملوکات کی کثرت نے اسے خوش کیا اور سمندر اور سدیر وسعت والے تھے، پس اس کا دل باز آ گیا اور کہنے لگا اس زندہ کی شادمانی کیا ہے جو موت کی طرف جا رہا ہے۔

اور اس کے بعد المنذر بن نعمان نے تیس سال حکومت کی، پھر عمرو بن المنذر بادشاہ بنا اور یہ وہ ہے کہ حارث بن ظالم نے اس کے پاس خالد بن جعفر بن کلاب کو قتل کر دیا تو اس نے اس کے خون کی نذر مانی اور اسے تلاش کیا، حارث نے اس کے بیٹے کو جو آل سنان میں دودھ پی رہا تھا تلاش کر کے قتل کر دیا، پھر عمرو بن المنذر ثانی بادشاہ بنا اور یہی ابن ہند ہے اور اس کا لقب مضرۃ الحجارۃ تھا، اس نے اپنے وقت کے دو دن مقرر کیے ہوئے تھے ایک دن یہ شکار کرتا تھا اور ایک دن شراب پیتا تھا اور جب یہ شراب پینے کے لیے بیٹھتا تو لوگ اس کے دروازے پر کھڑے ہونے لگتے حتیٰ کہ اس کی مجلس شراب ختم ہو جاتی اور اس کے بارے میں طرفہ بن العبد نے کہا ہے۔

کاش ہمارے لیے بادشاہ عمرو کی جگہ نیزہ ہوتا جو ہمارے کناروں کے گرد آواز کرتا تو نے آسودہ زمانے میں وقت کو تقسیم کر دیا ہے اور زمانہ اسی طرح عدل اور جور کرتا ہے وہ بے مروّت ہے اس نے اپنے دونوں اگلے پاؤں لٹکا دیے ہیں اور اس کی سوکن سنجیدہ اور دودھیل ہے، تیری زندگی کی قسم قابوس بن ہند کی حکومت کو بہت سے بے وقوف خراب کر

دبیں گے ہمارے لیے ایک دن ہے اور کروان[1] کے لیے بھی ایک
دن ہے اور جا جنوں والے اڑ جاتے ہیں اور ہم نہیں اڑتے
اور ان کا دن بُرا دن ہے، شکر ہے انہیں ذلت کے ساتھ بھگاتے
ہیں اور اپنے دن میں ہم سوار کھڑے رہتے ہیں نہ اترتے ہیں
اور نہ چلتے ہیں۔

اور طرفہ ہمیشہ ہی اس کی اور اس کے بھائی قابوس کی ہجو کرتا رہا اور
قباحت کے ساتھ ان کا ذکر کرتا رہا اور عمرو کی بہن کی تشبیب کہتا رہا اور
ایک عظیم شخص کے ساتھ اس کا ذکر کرتا رہا اور اس نے اس کے متعلق جو اشعار
کہے ہیں ان میں وہ کہتا ہے ؎

سب بڑے بادشاہوں کو معلوم ہو گیا ہے کہ عمرو اور قابوس
اور ان دونوں کی ماں کا بیٹا، عیوب سے قریب تر ہیں ان کے
پاس جو شخص آئے گا وہ بکو اس کے لیے وقف ہو گا، وہ آئے
گا جس کی عار سے خوف نہیں کیا جاتا۔ عمرو اور قابوس، طعام
ولیمہ کی گلو کارائیں ہیں، عمرو لیسے امور پر صبح کرتا ہے کہ وہ
ان کاموں کو جو مردوں کے لیے ہوتے ہیں گھوڑے کی طرح
بُلاتا ہے۔

اور متلمس، طرفہ کا حریف تھا اور وہ اس کی مدد کرتا تھا، عمرو نے ان
دونوں سے کہا، تمہارا قیام طویل ہو گیا ہے اور مجھ سے پہلے مال نہ تھا
میں نے تم دونوں کے لیے اپنے بحرین کے گورنر کو لکھ دیا ہے وہ تم میں
سے ہر ایک کو ایک لاکھ درہم دے گا، اور ان دونوں میں سے

---

[1] بھورے رنگ اور لمبی چونچ والا ایک پرندہ ہے کہتے ہیں کہ وہ رات
کو نہیں سوتا ہے (مترجم)

ہر ایک نے رقعہ لے لیا اور متلمس کو اپنے بارے میں اضطراب ہوا اور جب وہ دونوں دریائے حیرہ کے پاس پہنچے تو انہیں ایک عبادی غلام ملا متلمس نے اُسے پوچھا کیا تو اچھی طرح پڑھ سکتا ہے؟ اس نے کہا اس کاغذ کو پڑھو۔ اس میں لکھا تھا کہ جب متلمس تیرے پاس آئے تو اس کے دونوں ہاتھ پاؤں کاٹ دینا، اس نے کاغذ کو پھینکا اور طرفہ سے کہنے لگا تیرے رقعے میں بھی اسی قسم کی بات ہوگی، اس نے کہا، میری قوم پر وہ یہ جرأت نہیں کر سکتا اور میں اس ملک میں اس سے زیادہ عزت دار ہوں پس طرفہ، بحرین کے عامل کے پاس چلا گیا اور جب اس نے اس کا رقعہ پڑھا تو اس کے دونوں ہاتھ پاؤں کاٹ دیے اور اُسے صلیب دے دیا۔

پھر اس کا بھائی قابوس بن المنذر بادشاہ بنا، پھر المنذر بن المنذر چار سال بادشاہ رہا اور یہ بادشاہ اکاسرہ کی طرف سے ہوتے تھے اور ان کے اطاعت گزار تھے اور ٹیکس برداشت کرتے تھے۔

اور معد کے قبائل ان پر متفق تھے اور ان سب سے مضبوط غطفان اور اسد بن خزیمہ تھے اور معد میں سے کوئی شخص ان کے پاس ملاقات کو آتا تو یہ اُسے سلام کرتے اور اس کا اکرام کرتے اور ان رؤسائے قبائل میں ربیع بن زیاد عبسی اور حارث بن ظالم مُرّی اور سنان بن ابی حارثہ اور نابغہ ذبیانی شاعر بھی تھے اور بادشاہ شاعروں کی عزت کرتے تھے اور ان کی شان کو بلند کرتے تھے کیونکہ وہ ان کی مدح اور شہرت کو باقی رکھتے تھے اور نابغہ کو ان کے ملوک کے ہاں تقدم حاصل تھا پھر اس نے اپنے قصیدہ میں المنذر کی بیوی کی تشبیب کہی وہ اس میں کہتا ہے ؎

اوڑھنی گر پڑی ہے اور اس نے اس کے گرانے کا ارادہ نہیں
کیا اور اس نے اُسے پکڑ لیا اور وہ ہاتھ کے ذریعے ہم سے بچی۔

سو المنذر نے اس کے خون کی نذر مانی اور وہ شام کی طرف ملوک غسان کے پاس بھاگ گیا پھر اس نے المنذر سے اشعار میں معذرت کی۔

وہ کہتا ہے ؎

بلاشبہ تو شب کی طرح ہے جو مجھے پا لینے والی ہے اور خواہ تو خیال کرے کہ دُور جگہ تجھ سے دسیع ہے۔

اور وہ کہتا ہے ؎

مجھے بتایا گیا ہے کہ ابو قابوس نے مجھے دھمکی دی ہے اور شیر سے ملاقات کرنے والے کو قرار نہیں آتا۔

اور المنذر کے ساتھ بنی امرئ القیس بن زید مناۃ بن تمیم کے اہل بیت بھی تھے اور اس گھر کے اہل میں سے عدی بن زید العبادی بھی تھا اور وہ خطیب اور شاعر تھا اس نے فارسی اور عربی لکھی اور المنذر نے اپنے بیٹے نعمان کو ان کے پاس رکھا تھا سو انہوں نے اُسے دُودھ پلایا اور وہ ان کی گودوں میں تھا اور کسریٰ نے المنذر کو خط لکھا کہ وہ اس کے پاس کچھ عربوں کو بھیجے جو اس کے خطوط کا ترجمہ کریں تو اس نے عدی بن زید اور اس کے دونوں بھائیوں کو بھیج دیا اور وہ اس کے کاتبوں میں اس کے لیے ترجمہ کرتے تھے اور جب المنذر مر گیا تو کسریٰ نے عدی بن زید سے کہا کیا اس گھرانے میں کوئی شخص حکومت کے قابل باقی رہ گیا ہے؟ اس نے کہا ہاں، المنذر کے تیرہ بیٹے ہیں اور سب کے سب بادشاہت کے قابل ہیں اس نے آدمی بھیجا تو وہ انہیں لے آیا اور وہ المنذر کے گھرانے میں سے خوبصورت ترین تھے ہاں نعمان کا ایک بیٹا تھا جو سُرخ رنگ سفید داغوں والا اور کوتاہ قامت تھا اور عدی بن زید کے اہل بیت نے اس کی پرورش کی تھی اور اس کی ماں قیدی عورت تھی جسے سلمیٰ کہا جاتا تھا، بیان کیا جاتا ہے

کہ وہ کلب قبیلے سے تھی عدی بن زید نے ہر ایک کو الگ الگ اتارا ، اور وہ نعمان کے بھائیوں کو مہمانی میں اس پر ترجیح دیتا تھا اور انہیں دکھاتا تھا کہ وہ اُسے نہیں چاہتا اور ان کے ایک ایک آدمی سے خلوت کرتا تھا اور انہیں کہتا تھا کہ اگر بادشاہ تم سے پوچھے کہ کیا تم مجھے عربوں سے کفایت کرو گے تو تم اُسے کہنا ہم تجھے ان کے مقابلے میں کفایت نہیں کریں گے ہاں نعمان تمہیں کفایت کر سکتا ہے اور اس نے نعمان سے کہا کہ اگر بادشاہ تجھ سے تیرے بھائیوں کے بارے میں دریافت کرے تو کہنا ، اگر تو ان سے عاجز ہے تو میں عربوں سے زیادہ عاجز ہوں۔

اور بنی المنذر میں سے ایک شخص کو اسود کہا جاتا تھا ، اس کی ماں بنی الرباب میں سے تھی اور وہ مردوں میں سے تھا اور اس کی پرورش جیرہ کا ایک گھرانہ کرتا تھا جنہیں بنو مرینا کہا جاتا تھا اور وہ اشراف تھے اور ان میں سے ایک شخص کو عدی بن اوس بن مرینا کہا جاتا تھا اور وہ سرکش شاعر تھا اور وہ اسود بن المنذر کو کہا کرتا تھا میرے بھائی نعمان ، تجھے معلوم ہی ہے کہ میں تجھ سے امید رکھتا ہوں اور تجھ سے میری رغبت یہ ہے کہ تو عدی بن زید کی مخالفت کرے خدا کی قسم وہ کبھی تجھ سے خیر خواہی نہیں کرے گا اور اس نے اس کی بات کی طرف توجہ نہ دی اور جب کسریٰ نے عدی بن زید کو حکم دیا کہ وہ انہیں اس کے پاس لائے تو وہ انہیں ایک ایک کر کے داخل کرنے لگا اور وہ ایسے جوانوں کو دیکھتا تھا کہ اس نے ان کی مثل نہیں دیکھی تھی اور جب وہ ان سے پوچھتا کیا تم مجھے وہ کفایت کرو گے جو تم کرتے ہو ؟ تو انہوں نے کہا ہم عربوں سے تجھے کفایت نہیں کریں گے ہاں نعمان تجھے کفایت کر سکتا ہے اور جب نعمان اس کے پاس آیا تو اس نے ایک خوبرو جوان کو دیکھا اور اس سے گفتگو کی اور پوچھا ، کیا تو عربوں سے مجھے کفایت کرنے کی سکت رکھتا

ہے؟ اس نے کہا ہاں پھر اس نے پوچھا تو اپنے بھائیوں سے کیا سلوک کرے گا؟ اس نے کہا اگر تو ان سے عاجز ہے تو میں دوسرے سے زیادہ عاجز ہوں تو اس نے اُسے بادشاہ بنا دیا اور اُسے لباس اور موتی پہنائے اور جب وہ باہر نکلا اور وہ بادشاہ بن چکا تھا، تو عدی بن اوس بن مرینا نے اسود سے کہا۔ بچ جا تو نے رائے کی مخالفت کی ہے۔

اور نعمان بادشاہ بن کر عدی بن مرینا کے پاس سے گزرا تو اس نے نعمان کے خواص اور اصحاب میں سے کچھ آدمیوں کو حکم دیا کہ وہ اس کے پاس عدی بن زید کا ذکر کریں اور کہیں کہ اس کا خیال ہے کہ بادشاہ نے اُسے عامل مقرر کیا ہے حالانکہ اس نے اُسے حاکم مقرر کیا ہے اور اگر وہ نہ ہوتا تو وہ حاکم نہ بنایا جاتا اور اسی قسم کی باتیں انہوں نے کیں، اور وہ نعمان کی موجودگی میں مسلسل باتیں کرتے رہے حتیٰ کہ انہوں نے اُسے عدی بن زید پر غصہ دلا دیا تو نعمان نے عدی کو لکھا میں تجھے قسم دیتا ہوں کہ تو میری ملاقات نہ کرے، تو اس نے کسریٰ سے اجازت طلب کی اور اس کے پاس آیا اور جب وہ نعمان کے پاس گیا تو اس نے اُسے قید خانے میں قید کرنے کا حکم دے دیا جس میں اس تک کوئی شخص نہ پہنچ سکتا تھا۔

اور کسریٰ کے ساتھ اس کے دو بھائی تھے ایک کو ابی اور دوسرے کو عمّی کہا جاتا تھا اور وہ دونوں کسریٰ کے پاس تھے اور ان دونوں میں سے ایک کو اس کی ہلاکت خوش کرتی تھی اور دوسرا اس کی بھلائی چاہتا تھا اور عدی اپنے قید خانے میں شعر کہنے لگا اور نعمان کی مہربانی کا جویاں ہوا اور اپنی حرمت کا اس سے ذکر کرنے لگا اور پہلے بادشاہوں کے ذکر سے اُسے نصیحت کرنے لگا مگر اس بات نے اُسے فائدہ نہ دیا اور آلِ مرینا میں سے اس کے دشمن نعمان کو اس پر برانگیختہ کرتے لگے اور اسے کہنے لگے اگر وہ رہا ہو گیا تو تجھے قتل کر دے گا اور تیری ہلاکت کا

سبب ہوگا اور جب عدی، نعمان کے ہاں سے بھلائی سے مایوس ہو گیا تو اس نے اپنے بھائی کو لکھا ؎

ابی کو اس کی دوری کے باوجود یہ بات پہنچا دے کہ کیا آدمی کو وہ چیز فائدہ دیتی ہے جسے وہ معلوم کر چکا ہوتا ہے، تیرا بھائی بھٹکے ہوئے دل والا ہے اور تو اس کو نجات دینے والی باتوں کا شیفتہ ہے وہ بادشاہ کے پاس بیڑیوں میں جکڑا ہوا ہے خواہ صحیح طور پر اور خواہ ظلم کے طور پر تو ایسے غلام کو نہ پائے سوائے اس کے تو بد خلق عزم والے کو پائے اگر تو ہمارے پاس آئے تو تیری زمین تیری زمین ہے اور تو ایسی نیند سوئے جس میں خواب نہ ہو۔

اور اس نے اپنے بیٹے عمرو بن عدی کو لکھا

"مجھے کسریٰ کا اعتماد حاصل تھا، کسی قید خانے والے کے لیے رات طویل ہے اور اس کا راستہ بڑا سخت ہے اور وہ غیر قوم کی طرف اپنے آپ کو منسوب کرنے والا ہے اور اس شخص کا کیا ظلم ہے جس کی گردن میں طوق اور پنڈلیوں میں بڑے حلقوں والی بیڑیاں ہیں، اے عمرو کیا تیری ماں نے تجھے میرے بعد گم کر دیا ہے کیا تو بیٹھا رہے گا نہ مجھے چھڑایا جائے گا اور نہ تو حملہ کرے گا، کیا اس بات نے تجھے غمگین نہیں کیا کہ تیرا باپ قیدی ہے اور تو غائب ہے تجھے غولانِ بیابانی نے ہلاک کر دیا ہے تجھے البقن بن جبیر کی بیٹی گانے سناتی ہے اور دیوانگی میں تیرے ساتھ شراب ہوتی ہے اگر تو قیدی ہوتا اور تو قیدی نہ ہو، تب معد کو میرے قول کا پتہ چلتا اور اگر میں مر جاؤں تو میں نے اپنی قوم کو آزما لیا ہے وہ سب ہی اچھے ہیں اور میں نے بلند یوں

کی جستجو میں کوتاہی نہیں کی، موت مجھے یا تو کوتاہ کر دے گی یا لمبا
کر دے گی۔

پس اس کا بھائی اور اس کا بیٹا اور ان کے ساتھی کسریٰ کے پاس گئے
اور اس کے متعلق اس سے گفتگو کی تو کسریٰ نے نعمان کو حکم نامہ لکھا
کہ وہ اسے رہا کر دے اور اس بارے میں اس نے ایلچی بھیجا اس کا بیان
ہے کہ ابی بن زید نے ایلچی سے کہا کہ وہ عدی سے ابتدا کرے پس ایلچی
نے اس سے ابتداء کی تو عدی نے کہا اگر تو نے مجھے چھوڑ دیا تو میں قتل
ہو جاؤں گا اس نے کہا ہرگز نہیں، نعمان، بادشاہ پر جرأت نہیں کرے
گا، پس نعمان کو کسریٰ کے ایلچی کے عدی کے پاس جانے کی اطلاع مل گئی
اور جب وہ اس کے پاس سے باہر نکلا تو نعمان نے اُسے قتل کرنے کے
لیے آدمی بھیجا اور اس نے اس کے چہرے پر تکیہ رکھ دیا حتیٰ کہ وہ مر گیا۔
پھر اس نے ایلچی سے کہا، بلاشبہ عدی مر گیا ہے اور اس نے اُسے انعام
دیا اور اس نے اس سے عہد لیا کہ وہ کسریٰ کو یہی بتائے کہ اس نے اُسے
مُردہ پایا ہے اور اس نے کسریٰ کو لکھا کہ وہ مر گیا ہے۔

اور عمرو بن عدی اکسریٰ کے خطوط کا ترجمہ کیا کرتا تھا اور کسریٰ نے
ایک لونڈی طلب کی اور اس کی صفات بیان کیں مگر وہ اُسے نہ ملی، تو عمرو بن
عدی بن زید نے اُسے کہا اے بادشاہ! تیرے غلام نعمان کے پاس ایسی
بیٹیاں اور قرابت دار عورتیں ہیں جو بادشاہ کی طلب سے بھی زیادہ خوبیوں
کی حامل ہیں لیکن وہ خود بادشاہ سے بے رغبت ہے اور خیال کرتا ہے
کہ وہ اس سے بہتر ہے پس کسریٰ نے نعمان کو حکم نامہ بھیجا کہ وہ اس کے پاس
اپنی بیٹی کو بھیج دے تاکہ وہ اس سے نکاح کرے، نعمان نے کہا، کیا
سواد اور ایران کے شہروں میں بادشاہ کی ضرورت کو پورا کرنے والی کوئی
گائے نہیں ہے؟ اور جب ایلچی واپس گیا تو اس نے کسریٰ کو نعمان کی بات

بتائی، کسریٰ نے کہا، عین سے کیا مراد ہے؟ اس نے کہا گائے، اس نے اپنی بیٹی کو بادشاہ سے دُور رکھنے کے لیے یہ کہا ہے پس کسریٰ غضب ناک ہو گیا اور کہنے لگا، بہت سے غلام اس سے بھی بڑی بات تک پہنچے ہیں پھر وہ ہلاکت تک پہنچ گئے ہیں، نعمان کو اس کی اطلاع ملی تو وہ تیار ہو گیا۔ اور کسریٰ ایک ماہ تک اس سے رُکا رہا پھر اس نے اُسے اپنے پاس آنے کے لیے خط لکھا اور نعمان اس کے مقصد کو سمجھ گیا اور اس نے اپنے ہتھیار اور ساز و سامان اُٹھایا اور طیؒ کے دونوں پہاڑوں میں چلا گیا اور سعدی بنت حارثہ اس کے پاس تھی اس نے طیؒ سے اپیل کی کہ وہ اسے کسریٰ سے بچائیں انھوں نے کہا ہمیں تو اس کی سکت نہیں تو وہ ان سے واپس آ گیا اور عرب اس کے قبول کرنے سے بچنے لگے حتیٰ کہ وہ ذوقار کی وادی میں بنی شیبان میں اتر گیا اور ہانی بن مسعود بن عامر بن عمرو بن ابی ربیعہ بن ذھل بن شیبان سے ملا اور اُسے اپنے ہتھیار دے دیے اور اپنی بیوی اور بیٹی اس کے پاس امانت رکھی اور کسریٰ کے پاس گیا اور اس کے دروازے پر اُترا اور اس کے حکم سے اُسے بیڑیاں ڈالی گئیں پھر اس نے اُسے خانقین کی طرف بھیج دیا اور عمرو بن عدی بن زید اُسے ملا اور کہنے لگا اسے نُعیم، یعنی اس کے نام کی تصغیر کر کے ہیں نے تیرے لیے اپنا ارادہ پختہ کر لیا ہے جسے صرف نشاط ہیں آیا ہوا بچھڑا ہی اکھیڑ سکتا ہے اس نے کہا مجھے اُمید ہے کہ تو نے اسے دانتوں والے سے باندھ دیا ہے اور جب اُسے خانقین کی طرف لے جایا گیا تو اُسے ہاتھی کے نیچے پھینک دیا گیا اور اس نے اُسے روند کر مار دیا اور اُسے شیروں کے آگے ڈال دیا گیا اور وہ اُسے کھا گئے۔

اور کسریٰ نے ہانی بن مسعود کو پیغام بھیجا کہ میرے غلام کا مال اور ہتھیار اور اس کی بیٹیاں جو تیرے پاس ہیں، میرے پاس بھیج دے

ہانی نے ایسا نہ کیا تو کسریٰ نے اس کی طرف فوج بھیجی اور ربیعہ اکٹھے ہو گئے اور ذوقار کا معرکہ ہوا عربوں نے عجمیوں کے ٹکڑے کر دیے اور یہ پہلا دن تھا جس میں عربوں نے عجمیوں پر فتح پائی۔

اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی گئی ہے کہ آپ نے فرمایا یہ پہلا دن ہے جس میں عربوں نے عجمیوں سے انتقام لیا ہے، اور میرے ذریعے ان کی مدد ہوئی ہے۔

کندہ کی جنگ

کندہ اور حضرموت کے درمیان جنگیں ہوئیں جنہوں نے ان کے عوام کو فنا کر دیا اور کندہ نے دو آدمیوں پر اتفاق کیا ان میں سے ایک سعید بن عمرو بن النعمان بن وہب تھا اور بنی الحارث بن معاویہ کا سردار عمرو بن زید تھا اور شرجبیل بن الحارث، السکون کا سردار تھا اور حضرموت نے متعدد رؤساء پر اتفاق کیا جن میں مسعر بن مسعر، سلامہ ابن حجر اور شراجیل بن مرہ شامل تھے اور متعدد رؤساء ان کے بعد بھی ہوئے اور یہ سب کے سب ناپید ہو گئے اور جنگ ان کے درمیان طویل ہو گئی اور اس نے ان کے جوانوں کو آزمایا اور ہمیشہ رہی حتیٰ کہ ان کو کاٹ کر رکھ دیا اور کندہ میں بہت قتلام ہوا۔

اور حضرموت نے علقمہ بن تغلب کو بادشاہ بنایا اور اس وقت وہ بچہ تھا اور کندہ نے کچھ نرمی اختیار کی اور حضرموت سے جنگ کرنے کو پسند نہ کیا اور اہل یمن منتشر اور پراگندہ ہو گئے اور جب اہل یمن پراگندہ ہو گئے .... اور شہروں میں پھیل گئے تو ہر قوم نے اپنے بڑے آدمی کو بادشاہ بنا لیا اور کندہ ارض معد کی جانب

آ گئے اور ان کے بڑے دسی بن گئے پھر انہوں نے اپنے میں سے ایک شخص کو بادشاہ بنایا حِیران کا پہلا بادشاہ تھا اور اُسے مرتع بن معاویہ بن ثور کہا جاتا تھا، اس نے بیس سال حکومت کی۔

پھر اس کا بیٹا ثور بن مُرتع بادشاہ بنا اور وہ تھوڑا سا عرصہ بادشاہ رہا اور مر گیا اور اس کے بعد معاویہ بن ثور بادشاہ بنا، پھر الحارث بن معاویہ بادشاہ بنا اور اس کی حکومت ۴۰ سال رہی، پھر وہب بن الحارث نے بیس سال حکومت کی پھر اس کے بعد حُجر بن عمرو آکل المراد نے ۲۳ سال حکومت کی اور اسی نے کندہ اور ربیعہ کے درمیان معاہدہ کرایا اور ان کا الذنائب کے ساتھ بھی معاہدہ تھا۔

پھر اس کے بعد عمرو بن حُجر نے ۴۰ سال حکومت کی اور شام سے جنگ کی اور اس کے ساتھ ربیعہ بھی تھا اور الحارث بن ابی شمر نے اس کو مل کر اُسے قتل کر دیا اور اس کے بعد الحارث بن عمرو بادشاہ بنا اور اس کی ماں عوف بن محلم الشیبانی تھی اور وہ حیرہ میں اُترا اور اس نے اپنی حکومت اپنے بیٹوں میں تقسیم کر دی اور اس کے چار لڑکے تھے۔ حُجر، شرجیل، سلمۃ الغلفاء اور معدی کرب، اس نے حُجر کو اسد اور کنانہ کا بادشاہ بنایا اور شرجبل کو خثعم اور طی اور الرباب کا بادشاہ بنایا اور سلمۃ الغلفاء کو تغلب اور النمر بن قاسط کا بادشاہ بنایا اور معدیکرب کو قیس بن عیلان کا بادشاہ بنایا اور یہ ملوک حیرہ سے گفتگو کرتے تھے، پس الحارث قتل ہو گیا اور اس کے لڑکوں کے ہاتھوں میں جو کچھ تھا اُسے انہوں نے سنبھال لیا اور المنذر سے جنگ کرنے پر ڈٹ گئے حتیٰ کہ اُسے کافی ہو گئے۔

اور جب المنذر نے سرزمین عرب پر ان کے تغلب کو دیکھا تو اس نے ان سے حسد کیا اور ان کے درمیان جنگیں برپا کرا دیں اور اس نے سلمۃ الغلفاء کی طرف تحائف بھیجے پھر شرجبل کی طرف خفیہ طور پر آدمی بھیجا جو اُسے

کلیے کہ سلمہ تجھ سے بڑا ہے اور یہ تحائف المنذر کے ہاں سے اس کے پاس آتے ہیں ، سو اس نے تحائف کو روک کر انہیں لے لیا پھر اس نے دونوں کو اکسایا حتیٰ کہ وہ دونوں لڑ پڑے اور شرجیل قتل ہو گیا اور اس کے ساتھ نمیم اور ضنبہ بھی تھے اور جب وہ قتل ہو گیا تو لوگ اس بات سے ڈر گئے کہ وہ اس کے بھائی سلمہ سے کہیں کہ تیرا بھائی قتل ہو گیا ہے اور وہ ان کی باتیں سننے لگا اور وہ اپنے بھائی کے قتل سے گھبرایا اور اس بات پر پشیمان ہوا کہ المنذر کا مقصد یہ تھا کہ وہ ایک دوسرے کو قتل کر دیں اس نے کہا ؂

میں اس بات سے جو میری طرف منسوب کی گئی ہے بستر پر بے چین ہوں جیسے ٹیلے کے اوپر لکیریں الگ ہوتی ہیں پس نہ میرے آنسو تھمتے ہیں اور نہ میں اپنے مشروب کو خوشگوار بنا تا ہوں ۔

اور بنو اسد ، حجر بن عمرو سے بگڑ گئے اور وہ ان میں بدسیرت ہو گیا اور کلیب اور مہلہل کی ہمشیرہ فاطمہ بنت ربیعہ اس کے پاس تھی اس نے اس کے لیے معد کو جنم دیا اور جب اُسے اپنی جان کے متعلق خوف ہوا تو اس نے اُسے اٹھایا اور بنو اسد نے اس کے قتل پر اتفاق کر لیا اور بنی اسد کے کچھ قبائل نے جو حجر کے قتل کا ادّعا کیا اور بنو اسد کے کام کا ذمہ دار بنو ثعلبہ کا ایک شخص علباء بن الحارث تھا ۔

اور امرئ القیس بن حجر ، غائب تھا اور جب اُسے اپنے باپ کے قتل کی اطلاع ملی تو اس نے فوج کو اکٹھا کیا اور بنی اسد کا قصد کیا اور جب وہ شب آئی جس کی صبح کو اس نے ان پر حملہ کرنے کا ارادہ کیا تھا تو وہ اپنی اس فوج کے ساتھ اترا لیس اس نے بھٹ تیتر کو ڈرایا تو وہ اپنے بیٹھنے کی جگہ سے اُڑ گیا اور بنی اسد کے پاس سے گزرا ، علباء کی بیٹی کہنے لگی میں نے رات کی طرح زیادہ بھٹ تیتر نہیں دیکھے ،

علباء نے کہا اگر بھٹ تیتر چھوڑ دیا جائے تو وہ اونگھ جاتا ہے اور سو جاتا ہے اور اس نے ان کی مثل بنا چھوڑی اور اس نے معلوم کیا کہ فوج اس کے نزدیک آگئی ہے تو وہ کوچ کر گیا اور صبح کو امرؤ القیس نے کنانہ پر حملہ کر دیا اور انہیں گزند پہنچایا اور کہنے لگا، ہائے بدلے، انہوں نے کہا خدا کی قسم ہم تو کنانہ کے آدمی ہیں تو اس نے کہا ؎

ان لوگوں کے بعد مجھے اپنے پر افسوس ہے جو دو اچھے اور انہیں گزند نہیں پہنچا ان کے دادا نے اپنے باپ کے بیٹوں کو بچا لیا اور اشفین مقام پر کوئی عقاب نہ تھا اور علباء نے انہیں غم کی حالت میں بھگا دیا اور اگر وہ اسے پاتے تو وہ قتل ہو جاتا۔

اور اس وقت عبید بن الابرص اسدی، امرؤ القیس بن حجر سے ایک طویل قصیدے میں کہتا ہے ؎

اے وہ شخص جو اپنے باپ کے قتل پر زعمی اور رنج سے ہم پر عیب لگاتا ہے، کیا تو نے جھوٹے طور پر خیال کر لیا ہے کہ تو نے ہمارے سواروں کو قتل کیا ہے، وہ حجر ابن ام قطام پر کیوں نہیں روتی اور نہ ہم پر روتی ہے جب نیزوں کو سیدھا کرنے والا ہمارے نیزے کے سر کو کاٹتا ہے تو ہم جھک جاتے ہیں اور ہم اپنی قابل حفاظت چیزوں کی حفاظت کرتے ہیں اور کچھ لوگ درمیان میں گر پڑتے ہیں۔

اور اسی طرح عبید اپنے ایک طویل قصیدے میں اس کے متعلق کہتا ہے ؎

اے ہماری بزرگی کے متعلق پوچھنے والے تو ہم سے ناآشنا اور ناواقف ہے اور اگر تیرے پاس ہماری خبریں نہیں آئیں تو اے پوچھنے والے ہمارے بارے میں پوچھ، جنگ کی

صبح کو ہمارے بارے میں حجر سے پوچھ جس دن اس کی بھر پور فوجیں
آئی تھیں جس دن انہوں نے سعد سے گھمسان میں ملاقات کی تھی
اور اس کے پیچھے جو معتمد تھے انہوں نے تدبیر کی تھی۔ پس وہ
ایک جماعت کو لائے جن کے پاس باریک نیزے تھے گویا وہ
بھڑکنے والے شعلے ہیں۔

اور امرؤ القیس یمن کی طرف چلا گیا کیونکہ اسے بنی اسد اور ان کے ساتھیوں پر جو قیس قبیلے سے تھے، طاقت حاصل نہ تھی پس اس نے ایک عرصہ تک قیام کیا اور وہ اپنے ہم نشین شراب نوشوں کے ساتھ ہمیشہ شراب نوشی کرتا تھا ایک روز اس نے دیکھا تو کیا دیکھتا ہے کہ ایک سوار آ رہا ہے اس نے اس سے پوچھا تو کہاں سے آیا ہے؟ اس نے کہا نجد سے، تو اس نے اس شراب سے جو وہ پی رہا تھا اسے بھی پلا دی اور جب شراب اس پر اثر انداز ہو گئی تو اس نے اپنی آواز بلند کی اور کہنے لگا۔

ہم نے امراؤ القیس بن حجر بن حارث کو غم کے جام پلا دیے ہیں
حتیٰ کہ وہ مغلوب ہونے کا عادی ہو گیا ہے اور اسے خوشگوار
اور حلق میں آواز دینے والی شراب نے غافل کر دیا ہے اور
اسے بدلے نے درماندہ کر دیا ہے جسے وہ حجر میں تلاش کرتا
تھا اور میری زندگی کی قسم وہ اس پر شمشیر ہائے بُراں اور گندم
گوں نیزوں کے اٹھانے سے بہت آسان ہے۔

پس امرؤ القیس اس بات سے گھبرا گیا پھر کہنے لگا اے حجازیوں کے بھائی ان اشعار کا کہنے والا کون ہے؟ اس نے کہا عبید بن الابرص، کہنے لگا تو نے درست کہا ہے پھر وہ سوار ہوا اور اس نے اپنی قوم سے مدد مانگی اور انہوں نے اسے مذحج کے پانچ سو آدمیوں سے مدد

دی اور وہ ارضِ معد کی طرف چلا گیا اور معد کے قبائل پر ٹوٹ پڑا اور الشقر بن عمرو کو قتل کر دیا اور وہ بنی اسد کا سردار تھا اور اس نے اس کے سر کی کھوپڑی میں شراب پی اور امرؤ القیس نے اپنے اشعار میں کہا ؎

تم دونوں دودان سے کہہ دینا لاٹھی کے غلام تمہیں ترش رُو شیر کے متعلق کس نے دھوکہ دیا ہے، اے ہماری شان کے متعلق دریافت کرنے والے، جاننے والا، نہ جاننے والے کی طرح نہیں ہے، میرے لیے شراب حلال ہے اور میں ایسا آدمی ہوں کہ میں اس کے پینے سے مصروف رہتا ہوں۔

اور قبائل معد نے امرؤ القیس کو طلب کیا تو وہ اپنے ساتھیوں کے ساتھ گیا اور اُسے اطلاع ملی کہ حیرہ کے بادشاہ المنذر نے اس کے خون کی نذر مانی ہے تو اس نے یمن کو واپسی کا ارادہ کیا اور حضر موت ڈر گیا اور بنو اسد اور قبائل معد نے اُسے طلب کیا اور جب اُسے معلوم ہو گیا کہ اُسے المنذر کے طلب کرنے اور اس کی طلب پر قبائل معد کے جمع کرنے کی قوت نہیں اور نہ اس کے لیے واپسی ممکن ہے تو وہ سعد بن الضباب ایادی کے پاس چلا گیا اور وہ عراق کے ایک صوبے پر کسریٰ کا گورنر تھا اور وہ کچھ وقت اس کے پاس چھپا رہا حتیٰ کہ سعد بن الضباب فوت ہو گیا اور جب سعد مر گیا تو امرؤ القیس، طیٔ کے دو پہاڑوں کی طرف چلا گیا اور طریف ابن ..... [1] طائی سے ملا اور اس سے پناہ مانگی، اس نے کہا قسم بخدا دونوں پہاڑوں میں میرے پاس صرف اپنے آگ جلانے کی جگہ ہے پس وہ طیٔ کے کچھ لوگوں کے ہاں اُترا پھر وہ ہمیشہ ہی کبھی طیٔ میں پھرتا اور کبھی جدیلہ میں اور کبھی نبہان میں، حتیٰ کہ تیما کی طرف چلا گیا اور السموأل

---

[1] اصل کتاب میں اس جگہ عبارت چھوٹی ہوئی ہے۔

بن عادیا کے ہاں اُترا اور اس سے پناہ طلب کی اس نے کہا میں بادشاہوں
کے خلاف پناہ نہیں دیتا اور نہ ان سے جنگ کرنے کی سکت رکھتا ہوں پس
اس نے اس کے پاس کچھ زرہیں امانت رکھیں اور اُسے چھوڑ کر شاہِ روم
قیصر کے پاس پہنچ گیا اور اس سے مدد مانگی تو اس نے اس کے ساتھ نوسو
جرنیلوں کے بیٹے بھیجے۔

اور امرؤ القیس نے قیصر کی مدح کی اور الطماح الاسدی قیصر کے پاس
گیا اور اُسے کہنے لگا کہ امرؤ القیس نے اپنے اشعار میں تجھے گالیاں دی ہیں
اور اس نے تجھے غیر مختون عجمی کافر خیال کیا ہے سو قیصر نے امرؤ القیس
کی طرف ایک حُلّہ بھیجا جس میں زہر لگا ہوا تھا اور جب اس نے اُسے پہنا
تو اس کی کھال کٹ گئی اور اُسے موت کا یقین ہو گیا تو اس نے کہا ؎

میری پرانی بیماری واپس آگئی ہے اور اس نے تاریکی کر دی ہے
مجھے اپنی بیماری کے بڑھ جانے کا خوف ہے اور میں اوندھا ہو
جاؤں گا اور الطماح نے اپنے علاقے کی دوری سے خواہش
کی ہے کہ وہ مجھے اپنی بیماری کا لباس پہنا دے جو وہ خود
پہنے ہوئے ہے پس اگر وہ جان ہوتی تو سب کی سب مر
جاتی لیکن وہ جان ہے جو جانوں کو پے در پے گراتی ہے۔

اور یہ اشعار اس کے طویل قصیدہ میں ہیں اور اس نے اپنی اسی حالت میں
کہا ؎

ارے بنی حجر بن عمرو کو پیغام پہنچا دو اور اس کمینے قبیلے کو
بھی یہ پیغام پہنچا دو کہ میں ایک جان کی طرح باقی ہوں اور
میں سلامت پیدا نہیں ہوا اور نہ میں لوہا پیدا ہوا ہوں اور اگر
میں اپنی قوم کے علاقے میں مرتا، تو میں کہتا کہ موت حق ہے
اور کوئی ہمیشگی نہیں ہے لیکن میں ایسی قوم کے علاقے میں ہلاک

ہو رہا ہوں جو تمہارے دیار سے دور ہے یعنی شام کے علاقے
میں، نہ قرابت داری ہے اور نہ شفا دینے والا ہے کہ مدد
کرے یا سخاوت کرے۔

اور امرؤ القیس نے رومیوں کے علاقے میں انقرہ میں وفات پائی۔

اسماعیل بن ابراہیم کے بیٹے

ہم نے حضرت اسماعیل اور ان کے بیٹوں کے حالات کو مؤخر کیا ہے اور ان پر قوموں کے حالات کو ختم کیا ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے ان پر نبوت اور حکومت کو ختم کیا ہے اور ان کے حالات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور خلفاء کے حالات سے مل گئے ہیں۔

رواۃ اور علماء نے بیان کیا ہے کہ حضرت اسماعیل بن حضرت ابراہیم عربی بولنے والے پہلے شخص ہیں اور آپ نے اپنے باپ حضرت ابراہیم کے بعد بیت اللہ کو آباد کیا اور قربانیاں کیں اور آپ خوش منظر گھوڑوں پر سوار ہونے والے پہلے شخص ہیں اور اس سے قبل جنگلی جانور تھے جن پر سوار نہیں ہوا جاتا تھا۔

اور بعض کا بیان ہے کہ حضرت اسماعیل پہلے شخص ہیں جن کے منہ کو اللہ تعالیٰ نے عربی زبان سے کھولا اور جب آپ جوان ہوئے تو اللہ تعالیٰ نے آپ کو عربی کمان عطا کی اور آپ نے اس سے تیر اندازی کی اور آپ جس چیز پر تیر اندازی کرتے وہ اُسے جا لگتا اور جب آپ بالغ ہوئے تو اللہ تعالیٰ نے سمندر سے ایک سو گھوڑے نکالے اور وہ مشیت الٰہی کے مطابق کوہ میں چرتے رہے پھر اللہ تعالیٰ ان کو آپ کے پاس لے آیا اور آپ نے صبح کی تو وہ آپ کے دروازے پر تھے آپ نے ان کو رسیاں

ڈالیں اور ان پر سوار ہوئے اور انہوں نے بچے دیے اور لوگوں کی سواریاں ٹٹو تھے اور حضرت اسماعیل اور آپ کے بیٹے ان پر سوار ہوئے اور حضرت اسماعیل کے بارے میں معد کا ایک شاعر کہتا ہے ؎

ہمارا باپ وہ ہے کہ اس سے قبل گھوڑوں پر سواری نہیں ہوتی تھی اور آپ اس سے قبل کسی شخص کو معلوم نہ تھا کہ کیسے سوار ہوا جاتا ہے۔

بیان کیا جاتا ہے کہ اجیاد مکہ اسی لیے نام رکھا گیا ہے کہ اس میں گھوڑے تھے اور اللہ تعالیٰ نے حضرت اسماعیل کی طرف وحی کی کہ وہ گھوڑوں کے پاس آئیں آپ ان کے پاس آئے تو سب گھوڑوں نے اپنی پیشانیوں پر آپ کو قابو دے دیا پس آپ ان پر سوار ہوئے اور آپ کے بیٹے بھی ان پر سوار ہوئے۔ اور حضرت اسماعیل گھوڑوں پر سوار ہونے والے اور ان کی پرورش کرنے والے پہلے شخص ہیں[1] اور حرم سے گنہ گاروں کو ہٹانے والے پہلے شخص ہیں آپ نے فرمایا میں اسے پاک کروں گا تو اس وجہ سے اس کا نام العَرَبیۃ رکھا گیا۔

جب جرہم بن عامر کے بیٹوں کے بھائی جو بنی قحطان میں سے تھے یمن کی طرف چلے گئے تو وہ بادشاہ بن گئے اور وہ ارض تہامہ کی طرف آگئے اور حضرت اسماعیل بن ابراہیم کے پڑوسی بن گئے اور حضرت اسماعیل نے الحنفاء بنت الحارث بن مفناض جرہمی سے نکاح کیا اور اس نے آپ کے بارہ بیٹوں کو جنم دیا اور وہ قیدار، نابت، ادبیل، ہشام

---

[1] ہمارے خیال میں یہ بات کوئی مستند بات نہیں قرآن کریم میں حضرت سلیمان علیہ السلام کے گھوڑوں کا ذکر آتا ہے آخر وہ ان پہ سوار ہوتے ہوں گے اور ان پر سوار ہو کر جہاد کرتے ہوں گے (مترجم)

مسمع، دوما، منسا، حداد، تیما، یطور، نافس، اور قیدما تھے اور یہ نام الحجاء اور لغت میں مختلف ہیں کیونکہ یہ عبرانی زبان سے ترجمہ شدہ ہیں اور جب حضرت اسماعیل کی عمر ایک سو تیس سال مکمل ہوگئی تو آپ وفات پا گئے اور الحجر میں دفن ہوئے اور جب حضرت اسماعیل وفات پا گئے تو آپ کے بعد ثابت بن اسماعیل بیت اللہ کے متولی بنے، بیان کیا جاتا ہے کہ قیدار اس کے متولی بنے اور قیدار کے بعد ثابت بن اسماعیل متولی بنے۔

اور حضرت اسماعیل کے بیٹے وسعت کی تلاش میں شہروں میں منتشر ہو گئے اور کچھ لوگوں نے اپنے آپ کو حرم کے لیے وقف کر دیا اور کہنے لگے ہم حرم الٰہی سے نہیں ہٹیں گے اور جب ثابت فوت ہو گئے اور حضرت اسماعیل کے بیٹے منتشر ہو گئے تو حضرت اسماعیل کے جدّ، المضاض بن عمرو جرہمی بیت اللہ کے متولی ہوئے اور اس کی وجہ یہ تھی کہ حضرت اسماعیل کے بیٹوں میں سے جو بیٹے حرم میں باقی رہ گئے تھے وہ چھوٹے تھے اور جب المضاض متولی بنے تو السمیدع بن ہوبر نے آپ سے کشاکش کی پھر المضاض اس پر غالب آ گئے اور السمیدع، شام کی طرف چلا گیا اور وہ عمالقہ کا ایک بادشاہ تھا اور المضاض کا معاملہ ٹھیک ٹھاک ہو گیا حتیٰ کہ وہ فوت ہو گیا۔

پھر اس کے بعد الحارث بن مضاض بادشاہ بنا پھر عمرو بن الحارث بن مضاض بادشاہ بنا، پھر المعتسم بن الظلیم بادشاہ بنا، پھر الحواس بن جحش بن مضاض بادشاہ بنا، پھر عداد بن صداد بن جندل بن مضاض بادشاہ بنا، پھر صحص[1] بن عداد بن صداد بادشاہ بنا، پھر الحارث بن

[1] اصل کتاب میں یہ لفظ اسی طرح نقطوں کے بغیر ہے۔

مضاض بن عمرو بادشاہ بنا اور یہ جرہم میں سے بننے والا آخری بادشاہ تھا۔

اور جرہم، باغی، طاغی اور ظالم بن گئے اور حرم میں فسق کیا تو اللہ تعالیٰ نے اس پر چیونٹیاں مسلّط کر دیں اور وہ سب کے سب ان سے ہلاک ہو گئے اور حضرت اسماعیل کے بیٹے شہروں میں پھیلے ہوئے تھے اور اپنے سے دشمنی رکھنے والوں پر غالب تھے مگر وہ جرہم کے بادشاہ کو ماموں ہونے کے رشتے سے سلام کرتے تھے اور جرہم ان کے زمانے میں ان کی اطاعت کرتے تھے اور جرہم کے زمانے میں حضرت اسماعیل کے بیٹوں کے سوا کوئی شخص ان کی تعظیم اور ان کی شان کی معرفت کے باعث کعبے کے معاملات کی ذمہ داری نہ سنبھالتا تھا پس نابت کے بعد امین نے کعبہ کی ذمہ داری سنبھالی، پھر یشجب بن امین نے، پھر الہمیسع نے، پھر اُدو نے ذمہ داری سنبھالی، پس اس کی قوم میں اس کی قدر و شان بڑھ گئی اور اس نے جرہم کے افعال کی عیب گیری کی اور جرہم اس کے زمانے میں ہلاک ہو گئے۔

پھر عدنان بن اُدو متولی بنا پھر معد بن عدنان متولی بنا، پھر عدنان کے بیٹے شہروں میں پھیل گئے اور ان میں سے کچھ لوگ یمن چلے گئے جن میں عک الدیث اور النعمان بھی تھے اور عک کے ہاں بنت الاغم بن جماہر اشعری سے بیٹا ہوا پھر وہ مر گیا اور اس کے بیٹے اس کے بعد باقی رہے اور وہ ماموؤں اور الدار کی طرف منسوب ہوئے۔

اور عدنان پہلا شخص ہے جس نے بُت رکھے اور کعبہ کو غلاف پہنایا اور معد بن عدنان اپنے زمانے میں حضرت اسماعیل کے بیٹوں میں سے سب سے زیادہ صاحب شرف تھا اور اس کی ماں جرہم سے تھی اور اس نے حرم کو نہیں چھوڑا اور اس کے دس بیٹے تھے اور وہ نزار، قضاعہ، عبید الرماح، قنص، قناصبہ، جنادہ، عوف، اَد، سلہم اور جنب تھے اور معد، ابو قضاعہ کنیت کرتا تھا اور یمن میں معد کے عام

بیٹوں کا نسب ظاہر ہو گیا اور ان کی بہت تعداد تھی اور قضاعہ، شاہِ حمیر کی طرف منسوب ہوئے اور قضاعہ کے بارے میں بیان کیا جاتا ہے کہ وہ معد کے بستر پر پیدا ہوا تھا اور معد پہلا شخص ہے جس نے اُونٹ اور ناقہ پہ کجاوہ رکھا اور پہلا شخص ہے جس نے انہیں تنگ کے تسمے کی نکیل ڈالی۔

اور نزار بن معد اپنے باپ کے بیٹوں کا سردار اور ان کا بڑا آدمی تھا اور اس کا قیام مکہ میں تھا اور اس کی ماں ناعمہ بنت جوشم بن عدی بن دبّ الجرہمیہ تھی اور اس کے چار بیٹے تھے، مضر، ایاد، ربیعہ، انمار، اور ان کی ماں سودہ بنت عک بن عدنان تھی۔ بیان کیا جاتا ہے کہ مضر اور ایاد کی ماں، حبیتہ بنت عک بن عدنان تھی اور ربیعہ اور انمار کی ماں، جدالہ بنت وعلان ابن جوشم الجرہمی تھی۔

اور جب نزار کی وفات کا وقت قریب آیا تو اس نے اپنی میراث کو اپنے چاروں بیٹوں میں تقسیم کر دیا اور مضر، ایاد، ربیعہ اور انمار کو اپنا مال دیا، پس مضر اور ربیعہ، حضرت اسماعیل کے خالص بیٹوں میں سے تھے، پس اس نے مضر کو اپنی سرخ ناقہ اور اس کی مانند سرخ چیزیں دیں پس اُسے مضر الحمراء کا نام دیا گیا اور ربیعہ کو گھوڑا اور اس کی مانند چیزیں دیں اور اُسے ربیعۃ الفرس کا نام دیا گیا اور اس نے ایاد کو اپنی بکریاں اور اپنا عصا دیا اور بکریاں آراستہ تھیں پس اُسے ایاد البرقاء کا نام دیا گیا اور یہ بھی بیان کیا جاتا ہے کہ اُسے ایاد العبعا کا نام دیا گیا اور اس نے انمار کو اپنی لونڈی دی جس کا نام بجیلہ تھا اور اسی کے نام کے ساتھ اُسے موسوم کیا گیا اور اس نے انہیں حکم دیا کہ اگر وہ باہم اختلاف کریں تو افعیٰ بن افعیٰ جرہمی کے پاس فیصلہ لے جائیں، اس کی فرودگاہ نجران میں تھی تو وہ اس کے پاس فیصلہ لے گئے۔

اور انمار بن نزار نے یمن میں نکاح کیا اور اس کے بیٹے ماموں کے رشتے کی طرف منسوب ہوئے اور ان میں بجیلہ اور خثعم ہیں ، نزار کے بیٹوں میں سے ان کے سوا دوسرا پیدا نہیں ہوا۔

اور ربیعہ بن نزار اپنے بھائیوں سے علیحدہ ہو گیا اور عرق کے نشیب کے نزدیک فرات کے نشیب کو چلا گیا اور اس کے ہاں بیٹے پیدا ہوئے جن میں اسد ، ضبیعہ ، اکلب ، اور نو بیٹے ان کے بعد ہیں اور وہ یمن میں نسب بیان نہیں کرتے۔

اور نزار بن ربیعہ کے بیٹے اور اس کے بیٹوں کے بیٹے پھیل گئے حتیٰ کہ ان کی کثرت ہو گئی اور شہر ان سے بھر گئے اور ربیعہ کے عام قبائل یہ ہیں ، ہشتہ بن وہب بن جلّی بن احمس بن ضبیعہ بن ربیعہ ، عنزۃ بن اسد بن ربیعہ ، عبد القیس بن افصی بن دعمی بن جدیلہ بن اسد بن ربیعہ ، یشکر بن بکر بن وائل بن قاسط بن ہنب بن افصی ، حنیفہ ابن لجیم بن صعب بن علی بن بکر بن وائل بن قاسط ، عجل بن لجیم ابن صعب بن علی بن بکر ، قیس بن ثعلبہ بن عکابۃ بن علی بن بکر اور تیم اللات بن ثعلبہ بن عکابۃ۔

اور ربیعہ میں سے حکومت و ریاست بنی ضبیعہ میں تھی جو ہشتہ بن وہب بن جلّی بن احمس بن ضبیعہ بن ربیعہ کی اولاد تھے پھر حکومت و ریاست ، عنزۃ بن اسد بن ربیعہ کی طرف منتقل ہو گئی پھر عبد القیس بن افصی بن دعمی بن جدیلہ بن اسد بن ربیعہ میں منتقل ہو گئی پھر عبد القیس اس جنگ کے باعث جو ان کے درمیان اور بنی النمر بن قاسط کے درمیان تھی ۔ روانہ ہو کر یمامہ میں اترے اور ایاد ، یمامہ میں تھے انہوں نے انہیں جلا وطن کر دیا پھر ریاست النمر بن قاسط میں منتقل ہو گئی پھر النمر بن قاسط سے بھی منتقل ہو گئی اور ریاست بنی یشکر بن صعب بن علی بن بکر میں چلی گئی پھر یشکر بن صعب سے بھی ریاست منتقل ہو گئی اور بنی تغلب میں چلی گئی پھر بنی شیبان میں چلی گئی۔

اور ربیعہ کی جنگیں مشہور و معروف ہیں اور ان کی مشہور جنگوں میں سے السّلان کی جنگ ہے، مذحج، اہل تہامہ سے اور وہاں جو معد کے لڑکے موجود تھے ان سے جنگ کرنے کے لیے آئے، پس معد کے بیٹے مذحج سے جنگ کرنے کے لیے جمع ہوئے اور ان کی اکثریت ربیعہ کی تھی اور انہوں نے اپنے پر ربیعہ ابن الحارث بن مرّہ بن زہیر بن جشم بن بکر کو سردار بنایا اور ان کی اور مذحج کی السّلان میں مڈبھیڑ ہوئی اور انہوں نے مذحج کو شکست دی اور انہیں فتح حاصل ہوئی۔

اور دُوسری جنگِ خزازہ ہے، یمن کے لوگ سلمہ بن الحارث بن عمرو الکندی کی سرکردگی میں آئے اور معد کے بیٹوں نے کلیب بن ربیعہ بن الحارث بن مرہ کو سردار بنایا اور جب سلمہ نے لوگوں کی کثرت کو دیکھا تو اس نے ایک بادشاہ سے پناہ مانگی تو اس نے اُسے مدد دی اور خزازہ میں ان کی مڈبھیڑ ہوئی اور معد کے بیٹوں کا سردار کلیب تھا اور یمن کی فوجیں منتشر ہوگئیں۔

اور تیسری جنگِ الکلاب ہے، الحارث بن عمرو الکندی کے دو بیٹے سلمہ اور شرجیل آپس میں لڑ پڑے اور سلمہ کے ساتھ ربیعہ اور شرجیل کے ساتھ قیس تھے پس ربیعہ نے قیس پر حملہ کر دیا اور شرجیل بن الحارث بن عمرو کو قتل کر دیا اور انہیں سربلندی حاصل ہوگئی۔

اور بسوس کی جنگیں بنی شیبان اور تغلب کے درمیان جسّاس بن مُرّۃ ابن ذھل بن شیبان کلیب بن ربیعہ بن الحارث بن مُرّۃ بن زہیر بن جشم تغلبی کے قتل کے باعث ہوئیں، پس جنگ پیچیدہ ہوگئی اور مسلسل ہوتی رہی حتیٰ کہ اس نے انہیں فنا کر دیا اور وہ چالیس سال رہی۔

اور چوتھی جنگِ ذوقار ہے، جب کسریٰ پرویز نے نعمان بن المنذر کو قتل کر دیا تو اس نے ہانی بن مسعود شیبانی کو پیغام بھیجا کہ میرے غلام

نعمان نے تیرے پاس جو اپنے اہل و مال اور ہتھیار امانت رکھے تھے وہ میری طرف بھیج دے اور نعمان نے اس کے پاس اپنی بیٹی اور چار ہزار زرہیں امانت رکھی تھیں پس ہانی اور اس کی قوم نے ایسا کرنے سے انکار کر دیا تو کسریٰ نے عرب و عجم کی افواج بھیجیں اور انھوں نے ذوقار مقام پر مڈبھیڑ کی تو حنظلہ بن ثعلبہ عجلی ان کے پاس آیا اور انہوں نے اپنا معاملہ اس کے سپرد کر دیا اور ہانی سے کہنے لگے تیرا عہد ہمارا عہد ہے اور ہم اپنا عہد نہیں توڑیں گے پس انہوں نے ایرانیوں سے جنگ کی اور انہیں ان کے ساتھی عربوں کو شکست دی اور ایرانیوں کے ساتھ ایاس بن قبیصہ طائی اور دیگر معد کے بھائی اور قحطان تھے پس عمرو بن عدی بن زید کسریٰ آیا اور اُسے واقعہ کی خبر دی اور اس نے اس کا کندھا اتار دیا اور وہ مر گیا اور یہ پہلا دن تھا جس میں عربوں نے عجمیوں سے انتقام لیا۔

اور ایاد بن نزار، یمامہ میں اترا اور اس کے ہاں بیٹے ہوئے اور وہ قبائل میں مشہور ہوئے، نسابوں کا بیان ہے کہ ثقیف قسی بن النبت بن منبہ بن منصور بن یقدم ابن افصی بن دعمی بن ایاد تھا اور وہ قیس کی طرف منسوب ہوئے۔

اور یمامہ کے بعد دیار ایاد، حیرہ تھے اور ان کی فرودگاہیں خورنق، سدیر اور بارق تھے پھر کسریٰ نے انہیں ان کے دیار سے جلاوطن کر دیا اور اس نے انہیں تکریت میں اتارا، یہ دجلہ کے کنارے ایک قدیم شہر ہے پھر اس نے انہیں تکریت سے بلادِ روم کی طرف نکال دیا اور وہ سرزمین روم میں انقرہ میں اترے، اور ان دنوں کعب بن مامۃ ان کا رئیس تھا پھر وہ اس کے بعد چلے گئے اور ایاد کے عام قبائل چار ہیں مالک، حذاقہ، یقدم اور نزار، یہ ایاد کے بطون ہیں اور ان کے بارے میں اسود بن یعفر تمیمی کہتا ہے۔ خورنق، سدیر اور بارق اور سنداد کے

چوٹیوں والے محل کے باشندے اپنی جوتیوں کے اگلے حصوں پر موافقت کرنے والے ہیں اور پوشیدہ جگہوں اور چادروں میں چلنے والے ہیں، ہواؤں نے ان کے دیار کی جگہ کو مٹا دیا ہے گویا وہ مقررہ جگہ پر تھے اور وہ انقرہ میں اترے اور ان پر فرات کا پانی بہتا تھا جو ٹیلوں سے آتا ہے وہ شہر ہے جسے اس کی طویل آرام گاہ کی وجہ سے کعب بن مامۃ اور ابن ام دواد نے منتخب کیا ہے۔

اور ابو داؤد الایادی نے ان بعض اشعار کا ذکر کیا ہے اور ابو داؤد ان کا سب سے بڑا شاعر تھا اور اس کے بعد عراق میں لقیط تھا اور جب اُسے اطلاع ملی کہ کسریٰ نے قسم کھائی ہے کہ وہ ایاد کو تکریت سے جلاوطن کر دے گا اور وہ ارض موحمل میں ہے۔ اس نے ایک خط لکھ کر اُسے ان کی طرف بھیجا اس میں ہے۔

جزیرہ میں رہنے والے ایاد کے شخص کو لقیط کی طرف سے خط میں سلام لکھا ہے، بلاشبہ شیر تمہارے پاس رات کو آئے گا پس تمہیں روپے پیسے رکھنے والوں کا بازار مصروف نہ رکھے ان میں سے ستر ہزار جوان تمہارے پاس ٹڈی کی طرح فوجوں کو ہانکتے ہوئے لائے۔

اور مضر بن نزار، اپنے باپ کے بیٹوں کا سردار تھا اور شریف اور دانش مند تھا اور اس سے روایت کی جاتی ہے کہ اس نے اپنے بیٹوں سے کہا جو شخص شر کو بوئے گا ندامت کو کاٹے گا اور سب سے بہتر کام وہ ہے جو جلد تر ہو، اپنے دلوں کو ان کے ناپسندیدہ کاموں پر آمادہ کرو جن میں تمہاری بہتری ہو اور انہیں ان کی خواہشات سے روکو، جن میں تمہاری خرابی ہے اور صلاح و فساد کے درمیان صرف صبر اور بچاؤ ہے

روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مضر اور ربیعہ کو سب و شتم نہ کرو یہ دونوں مسلمان تھے اور ایک دوسری حدیث میں ہے،

کہ وہ دونوں ذبیح ابراہیم ہیں تھے پس مضر بن نزار کے ہاں الیاس بن مضر اور عیلان بن مضر پیدا ہوئے اور ان دونوں کی ماں الحنفاء بنت ایاد بن معد تھی اور عیلان بن مضر کے ہاں قیس بن عیلان پیدا ہوا اور اس کے بیٹے پھیل گئے اور بکثرت ہوگئے ——— اور اُسے تعداد اور قوت حاصل ہوگئی۔

اور قیس بن عیلان کے عام قبائل یہ ہیں ——— عدوان بن عمرو بن قیس فہم بن عمرو ابن قیس، محارب بن خصفہ بن قیس، باہلہ بن اعصر بن سعد بن قیس، فزارہ بن ذبیان بن بغیض بن ریث بن غطفان بن سعد بن قیس السلیمہ بن منصور بن عکرمہ بن خصفہ بن قیس، عامر بن صعصعہ بن معاویہ بن بکر ابن ہوازن مازن بن صعصعہ بن معاویہ بن بکر بن ہوازن اور ثقیف، اور وہ قسی بن منبہ بن بکر بن ہوازن ہے اور ثقیف، ایاد بن نزار کی طرف منسوب ہے اور کلاب بن ربیعہ بن عامر بن صعصعہ اور عقیل بن کعب بن ربیعہ بن عامر بن صعصعہ، اور قشیر بن کعب بن ربیعہ اور الحریش بن کعب بن ربیعہ ابن عامر اور عوف بن عامر بن ربیعہ بن عامر، اور البکاء بن عامر بن ربیعہ۔

اور ریاست و حکومت قیس کے پاس تھی وہ عدوان میں منتقل ہوگئی اور ان کا پہلا سردار اور حاکم عامر بن الظرب تھا پھر وہ فزارہ میں منتقل ہوگئی پھر عبس میں منتقل ہوگئی پھر بنی عامر بن صعصعہ میں منتقل ہوگئی اور ہمیشہ انہی میں رہی۔

اور قیس کی جنگیں مشہور اور مسلسل ہیں ان میں البیداء کی جنگ، شعب جبلہ کی جنگ، الہباءۃ کی جنگ، الرقم کی جنگ، خیف الریح کی جنگ، الملبط کی جنگ، رحرحان کی جنگ، العزی کی جنگ اور داحس اور الغبراء کی جنگیں شامل ہیں جو عبس اور فزارہ کے درمیان ہوئیں۔

اور الیاس بن مضر، سردار بن گیا اور اس کی خوبی نمایاں ہوگئی اور یہ پہلا شخص ہے جس نے نبی اسماعیل کو اپنے آباء کی سنن کے تبدیل کرنے پہ

ملامت کی اور اس نے اچھے کام کیے حتیٰ کہ انہوں نے اس طرح پسند کیا کہ انہوں نے حضرت اسماعیل کی اولاد میں سے اُدد کے بعد کسی کو اس کی مانند پسند نہیں کیا اور اس نے انہیں ان کے آباء کی سنن کی طرف لوٹا دیا حتیٰ ان کی سنت مکمل طور پر پہلے طریق کے مطابق لوٹ آئی اور وہ پہلا شخص ہے جس نے حضرت ابراہیمؑ کی وفات کے بعد رکن بنایا اور عرب، الیاس کی اہل حکمت کی طرح تعظیم کرتے تھے اور الیاس کے کئی بیٹے تھے، مُدرکہ، اس کا نام عامر تھا۔ طانجہ، اس کا نام عمرو تھا، قمعہ، اس کا نام عمیر تھا اور ان سب کی ماں خندف تھی اور اس کا نام لیلیٰ بنت حلوان بن عمران بن الحاف بن قضاعہ تھا۔

اور الیاس کو سِل کی بیماری ہو گئی تو اس کی بیوی خندف کہنے لگی اگر یہ مر گیا تو میں اس شہر میں جس میں یہ فوت ہوا نہیں ٹھہروں گی اور اس نے قسم کھائی کہ اُسے گھر سایہ نہ دے گا اور وہ زمین میں پھرے گی اور جب وہ مر گیا تو وہ زمین میں پھرنے چلی گئی حتیٰ کہ غم سے مر گئی اور الیاس کی وفات جمعرات کے روز ہوئی اور وہ اُسے روتی تھی اور جب اس دن کا سورج چڑھتا تو وہ اس کے غائب ہونے تک روتی اور وہ ایک مثل بن گئی اور ایاد کے ایک شخص سے جس کی بیوی مر گئی تھی پوچھا گیا، کیا تو اُسے روئے گا اس نے کہا ۔

اگر رونا فائدہ دیتا تو میں خندف کے الیاس پہ رونے کی طرح روتا حتیٰ کہ نیکی نے اُسے روتے ہوئے اکتا دیا۔

جب مؤنس کے روز اس کے سورج کی کرنیں نمودار ہوتیں تو وہ صبح کو روتی حتیٰ کہ سورج کو غروب ہوتے دیکھتی۔ مُونس سے مراد جمعرات کا دن ہے اس لیے کہ عرب اس وقت دنوں کو ناموں کے بغیر بلاتے تھے وہ اتوار کو، اوّل، سوموار کو اہون، منگل کو، جبار، بدھ کو، دبار، جمعرات

کو مؤنس، جمعہ کو عروبہ اور ہفتے کو شیار کا نام دیتے تھے۔

اور وہ مہینے کے دنوں کے دس نام رکھتے تھے ہر تین راتوں کا ایک نام تھا، چاند کی پہلی تین راتوں کو الفُرر، پھر النُّفَل، پھر التُّسَع پھر العشر پھر البیض پھر الظُّلَم پھر الخُنّس پھر الحنادس پھر المحاق اور آخری رات کو لیلۃ اسرار کہتے تھے جب چاند چھپ جاتا تھا اور وہ محرم کو، مؤتمر، صفر کو ناجر، ربیع الاوّل کو، خوّان، ربیع الآخر کو، وبصان، جمادی الاوّل کو، حنین، جمادی الاخرۃ کو، رُبّی، رجب کو، الاصم، شعبان کو، العاذل، رمضان کو، ناتق، شوال کو، وُعل، ذوالقعدہ کو وُرْنہ، اور ذوالحجہ کو، بُرک کا نام دیتے تھے

اور دوسرے عرب، مہینے کی پہلی تین راتوں کو، ہلال، پھر تین کو قمر، جب چاند سفید ہو جاتا ہے پھر تین کو، بہر، جب وہ روشنی دیتا ہے اور اس کا رنگ روشن ہو جاتا ہے اور تین کو، نُفَل اور تین کو، بیض، اور تین کو، درع اور تین کو، ظُلَم اور تین کو، حنادس، اور تین کو، دآدی، اور دو راتوں کو، محاق اور ایک رات کو سرار کا نام دیتے ہیں۔

اور طانجہ بن الیاس کے ہاں ادّ بن طانجہ پیدا ہوا اور ادّ بن طانجہ کی اولاد سے چار الگ الگ قبائل بنے اور وہ تمیم بن مُرّ بن اُدّ، اور الرباب اور یہ عبد مناۃ بن اُدّ ہے اور ضبہ بن اُدّ اور مزینہ بن اُدّ ہیں اور تمیم بن مُرّ بن اُد کی تعداد زیادہ ہے حتیٰ کہ ان سے شہر بھر گئے ہیں اور تمیم کے قبائل متفرق ہو گئے اور تمیم کے عام قبائل یہ ہیں ـــ کعب بن سعد بن زید مناۃ۔ حنظلہ بن مالک بن زید مناۃ۔ اور انہیں البراجم اور بنو دارم کہا جاتا ہے اور بنو زرارۃ بن عُدس، بنو اسد اور عمرو بن تمیم، یہ سب اُد بن طانجہ بن الیاس بن مضر کے بیٹے ہیں اور انہیں تعداد، قوت، شجاعت شعر اور فصاحت حاصل ہے اور سرداری تمیم ہیں ہے اور ان کا پہلا سردار، سعد بن زید مناۃ بن تمیم تھا۔ پھر حنظلہ بن مالک بن زید مناۃ تھا اور ان کی جنگیں مشہور و معروف ہیں اور ان جنگوں

یں جنگِ الکلاب، جنگِ المروت۔ جنگ جدود اور جنگِ النسار شامل ہیں۔

اور مدرکہ بن الیاس، نزار کے بیٹوں کا سردار تھا اس کی خوبی اور بزرگی نمایاں ہوئی اور اس کا بھائی قمعہ، خزاعہ کے پاس چلا گیا اور ان میں نکاح کر لیا اور وہ اپنے بیٹوں کو ان کے ساتھ منسوب کرنے لگا اور اس کے بیٹے ان میں رہتے تھے اور اس کے بیٹوں میں سے عمرو بن لحیٰ بن قمعہ بھی تھا، یہ پہلا شخص ہے جس نے دین ابراہیم کو تبدیل کیا اور مدرکہ بن الیاس کے بیٹے خزیمہ، ہذیل، حارثہ اور غالب تھے اور ان کی ماں سلمیٰ بنت الاسود بن اسلم بن الحاف بن قضاعہ تھی اور یہ بھی بیان کیا جاتا ہے کہ بنتِ اسد بن ربیعہ بن نزار تھی، حارثہ تو چھوٹی عمر میں فوت ہو گیا اور غالب، بنی خزیمہ میں منسوب ہوئے اور ہذیل بن مدرکہ کو بنی سعد بن ہذیل میں کثرتِ تعداد حاصل تھی پھر تمیم بن سعد کو، پھر معاویہ بن تمیم کو، اور الحارث بن تمیم اور ہذیل بن شجاع تھے اور اصحابِ حروب و غارات، و شجاعت و فصاحت و شعر تھے۔

اور خزیمہ، عرب کا ایک حاکم تھا اور سرداروں اور صاحبِ فضل لوگوں میں شمار ہوتا تھا اور خزیمہ بن مدرکہ کا بیٹا کنانہ تھا اور اس کی ماں عوانہ بنت قیس بن عیلان تھی اور اسد اور الہون بھی اس کے بیٹے تھے اور ان کی ماں برّۃ بنت مُرّ بن اُدّ بن طابخہ تھی جو تمیم بن مُرّ کی بہن تھی اور اسد بن خزیمہ کے بیٹے یمن میں پھیل گئے اور وہ جذام، لخم اور عاملہ بنو عمرو بن اسد تھے اور مُضر خاص طور پر جذام ہونے کا ادّعا کرتے تھے اور بنو اسد اس بات پر قائم تھے کہ وہ ان میں سے ہیں اور وہ اس بات پر ان سے تعلق رکھتے تھے اور اپنے آپ کو ان میں شمار کرتے تھے، امرؤ القیس بن حجر الکندی نے کہا ہے

ہم اپنے خاندان سے رُکے اور وہ جُدا ہو گئے جیسے خزیمہ جذام سے رُکے تھے۔

اور عبد المطلب بن ہاشم نے اپنے اشعار میں کہا ہے ؎

اگر تو جذام کے شہروں میں جائے اور خاص طور پہ وہاں جو بنو سعد اور وائل ہیں انہیں کہنا، سخاوت کرو، اور اپنی قوم کے تعلقات کو قریب کرو، وہ تعلقات کے انقطاع سے پہلے تم سے روگردانی کرے گا۔

اور عبید بن الابرص نے اپنے طویل اشعار میں کہا ؎

اگر تو جذام اور لخم سے ہے تو انہیں کہہ دینا، لوگوں کو علم اس وقت فائدہ دیتا ہے جب انہیں علم ہو جاتا ہے جب رشتے اور رُوحیں تقسیم ہوں گی تو تم کتاب اللہ میں ہمارے بھائی ہو گے۔

بیان کیا جاتا ہے کہ یہ اشعار شمعان بن ہبیرہ اسدی کے ہیں اور جذام بن عدی بن الحارث یمن میں اپنے نسب پہ قائم ہیں اور وہ کہتے ہیں،

جذام بن عدی بن الحارث بن مُرۃ بن اُدد بن یشجب بن عریب بن مالک بن کہلان، اور اسد بن خزیمہ کے کئی بیٹے تھے، دودان، کاہل، عمرو، معند الصعب اور تغلب، اور دودان کو کثرت تعداد حاصل تھی اور اسی سے بنی اسد کے قبائل متفرق ہوئے اور بنی اسد کے قبائل، فُعَین، ففقعس، منقذ، دبان والبہ، لاحق، حُرثان، دُباب اور بنو الصیداء ہیں، اور اسد، حیرہ کے محلات سے لے کر تہامہ تک پھیلے ہوئے تھے اور طیٔ ان کے حلیف اور ان سے متفق تھے اور ان دونوں کا گھر تقریبًا ایک ہی تھا اور یہ کندہ سے جنگ کرتے تھے حتیٰ کہ انھوں نے حجر بن الحارث بن عمرو الکندی کو قتل کر دیا اور امرؤ القیس بھاگ گیا اور کندہ ذلیل ہو گئے پھر انہوں نے بنی فزارہ سے جنگ کی حتیٰ کہ انہوں نے بدر ابن عمرو کو قتل کر دیا پھر ان کے اور طیٔ کے درمیان اختلاف ہو گیا اور دونوں قبیلے اسد اور طیٔ لڑ پڑے حتیٰ کہ

اُنہوں نے لام بن عمرو طائی کو قتل کر دیا اور زید بن مہلہل کو قیدی بنا لیا اور وہ زید الخیل ہے اور اُنہوں نے قیدیوں کو پکڑ لیا اور زید الخیل نے کہا ؎

اے انیاس بنی اسد کو یعنی قیس بن نوفل، قیس بن اہبان
اور قیس بن جابر کو اطلاع دے دو کہ ہماری عورتوں اور بیٹوں
کو ہمیں واپس کر دیں اور اونٹوں سے فائدہ اُٹھاؤ اور مال سے
بھی فائدہ اُٹھاؤ، جب گذشتہ راتیں آتی ہیں تو مال کی ہلاکت
سب سے آسان ہوتی ہے اور اسے سنت نہ بناؤ کہ بنو اسد
اس کی اقتداء کریں اور طاقت ور ہاتھوں سے [illegible] کر دو۔

اُنہوں نے جب ان اشعار کو سُنا تو اُسے رہا کر دیا اور ان کی عورتوں کو واپس کر دیا اور زید کا گھوڑا باقی رہ گیا اور زید، گھوڑوں کو پسند کرتا تھا۔ زید نے کہا —— اے بنو الصیداء میرا گھوڑا واپس کر دو، یہ کام ذلیل آدمی سے کیا جاتا ہے، میرے اس بچھڑے کو واپس کر دو جسے میں نے رات کو چلنے کا اور مقتولوں کو پامال کرنے کا عادی بنایا ہے۔

تو انہوں نے اس کا گھوڑا واپس کر دیا اور بنو اسد کہا کرتے تھے، ہم نے چار آدمیوں کو قتل کیا ہے جو سب کے سب عمرو کے بیٹے تھے اور ہر ایک اپنی قوم کا سردار تھا، ہم نے شاہِ کندہ حجر بن عمرو کو اور لام بن عمرو طائی کو اور صخر بن عمرو سلمی کو اور بدر بن عمر فزاری کو قتل کیا ہے۔

اور الہون بن خزیمہ، اور وہی القارۃ ہے اور انہوں نے اس لیے اُسے القارۃ کا نام دیا ہے کہ جب بنو اسد بن خزیمہ، تہامہ سے نکلے اور انہوں نے کنانہ کی مخالفت کی اور گھوڑوں کو زیادہ کے ساتھ ملا دیا تو بنی کنانہ نے بنی الہون بن خزیمہ کو اپنے درمیان ایک سے ورنے ایک کے لیے القارۃ[1] بنا لیا۔

---

[1] القارۃ، چھوٹی پہاڑی کو کہتے ہیں جو دوسرے پہاڑوں کے سلسلہ سے علیحدہ ہو۔ (مترجم)

اور یہ بھی بیان کیا جاتا ہے کہ بنی الھون نشیبی زمین میں اُترے اور عرب نشیبی زمین کو القارۃ کہتے ہیں پس انہیں اصحاب القارۃ اور القارۃ المرامی کہا گیا اور بعض نے کہا ہے کہ جس نے القارۃ کو تیر مارا اس نے اس کا نصف لے لیا ہے اور یہ بھی بیان کیا جاتا ہے کہ الھون بن خزیمہ اور بکر بن کنانہ کے درمیان جنگ ہوئی تو بنی بکر کے ایک شخص نے کہا تم میں سے کون چھوٹے تیروں کو یا مسابقت کو پسند کرتا ہے ؟ تو ان میں سے ایک شخص نے کہا

سلم اور اس کے دوستوں کو معلوم ہو چکا ہے کہ ہم سواروں کو ان کی خواہشات سے روک دیتے ہیں اور جس نے القارۃ کو تیر مارا اس نے اس کا نصف لے لیا ہے اور جب ہم کسی گروہ سے ملاقات کرتے ہیں تو اُسے اس حال میں واپس لوٹاتے ہیں کہ اس کے گرد سے خون بہا رہے ہوتے ہیں۔

اور بنی الھون بن خزیمہ کے قبائل عضل اور دیش ہیں، جو لیشع بن الھون بن خزیمہ کے بیٹے ہیں اور الحکم بن الھون بن خزیمہ، یمن کی طرف چلا گیا اور بلاد مذحج میں اُترا اور وہاں اس کے ہاں بیٹے ہوئے اور وہ مر گیا اور اس کے بیٹے حکم بن سعد العشیرۃ کی طرف منسوب ہوئے۔

اور کنانہ بن خزیمہ میں ایسے فضائل ظاہر ہوئے جن کی بلندی کا اندازہ نہیں کیا جا سکتا اور عربوں نے اس کی تعظیم کی، روایت ہے کہ کنانہ کو لایا گیا تو وہ گود میں سویا ہوا تھا، اس سے پوچھا گیا اے ابوالنضر، ہتھیار بند جماعت اور ناکارہ لوگوں کے درمیان، اور دیواروں کی تعمیر اور زمانے کی عزت کے درمیان انتخاب کر لو، اس نے کہا اے میرے مالک یہ سب کچھ ہی چاہیے تو اسے یہ دیا گیا۔

اور کنانہ بن خزیمہ کے بیٹے، النضر، حدال، سعد، مالک، عوف اور مخرمہ ہیں، اور ان کی ماں ہالہ بنت سوید بن الغطریف ہے اور وہ حارثہ

بن امرئ القیس ابن ثعلبہ بن مازن بن الغوث ہے اور علی اور غزوان ہیں،
اور ان دونوں کی ماں برّة بنت مُرّ ہے اور جرول اور الحارث ہیں اور ان کی
ماں ازشنوءة ہے اور عبد مناة ہے اور اس کی ماں الذفراء ہے اور اس
کا نام فکیھة بنت ھنی بن بلّی بن عمرو بن الحاف بن قضاعہ ہے اور مخرمہ کے
متعلق بیان کیا جاتا ہے کہ وہ بنو ساعدہ ہیں جو سعد بن عبادہ کا قبیلہ ہے
اور بنو عبد مناة بن کنانہ، وہ کنانہ کی تعداد کے مطابق ہیں اور ان میں سے
بنو لیث بن بکر بن عبد مناة، اور بنو الدئل بن بکر ہیں اور بنو ضمرہ بن بکر ہے
بنو غفار بن ملیک بن ضمرہ اور بنو جذیمہ بن عامر بن عبد مناة ہیں جنہیں حضرت
خالد بن ولید نے الغمیصاء مقام پر مارا اور بنو مدلج بن مرّة بن عبد مناة
ہیں۔

اور بنی مالک بن کنانہ بن خزیمہ سے، بنو فُقیم بن عدی بن عامر بن
ثعلبہ ابن الحارث بن مالک بن کنانہ ہیں اور بنی فقیم سے النساة تھے اور
وہ القلامس ہیں۔ وہ نسی[1] کرتے اور حلال و حرام کرتے تھے اور ان کا پہلا
شخص حذیفہ بن عبد فقیم تھا جو القلمس کہلاتا تھا پھر یہ اولیت اس کے
بیٹوں میں چلی گئی اور اس کے بعد اس کا بیٹا عباد بن حذیفہ اور عباد کے بعد
قُلع بن عباد پھر امیہ بن قلع پھر عوف بن اُمیہ، پھر جنادہ بن عوف ابو ثمامہ
کھڑے ہوئے اور ان میں سے فراس بن غنم بن مالک بن کنانہ بھی ہے
یہ کنانہ کے عام قبائل ہیں۔

اور النضر بن کنانہ پہلا شخص ہے جسے قرشی کا نام دیا گیا، بیان کیا جاتا
ہے کہ اُسے اس کی پاکیزگی اور بلند ہمتی کی وجہ سے قرشی کا نام دیا گیا اور بعض
کا قول ہے کہ اس کی تجارت اور آسودگی کی وجہ سے یہ نام اُسے دیا گیا ہے

---

[1] نسی، تاخیر کو کہتے ہیں (مترجم)

اور یہ بھی بیان کیا جاتا ہے کہ ایک سمندری جانور کی وجہ سے جس کا نام القرش ہے اس کی ماں نے اس کا نام قریش رکھا جو قرش کی تصغیر ہے اور جو النضر بن کنانہ کے بیٹوں میں سے نہ ہو وہ قرشی نہیں ہے اور النضر بن کنانہ کے بیٹے مالک، مخلد اور الصلت ہیں اور النضر، ابو الصلت تھا۔ اور النضر کے بیٹوں کی ماں عکرشہ بنت عدوان ابن عمرو بن قیس بن عیلان تھی اور مخلد میں سے کوئی معروف آدمی باقی نہیں رہا اور الصلت کے بیٹے خزاعہ میں چلے گئے اور اس کے بیٹوں میں سے کثیر بن عبدالرحمٰن شاعر بھی تھا اور وہ نسب کے بارے میں کہتا ہے کیا میرا باپ الصلت نہیں اور کیا میرے بھائی نہیں وہ سب کے سب بنی النضر میں سے شریف اور خوبصورت ہیں۔

اور مالک بن النضر کی بڑی شان تھی اور اس کے کئی بیٹے تھے فہر، حارث اور شیبان اور ان کی ماں جندلہ بنت حارث بن مضاض بن عمرو بن الحارث جرہمی تھی۔ کہتے ہیں فہر کا نام قریش تھا اور فہر اس کا لقب ہے اور نام قریش ہے۔

اور اپنے باپ کی زندگی میں فہر بن مالک میں فضیلت کی علامات نمایاں ہوگئیں اور جب اس کا باپ فوت ہوگیا تو وہ اس کا قائم مقام بن گیا اور فہر بن مالک کے کئی بیٹے تھے، غالب، حارث، محارب اور جندلہ، اور ان کی ماں لیلیٰ بنت حارث بن تمیم بن سعد بن ہذیل تھی اور حارث بن فہر کے بیٹوں میں سے ضبتہ بن الحارث تھا جو حضرت ابو عبیدہ بن الجراح کا قبیلہ ہے اور محارب بن فہر کے بیٹوں میں سے شیبان بن محارب ہے جو حضرت الضحاک بن قیس کا قبیلہ ہے اور غالب بن فہر ان سے افضل اور زیادہ بزرگی والا تھا، بیان کیا جاتا ہے کہ فہر بن مالک نے اپنے بیٹے غالب سے وفات کے وقت کہا اے میرے بیٹے! احتیاط میں

نفس بند ہوتا ہے اور گھبراہٹ، مصائب سے پہلے ہوتی ہے اور جب مصیبت آجائے تو اس کی گرمی کو ٹھنڈا کر، اور قلق و اضطراب اس کے جوش میں ہوتا ہے اور جب وہ کھڑی ہو جائے تو اپنی مصیبت کی گرمی کو اس موت سے ٹھنڈا کر جو تو اپنے آگے پیچھے اور دائیں بائیں پڑتے دیکھ رہا ہے اور اس کے پیچھے زندگی کے آثار کو مٹتے دیکھ رہا ہے پھر اپنے قلیل پر کفایت کر، خواہ اس کی منفعت تھوڑی ہو اور جو قلیل تیرے ہاتھ میں ہے وہ تیرے لیے اس کثیر کے قائم مقام ہو جائے گا جس نے تیرے چہرے کو بوسیدہ کر دیا ہے اور جب فہر مر گیا تو غالب بن فہر بلند رتبہ ہو گیا اور اس کے بیٹے لوئی اور تیم الادرم تھے اور ان دونوں کی ماں عاتکہ بنت یخلد بن النضر بن کنانہ تھی اور تغلب، وہب، کثیر اور حراق تھے اور ان کی اولاد نہ تھی اور تیم الادرم کی اولاد تھی۔

اور لوئی بن غالب نمایاں خوبیوں والا سردار تھا، بیان کیا جاتا ہے کہ اس نے اپنے باپ غالب بن فہر سے کہا اور اس وقت وہ نوعمر بچہ تھا اے میرے باپ[1]، اے میرے باپ کبھی نیکی کا بدلہ اور مدد کم ہوتی ہے اے میرے باپ جو اُسے پیچھے ہٹاتا ہے وہ اُسے گمنام کر دیتا ہے اور جب چیز گمنام ہو جائے تو اس کا ذکر نہیں ہوتا اور غلام پر اپنے چھوٹے کام کو بڑا کرنا اور اُسے مشہور کرنا واجب ہے اور آقا پر اس کے بڑے کام کو چھوٹا کرنا اور اُسے چھپانا واجب ہے، اس کے باپ نے اُسے کہا اے میرے بیٹے میں جو تیری باتیں سُن رہا ہوں ان سے تیرے فضل پر استدلال کرتا ہوں اور ان سے تیری قوم پر تیرے بلند رتبہ ہونے کا مستدعی ہوں پس اگر تو بلند مرتبہ ہونے میں کامیاب ہو جائے تو اپنی قوم پر احسان کر اور اپنے حلم سے ان کی جہالت کی تیزی کو روک، اور اپنی نرمی سے ان کی پراگندگی کو اکٹھا کر، جوان جوانوں پہ اپنے افعال سے فضیلت حاصل کرتے ہیں بلاشبہ یہ ان کے اوزان پہ ہیں[1] اور فضیلت حیران رہ جاتی ہے

---

[1] یہاں عبارت میں کوئی غلطی ہے۔

اور جیسے درجہ، دوسرے پر بلند نہ کرے اُسے کوئی فضیلت نہیں ہوتی اور بلندی کو ہمیشہ نچلی چیز پر فضیلت حاصل ہوتی ہے اور جب غالب بن فہر مر گیا تو لوئی بن غالب اس کا قائم مقام بنا، اور لوئی کے کئی بیٹے تھے، کعب، عامر، سامۃ، خزیمہ اور ان کی ماں عائذہ تھی اور عوف، حارث اور جشم، ان کی ماں ماویہ بنت کعب بن القین تھی اور سعد بن لوئی، اس کی ماں لیسرۃ بنت غالب بن الھون بن خزیمہ تھی، اور سامہ بن لوئیؔ اپنے بھائی عامر بن لوئی سے بھاگ گیا اور اس کی وجہ یہ تھی کہ ان دونوں کے درمیان لڑائی تھی اور سامہ نے عامر پر حملہ کر کے اس کی آنکھ پھوڑ دی اور عامر نے اُسے ڈرایا تو وہ اس سے بھاگ کر عمان چلا گیا، کہتے ہیں کہ ایک روز وہ اپنی ناقہ کے پاس سے گزرا تو ناقہ نے اپنا ہونٹ زمین پر رکھ دیا اور اس سے سانپ چمٹ گیا اور اس نے اُسے جھٹکا تو وہ سامہ پر آگرا اور سانپ نے اس کی پنڈلی پر کاٹ کر اُسے مار دیا اور جب اس نے موت کو محسوس کیا تو اس نے مؤرخین کے خیال کے مطابق یہ اشعار کہے۔

اے میری آنکھ سامہ بن لوئی کے لیے اس کی پنڈلی سے موت چمٹ گئی، انھوں نے جس روز اُسے اتارا انھوں نے سامہ بن لوئی کی مانند ناقہ کا مقتول نہ دیکھا، عامر اور کعب کو ایلچی بھیج دو کہ میرا دل ان کا مشتاق ہے اگرچہ میرا گھر عمان میں ہے تو بھی میں بزرگی والا ہوں کیونکہ میں بغیر فاقہ کے نکلا ہوں اے ابن لوئی تو نے کتنے ہی پیالوں کو موت کے ڈر سے گرایا حالانکہ وہ گرانے والے نہ تھے اے ابن لوئی تو نے موت کو ہٹانے کا ارادہ کیا اور جو موت کے متعلق یہ ارادہ کرے اُسے اس کی طاقت نہیں ہوتی۔

اور خزیمہ بن لوئی اور وہ عائذہ ہے وہ شیبان میں اُترا اور اس کے

بیٹوں نے ربیعہ میں اپنا نسب ظاہر کیا اور حارث، اور وہ جشم اور سعد ہے وہ ہزان میں آ اترے اور ان میں اپنا نسب ظاہر کیا اور ان کے بارے میں جریر بن الخطفی کہتا ہے:

اے بنی جشم تم ہزان کے نہیں ہو، لوی بن غالب کے بلند لوگوں کی طرف منسوب ہو۔

اور عوف بن لوئی، مؤرخین کے خیال کے مطابق قریش کے ایک قافلے میں گیا اور جب وہ ارضِ غطفان میں پہنچا تو اس کے اونٹ نے اسے مؤخر کر دیا اور اس کی قوم کے جو لوگ اس کے ساتھ وہ چلے گئے تو ثعلبہ بن سعد بن ذبیان نے اس کے پاس آکر اسے روک لیا اور اسے اپنا بھائی بنا لیا اور اس کا نسب عوف بن سعد بن ذبیان میں ہو گیا، بنی مرۃ بن عوف کے حارث بن ظالم نے کہا ہے ؎

میری قوم ثعلبہ بن سعد نہیں ہے اور نہ فزارہ ہے جن کی گردنوں پر بال ہیں اگر تو بنی لوئی سے پوچھے تو میری قوم مکہ میں ہے جنہوں نے مضر کو شمشیر زنی سکھائی ہے ہم نے بنی بغیض کی اتباع کر کے اور اپنے اقرباء کے نسب کو چھوڑ کر بے وقوفی کی ہے۔

اسی طرح حارث بن ظالم نے اس بارے میں یہ اشعار بھی کہے ہیں ؎

جب تو ثعلبہ بن سعد اور اس کے بھائیوں کو چھوڑ دے گا تو لوئی کی طرف منسوب ہو گا ایک شریف نسب کی طرف......[1] اور ایسے قبیلے کی طرف جو قبائل میں سب قبیلوں سے مقابلہ کرتا ہے پس اگر میرا نسب انہیں دور لے گیا ہے تو ان میں سے اللہ

---

[1] اس جگہ پر اصل کتاب میں عبارت چھوٹی ہوئی ہے۔

کے مقربین بنو قصی بھی ہیں۔

اور اس بارے میں حارث بن ظالم کے بہت اشعار ہیں اور حضرت عمر بن الخطاب نے بنی عوف کو دعوت دی کہ وہ ان کو قریش میں ان کے نسب کی طرف واپس کر دیتے ہیں تو انہوں نے حضرت علیؑ بن ابی طالب سے مشورہ کیا تو آپ نے انہیں کہا تم اپنی قوم میں سردار ہو تم قریش میں اپنے خاندان کی طرف منسوب نہ ہو، اور عامر بن لوئی کے بیٹے، حسل بن عامر، معیص بن عامر اور عویص بن عامر تھے اور ان کی ماں قرن سے تھی اور عویص بن عامر کی اولاد نہیں ہے اور حسل اور معیص کی اولاد ہے۔

اور کعب بن لوی، اپنے باپ کے بیٹوں میں سب سے بڑی شان کا حامل تھا اور یہ پہلا شخص ہے جس نے جمعہ کے دن کو جمعہ کا نام دیا، عرب اس کو عروبہ کا نام دیتے تھے اور اس نے ان کو اس میں جمع کیا اور وہ ان سے خطاب کرتا تھا اور کہتا تھا، سنو، سیکھو اور سمجھو اور جان لو کہ رات سنسان اور خاموش ہے اور دن، دھوپ والا ہے اور زمین بچھونا ہے اور آسمان سہارا ہے اور پہاڑ، میخیں ہیں اور ستارے نشان ہیں اور پچھلوں کی طرح ہیں اور بیٹے شہرت ہیں، پس اپنے ارحام سے صلہ رحمی کرو، اور اپنے قرابتداروں کو بچاؤ اور اپنے اموال کو بڑھاؤ، کیا تم نے کسی مرنے والے کو دیکھا ہے کہ وہ لوٹ آیا ہو یا کسی مُردے کو دیکھا ہے کہ اس نے تمہارے سامنے گھر کو کھولا ہو اور یقین تمہارے قول کے برعکس ہے اور اپنے حرم کو آراستہ کرو اور اس کی تعظیم کرو اور اس سے وابستہ رہو، عنقریب ایک عظیم خبر آئے گی اور اس سے نبی کریمؐ کا ظہور ہوگا پھر وہ کہتا ہے

رات اور دن سب ایک نئی چیز کے ساتھ لوٹتے ہیں اور
اس کے لیل و نہار ہم پر برابر ہیں اور جب وہ دونوں لوٹتے
ہیں تو واقعات کے ساتھ لوٹتے ہیں اور نعمتوں کے ساتھ

ان کے پردے ہم پر مائل ہوتے ہیں، گردشیں اور ان کے اہل
کے تغلب کی خبریں ہیں جن کی گانٹھوں کی سختی کو کھولا نہیں جاتا
محمد صلی اللہ علیہ وسلم جو نبی ہیں غفلت کی حالت میں آجائیں گے
اور خبریں دیں گے جن کی خبر دینے والا بہت سچا ہے۔

پھر وہ کہتا، کاش میں آپ کی دعوت کے راز کا شاہد ہوتا، اور اگر میں کانوں، آنکھوں اور ہاتھ پاؤں والا ہوتا تو میں اس کے لیے بچھڑے کی طرح کھڑا ہو جاتا اور اس کی دعوت سے خوش ہو کر اونٹ کی طرح تیز چلتا اور جب کعب مر گیا تو قریش نے کعب کی موت سے تاریخ کا آغاز کیا۔

اور کعب کے متعدد بیٹے تھے، مُرّۃ اور ہصیص، ان دونوں کی ماں وحشیہ بنت شیبان بن محارب بن فہر بن مالک تھی، اور عدی بن کعب کی ماں حبیبہ بنت بجالۃ بن سعد بن فہم بن عمرو بن قیس بن عیلان تھی اور عدی بن کعب حضرت عمر بن الخطاب کا قبیلہ ہے اور سہم اور جمح، ہصیص بن کعب کے بیٹے تھے۔

اور مُرّۃ بن کعب بلند ہمت سردار تھا اس نے معند بنت سُریر ثعلبہ بن الحارث بن مالک بن کنانہ سے نکاح کیا اور سُریر پہلا شخص ہے جس نے مہینوں کو مؤخر کیا اور معند نے مُرّۃ کے بیٹے کلاب کو جنم دیا پھر مُرّۃ نے ......[1] بنت سعد بن بارق سے نکاح کیا اور اس نے اس کے بیٹے تیم اور یقظہ کو جنم دیا۔
اور تیم بن مُرّۃ حضرت ابوبکرؓ کا خاندان ہے اور اسی طرح مخزوم بن یقظہ بن مُرّۃ بھی ان کا خاندان ہے۔

اور کلاب بن مُرّۃ کو بڑی شان حاصل ہوئی اور ماں کی جانب سے اس کے لیے اب وجدّ کا شرف اکٹھا ہو گیا ہے کیونکہ وہ حج کی اجازت دیتے

---

[1] اصل کتاب میں اس جگہ عبارت چھوٹی ہوئی ہے۔

تھے اور بہنوں کو حلال و حرام کرتے تھے اور النسأۃ اور القلاس کہلاتے
تھے اور کلاب بن مُرّۃ کے متعدد بیٹے تھے قُصَیّ اور زہرہ، ان دونوں کے
بارے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے قریش بن کلاب
کے خالص بیٹے اور ان دونوں کی ماں فاطمہ بنت سعد بن سَیَل الازدی تھی اور
سعد بن سیل پہلا شخص ہے جس کے لیے تلواریں سونے اور چاندی سے
آراستہ کی گئیں۔ اور اس کے لیے شاعر کہتا ہے ؎

اس بات کو جان لو، میں لوگوں میں سعد بن سیل کی مانند ایک شخص
کو بھی نہیں دیکھتا۔

اور جب کلاب مر گیا تو فاطمہ بنت سعد بن سیل نے ربیعہ بن حرام العذری
سے نکاح کر لیا اور وہ اسے اپنی قوم کے علاقے میں لے گیا اور وہ قصی
کو بھی اپنے ساتھ اُٹھا کر لے گئی اور اس کا نام زید تھا اور جب وہ
اپنی قوم کے گھر سے دُور ہوا تو اس نے اُسے قصی کا نام دیا اور وہ
ربیعہ کی گود میں تھا، بنی عذرہ کے ایک شخص نے اُسے کہا اپنی قوم کے پاس چلا جا تو
ہم میں سے نہیں ہے اس نے پوچھا میں کن لوگوں میں سے ہوں۔ اس نے کہا اپنی
ماں سے پوچھ اس نے پوچھا تو وہ کہنے لگی تو اس سے عرب اور بیٹوں اور نسب کے لحاظ
سے زیادہ معزز ہے تو کلاب بن مُرّۃ ہے اور تیری قوم اللہ کی آل ہے اور اس کے حرم میں ہے۔

اور قریش نے مکہ کو نہیں چھوڑا مگر جب وہ بکثرت ہو گئے اور ان
کے پانی کم ہو گئے تو وہ پانی کے راستوں میں منتشر ہو گئے اور قصیّ
نے غربت کو ناپسند کیا اور اپنی قوم کی طرف جانا پسند کیا، اس کی ماں نے
اُسے کہا، عجلت نہ کر حتیٰ کہ ماہِ حرام آ جائے اور تو قضاعہ کے حجاج کے
ساتھ چلا جانا مجھے تیرے متعلق خدشہ ہے اور جب ماہِ حرام آیا تو وہ
ان کے ساتھ گیا حتیٰ کہ مکہ آ گیا اور قصی مکہ میں اقامت پذیر ہو گیا حتیٰ
کہ اُسے عزت و شرف حاصل ہو گیا اور اس کے بیٹے پیدا ہوئے۔

اور بیت اللہ کی حجابت، قضاعہ کے پاس تھی اور یہ بات یوں ہے کہ حجابت
ایاد کے پاس تھی اور جب انہوں نے مکہ سے کوچ کرنا چاہا تو انہوں نے
رکن کو اونٹ پہ لادا اور اونٹ نہ اٹھا تو انہوں نے اسے دفن کر دیا اور
چلے گئے اور جب انہوں نے اسے دفن کیا تو قضاعہ کی ایک عورت نے
انہیں دیکھ لیا اور جب ایاد دور چلے گئے تو یہ بات مضر کو گراں گزری اور
قریش اور بقیہ مضر نے اسے بڑی بات خیال کیا تو اس خزاعیہ عورت نے
اپنی قوم سے کہا کہ قریش اور بقیہ مضر پر شرط عائد کرو کہ وہ بیت اللہ کی
حجابت تمہارے سپرد کر دیں تاکہ میں تمہیں رکن کے متعلق بتاؤں تو انہوں
نے ایسے ہی کیا اور جب انہوں نے رکن کو نمایاں کیا تو انہوں نے حجابت
ان کے سپرد کر دی پس قصی بن کلاب مکہ آیا اور حجابت خزاعہ کے پاس تھی
اور اجازت، صوفہ کے پاس تھی اور وہ الغوث بن مرّہ تھا جو تمیم کا
بھائی تھا اور حج اور عرفات سے لوگوں کو اجازت اس سے ملتی تھی پھر
اس کے بعد وہ عقبہ کے پاس آگئی اور بنو القیس بن کنانہ مہینوں کو مؤخر
کرتے اور حلال و حرام کرتے تھے اور جب قصی نے اس بات کو دیکھا
تو اس نے اپنی قوم کو بنی فہر بن مالک سے اپنے پاس اکٹھا کیا اور جب
حج کا موقع آیا تو وہ صوفہ اور اجازت کے درمیان حائل ہو گیا اور خزاعہ
اور بنو بکر اس کے ساتھ کھڑے ہو گئے اور انہیں معلوم ہو گیا کہ قصی
عنقریب ان سے بھی وہی سلوک کرے گا جو اس نے صوفہ سے کیا ہے
اور وہ ان کے درمیان اور مکہ کے معاملے کے درمیان اور بیت اللہ کی
حجابت کے درمیان حائل ہو جائے گا اور وہ اس سے ہٹ گئے اور
اس کے خلاف ہو گئے اور جب اس نے یہ بات دیکھی تو اس نے ان
سے جنگ کرنے کا ارادہ کیا اور اپنے ماں جائے بھائی درّاج بن
ربیعہ علوی کی طرف پیغام بھیجا اور اس کا بھائی جس قدر قضاعہ کو لا سکتا

تھا لے کر اس کے پاس آیا اور یہ بھی بیان کیا گیا ہے کہ دراج آیا تو قصی لوگوں سے جنگ کے لیے کھڑا ہو چکا تھا اور دراج بیت اللہ کو جانا چاہتا تھا۔

سو اس نے خود بھی اور اپنی قوم سے بھی اپنے بھائی کو مدد دی اور بطلح میں شدید جنگ ہوئی حتیٰ کہ فریقین کے مقتولین بکثرت ہو گئے پھر انہوں نے ایک دوسرے کو صلح کی دعوت دی کہ ان کے اختلافی امور کے بارے میں ان کے درمیان عرب کا کوئی شخص فیصلہ کرے تو انہوں نے یعمر بن عوف بن کعب بن لیث ابن بکر بن کنانہ کو پنچ بنایا تو اس نے ان کے درمیان فیصلہ کیا کہ قصی، قضاعہ کی نسبت، بیت اللہ اور مکہ کے امور کا زیادہ حق دار ہے اور یہ کہ خزاعہ اور بنی بکر کے تمام خون جو قصی نے بہائے ہیں وہ ساقط ہیں اور وہ انہیں اپنے دونوں پاؤں کے نیچے کچلتا ہے اور خزاعہ اور بنو بکر نے جو خون بہائے ہیں ان کی دیت ہو گی اور انھوں نے پچیس اونٹ اور تیس بکریوں اور اونٹوں کے دیوڑ دیت دی اور یہ کہ وہ قصی کے درمیان سے اور بیت اللہ اور مکہ کے درمیان سے چلے جائیں اور اس کا نام یعمر الشداخ رکھا گیا۔

اور مکہ میں حرم میں کوئی گھر نہ تھا اور وہ وہاں پر دن کو ہوتے تھے اور شام کو چلے جاتے تھے پس جب قصی نے قریش کو جمع کیا اور وہ دیکھے بھالے عربوں میں سب سے زیادہ دانش مند تھا اس نے قریش کو حرم میں اتارا اور رات کو انہیں اکٹھا کیا اور صبح ان کو کعبہ کے ارد گرد لے گیا اور بنی کنانہ کے اشرف اس کے پاس آئے اور کہنے لگے یہ عربوں کے نزدیک بڑی بات ہے اور اگر ہم نے تجھے چھوڑ دیا تو عرب تجھے نہ چھوڑیں گے اس نے کہا خدا کی قسم میں اس سے نہیں نکلوں گا پس وہ ڈٹ گیا۔

اور حج کا موسم آگیا تو اس نے قریش سے کہا حج کا موسم آگیا ہے اور جو کچھ تم نے کہا ہے، عربوں نے اُسے سن لیا ہے اور وہ تمہاری تعظیم

کرتے ہیں اور ہیں عربوں کے نزدیک کھانے سے بڑا کر بیانہ فعل کوئی نہیں سمجھتا، تم میں سے ہر انسان اپنے مال سے خراج نکالے تو انہوں نے ایسے ہی کیا اور اس سے بہت سی چیزیں جمع ہو گئیں اور جب حج کے پہلے دن آئے تو اس نے مکہ کے ہر راستے پہ اونٹ ذبح کر دیے اور مکہ میں بھی اونٹ ذبح کیے اور ایک باڑا بنایا اور اس میں کھانا نہ کھا یعنی روٹیاں اور گوشت اور پانی اور دودھ پلایا اور صبح کو بیت اللہ کی طرف گیا اور اس کی چابی بنائی اور حاجب مقرر کیے اور خزاعہ اور اس کے درمیان حائل ہو گیا اور بیت اللہ، قصی کے ہاتھوں میں آ گیا پھر اس نے مکہ میں اپنا گھر بنایا اور وہی دار الندوہ ہے۔

اور بعض نے بیان کیا ہے کہ جب قصی نے حلیل بن حبشیہ خزاعی کی بیٹی حُبّیٰ سے نکاح کیا اور اس نے اس کے بیٹے جنے، تو حلیل نے اپنی موت کے وقت قصی کو بیت اللہ کی ولدیت کی وصیت کی اور کہا تیرے بیٹے میرے بیٹے ہیں اور تو بیت اللہ کا زیادہ حق دار ہے اور حُبّیٰ بنت حلیل بن حبشیہ نے قصی کے بیٹوں کلاب، عبد مناف، عبد الدار عبد العزیٰ اور عبد قصی کو جنم دیا اور دوسروں کا بیان ہے کہ حلیل بن حبشیہ نے چابی، ابو غبشان کو دی اور وہ سلیمان بن عمرو بن لُوئی بن ملکان بن افصی بن حارثہ بن عمرو بن عامر ہے سو قصی نے اُسے اور بیت اللہ کی ولدیت کو اس سے شراب کے ایک مشکیزے اور اونٹ کے بچے کے عوض خرید لیا اور ضرب المثل بن گئی کہ اخس من صفقۃ ابی غبشان۔ یعنی ابو غبشان کے سودے سے زیادہ حقیر، اور خزاعہ اُچھل پڑے اور کہنے لگے کہ ابو غبشان نے جو کچھ کیا ہے ہم اس سے راضی نہیں اور ان کے درمیان جنگ برپا ہو گئی اور ایک شاعر نے کہا ؎

ابو غبشان، قصی سے زیادہ ظالم ہے اور خزاعہ بنی فہر سے

زیادہ ظالم ہیں، قصی کو اس کی خریداری میں ملامت نہ کرو اور اپنے
شیخ کو اس کے فروخت کرنے پر ملامت کرو۔

پس قصی نے بیت اللہ اور مکہ کے معاملات اور حکومت سنبھال لی اور قریش کے قبائل کو جمع کیا اور انہیں مکہ کے کشادہ نالے میں جمع ہونے کا حکم دیا اور ان میں سے بعض دروں اور پہاڑوں کی چوٹیوں میں تھے اور اس نے ان کے درمیان فرودگاہیں تقسیم کیں اور اُسے مجمع کا نام دیا گیا اور ان کے بارے میں شاعر کہتا ہے ؂

تمہارے باپ قصی کو مجمع کہا جاتا تھا اس کے ذریعے اللہ تعالیٰ
نے فہر کے قبائل کو جمع کیا۔

اور اس کی قوم نے اُسے اپنا بادشاہ بنا لیا اور قصی پہلا شخص ہے جس نے کعب بن لوئی کے بیٹوں میں سے حکومت حاصل کی اور جب اس نے مکہ کے کشادہ نالے کو قریش کے درمیان چار حصوں میں تقسیم کر دیا تو وہ اپنے گھروں کی تعمیر کے لیے حرم کے درخت کاٹنے سے ڈر گئے تو قصی نے انہیں اپنے ہاتھ سے کاٹا پھر وہ اس بات پر قائم ہو گئے۔

اور قصی پہلا شخص ہے جس نے قریش کو عزت دی اور اس کے ذریعے ان کا فخر، بزرگی، بلندی اور پاکیزگی ظاہر ہوئی اور اس نے انہیں جمع کیا اور انہیں مکہ میں آباد کیا اور اس سے قبل وہ متفرق گھروں والے، کم عزت اور مطیع خطوں والے تھے حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ نے ان کی الفت کو یکجا کر دیا اور ان کے گھر کا اکرام کیا اور ان کے ٹھکانے کو عزت دی۔

اور فہر کے دونوں بیٹوں محارب اور حارث کے سوا تمام قریش کشادہ نالے میں تھے اور بنی تیم بن غالب اور وہی ادرم ہے اور بنی عامر بن لوئی بلند جگہوں پر اُترے اور جب قصی نے سارے مکہ کے شرف کو جمع کر لیا اور مکہ کو قریش کے درمیان تقسیم کر دیا اور امور اس کے لیے دوبارہ

ہو گئے اور اس نے خزاعہ کو جلا وطن کر دیا تو اس نے بیت اللہ کو گرا دیا پھر اس کی عمارت تعمیر کی جسے کسی نے نہیں بنایا تھا اور اس کی دیواروں کا طول نو ہاتھ تھا اس نے اسے اٹھارہ ہاتھ بنا دیا اور اسے کھجور کی شاخوں اور الدوم[1] کی لکڑی کا چھت ڈالا اور دار الندوہ بنایا اور قریش کے آدمی صرف دار الندوہ ہیں ہی نکاح کرتے تھے اور معاملات کے متعلق مشورے کرتے تھے اور جنگ کے علم باندھتے تھے اور بچوں کے ختنے کرتے تھے اور قریش اس کی زندگی میں اور اس کی وفات کے بعد بھی اس کے حکم کو قابل اتباع دین کی طرح سمجھتے تھے اور وہ پہلا شخص تھا جس نے حضرت اسماعیل بن حضرت ابراہیم کے بعد مکہ میں کھدائی کی اور اس کی زندگی میں اور اس کی وفات کے بعد بھی رہٹ کھودے گئے، بیان کیا جاتا ہے کہ وہ حضرت ام ہانی بنت ابی طالب کے گھر میں تھے۔

اور قصی پہلا شخص ہے جس نے سواری کے جانور کا نام گھوڑا رکھا اور اس کی سواری کے ایک جانور کو سیاہ عقاب کہا جاتا تھا اور قصی کے کئی بیٹے تھے، عبد مناف اسے قمر کہا جاتا تھا اور وہ سفید سردار تھا اور اس کا نام مغیرہ تھا، عبدالدار، عبدالعزیٰ، عبد قصی، بیان کیا جاتا ہے کہ قصی نے کہا کہ میں نے دو بیٹوں کے نام اپنے الٰہ کے نام پر رکھے اور ایک کا نام اپنے گھر کے نام پر رکھا اور ایک کا اپنے نام پر۔

اور قصی نے اپنے بیٹوں کے درمیان تقسیم کی۔ سقایہ اور ریاست عبد مناف کو دی، اور الدار، عبد الدار کو، اور رفادۃ، عبدالعزیٰ کو، اور وادی کے دونوں کنارے، عبد قصی کو، اور اس نے اپنے بیٹوں سے کہا، جس نے کمینے کی تعظیم کی اس نے ہمیشہ کمینگی میں شمولیت کی، اور

---

[1] کھجور سے مشابہ ایک درخت کا نام ہے (مترجم)

جس نے بڑے کام کو اچھا سمجھا وہ بھی اس میں شریک ہے اور جس کی تمہاری شرافت اصلاح نہ کرے، اُسے اس کی ذلت میں لٹکا دو، علاج، بیماری کو جڑ سے کاٹ دیتا ہے۔

اور قصی مرگیا اور حجون میں دفن ہوا اور عبد مناف بن قصی سردار بن گیا اور اس کی شان و عزت بڑھ گئی اور جب وہ عمر رسیدہ ہو گیا تو اس نے اپنے بیٹے کو امیر بنایا اور خزاعہ اور بنو حارث بن عبد مناۃ بن کنانہ اس سے معاہدہ کے متعلق پوچھنے آئے تاکہ اس سے عزت حاصل کریں تو اس نے ان کے درمیان معاہدہ کرا دیا جسے حلف الاحابیش کہا جاتا ہے اور بنی کنانہ کے جس مدبر نے عبد مناف سے معاہدہ کرنے کے متعلق پوچھا وہ عمرو بن ہلل بن معیص بن عامر تھا اور وہ رکن کے پاس احابیش سے معاہدہ کیا کرتا تھا، ایک شخص قریش سے، اور دوسرا احابیش میں سے کھڑا ہوتا اور دونوں اپنے ہاتھ رکن پر رکھ دیتے اور اللہ تعالیٰ کی اور اس گھر کی حرمت کی مقام کی رکن کی اور ماہِ حرام کی زبردست قسم کھاتے کہ وہ سب مخلوق کے خلاف مدد دیں گے حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ زمین کا اور جو کچھ اس پر ہے اس کا وارث ہو جائے اور ہر اس شخص کے خلاف جو سب لوگوں میں سے ان سے فریب کرے۔ تعاقد و تعاون کرنے کی قسم کھاتے اور جب تک حری اور ثبیر کھڑے ہیں اور جب تک سورج اپنے طلوع ہونے کے مقام سے قیامت کے روز تک طلوع ہو گا پس اسے حلف الاحابیش کا نام دیا گیا اور عبد مناف بن قصی کے ہاں ہاشم پیدا ہوا اور اس کا نام عمرو تھا اور اُسے عمرو العلیٰ بھی کہا جاتا ہے اور اُسے ہاشم کا نام اس لیے دیا گیا کہ وہ قریش کے شدید قحط میں روٹی توڑتا تھا اور اس پر شوربہ اور گوشت ڈالتا تھا اور عبد شمس، المطلب، نوفل، ابو عمر، حنّہ، تماضر، ام الاخثم، ام سفیان، ہالہ اور قلابہ بھی پیدا ہوئیں اور نوفل اور ابو عمرو

کے سوا، ان سب کی ماں عاتکہ بنت مرۃ بن ہلال بن فالج بن ذکوان ابن ثعلبہ بن بہثۃ بن سلیم تھی ان سب کو اس نے جنم دیا اور یہی حلف الاحابیش کو کھینچ لائے[1] ..... اور نوفل اور ابو عمرو کی ماں، واقدہ بنت ابی عدی تھی اور وہ عامر بن عبد نُہم ہے جو بنی عامر بن صعصعہ سے ہے۔

اور یہ بھی بیان کیا جاتا ہے کہ ہاشم اور عبد شمس توام تھے، پس ہاشم نکلا اور اس کی ایڑی اس کی ایڑی سے چمٹی ہوئی تھی پس استرے سے ان دونوں کے درمیان قطع کیا گیا اور کہا گیا کہ ان دونوں کے بیٹوں کے درمیان ایسا تقاطع ہوگا کہ جو کسی کے درمیان نہ ہوا ہو گا۔

اور ہاشم اپنے باپ کے بعد سردار بن گیا اور اس کا حکم بڑا ہو گیا اور قریش نے باہم اس بات پر مصالحت کر لی کہ ہاشم بن عبد مناف، سقایہ اور ریاست کو سنبھالے اور جب حج کا موسم آیا تو وہ لوگوں میں خطیب بن کر کھڑا ہوا اور کہنے لگا، اے گروہِ قریش! تم اللہ کے پڑوسی اور اس کے بیت الحرام کے باسی ہو اور اس اجتماع میں تمہارے پاس اللہ کے زائرین آتے ہیں جو اس کے گھر کی حرمت کی تعظیم کرتے ہیں اور وہ اللہ کے مہمان ہیں اور اس کا مہمان عزت کا سب سے زیادہ حق دار ہے۔ اور اللہ تعالیٰ نے تم کو اس کے لیے چن لیا ہے اور تمہیں اس سے عزت دی ہے، جس طرح پڑوسی، پڑوسی کی حفاظت کرتا ہے تم اس سے بڑھ کر ان کی حفاظت کرو اور اس کے مہمانوں اور زائرین کا اکرام کرو، وہ ہر شہر سے پراگندہ مو، غبار آلود حالت میں، تیروں کی طرح لاغر اونٹنیوں پر آتے ہیں اور وہ درماندہ بدبودار، جوؤں والے، محتاج ہو چکے ہوتے ہیں پس ان کی مہمان نوازی کرو اور انہیں بے نیاز کر دو اور قریش باہم اس پہ مدد کرتے تھے۔

---

[1] اصل کتاب میں اس جگہ عبارت چھوٹی ہوئی ہے۔

اور ہاشم بہت مال نکالتا تھا اور چمڑے کے حوض بنانے کا حکم دیتا تھا اور انہیں زمزم کی جگہ پر رکھا جاتا پھر ان میں مکہ کے کنوؤں کا پانی ڈالا جاتا اور حجاج ان سے پانی پیتے اور وہ انہیں مکہ، منیٰ، عرفات اور جمع میں کھانا کھلاتا اور وہ ان کے لیے روٹی، گوشت، گھی اور ستو بھگوتا اور ان کے لیے پانی اٹھا کر لاتا حتیٰ کہ لوگ اپنے اپنے شہروں کی طرف چلے جاتے پس اسے ہاشم کا نام دیا گیا۔

اور وہ پہلا شخص ہے جس نے دو سفروں کا طریق جاری کیا، سردی کا سفر شام کی طرف اور گرمی کا سفر حبشہ کی طرف نجاشی کے پاس، اور یہ بات یوں ہے کہ قریش کی تجارت مکہ سے متجاوز نہ تھی اور وہ تنگی میں تھے حتیٰ کہ ہاشم سوار ہو کر شام گیا اور قیصر کے ہاں اترا اور وہ ہر روز ایک بکری ذبح کرتا تھا اور پیالہ اپنے آگے رکھتا تھا اور اپنے اردگرد کے لوگوں کو دعوت دیتا تھا۔

اور وہ بہت حسین و جمیل تھا، قیصر کے سامنے اس کا ذکر ہوا تو اس نے اس کی طرف پیغام بھیجا اور جب اس نے اسے دیکھا اور اس کی گفتگو سنی تو وہ انگشت بدنداں ہوا اور وہ اس کی طرف پیغام بھیجنے لگا، ہاشم نے کہا اے بادشاہ میری ایک قوم ہے اور وہ عرب کے تاجر ہیں تو ان کے لیے ایک تحریر لکھ دے جو انہیں اور ان کی تجارت کو امان دے حتیٰ کہ وہ حجاز کے پسندیدہ چمڑے اور کپڑے لائیں تو قیصر نے ایسے ہی کیا اور ہاشم واپس آ گیا اور جب کبھی وہ عرب کے کسی قبیلے کے پاس سے گذرتا تو وہ ان کے اشراف سے عہد لیتا کہ وہ ان کے ہاں اور ان کے علاقے میں امن میں ہوں گے پس انہوں نے مکہ اور شام سے عہد لیے۔

اسود بن شعر الکلبی کا بیان ہے کہ میں قبیلے کے ایک سردار کے

ہاں مزدور تھا اور میں سرکش اور مطیع سواریوں پر سوار ہو جاتا تھا اور جس جگہ بھی مجھے مالی منافع کی اُمید ہوتی میں شام سے اس کا گھٹیا سامان اور اثاث لے کر اس کی طرف چلا جاتا، میں عربوں کی جماعت سے ملنا چاہتا تھا، پس میں واپس آگیا اور اچانک حج کا اجتماع آگیا اور میں تاریکی میں اس کی طرف مجبور ہو گیا اور میں نے سواریوں کو روک لیا حتیٰ کہ رات چھٹ گئی، کیا دیکھتا ہوں کہ طائف کے چمڑے کے بلند خیمے لگے ہوئے ہیں اور اُونٹ ذبح کیے جا رہے ہیں اور دوسروں کو ہانک کر لایا جا رہا ہے اور کھانے کے لقمے اور پنیر کے ٹکڑے سواریوں پر ہیں ......[1]

ارے جلدی کرو، میں نے جو کچھ دیکھا اس نے مجھے حیرت میں ڈال دیا میں آگے بڑھا میں ان کے سردار سے ملنا چاہتا تھا اور ایک شخص نے میرے ارادے کو معلوم کر کے کہا وہ تیرے آگے ہے، میں قریب ہوا تو کیا دیکھتا ہوں کہ ایک شخص ایک بلند تخت پر ہے اس کے نیچے گدیلا ہے اس نے سیاہ عمامہ باندھا ہوا ہے اور اس نے اس کے بلوں سے خوبصورت لمبے بال نکالے ہوئے ہیں گویا شعریٰ ستارہ اس کی جبین سے طلوع ہو رہا ہے اور اس کے ہاتھ میں ٹیک لگانے والی چھڑی ہے اور اس کے ارد گرد ڈھوڑیاں جھکائے ہوئے بڑے بڑے مشائخ ہیں، ان میں سے کوئی بات نہیں کرتا اور ان سے ورے نصف زینڈلیوں تک کپڑے اُٹھائے ہوئے ہیں، اچانک ایک بلند آواز شخص ایک بلند جگہ سے آواز دینے لگا، اے اللہ کی جماعت، ناشتہ لاؤ، اور دو آدمی راستے پر کھانے والوں کو پکارنے لگے اے اللہ کی جماعت جس نے صبح کا کھانا کھا لیا ہے وہ شام کے کھانے کی طرف واپس چلا

---

[1] یہاں عبارت میں کوئی غلطی ہے۔

جائے اور علمائے یہود میں سے ایک عالم نے میری طرف نسبت کی تھی کہ یہ شخص اپنے پالان ڈالنے کے زمانے سے اُمی نبی ہے۔ میں نے کہا اے نبی اللہ اس کے پاس جو کچھ ہے میں اُسے جانتا ہوں اس نے کہا خاموش رہ، میں نے ایک شخص سے جو میرے پہلو میں تھا پوچھا، یہ کون ہے؟ اس نے کہا ابونفلۃ ہاشم بن عبد مناف۔ میں یہ کہتے ہوئے باہر نکل آیا خدا کی قسم یہ بزرگی ہے نہ کہ آل جفنہ کی بزرگی، اور مطرود بن کعب خزاعی ایک شخص کے پاس سے گزرا جو بنی ہاشم کے پڑوس میں تھا اور اس کی بیٹیاں اور بیوی شدید قحط میں تھیں پس وہ اور اس کے بیٹے اور اس کی بیوی اپنا سامان اُٹھا کر باہر نکلے اُسے کوئی شخص پناہ نہ دیتا تھا، مطرود خزاعی نے کہا ؎

اے وہ شخص جو اپنا سامان منتقل کر رہا ہے تو آل عبد مناف کے پاس کیوں نہیں اُترا، تیری ماں تجھے گم کر دے اگر تو ان کے گھر میں اترتا تو وہ تیری بھوک اور کمائی کی ذمہ داری لیتے، عمرو العلی نے اپنی قوم کے لیے ثرید توڑا اور مکہ کے آدمی کمزور اور قحط زدہ تھے[1] انھوں نے گرمی اور سردی کے سفروں کو اس کی طرف منسوب کیا ہے اور وہ اطراف سے عہد لینے والے ہیں اور عہد سے سفر کرنے والے ہیں۔

اور ہاشم عظیم تجارتی ساز و سامان کے ساتھ شام جانے کے ارادے سے نکلا اور عرب کے اشراف کے پاس سے گزرنے لگا اور ان کے تجارتی سامان

---

[1] اس شعر میں اقواء پایا جاتا ہے۔

نوٹ: اقواء شعر کے قافیے کو مختلف کرنے کا نام اقواء ہے یعنی کسی کو پیش دینا اور کسی کو زیر دینا (مترجم)

بھی اُٹھانے لگا اور انہیں ان کے اخراجات لازم نہ کرتا حتیٰ کہ وہ غزہ گیا
اور وہیں فوت ہوگیا اور جب ہاشم بن عبد مناف فوت ہوا تو قریش گھبرا
گئے اور خوف زدہ ہوگئے کہ عرب ان پر غالب آجائیں گے سو عبد شمس
حبشہ کے بادشاہ نجاشی کے پاس گیا اور اس نے اپنے اور اس کے درمیان
عہد کی تجدید کی پھر واپس آگیا اور ابھی ٹھہرا بھی نہ تھا کہ مکہ میں فوت ہوگیا
اور حجون میں دفن ہوا اور نوفل عراق کی طرف گیا اور اس نے کسریٰ سے
عہد لیا پھر آیا اور سلمان مقام پر فوت ہوگیا اور مکہ کی امارت المطلب بن
عبد مناف نے سنبھال لی۔

اور ہاشم کے کئی بیٹے تھے عبدالمطلب اور الشفاء ان دونوں کی ماں سلمیٰ
بنت عمرو ابن زید بن خداش بن عامر بن غنم بن عدی بن النجار تھی اور النجار
کا نام تیم اللہ بن ثعلبہ بن عمرو بن الخزرج تھا اور نضلۃ بن ہاشم کی ماں
امیمہ بنت عدی بن عبد اللہ تھی اور اسد جو فاطمہ بنت اسد کے باپ تھے
جو حضرت علی بن ابی طالب کی ماں تھی، کی ماں قیلہ بنت عامر ابن مالک
بن المطلب تھی اور ابوصیفی، اس کی نسل ختم ہوگئی ہے صرف رقیقہ بنت
ابی صیفی کی نسل ہے اور صیفی، صغر سنی میں مر گیا اور ان دونوں کی ماں ھند
بنت عمرو بن ثعلبہ بن الخزرج ہے اور ضعیفہ اور خالدہ ان دونوں کی
ماں واقدہ بنت ابی عدی ہے اور حنہ بنت ہاشم کی ماں ام عدی بنت
حبیب بن الحارث ثقفیہ ہے۔

اور جب ہاشم نے شام جانے کا ارادہ کیا تو وہ اپنی بیوی سلمیٰ بنت
عمرو کو مدینہ لے گیا تاکہ وہ اپنے باپ اور اپنے اہل کے پاس رہے،
اور ہاشم کے ساتھ اس کا بیٹا عبدالمطلب بھی تھا اور جب ہاشم فوت ہو
گیا تو سلمیٰ مدینہ میں ٹھہر گئی۔

اور المطلب بن عبد مناف نے اپنے بھائی ہاشم کی وفات کے بعد

مکہ کی امارت سنبھال لی اور جب عبدالمطلب بڑا ہوا تو المطلب اس کی جگہ پہنچ گیا اور اس سے اپنا حال بیان کیا اور تہامہ کا ایک شخص مدینہ سے گزرا تو کیا دیکھتا ہے کہ نوجوان باہم تیر اندازی میں مقابلہ کر رہے ہیں اور ان میں سے ایک نوجوان جب صحیح نشانہ لگاتا ہے تو کہتا ہے میں ابن ہاشم ہوں، میں سید البطحاء کا بیٹا ہوں۔ اس شخص نے اس سے پوچھا اے نوجوان تو کون ہے؟ اس نے کہا میں شیبہ بن ہاشم بن عبد مناف ہوں تو وہ شخص واپس چلا گیا حتیٰ کہ مکہ آیا اور اس نے المطلب بن عبد مناف کو حجر میں بیٹھے دیکھا، اس نے کہا اے ابو الحارث تجھے معلوم ہی ہے کہ میں یثرب سے آیا ہوں میں نے نوجوانوں کو باہم تیر اندازی کا مقابلہ کرتے پایا اور اس نے عبدالمطلب کی جو حالت دیکھی اس سے بیان کی اس نے کہا میں نے اس سے خوبصورت جوان کبھی نہیں دیکھا المطلب نے پوچھا تو نے اُسے چھوڑ دیا ہے خدا کی قسم میں اپنے اہل کے پاس نہیں جاؤں گا حتیٰ کہ اُسے لے آؤں، پس المطلب چل کر عشاء کے وقت مدینہ آیا پھر اپنی اونٹنی پر سوار ہو کر بنی عدی بن النجار کے پاس آیا اور جب اس نے اپنے بھتیجے کو دیکھا تو کہنے لگا یہ ابن ہاشم ہے؟ لوگوں نے کہا ہاں اور لوگوں نے المطلب کو پہچان لیا اور کہنے لگے یہ تیرا بھتیجا ہے اگر تو چاہے تو اسی وقت اسے پکڑ لے اس کی ماں کو معلوم نہ ہوگا اور اگر اُسے علم ہو گیا تو ہم تیرے اور اس کے درمیان حائل ہو جائیں گے سو اس نے اپنی اونٹنی کو بٹھایا پھر اُسے آواز دی اے میرے بھتیجے میں تیرا چچا ہوں اور میں نے تجھے تیری قوم کے پاس لے جانے کا ارادہ کیا ہے جا سوار ہو جا اور عبدالمطلب نے تکذیب نہ کی اور اونٹنی کے پچھلے حصے پر بیٹھ گیا اور المطلب کجاوے پر بیٹھ گیا پھر اس نے اونٹنی کو اٹھایا تو وہ چل پڑی اور جب اس کی ماں کو علم ہوا تو وہ ہائے افسوس کہنے لگی اُسے بتایا گیا کہ اس کا چچا اُسے لے گیا ہے اور المطلب مکہ میں داخل ہوا تو وہ اس کے پیچھے تھا اور لوگ اپنے

بازاروں اور نشست گاہوں میں تھے اور وہ کھڑے ہو کر اُسے سلام اور مرحبا کہنے لگے اور پوچھنے لگے یہ تیرے ساتھ کون ہے؟ وہ کہتا ہے یہ میرا غلام ہے میں نے اسے یثرب سے خریدا ہے پھر وہ چل کر الحزورۃ آگیا اور اس نے اس کے لیے ایک حُلّہ خریدا پھر اُسے اپنی بیوی خدیجہ بنت سعید بن سہم کے پاس لے گیا اور جب شام ہوئی تو اس نے اُسے حُلّہ پہنایا پھر وہ بنی عبد مناف کی مجلس میں بیٹھا اور اس کا واقعہ انہیں سنایا اور اس کے بعد وہ اس حُلّہ میں باہر نکلنے لگا اور مکہ کی گلیوں میں گھومنے پھرنے لگا اور وہ بہت خوب صورت تھا اور قریش کہنے لگے یہ عبدالمطلب ہے پس عبدالمطلب کا نام اس سے لازم ہو گیا اور شیبہ کا نام چھوڑ دیا گیا۔

اور جب عبدالمطلب کے یمن کی طرف سفر کرنے کا وقت آیا تو اس نے عبدالمطلب سے کہا:۔

اے میرے بھتیجے تو اپنے باپ کی جگہ کا زیادہ حق دار ہے پس تو مکہ کی امارت کو سنبھال، تو وہ المطلب کی جگہ کھڑا ہو گیا اور المطلب اپنے اس سفر میں ردمان مقام پر فوت ہو گیا اور عبدالمطلب نے مکہ کی امارت سنبھال لی اور سردار بن گیا اور اس نے کھانا کھلایا اور دودھ اور شہد پلایا حتیٰ کہ اس کا نام بلند ہو گیا اور اس کی خوبی نمایاں ہو گئی اور قریش نے اس کے شرف کا اعتراف کیا اور وہ ہمیشہ اسی حالت میں رہا۔

محمد بن الحسن کا بیان ہے کہ جب عبدالمطلب کی بزرگی مکمل ہو گئی اور قریش نے اس کی فضیلت کا اعتراف کر لیا تو اس نے الحجر میں سوئے ہوئے خواب دیکھا کہ اس کے پاس ایک آنے والا آیا ہے اور اس نے اُسے کہا اے ابو البطحاء اُٹھ اور شیخ اعظم کے گڑھے زمزم کو کھود، وہ بیدار ہوا تو اس نے کہا اے اللہ خواب میں دوبارہ میرے لیے وضاحت کر، تو اس نے اُسے کہتے دیکھا، اُٹھ اور برّۃ کو کھود، اس نے پوچھا برّۃ

کیا ہے ؟ اس نے کہا ، بخل کی چیز ہے جس کا عالمین سے بخل کیا گیا ہے اور میں نے تجھے وہ عطا کردی ہے پھر اس نے ایک کہنے والے کو اُسے کہتے دیکھا اے ابو الحارث اُٹھ زمزم کو کھود نہ وہ ختم ہو اور نہ تیری مذمت کی جائے اور توحج اعظم کو سیراب کرے ، پھر اس نے تیسری بار دیکھا ، اُٹھ اور کھود ، اس نے پوچھا میں کیا کھودوں ؟ اس نے کہا ، گوبر اور خون کے درمیان ، سفید پاؤں والے کوّے کی تلاش کی جگہ پر اور چیونٹی نمل کے نزدیک کھدائی کر ، اور جب تو پانی کو دیکھے تو کہنا " سیراب کرنے والے پانی کی طرف آ ، میں نے اُسے دشمنوں کی مرضی کے خلاف تجھے عطا کیا ہے ۔ " پس جب عبد المطلب کو یقین ہو گیا کہ وہ سچا ہے تو وہ بیت اللہ کے پاس بیٹھ کر اپنے بارے میں سوچنے لگا اور اس نے الحزرۃ میں ایک گائے ذبح کی تو وہ بھاگ پڑی اور دوڑتی ہوئی آئی حتیٰ کہ اس نے زمزم کی جگہ پر اپنے آپ کو گرا دیا اور وہاں اس کی کھال اتاری گئی اور اس کا گوشت تقسیم کیا گیا اور گوبر اور خون باقی رہ گیا ، عبد المطلب نے کہا اللہ اکبر پھر وہ دیکھنے کو دوڑا تو کیا دیکھتا ہے کہ ایک بستی ہے اور چیونٹیاں زمین میں جمع ہیں وہ جا کر کدال لایا اور اس کا بیٹا حارث اکیلا ہی تھا پس قریش اس کے پاس اکٹھے ہوئے اور کہنے لگے یہ کیا ہے ؟ اس نے کہا میرے رب نے مجھے حکم دیا ہے کہ میں اس چیز کو کھودوں جو حج اعظم کو سیراب کردے ، انہوں نے اُسے کہا تیرے رب کا حکم ناواقفیت سے ہے تو ہماری مسجد میں کیوں نہیں کھدائی کرتا ؟ اس نے کہا میرے رب نے مجھے یہی حکم دیا ہے اور ابھی اس نے تھوڑی ہی کھدائی کی تھی کہ تہہ نمودار ہوگئی اور اس نے تکبیر کہی ، اور قریش اکٹھے ہو گئے اور جب انھوں نے تہہ کو دیکھا تو انہیں سمجھ آگئی کہ اس نے سچ کہا ہے اور ان دنوں حارث کے سوا اس کا کوئی بیٹا نہ تھا اور جب اس نے اس کے اکیلے پن کو دیکھا تو کہنے

لگا اے اللہ میرے ذمے تیری نذر ہے کہ اگر تو نے مجھے دس لڑکے دے تو میں ان میں سے ایک کو تیرے لیے ذبح کر دوں گا اور اس نے کھدائی کی تو اس نے تلواریں، ہتھیار اور سونے کا بالیوں والا کٹا ہوا ہرن اور سونا اور چاندی پایا اور جب قریش نے اسے دیکھا تو کہنے لگے اے ابو الحارث ..... [۱] زمین کے اوپر سے اور اس کے نیچے سے تو ہمیں یہ مال دے دے جو اللہ نے تجھے دیا ہے، یہ ہمارے باپ حضرت اسماعیل کا کنواں ہے ہمیں اپنے ساتھ شریک کر لے، اس نے کہا مجھے مال کے متعلق حکم نہیں دیا گیا مجھے صرف پانی کے متعلق حکم دیا گیا ہے تم مجھے مہلت دو اور وہ مسلسل کھدائی کرتا رہا حتیٰ کہ پانی نمودار ہو گیا اور بکثرت ہو گیا پھر اس نے کہا اس کی اچھائی کی قسم یہ ختم نہ ہو گا اور اس نے اس پر حوض بنا دیا اور اسے پانی سے بھر دیا اور آواز دی، سیراب کرنے والے پانی کی طرف آ، میں نے اسے دشمنوں کی مرضی کے خلاف تجھے عطا کیا ہے اور قریش اس حوض کو خراب اور شکستہ کر دیتے تھے، سو اس نے خواب میں دیکھا کہ اٹھ کر کہہ اے اللہ میں اسے نہانے والے کے لیے جائز قرار نہیں دیتا لیکن یہ پینے والے کے لیے جائز ہے تو عبد المطلب نے اٹھ کر یہ بات کہی پس جو کوئی اس حوض کو خراب کرتا اسی وقت اسے بیماری لاحق ہو جاتی پس انہوں نے اسے چھوڑ دیا۔

اور جب پانی اس کے لیے ٹھیک ٹھاک ہو گیا تو اس نے چھ پیالے منگوائے، دو سیاہ پیالوں کو اللہ کے لیے مقرر کیا، اور دو سفید پیالوں کو کعبہ کے لیے مقرر کیا اور دو سرخ پیالوں کو قریش کے لیے مقرر کیا پھر اس نے انہیں اپنے ہاتھ میں لیا اور کعبہ کی طرف منہ

---

[۱] اصل کتاب میں اس جگہ عبارت چھوٹی ہوئی ہے۔

کیا پھر واپس آیا اور وہ کہہ رہا تھا:۔

اے اللہ! تو اکیلا اور بے نیاز ہے جب تو چاہے تو صحیح الہام
کرتا ہے اور تو نے مال میں اضافہ کیا ہے اور بیٹوں کی کثرت
بخشی ہے میں معد کے علی الرغم تیرا غلام ہوں۔

پھر اس نے ضرب لگائی تو دو سیاہ پیالے اللہ کے لیے نکلے تو اس نے کہا تمہارے رب نے کہا ہے کہ وہ میرا مال ہے پھر وہ لوٹا اور کہہ رہا تھا۔

اے اللہ تو ہی قابل تعریف بادشاہ ہے اور تو ہی میرا رب ہے
جو شروع کرنے والا اور لوٹانے والا ہے، نیا اور پرانا مال
تیری جناب سے ہے جب تو چاہے اپنی مرضی کا الہام کرتا
ہے۔

تو دو سفید پیالے کعبہ کے لیے نکلے، اس نے کہا مجھے میرے رب نے بتایا ہے کہ سب مال اسی کے لیے ہے اور اس نے اس سے کعبہ کو آراستہ کیا اور کعبہ کے دروازے کے تختے لگائے اور آپ پہلے شخص ہیں جنہوں نے کعبہ کو آراستہ کیا۔

اور جب قریش نے اُسے دیکھا جو آپ کو عطا کیا گیا تو انہوں نے آپ سے حسد کیا اور کہنے لگے، بلاشبہ ہم آپ کے ساتھ شریک ہیں کیونکہ وہ ہمارے باپ حضرت اسماعیل کا کنواں ہے، آپ نے کہا یہ ایسی بات ہے جس سے صرف میں ہی مخصوص ہوں تو وہ فیصلے کے لیے آپ کو بنی سعد کی ایک کاہنہ کے پاس لے گئے تو اس نے ان کے خلاف آپ کے حق میں فیصلہ کر دیا۔

اور بعض نے بیان کیا ہے کہ عبدالمطلب کا پانی اور لوگوں کا پانی راستے میں ختم ہو گئے اور وہ ہلاکت سے ڈر گئے، عبدالمطلب نے کہا، ہم میں سے

ہر شخص اپنے لیے گڑھا کھودے پھر اس میں بیٹھ جائے حتیٰ کہ اُسے موت آ جائے تو انہوں نے ایسے ہی کیا پھر آپ نے کہا بلاشبہ ہمارا اپنے ہاتھوں سے اپنے آپ کو گڑھوں میں ڈال دینا ایک عجز کی بات ہے، کاش ہم سوار ہوتے اور پانی تلاش کرتے پس جب آپ اپنی اونٹنی پر درست ہو کر بیٹھ گئے تو اس کے سینے کے نیچے سے پانی کا چشمہ پھوٹ پڑا، آپ نے فرمایا پانی کو واپس کرو، تو وہ کہنے لگے اللہ نے ہمارے خلاف آپ کے حق میں فیصلہ دے دیا ہے، ہمیں آپ سے دشمنی کرنے کی کوئی ضرورت نہیں اور وہ واپس چلے گئے۔

اور جب قریش نے دیکھا کہ عبدالمطلب نے فخر کو اکٹھا کر لیا ہے تو اُنہوں نے مطالبہ کیا کہ وہ عزت حاصل کرنے کے لیے ایک دوسرے سے معاہدہ کریں اور سب سے پہلے یہ مطالبہ عبدالدار نے عبدالمطلب کے حال کو دیکھ کر کہا اور بنو عبدالدار، بنی سہم کے پاس گئے اور کہنے لگے ہمیں بنی عبد مناف سے بچاؤ اور جب بنی عبد مناف نے یہ بات دیکھی تو اُنھوں نے بنی عبد شمس کو چھوڑ کر اجتماع کیا اور زہری کا بیان ہے کہ عبد شمس کے بیٹے حلف المطیبین میں شامل نہ تھے اور نہ ہی عبد مناف کے بیٹے شامل تھے، ان میں صرف ہاشم اور بنو المطلب، اور بنو نوفل شامل تھے اور دوسروں کا بیان ہے کہ بنو عبد شمس ان کے ساتھ تھے اور اُم حکیم البیضاء بنت عبدالمطلب نے ان کے لیے پیالے میں خوشبو نکالی پھر اس نے اُسے الحجر میں رکھا اور بنو عبد مناف، اسد، زہرہ، بنو تیم اور بنو الحارث بن فہر نے خوشبو لگائی اور اُنھوں نے اسے حلف المطیبین کا نام دیا اور جب بنو سہم نے یہ بات سُنی تو انھوں نے ایک گائے ذبح کی اور کہنے لگے جو اس کے خون میں اپنا ہاتھ داخل کرے اور اسے چاٹے وہ ہم میں سے ہے تو بنو سہم، بنو عبدالدار، بنو جمح، بنو عدی اور بنو مخزوم نے اپنے ہاتھ داخل کیے اور

انہیں اَللَّعَقَۃ کا نام دیا گیا اور مطیبین کا معاہدہ یہ تھا کہ وہ ایک دوسرے کی مدد نہ چھوڑیں اور نہ ہی ایک دوسرے کو بے یار و مددگار کریں اور اللعقۃ نے کہا۔ ہم نے ہر قبیلہ کے لیے ایک قبیلہ تیار کیا ہے۔

اور جب عبدالمطلب نے زمزم کو کھود ا تو طائف گئے اور وہاں بھی ایک کنواں کھودا جسے ذوالہرم کہا جاتا ہے آپ کبھی کبھی آیا کرتے تھے اور اس پانی پر قیام کرتے تھے ایک دفعہ آپ آئے تو آپ نے قیس عیلان کے دو قبیلوں بنو کلاب اور بنو الرباب کو وہاں پایا، عبدالمطلب نے کہا، پانی، میرا پانی ہے اور میں اس کا زیادہ حق دار ہوں، قیس قبیلہ والوں نے کہا، پانی ہمارا پانی ہے اور ہم اس کے زیادہ حق دار ہیں آپ نے کہا، میں تم کو اس شخص کے پاس جسے تم پسند کرتے ہو اپنے اور تمہارے درمیان فیصلہ کروانے کے لیے لے جاؤں گا تو وہ آپ کو سطیح الغسانی کے پاس لے گئے اور وہ عربوں کا کاہن تھا وہ اس کے پاس فیصلوں کے لیے آتے تھے، پس لوگوں نے باہم یہ معاہدہ کیا کہ اگر سطیح عبدالمطلب کے حق میں پانی کا فیصلہ کرے تو کلاب اور بنی الرباب، عبدالمطلب کو ایک سو اُونٹ دیں گے اور بیس اونٹ سطیح کو دیں گے اور اگر سطیح پانی کا فیصلہ دونوں قبیلوں کے حق میں کرے تو عبدالمطلب ایک سو اُونٹ ان لوگوں کو دیں گے اور بیس اُونٹ سطیح کو دیں گے پس وہ چل پڑے اور عبدالمطلب بھی قریش کے دس آدمیوں کے ساتھ چل پڑے —— جن میں حرب بن اُمیہ بھی شامل تھا اور عبدالمطلب جس منزل پر اُترتے اونٹوں کو ذبح کرتے اور لوگوں کو کھانا کھلاتے، قیس کے لوگوں نے کہا بلاشبہ یہ شخص

بڑی شان کا حامل ہے اور اچھے کام کرتا ہے اور ہمیں خدشہ ہے کہ ہمارا فیصلہ کرنے والا اس کا لالچ کرے گا اور اس کے حق میں پانی کا فیصلہ کر دے گا دیکھنا ہم سطیح کے قول کو پسند نہیں کریں گے حتیٰ کہ ہم اس کے لیے ایک چیز چھپائیں گے اگر اس نے ہمیں بتایا کہ وہ کیا ہے تو ہم اس کے فیصلے کو پسند کریں گے وگرنہ ہم اُسے پسند نہیں کریں گے۔

اور ابھی عبد المطلب راستے ہی میں تھے کہ آپ کا اور آپ کے اصحاب کا پانی ختم ہو گیا تو آپ نے قیس کے آدمیوں سے ان کا زائد پانی مانگا انہوں نے انہیں پانی دینے سے انکار کر دیا اور کہنے لگے تم وہ لوگ ہو جنہوں نے ہمارے پانی کے بارے میں ہم سے جھگڑا اور تنازعہ کیا ہے قسم بخدا ہم تمہیں پانی نہیں دیں گے، عبد المطلب نے کہا، کیا میری زندگی میں قریش کے پاس آدھی ہلاک ہو جائیں گے؟ میں ان کے لیے ضرور پانی تلاش کروں گا۔

حتیٰ کہ میری رگِ گردن کٹ جائے اور میں معذور ہو جاؤں، پس آپ اپنی اونٹنی پر سوار ہوئے اور جنگل کی راہ لی اور ابھی آپ جنگل ہی میں تھے کہ آپ کی اونٹنی بیٹھ گئی اور لوگوں نے اسے دیکھ لیا اور کہنے لگے عبد المطلب ہلاک ہو گیا ہے۔ قریشیوں نے کہا ہرگز نہیں خدا کی قسم اُسے اللہ کے ہاں ہلاکت کی نسبت، بزرگی حاصل ہے اور وہ صرف صلہ رحمی کے لیے گیا ہے پس وہ اس کے پاس پہنچے اور اس کی اونٹنی اپنے پاؤں سے میٹھا اور سیراب کرنے والا پانی اُلٹ پلٹ رہی تھی جو سطح زمین پر بہہ رہا تھا اور جب قیس کے لوگوں نے یہ بات دیکھی تو انھوں نے اپنے مشکیزے انڈیل دیے اور ان کی طرف پانی لینے کو آئے، قریشیوں نے کہا ہرگز نہیں خدا کی قسم کیا تم وہ لوگ نہیں ہو جنہوں نے اپنا زائد پانی ہم سے روک لیا تھا۔ عبد المطلب نے کہا

ان لوگوں کو چھوڑ دو بلاشبہ پانی نہیں روکا جائے گا، قیس کے لوگوں نے کہا یہ شخص شریف اور سردار ہے اور ہمیں خدشہ ہو گیا تھا کہ ہمارے خلاف اس کے حق میں فیصلہ ہو گا اور جب وہ سطیح کے پاس پہنچے تو کہنے لگے ہم نے تیرے لیے ایک چیز چھپائی ہے اور ان میں سے ایک انسان نے اپنے ہاتھ میں ایک کھجور لی اور کہنے لگا، ہمیں بتاؤ یہ کیا ہے؟ اس نے کہا تم نے میرے لیے وہ چیز چھپائی ہے جو لمبی ہوئی، بلند ہوئی پھر پک گئی اور تباہ نہ ہوئی اپنے ہاتھ سے کھجور پھینک دے انہوں نے کہا اللہ اس کا ستیاناس کرے، اس کے لیے وہ چیز چھپاؤ جو اس سے زیادہ پوشیدہ ہونے والی ہو تو ایک شخص نے ٹڈی پکڑ لی اور وہ اسے کہنے لگے ہم نے تیرے لیے ایک چیز چھپائی ہے ہمیں بتاؤ وہ کیا ہے اس نے کہا تم نے مجھ سے وہ چیز چھپائی ہے جس کی ٹانگ آری کی طرح ہے اور آنکھ دینار کی طرح ہے انہوں نے کہا وہ اُڑتی ہے پھیل جاتی ہے، پھر پکڑی جاتی ہے اور گر پڑتی ہے اور شکار کا ترک کرنا زیادہ فائدہ بخش ہے وہ کہنے لگے اللہ اس کا ستیاناس کرے اسے کیا ہو گیا ہے اس کے لیے وہ چیز چھپاؤ جو اس سے زیادہ پوشیدہ ہو، تو انہوں نے ٹڈی کا سر پکڑ لیا اور اسے مشکیزے کے منکے میں رکھ دیا، پھر اسے اپنے کتے کی گردن میں لٹکا دیا اس کتے کو سوار کہا جاتا تھا پھر انہوں نے اسے مارا حتیٰ کہ وہ چلا گیا پھر اسی راستے واپس آ گیا، انہوں نے کہا ہم نے تیرے لیے ایک چیز چھپائی ہے ہمیں بتاؤ وہ کیا ہے؟ اس نے کہا تم نے میرے لیے ٹڈی کے سر کو مشکیزے کے منکے میں، سوار کی گردن اور رسی کے درمیان چھپایا ہے، انہوں نے کہا ہمارے درمیان فیصلہ کرو، اس نے کہا میں نے فیصلہ کر دیا ہے تم نے اور عبدالمطلب نے طائف کے ایک پانی کے بارے میں جسے ذوالہرم کہا جاتا ہے جھگڑا

کیا ہے، بس پانی، عبدالمطلب کا پانی ہے اور تمہارا اس میں کوئی حق نہیں۔ عبدالمطلب کو ایک سو اونٹ دو اور سطیح کو بیس اونٹ دو۔ تو انھوں نے ایسے ہی کیا۔

اور عبدالمطلب اونٹوں کو ذبح کرتے اور کھانا کھلاتے ہوئے چلے حتیٰ کہ مکہ میں داخل ہو گئے اور آپ کے منادی نے اعلان کیا اے اہل مکہ عبدالمطلب تم سے رشتے کے نام پر سوال کرتے ہیں کہ تم میں سے ہر شخص جسے اس کا دل بتاتا ہے کہ وہ مجھے اس تاوان سے بے نیاز کر سکتا ہے، کھڑا ہو جاتا ہے اور جو کچھ اس کا دل اُسے بتلاتے وہ لے لے، تو وہ کھڑے ہوئے اور ان میں سے ہر شخص نے جیسا کہ اُس کے دل نے اُسے بتایا تھا ایک، دو اور تین اُونٹ لے لیے اور اس کے بعد اونٹ بچ بھی گئے، عبدالمطلب نے اپنے بیٹے ابوطالب سے کہا اے میرے بیٹے! تو نے لوگوں کو کھانا کھلایا ہے یہ اونٹ لے جا اور انہیں ابوقبیس پر ذبح کر دے حتیٰ کہ پرندے اور درندے انہیں کھائیں تو ابوطالب نے ایسے ہی کیا اور پرندوں اور درندوں نے انہیں کھایا ابوطالب نے کہا ؎

جب دینے والوں کے ہاتھ کانپنے لگتے ہیں تو ہم کھانا کھلاتے
ہیں حتیٰ کہ پرندے بھی ہمارا نذ اند کھانا کھاتے ہیں۔

ابواسحٰق اور دیگر اہل علم کا بیان ہے کہ عبدالمطلب نے عورتوں سے نکاح کیے اور آپ کے ہاں بیٹے ہوئے اور جب وہ مکمل دس کس ہو گئے تو آپ نے کہا اے اللہ میں نے تیرے حضور ان میں سے ایک کی قربانی کی نذر مانی تھی اور میں ان کے درمیان قرعہ اندازی کرتا ہوں تو جسے چاہتا ہے لے لے۔ آپ نے قرعہ ڈالا تو قرعہ عبداللہ بن عبدالمطلب کے نام نکلا اور وہ آپ کے بہت محبوب بیٹے تھے اور آپ کے دس بیٹے یہ ہیں۔ الحارث

اسی سے آپ کنیت کرتے تھے، قثم، ان دونوں کی ماں صفیہ بنت جندب ہے جو عامر بن صعصعہ کی اولاد میں سے ہے، زبیر، ابوطالب، عبداللہ، المقوم اور یہی عبدالکعبہ ہے اور ان چاروں کی ماں فاطمہ بنت عمرو بن عائذ بن عمران بن مخزوم ہے اور حمزہ، آپ کی ماں ہالہ بنت اہیب ابن عبد مناف بن زہرہ ہے اور عباس اور ضرار، اور ان دونوں کی ماں قتیلہ بنت خباب بن کلیب بن النمر بن قاسط ہے اور ابولہب اور یہی عبدالعزیٰ ہے اور اس کی ماں لبنیٰ بنت ہاجر بن عبد مناف بن ضاطر الخزاعی ہے اور الغیداق اور یہی جحل ہے اور اس کی ماں ممنعہ بنت عمرو بن مالک بن نوفل الخزاعی ہے اور آپ کی چھ بیٹیاں تھیں، ام حکیم البیضاء، عاتکہ، برّۃ، اروی، اور امیمہ اور ان سب کی ماں فاطمہ بنت عمرو ابن عائذ بن عمران بن مخزوم ہے اور صفیہ آپ کی ماں ہالہ بنت اُہیب ہے پس عبدالمطلب، عبداللہ کو ذبح کرنے کے لیے لے گئے اور آپ نے چھری لی، اور آپ کا بیٹا الحارث آپ کے پیچھے چلا اور جب قریش نے یہ بات سُنی تو وہ آپ سے جا ملے اور کہنے لگے اے ابوالحارث اگر تو نے یہ کام کیا تو یہ کام تیری قوم میں ایک سنت بن جائے گا اور ہمیشہ ایک شخص اپنے بیٹے کو ذبح کرنے کے لیے یہاں لائے گا، آپ نے کہا میں نے اپنے رب سے وعدہ کیا ہے اور میں نے اس سے جو وعدہ کیا ہے اُسے پورا کرنے والا ہوں اور ایک شخص نے آپ سے کہا اس کا فدیہ دے دو تو آپ یہ شعر پڑھتے ہوئے اُٹھ کھڑے ہوئے ؎

میں نے اپنے رب سے وعدہ کیا ہے اور میں اپنے وعدے کو پورا کرنے والا ہوں اگر میں نے اس کے وعدے کو ترک کیا تو میں اپنے رب سے ڈرتا ہوں، اور اللہ کی حمد کی مانند کسی چیز کی حمد نہیں کی جاتی۔

پھر آپ نے ایک سو اونٹ حاضر کیے اور ان پر اور عبداللہ پر تیر گھمائے تو قرعہ اونٹوں کے نام نکلا اور لوگوں نے تکبیر کہی اور کہنے لگے آپ کا رب راضی ہو گیا ہے تو عبدالمطلب نے کہا ؎

اے جو طیب، مبارک، معظم اور محترم شہر کا رب ہے تُو نے
زمزم کے بارے میں مجھے ہلاکت میں ڈالا ہے۔

پھر آپ نے کہا میں دوبارہ تیر گھمانے والا ہوں پس آپ نے انہیں دوبارہ گھمایا تو قرعہ اونٹوں کے نام نکلا تو آپ نے کہا ؎

اے اللہ تو نے میرا سوال پورا کر دیا ہے اور میرے عیال
کی قلت کے بعد تُو نے کثرت کر دی ہے آج میرے سارے
مال کو اس کا فدیہ بنا دے۔

پھر آپ نے تیسری دفعہ تیر گھمائے تو قرعہ اونٹوں کے نام نکلا سو آپ نے انہیں ذبح کر دیا اور آپ کے منادی نے اعلان کیا، ان کا گوشت لے جاؤ اور آپ انہیں چھوڑ کر واپس آ گئے اور لوگ انہیں لینے کے لیے دوڑ پڑے اسی لیے مُرّۃ بن خلف الفہمی کہتا ہے ؎

لُوٹ کی طرح ابن ہاشم کی حلال دیات بطحا میں تقسیم کی گئیں
جہاں اونٹوں کے ریوڑ باندھے جاتے ہیں اور عبدالمطلب
کی سنت کے مطابق اونٹوں کی دیت قائم ہو گی۔

اور جب حبشہ کا بادشاہ ابرہہ صاحب الفیل مکہ آیا تا کہ کعبہ کو گرائے تو قریش پہاڑوں کی چوٹیوں پر بھاگ گئے اور عبدالمطلب نے کہا اگر ہم اکٹھے ہو جائیں تو ہم اس فوج کو بیت اللہ سے ہٹا دیں؟ قریش نے کہا اس کے متعلق ہمارے لیے کوئی چارہ نہیں سو عبدالمطلب نے حرم میں قیام کیا اور کہنے لگے میں حرم الٰہی سے نہیں ہٹوں گا اور اللہ کے سوا کسی کی پناہ نہیں لوں گا ابرہہ کے ساتھیوں نے عبدالمطلب کے اُونٹ

پکڑ لیے اور عبد المطلب ابرہہ کے پاس گئے اور جب آپ نے اس سے اندر آنے کی اجازت طلب کی تو اُسے بتایا گیا کہ تیرے پاس عربوں کا سردار اور قریش کا عظیم آدمی اور لوگوں کا سردار آیا ہے اور جب آپ اس کے پاس آئے تو ابرہہ نے آپ کو بڑا سمجھا اور آپ کے جمال و کمال اور آپ کی شرافت دیکھ کر اس کے دل میں آپ کی عظمت بیٹھ گئی اس نے اپنے ترجمان سے کہا انہیں کہو آپ جو چاہیں سو پوچھیں۔ آپ نے کہا میرے اُونٹ تیرے ساتھیوں نے پکڑ لیے ہیں، اس نے کہا میں نے آپ کو دیکھ کر بڑا عظیم شخص خیال کیا ہے اور آپ مجھے دیکھ رہے ہیں کہ ہم تمہارے شرف و عزت کو برباد کرنے والے ہیں آپ مجھ سے واپسی کے متعلق کیوں نہیں پوچھتے اور اپنے اونٹوں کے بارے میں مجھ سے بات کرتے ہیں؟ عبد المطلب نے کہا، میں ان اونٹوں کا مالک ہوں اور اس گھر کا بھی جس کے گرانے کا تو نے ارادہ کیا ہے ایک مالک ہے وہ تجھے اس سے روکے گا پس اس نے اونٹ واپس کر دیے اور عبد المطلب کی گفتگو سے اس کے اندر خوف پیدا ہو گیا اور جب آپ واپس آئے تو آپ نے اپنے بیٹوں اور اپنے ساتھیوں کو جمع کیا پھر کعبہ کے دروازے کے پاس آئے اور اس سے چمٹ گئے اور کہنے لگے ؎

اے اللہ اگر تو معاف کرے تو وہ تیرے عیال ہیں ۔۔۔۔[1] وگرنہ
جو تیرا خیال ہے وہ ہو گا۔

پھر آپ یہ شعر پڑھتے ہوئے واپس آئے ؎

اے اللہ! آدمی اپنے گھر کی حفاظت کرتا ہے تو اپنے حلال
کی حفاظت کر اور ان کی صلیب اور اُترنے کی جگہیں تیرے اترنے

---

[1] اصل کتاب میں اس جگہ عبارت چھوٹی ہوئی ہے اور شعر کا وزن خراب ہے۔

کی جگہ پر غالب نہ ہوں اور اگر تو نے ایسا کیا تو یہ واقعہ ہو گا جس سے تیرے کارنامے مکمل ہوں گے۔

اور آپ نے اپنی جگہ پر قیام کیا اور جب دوسرا دن ہوا تو آپ نے اپنے بیٹے عبداللہ کو خبر لانے کو بھیجا اور وہ قریب ہوا تو قریش کی ایک جماعت اس کے پاس آئی تاکہ اگر ان کے لیے ممکن ہو تو وہ اس کے ساتھ ہو کر جنگ کریں، پس عبداللہ سرخ رنگ کے گھوڑے کو دوڑاتے آئے اور آپ کا گھٹنا ننگا ہو گیا، عبدالمطلب نے کہا عبداللہ تمہارے پاس بشیر و نذیر بن کر آیا ہے خدا کی قسم آج سے پہلے میں نے کبھی اس کا گھٹنا نہیں دیکھا، سو اس نے انہیں اس سلوک کی خبر دی جو اللہ نے اصحاب الفیل سے کیا اور جب اصحاب الفیل سے جو کچھ ہونا تھا ہو چکا تو عبدالمطلب نے کہا ؎

اے پکارنے والے تو نے مجھے اپنی ندا سنا دی ہے پھر ان کو پکار جو بہرے ہیں کیا اللہ کا ہاتھ سخت ہے یا اس کی اس قوم کے ساتھ وہ سنت ہے جو دوسری اقوام میں نہیں، میں کہتا ہوں پھوٹی آنکھ والے کے سوار تباہ ہو گئے ہیں پھوٹی آنکھ والے نے حرم کے خلاف جرأت کی ہے بلاشبہ بیت اللہ کا محافظ رب ہے جو اس سے گناہ کا ارادہ کرے گا اس کی بیخ کنی ہو جائے گی، گذشتہ زمانے میں تبع اور حمیر اور قدیم قبائل نے اس کا قصد کیا تو وہ اس سے مڑ گیا اور اس کی گردن کی رگوں میں تنگی تھی اس نے اسے سختی سے پکڑ لیا اور سرکشی سے جرہم اس میں طسم، جدلیس اور جہم کے بعد ہلاک ہو گئے اور جو اس سے جنگ کرنے کی تدبیر کرے گا اس سے بھی یہی معاملہ ہو گا یہ اللہ کا ضروری حکم ہے ہم اللہ کو جانتے ہیں اور ہماری

سنت صلہ رحمی اور ایفائے عہد ہے اور ہم میں اللہ کی حجت ہمیشہ قائم رہی ہے اللہ اس کے ذریعے ہم سے عذاب کو دور کرتا ہے ہم اس کے شہر میں اللہ کے اہل ہیں اور وہ ہمیشہ سے حضرت ابراہیم کے عہد پر ہیں۔

عربوں کے ادیان

اہلِ علم کے پڑوس میں رہنے اور شہروں کی طرف منتقل ہونے اور چراگاہوں کی تلاش میں جانے کی وجہ سے عربوں کے ادیان مختلف تھے اور قریش اور معد بن عدنان کے عام آدمی، حضرت ابراہیم کے دین کے کچھ حصے پر قائم تھے، بیت اللہ کا حج کرتے تھے اور مناسک کو قائم کرتے تھے، مہمان کی مہمان نوازی کرتے تھے اور حرمت والے مہینوں کی تعظیم کرتے تھے اور فواحش اور تقاطع و تظالم کو برا سمجھتے تھے اور جرائم کی سزا دیتے تھے اور جب تک وہ بیت اللہ کے متولی رہے انہی باتوں پر قائم رہے۔

معد کے بیٹوں میں سے آخر میں جس نے بیت اللہ کی امارت سنبھالی وہ ثعلبہ بن ایاد بن نزار ابن معد تھا اور جب ایاد چلے گئے تو خزاعہ نے بیت اللہ کی حجابت سنبھال لی اور انھوں نے مناسک میں تبدیلی کر دی حتیٰ کہ وہ غروبِ آفتاب سے قبل عرفات سے اور طلوعِ آفتاب کے بعد جمع سے لوٹ آتے تھے۔

اور عمرو بن لحیّ ارضِ شام کی طرف گیا اور لحیّ کا نام ربیعہ بن حارثہ بن عمرو بن عامر تھا، اور وہاں عمالقہ کے کچھ لوگ اصنام کی پرستش کرتے تھے اس نے انہیں کہا یہ بت کیا ہیں جن کی میں تمہیں پوجا کرتے دیکھ رہا

ہوں ؟ انہوں نے کہا یہ اصنام ہیں ہم ان کی عبادت کرتے ہیں اور ان سے مدد مانگتے ہیں تو ہماری مدد ہو جاتی ہے اور ہم ان سے بارش مانگتے ہیں تو ہم سیراب ہو جاتے ہیں اس نے کہا کیا تم مجھے ان سے ایک صنم بندہ دیگے ہیں اسے سرزمین عرب میں اس گھر کے پاس لے جاؤں گا جس کی طرف عرب آتے ہیں ؟ سو انہوں نے اُسے ایک صنم دے دیا جسے ہبل کہا جاتا تھا وہ اسے مکہ لایا اور اُسے کعبہ کے پاس رکھ دیا اور یہ پہلا صنم تھا جو مکہ میں رکھا گیا پھر انہوں نے اساف اور نائلہ رکھے ان دونوں میں سے ہر ایک کو بیت اللہ کے ارکان میں سے ایک رکن کے پاس رکھا گیا اور طواف کرنے والا جب طواف کرتا تو اساف سے شروع کرتا اور اُسے بوسہ دیتا اور اسی پر طواف ختم کرتا اور انہوں نے صفا پر بھی ایک صنم نصب کیا جسے مجاور الریح کہا جاتا تھا اور مروہ پر بھی ایک صنم نصب کیا جسے مطعم الطیر کہا جاتا تھا اور عرب جب بیت اللہ کا حج کرتے تو اصنام کو دیکھتے وہ قریش اور خزاعہ سے پوچھتے تو وہ کہتے ہم ان کی اس لیے عبادت کرتے ہیں کہ ہمیں اللہ کے نزدیک کر دیں لیں جب عربوں نے یہ بات دیکھی تو انہوں نے بھی اصنام بنائے اور ہر قبیلے نے اپنا صنم بنایا وہ تقرب الٰہی کے لیے اس کے لیے نماز پڑھتے جیسا کہ وہ خود کہتے ہیں اور کلب بن دبرۃ اور قضاعہ کے قبائل کا صنم "وُدّ" دومۃ الجندل میں جُرش مقام پر نصب تھا اور حمیر اور ہمدان کا صنم نسر صنعاء میں نصب تھا اور کنانہ کا صنم سواع تھا اور غطفان کا عزیٰ تھا اور ہند، بجیلہ اور خثعم کا ذوالخلصۃ تھا اور طیؑ کا الفلس، الحبس میں نصب تھا اور ربیعہ اور ایاد کا ذوالکعبات سرزمین عراق میں سنداد میں نصب تھا اور ثقیف کا لات طائف میں نصب تھا اور اوس اور خزرج کا مناۃ، فدک میں ساحل سمندر کے نزدیک نصب تھا اور دوس کے صنم کو ذوالکفین کہا جاتا تھا ——— اور بنی بکر بن کنانہ

کے صنم کو سعد کہا جاتا تھا اور عذرۃ کے لوگوں کے صنم کو شمس کہا جاتا تھا اور ازد کے صنم کو رئام کہا جاتا تھا اور عرب جب بیت اللہ کا حج کا ارادہ کرتے تو ہر قبیلہ اپنے اپنے صنم کے پاس کھڑا ہوتا اور اس کے پاس نماز پڑھتا پھر تلبیہ پڑھتے پڑھتے مکہ آجاتا اور ان کے تلبیات بھی مختلف تھے۔ قریش کا تلبیہ۔ لبیک اللھم لبیک لا شریک لک تملکہ و ما ملک تھا۔

اور کنانہ کا تلبیہ ــــــ لبیک اللھم لبیک، الیوم التعریف یوم الدعاء والوقوف، تھا

اور بنی اسد کا تلبیہ ــــــ لبیک اللھم لبیک! یا رب أقبلت بنو اسد اھل التوانی والوفاء والجلد الیک، تھا

اور بنی تمیم کا تلبیہ ــــــ لبیک اللھم لبیک، لبیک لبیک عن تمیم قد تراھا قد اخلقت شابھا واثواب من وراءھا، واخلصت لربھا دعاءھا۔

اور قیس عیلان کا تلبیہ ــــــ لبیک اللھم لبیک! لبیک انت الرحمان أتتک قیس عیلان راجلھا والرکبان، تھا

اور ثقیف کا تلبیہ ــــــ لبیک اللھم، ان ثقفیاً قد اتوک و اخلفوا المال وقد رجوک، تھا

اور ہذیل کا تلبیہ ــــــ لبیک عن ھذیل قد ادلجو بلیل فی ابل دخیل تھا

اور ربیعہ کا تلبیہ ــــــ لبیک ربنا لبیک لبیک، ان قصدنا الیک

اور بعض کہتے لبیک عن ربیعہ، سامعۃ لربھا و مطیعۃ،

اور حمیر اور ہمدان کے لیے ــــــ لبیک عن حمیر و ھمدان، و الحلیفین من حاشد والھان، تھا

اور ازد کا تلبیہ ــــــ لبیک رب الأرباب، تعلم فصل الخطاب، لملک کل مثاب، تھا

اور مذحج کا تلبیہ ــــــ لبیک رب الشعریٰ و رب اللات والعزیٰ، تھا

اور کندہ اور حضرموت کا تلبیہ ــــ لبیک لا شریک لک إن تملکہ او تھلکہ ، انت حکیم فاترکہ ، تھا

اور غسان کا تلبیہ ــــ لبیک رب غسان راجلھا والفرسان ، تھا

اور بجیلہ کا تلبیہ ــــ لبیک عن بجیلۃ فی بارق ومخیلۃ ، تھا

اور قضاعہ کا تلبیہ ــــ لبیک عن قضاعۃ لربھا دفاعۃ ، سمعاۂ وطاعۃ ۔ تھا ۔

اور جذام کا تلبیہ ــــ لبیک عن جذام ذی النھی والاحلام تھا ۔

اور عک اور اشعریوں کا تلبیہ ــــ نحج للرحمات بیتاً عجباً ، مستترًا مضبًا محجبًا ، تھا ۔

اور عرب اپنے ادیان میں دو صنفوں کے تھے ، الحُمس اور الحلّۃ ، الحُمس سارے قریش تھے اور الحلّۃ ، خزاعہ تھے کیونکہ وہ مکہ میں اپنے نزول کے باعث اور قریش کے پڑوسی ہونے کے باعث الحلّۃ تھے اور وہ اپنے آپ پر اپنے دین کے بارے میں تشدد کرتے تھے اور جب وہ درویش بنتے تو گھی کو صاف نہ کرتے اور نہ دودھ کا ذخیرہ کرتے اور نہ مرضعہ اور اس کی رضاعت کے درمیان حائل ہوتے حتیٰ کہ وہ اسے ناپسند کرتے اور نہ بال کٹاتے اور نہ ناخن کٹاتے اور نہ تیل لگاتے اور نہ عورتوں اور خوشبو کو چھوتے اور نہ گوشت کھاتے اور نہ اپنے حج میں اُون ، صوف اور بال پہنتے اور نیا لباس پہنتے اور جوتیوں سمیت بیت اللہ کا طواف کرتے اور مسجد کی زمین کو اس کی تعظیم کی خاطر نہ روندتے اور نہ گھروں میں ان کے دروازوں سے داخل ہوتے اور نہ عرفات کو جاتے اور مزدلفہ میں رہتے اور اس سے جدا نہ ہوتے اور اپنی درویشی کی حالت میں چمڑے کے خیموں میں رہتے ۔ اور تمیم ، ضبہ ، مزینۃ ، الرباب ، ثور اور قیس عیلان سب الحلّۃ تھے ، سوائے عدوان ، ثقیف ، عامر بن صعصعہ اور ربیعہ ابن نزار

کسے، اور قضاعہ، حضرموت، عک اور ازد کے کچھ قبائل، دروشی میں بھی شکار کو حرام قرار نہ دیتے اور سب کپڑے پہنتے اور گھی کو صاف کرتے اور گھر اور حویلی میں اس کے دروازے سے داخل نہ ہوتے اور جب تک محرم رہتے ان میں ٹھکانہ نہ لیتے اور تیل اور خوشبو لگاتے اور گوشت کھاتے اور جب فراغت کے بعد مکہ میں آتے تو اپنا لباس اتار دیتے اور اگر وہ کرائے کے طور پر یا عاریۃً الحمس کے کپڑے پہننے کی سکت رکھتے تو ایسا کر لیتے وگرنہ بیت اللہ کا برہنہ ہو کر طواف کرتے اور اپنے حج میں خرید فروخت نہ کرتے یہ دو قانون تھے جن کے عرب پابند تھے۔

پھر عرب کے کچھ لوگ یہود کے دین میں داخل ہو گئے اور دوسرے لوگ نصرانیت میں شامل ہو گئے اور کچھ ان میں سے زندیق (بے دین) ہو گئے اور ثنویت کے قائل ہو گئے اور ان میں سے جو یہودی بنے وہ سب یمنی تھے، تبع یہود کے دو عالموں کو یمن لے گیا تھا پس اس نے بتوں کا ابطال کیا اور یمن میں جو لوگ تھے وہ یہودی بن گئے اور اوس اور خزرج کے کچھ لوگ بھی یمن سے نکلنے کے بعد اور خیبر کے یہودی اور قریظہ اور نضیر کے پڑوس میں رہنے کی وجہ سے یہودی بن گئے اور بنی الحارث بن کعب کے کچھ لوگ، اور غسان کے کچھ لوگ اور جذام کے کچھ لوگ بھی یہودی بن گئے۔

اور جو لوگ قبائل عرب سے یہودی بنے وہ قریش کے کچھ لوگ تھے جو بنی اسد بن عبد العزیٰ سے تعلق رکھتے تھے ان میں عثمان بن الحویرث بن اسد بن عبد العزیٰ اور ورقہ بن نوفل بن اسد شامل تھے، اور بنو تمیم سے بنی امرؤ القیس بن زید مناۃ تھے اور ربیعہ سے بنی تغلب تھے اور یمن سے طئ، مذحج، بہراء، سلیح، تنوخ، غسان اور لخم تھے اور حجر بن عمرو الکندی زندیق بن گیا۔

عربوں کے حکام

عربوں کے کچھ حکام تھے جن کی طرف وہ اپنے معاملات میں رجوع کرتے تھے اور وہ ان کے جھگڑوں، مواریث پانیوں اور خون میں ان کے فیصلے کرتے تھے کیونکہ کوئی دین نہ تھا جس کے قوانین کی طرف رجوع کیا جاتا اور وہ صاحب شرف، صادق، امین، رئیس، عمر رسیدہ، بزرگ اور تجربہ کار کو پنچ بناتے تھے۔

اور پہلا شخص جس کے پاس فیصلہ لے جایا گیا اور اس نے فیصلہ کیا وہ افعی بن افعی جرہمی تھا، اور یہی وہ شخص ہے جس نے بنی نزار کے درمیان ان کی میراث کے بارے میں فیصلہ کیا، پھر سلیمان بن نوفل، پھر معاویہ بن عروہ، پھر صخر بن یعمر بن نفاثہ بن عدی بن الدئل، پھر الشداخ، اور وہ یعمر بن عوف بن کعب بن عامر بن لیث بن بکر بن عبد مناۃ بن کنانہ ہے۔ اور سوید بن ربیعہ بن حذار بن مرّۃ بن الحارث بن سعد اور مخاشن بن معاویہ بن شریف ابن جروۃ بن اسید بن عمرو بن تمیم اور یہ لکڑی کے تخت پر بیٹھتا تھا تو اسے ذوالاعواد کا نام دیا گیا اور اکثم بن صیفی بن رباح بن الحارث بن مخاشن، اور عامر ابن الظرب بن عمرو بن عیاذ بن یشکر بن عدوان بن عمرو بن قیس، اور ہرم ابن قطبہ بن سیار الفزاری اور غیلان بن سلمۃ بن معتب ثقفی اور سنان ابن ابی حارثہ مرّی اور الحارث بن عباد بن ضبیعہ بن قیس بن ثعلبہ

اور عامر الضحیان بن الضحاک بن النمر بن قاسط، اور الجعد بن صبرۃ شیبانی، اور وکیع ابن سلمہ بن زہیر ایادی، اور یہ الحزورۃ میں محل کا مالک تھا اور قس بن ساعدہ ایادی اور حنظلہ بن نہد قضاعی اور عمرو بن حممۃ الدوسی۔

اور قریش کے حکام میں سے عبد المطلب، حرب بن اُمیہ، زبیر بن عبد المطلب، عبد اللہ بن جدعان اور ولید بن مغیرہ مخزومی تھے۔

ازلام العرب

اور عرب اپنے تمام امور میں ازلام سے قسمت معلوم کرتے تھے اور وہ تیر تھے اور وہ اپنے شعر، مقام، نکاح اور حالات کی واقفیت کے لیے تیروں کی طرف رجوع کرتے تھے اور تیر، سات تھے، ایک پر، اللہ عزوجل لکھا تھا، دوسرے پر لکم، تیسرے پر علیکم، چوتھے پر نعم، پانچویں پر منکم چھٹے پر غیرکم، اور ساتویں پر الوعد لکھا تھا، اور جب وہ کسی امر کا ارادہ کرتے تو تیروں کی طرف رجوع کرتے اور انہیں گھماتے، پھر جو کچھ تیروں سے نکلتا، اس پر عمل کرتے اور اس سے تجاوز نہ کرتے اور تیروں پر ان کے اُمناء منقرر تھے وہ ان کے سوا کسی پر اعتماد نہ کرتے تھے۔

جب سردی کا موسم ہوتا اور عربوں کو قحط سے تکلیف پہنچتی اور اونٹوں کے دودھ کم ہو جاتے تو وہ المیسر کو استعمال کرتے اور وہ تیر تھے اور وہ ان پر باہم قمار بازی کرتے اور تیروں کو گھماتے اور جوئے کے تیر دس تھے، ان میں سے سات کے حصے تھے اور تین کے حصے نہیں تھے پس وہ سات جن کے حصے تھے ان کے پہلے کو الفذ کہا جاتا تھا اس کا ایک حصہ تھا، اور التوام، اس کے دو حصے تھے، اور الرقیب اس کے تین حصے تھے اور الحلس اس کے چار حصے تھے اور النافس، اس کے پانچ حصے تھے اور المسبل، اس کے چھ حصے تھے اور المعلیٰ

اس کے سات حصے تھے اور جن تین کے حصے نہیں تھے ان پر کوئی نام نہ تھا، انہیں المنیح، السفیح اور الوغد کہا جاتا تھا۔

اور اونٹوں کی جس حد تک وہ پہنچتے خرید لیا جاتا اور نقد قیمت ادا کی جاتی پھر قصاب کو بُلایا جاتا اور وہ ان کو دس حصوں میں تقسیم کرتا اور جب ان کے حصے برابر تقسیم ہو جاتے تو قصاب اپنا حصہ لے لیتا اور وہ سر اور پاؤں ہوتے، اور دسیوں تیروں کو لایا جاتا اور قبیلے کے جوان اکٹھے ہو جاتے اور ہر گروہ اپنے حال اور آسائش اور برداشت کے مطابق لے لیتا پس پہلا، الفذ کو لیتا اور یہ وہ ہے جس میں دس حصوں میں سے ایک ہوتا اور جب اس کا ایک حصہ نکلتا تو وہ اونٹوں میں ایک حصہ لے لیتا اور اگر اس کے لیے نہ نکلتا تو اونٹوں کے ایک حصے کی قیمت کا اُسے تاوان ڈال دیا جاتا اور دوسرا التوأم کو لیتا اور اونٹوں میں اس کے دو حصے ہوتے پس اگر حصہ نکلتا تو وہ اونٹوں میں سے دو حصے لے لیتا اور اگر نہ نکلتا تو اُسے اونٹوں کی قیمت کے دو حصوں کا تاوان ڈال دیا جاتا۔

اور یہی حال دوسرے تیروں کا ہوتا جیسا کہ ہم نے ان کے نام بتائے ہیں، پس جو نکلتا تو اس کا مالک جو کچھ اس میں ہوتا لے لیتا اور جو نہ نکلتا اُسے ان حصوں کا تاوان ڈال دیا جاتا جو اس میں ہوتے اور جب ان میں سے ہر شخص اپنے تیر کو پہچان لیتا تو وہ تیروں کو ایک رذیل شخص کو دے دیتے جو ان کی طرف نہ دیکھتا اور وہ اس بات میں مشہور ہوتا کہ اس نے کبھی قیمتاً گوشت نہیں کھایا اور اُسے الحُرضَة کا نام دیا جاتا پھر مجول لایا جاتا اور وہ بہت سفید کپڑا ہے، اور اُسے اس کے ہاتھ پر رکھ دیا جاتا اور وہ چمڑے کے ایک ٹکڑے کی طرف جاتا اور اُسے اپنی ہتھیلی پر باندھ لیتا تاکہ وہ تیروں کے مس کو محسوس نہ کرے اُسے اس کے مالک کی خواہش ہوتی تھی پس وہ اُسے نکالتا اور ایک شخص آتا اور وہ رذیل کے

پیچھے بیٹھ جاتا، جسے الرقیب کہتے پھر ذیل تیروں کو پھینک دیتا اور جب ان میں سے کوئی تیر اُٹھتا تو ذیل اُسے کھینچ لیتا اور وہ اس کی طرف نہ دیکھتا حتیٰ کہ اُسے الرقیب کو دے دیتا وہ دیکھتا کہ وہ کس کا ہے اور وہ اُسے اُس کے مالک کو دے دیتا اور وہ اپنے حصے کے مطابق اونٹوں کے حصے لے لیتا اور اگر تین بے نام تیروں میں سے کوئی چیز نکلتی تو اُسے اسی وقت واپس کیا جاتا اور اگر پہلا تیر الفذ نکلتا تو اس کا مالک اپنا حصہ لے لیتا اور وہ باقی تیروں کو دوسرے نو حصوں پر گھماتے پس اگر التوأم نکلتا تو اس کا مالک دو حصے لے لیتا اور وہ باقی تیروں کو دوسرے آٹھ حصوں پر گھماتے پس اگر المعلیٰ نکلتا تو اس کا مالک اپنا حصہ لے لیتا اور وہ باقی بچنے والے سات حصے ہوتے اور وہ بقدر کفایت نکلتے اور جس کا حصہ ناکام ہو جاتا اس پر اونٹوں کی قیمت کا تاوان ڈال دیا جاتا اور وہ چار تھے، الرقیب، الحلس، النافس اور المسبل کے مالک، اور ان تیروں کے اٹھارہ حصے تھے اور قیمت کے اٹھارہ حصے کیے جاتے اور اور ہر ایک اتنا تاوان لیتا جتنا تیر کی کامیابی میں اس کے حصے کا گوشت ہوتا اور اگر المعلیٰ سب تیروں سے پہلے نکلتا تو اس کا مالک اونٹوں کے سات حصے لیتا اور تاوان ناکام رہنے والے تیروں کے مالکوں پر ہوتا اور وہ دوسرے اونٹوں کو ذبح کرنے کے محتاج ہوتے کیونکہ ان کے تیروں میں المسبل بھی ہے جس کے چھ حصے ہیں اور گوشت کے صرف تین حصے ہی باقی رہ گئے۔

جس کا تیر پہلے اونٹوں میں ناکام ہو جائے اُسے ان میں سے کچھ نہیں کھانا چاہیے اس پر اس کا عیب لگایا جائے گا اور اگر وہ دوسرے اونٹ ذبح کریں اور ان پر تیر گھمائیں اور المسبل نکلے تو اس کا مالک دوسرے اونٹوں کے چھ حصے لے گا پہلے اونٹوں میں سے باقی بچنے والے تین

حصے اور دوسرے اونٹوں کے تین حصے اور پہلے اونٹوں میں اُسے تاوان لازم آئے گا اور دوسروں میں کچھ لازم نہ آئے گا کیونکہ اس کا تیر کامیاب ہو چکا ہے اور دوسرے اونٹوں کے سات حصے باقی بچ گئے ان پر باقی رہنے والے تیر گھمائیں گے پس اگر النافس نکل آئے تو اس کا مالک پانچ حصے لے گا اور دوسرے اونٹوں کی قیمت میں سے اس پر کچھ تاوان نہ ہوگا اس لیے کہ اس کا تیر کامیاب ہو گیا ہے اور پہلے اونٹوں کا تاوان اس پر لازم آئے گا اور گوشت کے دو حصے باقی بچ جائیں گے۔

اور تیروں میں سے الحلس باقی رہ گیا اس کے چار حصے ہیں پس انہیں ضرورت ہوئی کہ وہ چار کو پورا کرنے کے لیے دوسرے اونٹوں کو ذبح کریں اور جس کا تیر دوسرے اونٹوں میں ناکام ہو گیا اُسے ان سے نہیں کھانا چاہیے کیونکہ اُسے اس کا عیب لگایا جائے گا اور اگر وہ تیسرے اونٹوں کو ذبح کریں اور الحلس کامیاب ہو جائے تو اس کا مالک چار حصے لے گا، دو حصے دوسرے اونٹوں سے اور دو حصے تیسرے اونٹوں سے اور تیسرے اونٹوں میں سے اُسے کچھ تاوان نہ ڈالا جائے گا کیونکہ اس کا تیر کامیاب ہو گیا ہے اور تیسرے اونٹوں کے آٹھ حصے باقی رہ جائیں گے اور بقیہ تیروں کو ان پر گھمایا جائے گا حتیٰ کہ ان کے تیر اونٹوں کے حصوں کے مطابق نکل آئیں پس یہ ہے ان کی قیمت کے تاوان کا حساب جیسے کہ ہم نے بیان کیا ہے۔

اور لبا اوقات گوشت کے حصے تیروں کے حصوں کے مطابق ہوتے تھے اور وہ کسی چیز کے ذبح کرنے کے محتاج نہ ہوتے تھے، اونٹ صرف اس صورت میں ذبح کیے جاتے تھے جب گوشت کے حصے تیروں کے حصوں سے کم ہوتے تھے پس اگر کامیاب تیر والے کا حصہ دوبارہ لوٹتا تو ان اونٹوں کی قیمت سے جن سے اس کا تیر ناکام ہو جاتا اس حساب سے

تاوان کم ہو جاتا ہے اور اگر گوشت کے حصّوں میں سے کوئی چیز زائد ہو جاتی اور سب تیر نکل چکے ہوتے تو یہ حصے قبیلے کے محتاجوں کے لیے ہوتے یہ ہے المیسر کی تفسیر۔

اور وہ اس پر مفتخر ہوتے تھے اور اسے کرم و شرف کا کام سمجھتے تھے اور اس بارے میں ان کے بہت سے اشعار ہیں جن پر فخر کرتے تھے۔

شعراء العرب

عرب، شعر کو حکمت اور علم کثیر کے قائم مقام قرار دیتے تھے اور جب قبیلہ میں کوئی ماہر شاعر، درست مفہوم منتخب کلام ہوتا تو وہ اُسے اپنی ان منڈیوں میں لاتے جو سال میں اور ان کے حج بیت اللہ کے اجتماع کے موقع پر لگائی جاتی تھیں حتیٰ کہ قبائل و عشائر کھڑے ہو جاتے اور جمع ہو جاتے اور وہ اس کے اشعار سنتے اور وہ اسے ایک فخر اور شرف قرار دیتے۔

اور وہ اپنے احکام و افعال میں صرف شعر ہی کی طرف رجوع کرتے تھے اسی پر وہ جھگڑتے تھے اسی سے وہ ضرب المثل بیان کرتے، اسی سے ایک دوسرے پر وہ فضل کا دعویٰ کرتے اور اسی سے باہم قسم کھاتے اور اسی سے مقابلہ کرتے اور اسی سے ان کی تعریف کی جاتی اور ان پہ عیب لگایا جاتا۔

رُواۃ اور علمائے شعر کے اتفاق کے مطابق، عربوں کی جاہلیت کے زمانے میں جس نے اپنے اشعار پیش کیے اور شعرائے عرب کے اخبار و آثار کے مطابق جس نے جاہلیت کے ساتھ اسلام کا زمانہ بھی پایا، اس کا نام مخضرم رکھا گیا بلاشبہ وہ متقدمین کے ساتھ شامل ہو گئے۔ اور ان کا نام فحول رکھا گیا اور انہیں اچھے اشعار پیش کرنے پر مقدم کیا

گیا اگرچہ بعض، بعض سے سابق تھے اور وہ اپنے اسماء و مراتب کے لحاظ سے ایک دوسرے کے پیچھے تھے جیسا کہ ہم نے بیان کیا ہے۔

۱۔ پس ان کا پہلا شاعر امرؤ القیس بن حجر بن الحارث بن عمرو بن حجر آکل المرار بن معاویہ ابن ثور تھا اور وہ کندہ تھا۔

۲۔ نابغہ ذبیانی، اور وہ زیاد بن معاویہ بن ضباب بن جابر بن یربوع بن غیظ ابن مرۃ بن عوف بن سعد بن ذبیان ہے۔

۳۔ زہیر بن ابی سلمی۔ اور ابو سلمی کا نام ربیعہ بن ریاح بن قرط بن الحارث ابن مازن بن ثعلبہ بن ثور بن ہذمہ بن لاطم بن عثمان بن عمرو بن اَدّ بھی ہے۔

۴۔ اعشیٰ، اور وہ اعشیٰ وائل ہے اور وہ میمون بن قیس بن جندل بن شراحیل ابن عوف بن سعد بن ضبیعہ بن قیس بن ثعلبہ ہے۔

۵۔ عبید بن الابرص بن حشم بن عامر بن مالک بن زہیر بن مالک بن الحارث ابن سعد بن ثعلبہ بن دودان بن اسد ہے۔

۶۔ مہلہل، اور وہ امرؤ القیس بن ربیعہ بن الحارث بن زہیر بن جشم بن بکر بن حُبَیب بن عمرو بن غنم بن تغلب بن وائل ہے۔

۷۔ علقمہ بن عبدۃ بن ناشرۃ بن قیس بن عبید بن ربیعہ بن مالک بن زید ابن تمیم ہے۔

۸۔ الحارث بن حلزۃ بن مکروہ بن یزید بن عبد اللہ بن مالک بن عبد بن سعد ابن جشم بن عامر بن ذبیان بن کنانہ بن یشکر بن بکر بن وائل ہے۔

۹۔ عمرو بن کلثوم بن مالک بن عتاب بن سعد بن زہیر بن جشم بن بکر ابن حُبَیب بن عمرو بن غنم بن تغلب بن وائل ہے۔

۱۰۔ سعد بن مالک بن ضبیعہ بن قیس بن ثعلبہ بن عکابۃ بن علی بنی بکر بن وائل ہے۔

۱۱۔ الاسود بن یعفر بن عبد الاسود بن جندل بن نہشل بن دارم بن مالک بن حنظلہ بن مالک بن زید مناۃ بن تمیم ہے۔

۱۲۔ سوید بن ابی کاہل بن حارثہ بن حسل بن مالک بن عبد بن سعد بن جشم

ابن ذبیان بن کنانہ بن یشکر بن بکر بن وائل ہے۔

۱۳۔ اوس بن حجر بن مالک بن حزن بن عمرو بن خلف بن نمیر بن اُسید بن عمرو بن تمیم بن مُرّ ہے۔

۱۴۔ ذوالاصبع العدوانی، اور وہ حرثان بن حارث بن محرث بن ثعلبہ بن سیار بن ربیعہ بن ہبیرہ بن ثعلبہ بن ظرب بن عمرو بن عباد بن یشکر ابن عدوان، اور وہ الحارث بن عمرو بن قیس عیلان ہے۔

۱۵۔ لبشر بن ابی حازم۔ اور وہ عمرو بن عوف بن حنش بن ناشرۃ بن اسامہ بن والبۃ ہے۔

۱۶۔ عنترۃ بن شداد بن معاویہ بن تزار بن مخزوم بن مالک بن غالب بن عبس بن بغیض ہے۔

۱۷۔ عبدۃ بن الطیب التیمی ہے۔

۱۸۔ المتلمس، اور وہ جریر بن عبدالمسیح بن عبداللہ بن زید بن دوفان بن حرب بن وہب بن احمس بن ضُبیعہ بن ربیعہ بن نزار ہے۔

۱۹۔ ابوداؤد الأیادی اور وہ حوثرہ بن الحارث بن الحجاج ہے۔

۲۰۔ المرقش الاکبر، اور وہ عوف ہے، اور بعض کا قول ہے کہ وہ عمرو بن سعد بن مالک بن ضبیعہ ابن قیس بن ثعلبہ ہے۔

۲۱۔ المرقش الاصغر، اور وہ ربیعہ بن معاویہ بن سعد بن مالک بن ضبیعہ بن قیس بن ثعلبہ ہے۔

۲۲۔ المسیب بن علس بن عمرو بن قضاعہ بن عمرو بن زید بن ثعلبہ بن عدی بن مالک بن جشم بن مالک بن جماعۃ بن جُلّی ہے۔

۲۳۔ عدی بن زید بن حماد بن زید بن ایوب بن محروف بن عامر بن عُصیۃ بن امرؤالقیس بن زید بن مناۃ بن تمیم ہے۔

۲۴۔ سلامہ بن جندل بن مجد عمرو بن عبدالحارث، اور وہ مقاعس بن عمرو بن

کعب بن سعد بن زید بن مناۃ بن تمیم ہے۔

۲۵۔ سحیم بن وثیل بن عمرو بن کرز بن وہیب بن حمیری بن رباح ابن یربوع بن حنظلہ بن مالک بن زید مناۃ بن تمیم ہے۔

۲۶۔ المجمیع الاسدی، اور وہ منقذ بن الطماح بن قیس بن طریف بن عمرو ابن قعین ہے۔

۲۷۔ حاتم طائی، اور وہ حاتم بن عبداللہ بن سعد بن الحشرج بن امرؤ القیس ابن عدی بن اخزم بن ربیعہ بن جرول بن ثعل بن عمرو بن الغوث ہے۔

۲۸۔ طفیل الخیل، اور وہ طفیل بن عوف بن خلیف بن ضبیس بن مالک بن سعد بن عوف بن ہلال بن غنم بن غنی ہے۔

۲۹۔ السفاح، اور وہ سلمہ بن خالد بن کعب بن زہیر بن تیم بن اسامہ بن مالک بن بکر بن حبیب بن غنم بن تغلب ہے۔

۳۰۔ تابط شراً، اور وہ ثابت بن جابر بن سفیان بن عدی بن کعب بن فہم بن عمرو بن قیس عیلان ہے۔

۳۱۔ ابن المضلل الاسدی، اور وہ جلد بن قیس بن مالک بن منقذ بن طریف ابن عمرو بن قعین ہے۔

۳۲۔ کعب الامثال الغنوی، اور وہ کعب بن سعد بن علقمہ بن ربیعہ بن زید ابن ابی طہل بن رفاعہ بن مسلم بن سعد ہے۔

۳۳۔ الحکم بن ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ [1]

۳۴۔ مروان القرظ بن زنباع بن جذیمہ بن رواحہ بن قطیعہ بن عبس ہے۔

۳۵۔ درید بن الصمۃ بن الحارث بن بکر بن علقمہ بن جداعہ بن عوف بن جشم بن معاویہ بن بکر بن ہوازن ہے۔

---

[1] اصل کتاب میں اس جگہ عبارت چھوٹی ہوئی ہے۔

۳۶ - اُمیہ بن ابی الصلت ، اور وہ عبد اللہ بن ربیعہ بن عُقدۃ بن غیرۃ بن عوف بن قفصی ہے اور وہ ثقیف سے ہے۔
۳۷ - الأفوہ الاددی ، اور وہ صلاۃ بن عمرو بن عوف بن الحارث بن عوف بن منبۃ بن اُدد بن صعب بن سعد العشیرۃ بن مذحج ہے۔
۳۸ - عمرو بن قمئۃ بن ذریح بن سعد بن مالک بن ضُبیعہ بن قیس بن ثعلبہ ہے۔
۳۹ - ضابی بن الحارث بن ارطاۃ بن شہاب بن عبید بن حلال بن قیس بن حنظلہ بن مالک ہے۔
۴۰ - خفاف بن ندبۃ) اور ندبۃ اس کی ماں ہے اور اس کا باپ عمیر بن الحارث بن عمرو بن الشرید بن ریاح بن نفیطۃ بن عُصیۃ بن خفاف بن امرؤ القیس بن بہثۃ بن سُلیم ہے۔
۴۱ - المتنخل الهذلی ، اور وہ مالک بن غنم بن سوید بن حُبشی بن خناعۃ ابن الدیل بن عادیۃ بن صعصعۃ بن کعب بن طابخۃ بن لحیان بنی ہذیل ہے۔
۴۲ - الذہاب العجلی ، اور وہ بابک بن جندل بن مسلمۃ بن مجمع بن ضبیعہ بن عجل ہے۔
۴۳ - عروۃ بن الورد بن زید بن عبد اللہ بن ناشب بن سفیان بن عوذ بن غالب بن قطیعہ بن عبس بن بغیض ہے۔
۴۴ - الحارث بن ضُبیعۃ بن قیس بن ثعلبہ اور وہ فارس النعامۃ ہے۔
۴۵ - انس بن مدرک بن عمرو بن سعد بن عوف بن العتیک بن حارثۃ ابن تیم اللہ بن مبشر بن اکلب بن ربیعہ بن عفرس بن حلف بن خثعم ہے۔
۴۶ - المنخل بن مسعود بن افلت بن قطن بن سوادۃ بن مالک بن ثعلبہ بن غنم ابن حُبیب بن کعب بن یشکر ہے۔
۴۷ - الشیم بن شراحبل بن عبد رضی بن عبد عوف مالک بن ضبیعہ بن قیس بن ثعلبہ ہے۔
۴۸ - الحارث بن ظالم بن جذیمہ بن یربوع بن غیظ بن مُرۃ بن عوف بن

سعد ابن ذبیان ہے۔

۴۹۔ صفوان بن حصین بن مالک بن رفاعۃ بن سالم بن عبید بن سعد الغزی ہے۔

۵۰۔ السموأل بن عادیا، اسے غسان کی طرف منسوب کیا جاتا ہے اور بعض کہتے ہیں کہ یہ یہودی تھا اور یہوذا کی اولاد سے تھا۔

۵۱۔ عمرو بن الأہتم بن سمیّ بن سنان بن خالد بن منقر بن عبید بن عمرو ابن کعب بن سعد بن زید بن مناۃ بن تمیم ہے۔

۵۲ مطرود بن کعب بن عرفطۃ بن الناقذ بن مرۃ بن تیم بن سعد بن کعب بن عمرو بن ربیعہ خزاعی ہے۔

۵۳۔ اوس بن غلفاء بن فقیط[1] بن سعد بن نمامۃ[2] ہے۔

۵۴۔ حصین بن الحمام بن ربیعہ بن حرام بن واثلہ بن سہم بن مرۃ بن عوف ابن سعد بن ذبیان بن عامر بن صعصعہ ہے۔

۵۵ المرکان الاسدی، اور وہ رکاض بن اباق بن بدیل، یہ بنی دبیر کا ایک شخص ہے۔

۵۶۔ سوید بن کراع العکلی ہے۔

۵۷۔ الحویدرۃ اس کا نام قطبہ بن اوس بن محصن بن جردل بن حبیب الاعظم ابن عبد العزیٰ بن خزیمہ بن رزام بن مازن بن ثعلبہ بن سعد بن ذبیان ہے۔

۵۸۔ اعشیٰ بن اسد، اور یہ قیس بن بجرۃ بن منقذ بن طریف بن عمرو بن قعین ہے۔

۵۹۔ ابن الزبعری سہمی، اور یہ عبد اللہ بن قیس بن عدی بن سعد بن سہم

---

[1] اصل کتاب میں یہ دونوں لفظ نقطوں کے بغیر ہیں۔

قریشی ہے۔

۶۰۔ ......[1] قطن بن نہشل بن دارم بن مالک بن حنظلہ ہے۔

۶۱۔ ابن دجاجۃ الفقیم، اور یہ مکسر بن سہر[2] بن انس بن امرؤ القیس ہے۔

۶۲۔ سوید بن سلامہ بن حدیج بن قیس بن عمرو بن قطن بن نہشل بن دارم ابن مالک بن حنظلہ ہے۔

۶۳۔ قیس بن زہیر بن جذیمہ بن رواحہ بن ربیعہ بن الحارث بن مازن بن قطیعہ ابن عبس بن بقیض ہے۔

۶۴۔ مقیس بن صبابۃ، بنی کلب بن عوف بن کعب بن عامر بن لیث بن کنانہ کا بھائی، اس نے اسلام کا زمانہ پایا اور مسلمان ہو گیا پھر مرتد ہو گیا اور فتح مکہ کے روز کافر ہونے کی حالت میں قتل ہوا۔

۶۵۔ المسیب بن الرفیل بن حارثہ بن حیّان بن قیس بن ابی جابر بن زہیر بن خباب بن ہبل الکلبی ہے۔

۶۶۔ البراض بن قیس بن رافع بن قیس بن جدّی بن ضمرہ الکنانی ہے۔

۶۷۔ سبرۃ بن عمرو بن اہنان بن دثار بن فقعس ہے۔

۶۸۔ شافع بن عبدالعزیٰ الضمری ہے۔

۶۹۔ سراقہ بن مالک جشم المدلجی ہے۔

۷۰۔ مصروف، اس کا نام عمرو بن قیس بن مسعود بن عامر بن عمرو بن ابی ربیعہ بن ذہل ہے۔

۷۱۔ ابن رمیلۃ الضبی ہے۔

۷۲۔ قیس بن مسعود بن عامر بن عمرو بن ابی ربیعہ بن ذہل ہے۔

---

[1] اصل کتاب میں عبارت چھوٹی ہوئی ہے۔

[2] اصل کتاب میں یہ الفاظ نقطوں کے بغیر ہیں۔

۷۳۔ مرداس بن ابی عامر بن جاریہ بن عبد بن عبس بن رفاعہ بن الحارث ابن بُہثہ بن سلیم بن منصور ہے۔

اور جاہلیت کے متقدم بڑے شعراء میں سے جنہوں نے اسلام کا زمانہ پایا۔

۱۔ النابغۃ الجعدی، یہ عمر میں نابغہ ذبیانی کی مانند تھا اور اس کا نام قیس بن عبد اللہ بن عدس ابن ربیعہ بن جعدۃ بن کعب بن ربیعہ بن عامر بن صعصعہ ہے۔

۲۔ لبید بن ربیعہ بن مالک بن جعفر بن کلاب بن عامر بن صعصعہ ہے۔

۳۔ تمیم بن ابی بن مقبل بن عوف بن حنیف بن قتیبہ بن العجلان بن عبد اللہ بن کعب بن ربیعہ بن عامر بن صعصعہ ہے۔

۴۔ کعب بن زہیر بن ابی سلمیٰ، اور یہ ربیعہ بن رباح بن قرط بن الحارث ابن مازن بن ثعلبہ بن ثور بن ہُذمۃ بن لاطم بن عثمان بن عمرو بن اُدّ ہیں۔

۵۔ عبد اللہ بن عامر بن کرب الکنانی ہے۔

۶۔ ابو سمال الاسدی، آپ کا نام شمعان بن ہبیرہ بن مساحق ہے۔

۷۔ زید بن مہلہل، آپ زید الخیل بن یزید بن منہب بن عبد رضی بن المخلس

۸۔ الحُطَیئہ، آپ کا نام جرول بن اوس بن مالک بن جوبۃ بن مخزوم بن مالک بن غالب بن قطیعہ بن عبس ہے۔

۹۔ ضرار بن الخطاب بن مرداس بن کبیر بن عمرو المحاربی ہے۔

۱۰۔ الشماخ بن ضرار بن سنان بن اُمیہ بن عمرو بن جحاش بن بجالۃ بن مازن بن ثعلبہ بن سعد بن ذبیان ہے۔

۱۱۔ ابو ذؤیب الہذلی، آپ خویلد بن محرّث بن زبید بن مخزوم ابن صاہلۃ بن کاہل بن تمیم بن سعد بن ہذیل ہیں۔

۱۲۔ ابو کبیر الہذلی، آپ عامر بن الحُلَیس ہیں۔

۱۳۔ الحرث بن عمرو بن جرجۃ بن یربوع بن فزارۃ سے ہے۔
۱۴۔ عبد بنی الحسحاس، آپ سُحیم بن معند بن سفین بن ثعلبہ بن ذودان ابن اسد بن خزیمہ ہیں۔

اسواق العرب

عربوں کی دس منڈیاں تھیں جن میں وہ اپنی تجارت کے سلسلہ میں اکٹھے ہوتے اور دیگر لوگ بھی ان میں جمع ہوتے اور ان میں وہ اپنے خون اور اموال کے بارے میں امن میں ہوتے، ان منڈیوں میں دومۃ الجندل بھی ہے۔ جو ماہ ربیع الاوّل میں لگتی اور اس کے رؤساء غسان اور کلب تھے ان دونوں میں سے جو غالب آتا کھڑا ہو جاتا۔

پھر ہجر میں المشقر ہے اس کی منڈی جمادی الاولیٰ میں لگتی اور بنو تمیم، المنذر بن ساوی کا خاندان اس کا منتظم پھر صحار ہے، یہ رجب کی یکم تاریخ کو لگتی اور اس میں چوکیداری کی ضرورت نہ ہوتی تھی پھر وہ صحار سے دبا کی طرف کوچ کر جاتے اس میں الجلندی اور آل الجلندی ان سے دسواں حصہ لیتے۔

پھر الشحر شحر مہرۃ کی منڈی ہے، اس کی منڈی اس پہاڑ کے سائے تلے لگتی جس پر حضرت ہود علیہ السلام کی قبر ہے۔ اور وہاں چوکیداری نہ ہوتی تھی اور مہرۃ اس کے منتظم تھے۔

پھر عدن کی منڈی ہے جو یکم رمضان کو لگتی اور وہاں ان سے ابناء دسواں حصہ لیتے اور وہاں سے خوشبو دیگر اطراف کو لے جائی جاتی۔

پھر صنعاء کی منڈی ہے جو پندرہ رمضان کو لگتی اور وہاں ان سے

ابناء دسواں حصہ لیتے۔

پھر حضر موت میں الرابیۃ کی منڈی ہے ، اس تک چوکیداری کے بغیر نہ پہنچا جاتا تھا کیونکہ وہ مملوکہ زمین نہ تھی اور جو شخص اس پر قوی ہوتا وہ چھین لیتا اور کندہ اس میں چوکیداری کرتے تھے۔

پھر نجد کے بالائی علاقے میں عکاظ کی منڈی ہے جو ذوالقعدہ میں لگتی اور قریش اور بقیہ عرب اس میں آتے نگران کی اکثریت مُضر کی ہوتی اور وہاں عربوں کی مفاخرت ، ضمانات اور مصالحات ہوتیں پھر ذوالمجاز کی منڈی ہے اور وہ عکاظ اور ذوالمجاز کی منڈیوں سے اپنے حج کے لیے مکہ کی طرف کوچ کرتے تھے۔

اور عربوں میں سے کچھ لوگ جب وہ ان منڈیوں میں حاضر ہوتے مظالم کو جائز سمجھتے تھے پس انہیں المحلین کا نام دیا گیا اور ان میں سے کچھ لوگ اس بات کو بُرا سمجھتے تھے اور مظلوم کی مدد کے لیے اور خونریزی اور بُرے کاموں کے ارتکاب سے روکنے کے لیے اپنے آپ کو قائم کر لیتے تھے۔ ان کا نام الذادۃ المحرمین تھا (یعنی حرام کاموں کا ارتکاب کرنے والوں کو روکنے والے) اور اسد ، طی ، بنی بکر بن عبد مناۃ بن کنانہ کے کچھ قبائل اور بنی عامر بن صعصعہ کے کچھ لوگ مظالم کو جائز قرار دینے والے تھے۔

اور الذادۃ المحرمون ، بنی عمرو بن تمیم اور بنی حنظلہ بن زید مناۃ اور ہذیل اور بنی شیبان اور بنی کلب بن دبرۃ کے کچھ لوگ تھے یہ لوگ ، انہیں لوگوں سے ہٹانے کے لیے ہتھیار پہنتے اور تمام عرب ان کے درمیان حرمت والے مہینوں میں اپنے ہتھیار اتار دیتے اور عرب ، عکاظ کی منڈی میں حاضر ہوتے اور ان کے چہروں پر برقعے ہوتے ، بیان کیا جاتا ہے کہ سب سے پہلا عرب جس نے اپنا نقاب اُٹھایا وہ ظریف بن غنم العنبری تھا اور عربوں نے بھی اس کے فعل کی مانند فعل کیا۔